يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ
Checked
1987
CHECKED

تقریض ہذا چکیدۂ کلک جواہر سلک تلمیذ ادب انگیز مصنف مدظلہ اعنی برخوردار شجرۂ صحبت اصحاب علم ویقین میان شہاب الدین مہدوی سلمہ .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اللہ اللہ کیا موجب فور سرور ہی۔ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کا ظہور ہی۔ سبحان اللہ کارخانۂ خدائی مین بہت اچھے اچھے ازمنے گذرے پر ایسا خوش وقت
مبارک زمانہ نہ آیا کہ جسمین حقیقت انسان کامل اصل قطب الاقطاب اصل محبوب بالوجود حضرت میران سید محمد مہدی موعود سا فرد فرید نے
بالاخانہ وجود عنصری پر سر اٹھایا یہہ امام ہمام مرجع مقصد و مرام ہی کہ جسکی آرزو بڑے بڑے بزرگو رہی پر یہہ دولت کسیکے ہاتھہ نہ لگی مگر ہم بندگان ضعیف البنیان پر
اس صاحب کا احسان بے پایان ہی جو ایسے مقدس قرن معلی زمن مین کتمان نابودی سے میدان وجود کی راہ دکھایا اور اس امام علیہ السلام کے تابع تام بنایا
کہ جسنے والمولالی ولمن اتبعنی کا مژدہ سنایا تو ایسے منعم حقیقی کے شکر و سپاس کی عہدہ برائی کس منہہ سے ادا ہو کہ جسکے در دولت سے نعمت پہ نعمت
عنایت پر عنایت مسلسل مترتب ہی مثلث مثلا اس گروہ قلیل مین ایسے ایسے علما جلیل القدر اجل الاشہر پیدا ہوے کہ جنکے سیوف اقلام ہدایت ارقام
نے بڑے بڑے مجاہدین سرکش و مخالفین حاسد کو رام کیا جسکو چاہا تمام کیا کوئی وقت کسی مخالف مہدی کا سوال نہ آیا جو علماے مہدویہ کے دا من ناظر ایسے
خفت و ذلت نہ اٹھایا فمثل ذلک اس دور اخیر مین بھی یہہ فتنہ و شر پیدا نے ایسا سر اٹھایا کہ اپنے بڑے بڑونکے کان کتروایا کیونکہ انہون نے تو ہمارے
امام علیہ السلام کی سیادت و ولایت کے قایل اور آپکی مہدویت کے رد و قدح کے مائل تھے مگر اس متعصب لا علم نے جو اس معترضین کے آیا ایسے مور مسلمہ قدما کو
اڑا کے انکے علم و فراست کی صاف دامنی پر جہل و نادانی کا دہبا لگایا امالغہوا ای لایحیق المکر السئی الا باہلہ جسکا مکر اسیکے پیش آیا کہ انہین کے ہم مذہب
ہر انصاف پسند کو یہہ دستور نہ بھایا سو ہر ایکنے بدل انعام ایسے ایسے کڑے فقرے کہہ سنایا کہ رجا کو یاس ہوئی انکے ہوا خواہونکو ہراس ہوئی

ے تو ان بخلق فرو بردن استخوان درشت ٭ ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف ٭ چنانچہ مولوی عباس صاحب ہندوستانی سلمہ نے
عجب نام کیا کہ رو برو مصنف کے ہدیہ مہدویہ کا کام تمام کیا قطع نظر اس عار و ملامت خفت و ندامت کے علماے مہدویہ کا شور و غلبہ توجہ لگا
ہی گفتگو ہی شیرانہ ہی کہ رد بعد رد جواب بعد جواب رسالہ پس رسالہ کتاب پس کتاب ایسے عمدہ عمدہ طرز و آئین سے زیب و زینت طبع پاتے
ہین گویا کہ ان مصنفین پر تمکین نے ہدیہ مہدویہ کے حرفاً حرفاً دہجیان اڑاتے ہین خصوصاً تصنیف ہذا جو استاذ الاساتذہ زمانہ فرد فرید یگانہ واقف
حقایق فروع و اصول کاشف حقایق احادیث و نقول خلاصۂ خاندان مصطفی نقاوۂ دودمان مرتضی از دنیا و مافیہا مجرد استادی
و مولائی حضرت میان شاہ محمد صاحب اعلی اللہ درجتہ علی الحاضر و الغائب کے دریاے علوم فیض لزوم کے رشحات متبرکات سے ہی سبحان اللہ
کیا کتاب لاجواب ہی کہ سبل السوی ختم الہدی جسکا القاب ہی کیون نہو کہ مصنف صاحب مدظلہ نے خاتم حقیقی کی حقیقت کے بیان اور
ثبوت ذات و خصوصیت ختمیت کے نشان سے خبر دار کرکے کتاب کو اسم بامسمی کر دیا حق تو یہہ ہی کہ ہفت دریاے زخار کو سبوچہ مین بھر دیا

جزاک اللہ کیا کلام عمدۃ المرام ہی کہ جسکے ہر مقام مین تناسب و تماثل مباحثۂ اہل کتاب کا التزام ہی ہر سخن پر آیات قرآن ہر بات پر احادیث رسول سبحان اچھے اچھے مثل و کنایات عمدہ عمدہ نقل و حکایات بندش عبارت سلیس و درست مضامین و مطالب چست ایسے ہین کہ ہر ایک کے فہم مین آئین کوئی انکے سمجھنے مین دقت نہ اٹھائین غرض ہر فن کے خوبیون سے بھری ہی لہذا ہر اہل انصاف کی محک امتحان پر کھری ہی واقعی اسکی خوبی مضامین و استواری دلایل دیکھنے پر منحصر ہی دو بہین ہر منصف مزاج کے پیش نظر ہی چاہئے کہ امعان نظر سے دیکھین اور خوب سوچ بوجھ کر زبان کھولین منصفانہ سخن بولین سر مو طرفداری کا خیال نہ رہین حمیت برادری کو انصاف کی پایمال کرین تا حدیث شریف رحم اللہ من انصف کے مصداق بنین الذین ہی قی ہوس قالوا سمعنا وہم لا یسمعون -

قطعۂ تاریخ ختم کتاب مستطاب از نتایج افکار گہربار مرغوب طبایع شیخ و شاب میان سید شہاب الدین الملقب بہ شہاب

حضرت استاد عالی مرتبت ظل خدا | جب کئے اتمام یہہ سبل السوی ختم الہدی
بے سر انکار بولا موبد تاریخ سن | رد ہدیہ خاص ہی سبل السوی حق عطا
۱۲۸۹

ومنہ قطعۂ تاریخ طبع ختم الہدی در مطبع فردوسی دوس فضا

بلبل ختم الہدی چون زینت فردوس شد | نرگس اہل نظر وا شد پی شوق لقا
پس مورخ ہم بہ ہر کس عرض وا رد یا اخی | از سر انصاف بین ختم الہدی حق نما
۱۲۹۱

التماس

علمای موافقین سے جو تالیف رد ہدیہ مہدویہ کا خیال رکھتے ہین یہہ ہی کہ اس رسالے سے کوئی دلیل و حجت پسند فرماوین تو بے مضایقہ اپنی کتابون مین دوسرے لباس مین بکر داخل کر لین اگر اسمین خطا لفظی سمجھین اغماض کرین کہ یہہ خادم الفقرا اپنی ملکی زبان لکھا ہی اگر خطاے معنوی دیکھین اپنی تصنیفات مین اُسکا تدارک اسطرح پر کرین کہ معترض کی زبان بند ہو اور مقبل کو نہایت پسند ہو اور علماے منکرین کو لازم ہی ابتدا سے انتہی تک اس کتاب مین بدیدۂ انصاف نظر کرین نہ بعض بعض مقام بچشم اعتساف دیکھ کر جھوٹا حرف دہرین واللہ یہدی من یشاء الی دار السلام اور یہہ منظور رہے کہ مین نے عند الطبع فقط اپنی کتاب کی صحت پہ ہی حتی الامکان سعی کیا اور ہدیہ مہدویہ کی صحت کو بسبب ہم مذہبی مولف کتاب مردودہ ارکان مطبع پر سونپ دیا اور ختم الہدی بعد حسن اختتام سر انجام حلیۂ طبع سے مزین ہونے تساہل کا باعث یہہ ہوا کہ جنکی مدد سے اسکی بنا ہوئی عین طبع کے ایام مین اس جہان فانی سے مکان جاودانی کو انتقال فرمایا اللہم اجعل مثواہ اعلی علیین اور چند مبلغ جو اتمام کے لئے ضرور تھے آپکے ورثہ سے طلب کر سکا اتفاق نہوا جب تک بی بی حسین بی بی کہ بذل و سخا مین اپنے شوہر کے ہم پہلو ہین آداے عدت سے فراغت پائی بجبر داستماع اس حقیقت کے اپنے دیور سید نمیان صاحب کو کہ شجاعت و شہامت وجود و عطا مین بھی حقیقتا مرحوم مغفور سے برادری رکھتے ہین کہے کہ جو مبلغ ضرور ہون بلا تامل دیدالین تو حضرت ممدوح کہ ایسے امور مین ہمیشہ قصد پیش دستی رکھتے ہین تین سو پچاس ۳۵۰ روپیہ جو اور ضرور تھے دلوادئے اور اتفاق انصرام طبع آیا

رباعی از مولف کتاب در تاریخ اختتام

شکر جناب کبریا چون از طفیل مصطفی | ہم مہدوی آل عبا از ابتدا تا انتہا
ختم آمدہ رد رجا پس بہر تاریخش بجا | از غیب آمد این ندا ختم الہدی سبل السوی
۱۲۸۹

يضل من يشاء ويهدي من يشاء
ختم الهدى
سبل السوا
Checked
1987

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولی الذین امنوا هو واجب الوجود الصلوۃ والتحیات علی خاتم الانبیاء ولہ المقام المحمود وعلی باطنہ وخاتم ولایتہ هو المہدی الموعود وعلی الہما واصحابہما فمن اعرض عن اتباعہم فلبئس الورد المورود **امابعد** خادم الفقرا الراجی الی رحمۃ الحنان سید شاہ محمد المعروف بہ شاہ حسن صاحب میاں ابن جناب سید السالکین زبدۃ الواصلین میاں سید احمد عرف مبارک سید نمیا انصاحب وغلام جناب قدوۃ العارفین ہادی الکاملین عالم ربانی واقف اسرار یزدانی میاں سید محمود عرف مبارک سید و میاں صاحب قدس اللہ اسرارہما وجعل مثویہما اعلی علیین وخانہ زاد پیر و مرشد زمان قطب المدار دوران جناب میاں سید شہاب الدین عرف مبارک صاحب میاں صاحب مد اللہ ظلالہ علی رؤس المعتقدین کہتا ہی کہ حضرت میاں سید عیسی المعروف بہ عالم میاں صاحب میاں صاحب زاد اللہ برکاتہ قبل چند روز کے بعض رسالے ثبوت مہدویت سید الاولین و الآخرین جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جیونپوری خاتم الاولیا مہدی موعود محمد مصطفی صلی اللہ علیہما وتسلیما کثیرا میں اور کچھ رد فتاوے منکرین بھی کرکے چھپوا کر علماء منکرین ہمعصر سے درخواست انصاف کے لئے بہ ہر شہر و دیار و بہ ہر کوچہ و بازار دوا دوی و جہد و سعی کرتے پھرتے پھرتے حیدرآباد میں بھی اسی خیال محال سے شدہ شدہ قاضی البلد تک پہنچنے سے اونہوں نے آپکا حال پریشان و خیال بے سر و سامان دیکھکر ابو رجا محمد المعروف بہ زمان خان یوسف زا، رام پوری حال وارد حیدرآباد مذکور مولف ہدیہ مہدویہ پر حوالہ اسکے حل و کشف کا بتایا پس مولف کتاب مردودہ نے بہ حیلہ و فریب و دغا طلب کتب مذہبیہ کرنے سے حضرت ممدوح کہ از بس سادے سیدھے ہیں فریب کو اوسکے نہ سمجھکر کتب مطلوبہ وغیر مطلوبہ حوالے کر دیا چنانچہ ابو رجا نے اپنی کتاب کے باب دوم میں لکھا ہی وہ بزرگ اس سخن سے یعنے طلب کتب سے امیدوار تصدیق کے ہو کر اسقدر خوش ہوئے کہ کتب مطلوبہ وغیر مطلوبہ بھی جس جا سے بہم پہنچیں لا کر حاضر کردیں الخ یواقیت کے فصل ثالث میں علی بن وفا کے حوالے سے لکھا ہی سو اوس کا خلاصہ یہہ ہی کہ کتب اہل طریقت کو اوسکے منکرین کے حوالے کرنا کیسا ہی جیسا کسینے قرآن کو اوسکے منکرین کے حوالے کیا اور وہ اوسکی مسخری کریں پس وہ جہنم انگار میں پڑے اور یہہ مستحق قتل ہی انتہی پھر اوسنے بے لحاظ اصطلاحات و دقایق و حقایق معارف کے وہ کتاب مردودہ تیار کرکے بہ وسیلہ طبع تشہیر کیا سو خبر اس خادم الفقرا کو حضرت میرانجی میاں صاحب ساکن بنگلوری کی جانب سے کہ سخاوت میں عدیم

المثل اور شجاعت و شہامت مین بے بدل مین پہنچی اور حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اگر تو اسکے رد لکھنے کی ہمت کرے تو احسن ہی مین نے عرض کیا کہ اسکو اسباب چاہئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرا ذمہ ہی پھر اوسی وقت حسب درخواست اس ہیچمدان بہ نسبت فقراء مہدویہ اولی العلم والشان کے ایک رسالہ مردودہ اور چند کتب ضروریہ مثل مینا وغیرہ مدارک وغیرہ منگا دئے استنے مین علماء حیدرآباد نے بھی کہ درپی تحریر جواب رسالہ مردودہ مذکورہ تھے درپی خریدی کتب ضروریہ کے ہوکر جناب میرانجی میانصاحب موصوف کو بھی اسکی مدد کے لئے ایما کئے سو آپ نے ایک ہزار روپیہ سکہ انگریزی حیدرآباد کو روانہ کرکے مجھے فرمائے کہ تو بھی حیدرآباد کو جاکر حسب الاتفاق بنظر کتب و تحریر جواب مین مساعی رہنا بہتر ہی تو مین نے اس امر کثیر الخیر کو کہ مفت مفت ہاتھ آیا اور جو محنت و تکلیف کہ اس مین ہو موجب ازدیاد خیرات بلکہ سبب نجات ہی غنیمت سمجھکر قلیل عرصہ مین حیدرآباد کو تو پہنچا مگر بفحوائے من اراد الخیرات وقع فی البلیات کے تا قیام بلدۂ مذکورہ بہ ہزار پریشانی و نفس و شیطان کی کشاکشی کی حیرانی مین رہکر عند الفرصت درپی مطالعہ و تحریر بھی رہا آخر الامر شیطان بدکردار و گردش زمانہ ناہنجار نے تا اتمام رسالہ وہان رہنے نہ دیا سو پھر اوسی بنگلوری مین داخل ہوکر سنہ ۱۲۸۹ ہجری شہر ذیحجہ کی چھپسوین کو اس کتاب متبرکہ کے حسن اتمام سے فراغت پاکر اسکا نام **ختم الہدیٰ سبل السویٰ** ۱۲۸۹ رکھا کہ اسکی تاریخ بھی اسی سے نکلتی ہی امید ہی کہ بطفیل کتاب اللہ کہ جسکی شان ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ہی یہہ کتاب بھی موجب ہدایت عالمین ہووے آمین ثم آمین یا ہادی المضلین چونکہ بعد اتمام اسکے بعض مواقع دقیقہ کی تحقیق جناب پیر و مرشد سے کیا تھا پھر اسکی توفیق کے لئے حضور فیض معمور واقف اسرار آلہی سالک مسالک فنا فی ذات الباری مین حاضر ہوکر بعد صحت جناب میرانجی میانصاحب ممدوح سے اسکے طبع کے مدد چاہا تو آپکے خویش واقربا بلکہ ملازم جناب اور وہان کے فقرا بھی متقاضی ہوے کہ ہم کو بھی اس حسنات جاریہ مین داخل رکھیں کہ آپ تو ایسے کئی نقد ثواب کے خزانے جمع کئے ہو پھر حسب درخواست سبھون کے کچھ اون سے بھی لیکر آپ نے اوسکا حسن اتمام سرانجام کردیا کہ تخمینا اس کے بھی ہزار روپیہ ہوے **مقدمہ** امور ضرورۃ البیان مین یہہ مشتمل ہی چند سبیل پر **سبیل اول** کل امت محمدیہ سے التماس ہی کہ اگر کوئی جناب سید الانبیا یا اہل بیت و اصحاب علیہم الصلوۃ والسلام کی خدمات مین الفاظ شنیعہ اور القاب قبیحہ سے خطاب کرے تو مومنین کو اوسکے ساتھ کسطور سے پیش آنا لازم ہی سو منظور چشم انصاف پسند رہے **سبیل دوم** جسوقت اس رسالے کے مطالعہ کا اتفاق ہو ضرور ہدایۃ المسلمین عماد الدین عیسوی بھی دیکھتے جاوین تا معلوم ہو کہ ہدیۂ مہدویہ کا بانی اوسکی پیروی ہی **سبیل سوم** اگر اس رسالے مین بسبب ضرورت محل مولف رسالۂ مردودہ یا اوس کے اخوان و معتقدیون کے حق مین سخت و سست الفاظ ہون تو اپنے مولوی کے کلام پر بھی نظر کرین کہ اوس مین کس کو استقدام و استعلا ہی اور حرارت

طبعی کو کام نفرماوین کہ یہہ کیفیت امر حق کے حصول سے باز رکھتی ہی اور تعصب و تعسف مذہبی سے یکسو ہوکر تامل کرین تا فرق حق

وباطل و صدق وکذب ظاہر ہو **سبیل چہارم** معلوم رہے کہ اس رسالے مین جہان ابورجا محمد زمان خان لکھا ضرور ہو مسودیہ

اور جہان سے اوسکے سواد کی ابتدا ہو کلمہ رجا پہ اور اس خادم الفقرا کی عبارت کا بنا فقط ہدایت پر اکتفا کیا جاییگا کیونکہ عقیدہ

چہارم مین اونہون نے لکھا ہی مسودا وراق نے ہر چند جادۂ احتیاط الخ اور رجا و ہدایت لکھنے کا سبب ظاہر ہی کہ وہ اونکی کنیت

ہی اور یہہ اس کتاب کی اصل حقیقت **سبیل پنجم** مسود کے چند کذب و مفتریات کا بیان ہی کہ مشتی نمونہ خرواری ہو **پہلا جھوٹ**

کل قوم مہدویہ کے طرف شر و شورش کی نسبت کرنا - جاننا چاہئے کہ اگر شر و شورش سے مراد علی العموم اظہار مذہب ہی تو تمام جہان

سوا شیعہ کے اسمین مبتلا ہوے اگر مذہب باطلہ کا اظہار مراد ہو تو بھی وہی صورت درپیش ہی کیونکہ ہر فرقہ اپنے مخالف کے

بطلان کا خیال رکھتا ہی اگر مراد دشنام سے ہی تو مسود کو چاہئے کہ پہلے اپنے مقتدایونکو اس خطاب سے مخاطب کرے

کہ ابتدا اس امر کا انہین سے ہوا کہ ناحق ہمارے بزرگون کو گالیان دینے کے قطع نظر گھرون اور شہرون سے نکال دینے قتل کے

فتوے دینے کہ کی جاے مانع صلوۃ و تسبیح ہوکر قتل کئے چنانچہ اسکا ذکر مسود خود اپنی کتاب کے باب دوم وغیرہ جایون مین

کیا اور آج یہہ طریقے پر آپ بھی قایم ہی کہ اپنی کتاب کی ابتدا سے انتہا تک کیا کیا طرح کے گالیان دیا اور لوگون کے لئے

اغوا و فساد کی طرح ڈالا ہی پس اس صورت مین ہمارے بزرگون اور ہمکو انبیا علیہم اور اون کے توابع کی پیروی ثابت ہی مسود

اور اوسکے مقتدایون اور برادرون کو منکرین انبیا علیہم اور اولیا کی جیسا یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی سواد سکا

خلاصہ یہہ ہی کہ جلال الدین سیوطی نے کتاب التحدث بالنعمہ وغیرہ مین لکھا ہی سب سے سخت تر بلازدگان انبیا ہین اور علیہم

وحی اوتری کہ ہر نبی اپنے ملک مین بے حرمت ہوا ہی اور لکھا ہی ہر وقت مین جو بزرگ یعنے صاحب دعوت الی اللہ ہوا تو اوسکی

دشمن کمینی خلقت یعنی مغروران دنیا طلب بنے چنانچہ آدم علیہ السلام کو ابلیس اور نوح علیہ السلام کو حام اور داؤد علیہ السلام کو جالوت سلیمان علیہ السلام کو صخرہ عیسی علیہ السلام کی پہلی

حیات مین بخت نصر ہوا اور آگے دجال ہوگا اور ابراہیم علیہ السلام کو نمرود اور موسی علیہ السلام کو فرعون اور محمد مصطفی صلعم کو ابوجہل اور صحابہ رض

و تابعین وغیرہ کے لئے بھی ویسا ہی چنانچہ عبد اللہ بن زبیر رض کو ریاکار اور منافق مقرر کرکے عین نماز مین آپکے سر پر ایسا گرم پانی

ڈالے کہ آپکی پوست نکل گئی اور وہ اس سے بیخبر تھے اور ابن عباس رض کو نافع بن الازرق نے بہت ایذا دیا اور کہا کہ یہہ تفسیر بالراے

کرتا ہی اور سعد بن ابی وقاص کو اہل کوفہ نے بہت رنج پہنچایا اور عمر رض سے عرض کئے کہ اس کو نماز پڑہنا نہین آتا ہی ایمہ

اربعہ کو بھی لوگون نے ایذا دیا چنانچہ امام مالک رح پندرہ برس ایسا چھپے رہے کہ نماز جمعہ بلکہ جماعت پنجگانہ کو بھی حاضر نہو سکے

اور امام احمد حنبل کو بھی مار مار گئے اور قید مین ڈالے اور بخاری کو بخارے سے اخراج کئے اور بہت سے اولیاء اللہ کو

ایذا دئے خصوص بایزید بسطامی رح کو سات بار علما نے بسطام سے اخراج کروایا اور ذو النون مصری کو غل و زنجیر کرکے

زندیقیت کا اطلاق کرتے بغداد کو لے گئے اور سمنون المحب پر ایک عورت کی جانب تہمت زنا کروائی اور سہل بن عبداللہؒ
اور جنیدؒ پر علماء ظاہر نے تکفیر کا فتوی کیا اور ایسے بہت اولیاء اللہ کا نام لکھا ہی کہ اونکو اخراج و قید و قتل و تکفیر کئے انتہی

دوسرا جھوٹ لکھا ہی کہ کسی جا اونکو اور اونکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد کیا نہ گیا الخ باوجود اس
دعوے کے قریب اوپر کل قوم مہدویہ طرف نسبت شر و شورش کی کیا کہ معنی اوسکا بدکاری اور فتنہ اندازی ہی پس یہہ دو
لفظ تمامی جہان کے گالیون کو جامع ہین اور بعد دعوی مذکور کے نخوت و تکبر کا خطاب کیا کہ یہہ بھی برے گالیون سے ہی اور عقیدہ
اول مین جناب ختم الاولیاؑ کے بہ نسبت لکھا ہی کہ زمرۂ اہل سنت سے ہونا مشکل ہی یہہ گالی کیا کم ہی اور باب سیوم دلیل پنجم
مین جناب امامؑ کے بہ نسبت لفظ دجال کا اطلاق کیا اور دلیل سیزدہم مین لکھا ہی **سے** تجھے کیا کام ہی مولی علی سے کہ تو
اپنے شیخ سدّو کو مانے کہ یہہ نسبت جناب امامؑ طرف کیا ہی اور اکیس بار بدخلقی سے خطاب کیا خصوص اپنی بدخلقی دہم مین
آدھے تیر آدھے بٹیر لکھا ہی بلکہ ساری کتاب بہ غور و انصاف ملاحظہ کیا جاوے تو ایک دفتر دشنام اور مسخرہی کا دھوم دھام
ہی گویا کہ بھانڈون کا سا کلام ہی **تیسرا جھوٹ** لکھا ہی کسی عالم سنی نے کچھ اونکو لکھا الخ ای منصفو از براے خدا مسودہ کی جھوٹ
اور مردم فریبی پر نظر کرو کہ یہان کسکو استقدام و استعلا ہی بلکہ مسودہ آپ اپنے بزرگون کی طرف سے ابتدا کا قایل
ہی اب مسودہ کے مقتدایون نے جو ہمارے امامؑ اور قوم ذوالکرام کو گالیان دئے سو لکھے جاتے ہین مصنف شہب محرقہ

لکھا ہی قد لبس ابلیس علی جماعۃ فترکوا الصراط المستقیم وہو سنۃ محمدؐ وکل من اخذ جادۃ من تلک الجواد المنتہیۃ الی النار و تبعہ علیہا
فریق من عوام السفہاء الاحلام فضلوا و اضلوا خلاصہ اسکا یہہ ہی ایک جماعت کو ابلیس نے فریب دیا کہ سنت محمدیہ کو چھوڑ
ایسی راہ لئے کہ وہ دوزخ کو جاتی ہی اور اوس ابلیس کو اوس راہ پر ایک فرقہ عوام بیوقوف نے متابعت کیا سو آپ گمراہ ہو
اور لوگون کو گمراہ کئے انتہی پس اس کلام مین صاف پیروی منکرین جناب ختم رسالتؐ کی ہی مگر فرق اتنا کہ انہون نے
رسول اللہؐ کو شیطان کا تابع بنایا اور اس نے جناب ختم الاولیاؑ کو ہی اس لفظ سے نسبت کیا چنانچہ صاحب عزیزیہ نے
والضحی کی ابتدا مین لکھا ہی اور انہون نے جناب ختم الانبیاؐ کے مومنین کو کہا انومن کما امن السفہاء اور کہا ہولاء لضالون
تو اسنے لکھا ہی عوام السفہاء الاحلام الخ اور ایک جا اوسی نے لکھا ہی ہکذا خبث الشیطان ما یوسوس من ان یعید الخبیث
اسکا خلاصہ بھی ویسا ہی ہی ایسے سخنات سخت و بیجا کہ پھر آگے اسکے کوئی بری بات نہین جناب امامؑ مین کرنے سے صاحب
کنز الدلایل قدس سرہ اوسکے جانب خطاب شقی و ناپاک کے ایسا ہی شیخ علی نے بھی جناب امام الاولین والآخرینؑ اور
اوس جناب کے مومنین مصدقینؓ کے لئے لکھا ہی فما وجدت تمثیلا لہولاء الطایفۃ الا کتمثیل شخص اخذ بقۃ و ربط فی رجلہا
خیطا لطیفا و امسک فی یدہ و جاء الی رجل و قال من یشتری منی الفیل قال الرجل فما قیمتہ قال کذا و کذا فقال الرجل ہات

کی بون میں کو بیش
موجود ہین خصوصاً
تکفیر تمام اہل اسلام
کی کہ اوس سے بڑھ
کوئی دشنام نہین
ہی انکی تمام کتاب کا
گویا ترجیع بند ہو
اور تمام خرد و بزرگ
کے وظائف اور
اوراد سے ہی انکی
بار جز اسکے کام

زبان بیہودہ لاوین
کلام ناشایان
اور بار دیگر گوئی

نشتری ففتح وقال ہذا فتعجب الرجل من حمقہ وقال کیف تقول لہذا فیلا قال اما تری لہ خرطوما فمثال ہذہ الطایفۃ مثل

ہذا الرجل بجبر وعلیہم انہ من اولاد رسول اللہ واسمہ محمد یعتقدون انہ ہو المہدی اعاذنا اللہ من جہلہم اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ کسینے ایک مچھر کے پاؤنمین ڈوری لگائے مٹھی مین واب کر کسی سے کہا کہ ہاتی خریدوگے اوسنے کہا کہان تو بتایا اور کہا کہ دیکھو اسکو بھی سونڈ ہی پس بجبر داولاد رسول اللہ اور محمد نام ہونے کے مہدی اعتقاد کرنا ایسا ہی ہی کہ اللہ تعالی انکی جہالت سے پناہ دیوے انتہی اسی لئے صاحب سراج الابصار شیخ مردود کو خاصتا ایسے ہی سخنات لکھے ہین اب بدیدۂ انصاف نظر کرین کہ بنا فساد کا کسکے جانب ہی اور کون کسکو تبرگا لیان دیا مثلا کوئی جناب ختم الانبیاء اور اصحاب ہین علیہم الصلوۃ افضلہا والتحیات اکملہا ایسے سخنات کرے اگر اسکو کچھ بولین تو بربنا واکس کے جانب ہوا بلکہ کسی کے باپ کو کسی نے بد کہا اور وہ اوسکو تو یہان کسکو غلبہ ہوا **سبیل ششم** اس رسالے کی بنا ہندی ہونے سے تفہیم بالتعمیم کے نظر کرتے مین نے حتی الامکان طریق مناظرۂ کلامیہ سے اجتناب کیا بلکہ جہان ہندی کتاب سے دلیل ملی فارسی سے اور جہان فارسی سے ملی عربی سے نہ لیا مگر عند الضرورت **سبیل ہفتم** کم علم والون کو بعضے عالم دہوکا دیتے ہین کہ مہدیؑ کا ذکر قرآن سے ثابت ہی نہ حدیث متواترہ سے اس لئے آپ پر ایمان لانا فرض نہین اور منکر انکا کافر نہین یہہ سخن یا بسبب عدم دیانت ہی یا بہ سبب اسکی تحقیق مین کوشش نکرنے کے خود بیخبر ہین کیونکہ مہدیؑ کی شان مین کم وبیش تین سو حدیث بہ طرق متعددہ وارد ہین من حیث المجموع یہی ثابت ہی کہ اولاد فاطمہؓ سے ایک شخص امت کی مدد وہدایت کے لئے مہدیؑ ہونیوالا ہی اور خبر متواترہ کی تعریف یہہ ہی کہ کسی امر کی روایت رسولؐ سے ایسی ایک جماعت کرے کہ احتمال کذب باقی نرہے پس یہہ خبر بھی راویونکی کثرت کے سبب سے سچی ہونے مین کسی نمط کا شک وتردد باقی نرہا اور انکار مہدیٔ موعود کا انکار متواتر ہوا کفر ہی اور تصدیق فرض ہوئی وگرنہ منکرین رسول اللہ بھی یہی بول سکتے ہین بلکہ وہان سے یہان مجی موعود اوضح وابین ہی اور اکثر علماء منکرین جو مجی کے قایل ہین کہتے ہین رسول اللہ سے تاریخ صریح مہدیؑ کے انکی وارد ہونے سے مہدویہ جو دسوین صدی مقرر کرلئے ہین غلط ہی تو اوس کا جواب یہہ ہی کہ مہدیؑ آخر کسی ایک تاریخ مین آنا ہی تو ہمکو عدم ورود تقرر بھی مضر ہونیکے قطع نظر دسوین صدی کے تقرر کا بیان باب سیوم ودلیل پنجم ودوازدہم مین بخوبی ہوگا پس جنکو ورود تاریخ مین شک ہو دسوین کی مجی کا انکار کرنا محض جہالت ہی وگرنہ اگلے زمانے کی تاریخ کی سند کسیکو ہو تو احادیث صحیحہ سے بتادے اور باوجود صحت تاریخ کے اخلاق جناب امامؑ اور اس جناب کے توابع کے مانند اخلاق انبیاؑ اور اون کے توابع کے ہین اور معجزات وکرامات کا بیان اس واسطے ہوا کہ جو اخلاق پر ایمان نہ لایا۔ معجزے کو سحر خیال کیا یہہ بحث ابتداء دلیل ہفدہم مین انشاء اللہ تعالی بخوبی بیان ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسوّد کے پہلے باب کا رد کہ جس سے اسکی بےعلمی اور جھوٹھ اور تعصب ظاہر ہو۔

رجا عقیدۂ اول الخ **ہدایۃ** مسود اتھارا عقیدے بطور اصول لکھا سو دلیل ناشائستگی ہی کہ انمین بعض تفصیل و توابع وفروع و بعض اصول کے ہین اور بعض مفتریات مثلاً عقیدۂ اول توابع سے عقیدۂ دوم کے ہی کہ مہدیؑ خلیفۃ اللہ سید الاولیا ہین اسکی تحقیق اور توضیح محل پر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مسود جہان کہ اقوال و افعال امام علیہ السلام کے بیان کیا ہی وہان ظاہر ہوگا کہ وہ مطابق کتاب و سنت ہین مگر ہمارے امام علیہ السلام کو برائی لگانیکے لئے مسود اپنے مقتدا کو جاہل بنایا کہ اتنے بڑے امر مین بے تحقیق منہہ کھولے فامایہہ مقولہ عماد الدین عیسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی صاف بڑی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب سے پہلی فصل مین جناب ختم الانبیا کے بہ نسبت لکھا ہی کیونکہ وہ جاہل آدمی تھے اور چال چلن انکا خراب تھا الخ نعوذ باللہ عما قال الظالمون **رجا** عقیدۂ دویم الخ عقیدہ سوم الخ **ہدایۃ** یہہ دونو عقیدے جدا بیان کرنے سے مسود کی نادانی بدیہی ہی کیونکہ عقیدۂ دوم عین عقیدۂ سوم ہی اگرچہ جواب اور ثبوت اسکا باب سوم سے آخر کتاب تک بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر یہان اتنا معلوم کرین کہ ولایت مین جناب امام علیہ السلام کے منکرین کو اختلاف ہی اسلئے کہ بعض معاندین جناب امام عم کے اقوال و افعال کو موافق کتاب و سنت کے نہین جانتے ہین جیسا یہہ مسود جب اقوال و افعال موافق کتاب و سنت و جماعت ثابت ہون ولایت یقینی ہوئی مگر مہدویت کہ اسمین بھی دعوی من جانب اللہ ہو منکرین کو خلاف ہی کہ بعضون نے بحالت سکر قرار دیا ہی اور بعضون نے بحالت صحو مگر یہہ فقط انکا قیاس و خیال ہی لیکن گواہی اہل معاینہ کی معتبر ہی سو اکثر علما کہ جنکا دم و قدم مانند علماء صحابہ رسول اللہ صلعم کے تھا علیہم السلام گواہی دیتے ہین کہ آپکا دعوی صحت و صحو و ہشیاری

مین تھا کہ اسپر اخلاق اس جناب کے ایسے تھے مانند اخلاق خاتم الانبیاء کے تھے اور آج کچھ کم چار سو برس کا زمانہ ہوتا ہی اخلاق و

اعمال مین اس قوم متبرکہ کے فقرا اکثر اولیاء اللہ سے شباہت رکھتے ہین کہ پیروی باطن رسول اللہ صلعم ہی مگر احادیث آثار

کی موافقت اسکے محل پر بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مہدی کے منکر کا کفر خود مسود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی تصدیق

ہمارے امام عم کی حرام اور انکار انکا واجب ہی بسبب لزوم تکذیب مہدی عم حقیقی کے پس معلوم ہوا کہ تصدیق مہدی عم حقیقی کی

فرض ہونا چاہئے اور انکار اسکا کفر کیونکہ حرام وہ شی ہی کہ نہی اسکی قطعی ہو تو ضد اسکا کہ امر ہی موجب فرض مامور بہ ہو یعنے

مہدی غیر حقیقی کی تصدیق جب حرام ٹھہری تصدیق مہدی عم حقیقی فرض ہوگئی پس منکر فرض بالاتفاق کافر ہی اور حقیت

اگر کثرت پر ہو تو آج تیرہ سو برس مین اسلام بسبب توالد و تناسل و غیرہ بڑھتے بڑھتے کفار سے برابر تو کجا بلکہ نصف النصف یا ربع

الربع تک بھی نہین پہنچا ہی چہ جائیکہ زیادہ ہو اسی لئے اللہ تعالی فرماتا ہی لیزیدن کثیرا منہم ما انزل من ربک طغیانا و
البتہ زیادہ کریگی بہتون کو انمین سے اور جو اتری تیرے رب سے سرکشی اور

کفرا و القینا بینہم العداوۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ اور فرمایا جل جلالہ قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان امنا باللہ
کفر کو اور ہمنے ڈال دی انمین عداوت اور دشمنی قیامت کے دن تک ۱۲ بول اے محمد اے کتاب والو کیا بحث چینی کرتے یا کینہ وری کرتے ہو ہمسے مگر یہ کہ ایمان لائے

وما انزل الینا وما انزل من قبلنا وان اکثرکم فاسقون اور حدیث صحیح مین آیا ہی عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم
ہم اللہ پر اور جو اترا ہمپر اور جو اترا پہلے اور یہ کہ تمہین اکثر بدکار ہین ۱۲

بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدء فطوبی للغرباء رواہ مسلم فرمائے رسول صلعم بنا ہوا اسلام غربت کی طور پر قریب ہی کہ ویسا ہی

ہو جائیگا پس بہتری ہی غریبون کے لئے پس آیت اور حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ آخری زمانہ مین مسلمان کم رہینگے یعنے لب اللباب

امت محمدیہ صلعم تھوڑے مسلمان رہینگے اور تاریخ خروج مہدی عم کی صحت باب سوم دلیل پنجم اور دوازدہم وغیرہ مین ہوگی

انشاء اللہ تعالی **نکتہ** کفر منکر مہدی عم کا عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام اور اس امر کی توضیح مسود کی بدخلقی پانزدہم مین

ہوگی انشاء اللہ تعالی اور جب اثبات ایمان کا مہدیون کے واسطے صحیح ہی کتاب و سنت کی پیروی بھی انہین کے واسطے ثابت ہی پس

یہی خاص اہل سنت ہین نہ انکا مخالف جیسا عبد الوہاب شعرانی نے یواقیت کے ابتدا مین لکھا ہی کہ سفیان ثوری اور امام

بیہقی رح فرماتے تھے اہل سنت و جماعت وہی ہی جو حق پر ہی اگر ایک بھی ہو ایسا ہی سواد اعظم بھی **رجا** عقیدہ چہارم

و پنجم و ششم الخ **ہدایۃ** چہارم و پنجم توابع و تفصیل سے عقیدہ ششم کے ہین باب پنجم و ششم اور ہشتم مین اسکے دلایل بیان ہونگے

انشاء اللہ تعالی **رجا** عقیدہ ہفتم الخ **ہدایۃ** مسود یہہ افترا ہم پر تیری چوری سے کیا ہی یعنے ہمارا اعتقاد یہہ ہی اگر

کوئی حدیث مخالف کتاب اللہ یا احوال و اقوال امام عم ہو تو اس حدیث کے راوی کی خطا ہی کہ مہدی عم کے شان مین رسول اللہ صلعم

لایخطی فرماے ہین اور سب اصحاب وغیرہ راویونکو خطا ہی ایسا ہی تفسیر بھی اور یہی اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہی نہ یہہ کہ

حدیث و تفسیر غلط ہی نعوذ باللہ من شرور المفترین الکاذبین اور اسکا بیان مفصل باب سوم دلیل ہفدہم کے ثبوت کی ابتدا

مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** عقیدہ ہشتم الخ **ہدایت** مسود عقیدہ شانزدہم اور باب ہشتم کے مطلب دوم مین

لکھا ہی کہ ہمارے امام عم فرمائے ہین مجھے اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہی کہ بول مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول ص
کا ہون اور آپنی بدخلقی بسبت وکیم مین لکھا ہی کہ ہمارے امام عم کا دعوی رسول ص کی تبعیت تامہ کا تھا پس اس سے صاف ظاہر ہوا
کہ ہم پر یہہ افترا ہی اور انہون نے جو کیا اور کہا دوسرون پر فرض ہوگئی جو لکھا ہی اس سے غرض خلاف قرآن وحدیث ہی
تو یہہ بھی کذب وافترا ہی اگر موافق کتاب وسنت ہو تو سنت جماعت تو کیا بلکہ سب اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہی اسکی تحقیق مع
جواب مفصل مطلب دوم مذکورہ مین جہان سید میرانجی رح کے رسالے کی مسودنے نقل کیا ہی لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالی ۔
رجا عقیدہ نہم الخ ہدایت جن امور کو مسود نے اپنی عندے مین مخالف نقل وعقل مقرر کیا ہی محل پر بیان ہونگے
انشاء اللہ تعالی بالفعل نمونہ اسکا لکھا جاتا ہی اسی پر باقی کو بھی قیاس کرلیوین یعنے فرمان سے بندگیمیان سید خوندمیر
کے ظاہر ہی کہ یہہ امر فرضیہ فقط عقاید کی دریافت کے لئے ہی نہ کہ فی الواقع ایسا ہی ہوا بااین جواب بھی نہ سمجھا کہ جہاجرین نے
کہا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی کیونکہ مومنین کو واجب ہی کہ خلیفہ اللہ سے جو امر بہ سند صحیح پہنچے اسپر ایمان لاوین اور
تابع اپنے نفس وہوا کے نہووین بلکہ یہہ اعتراض مسود کا ہم پر نہین رسول ص اور اصحاب رض پر ہی کہ رسول اللہ م سے روایت
کرتے ہین کہ پتھر کو جوہر فرماتے ہین عن ابن عمر رض قال سمعت رسول اللہ ص یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ
ابن عمر رض سے روایت ہی کہا سنا مین نے رسول اللہ کو کہتے ہے کہ رکن اور مقام دو یاقوت جنت کے یاقوتون مین سے ہین
طمس اللہ نورہما ولو لم یطمس نورہما لاضاء بین المشرق والمغرب من مشکوۃ فی باب دخول مکہ اور یواقیت کے مبحث
کہ اللہ تعالی اونکے نور کو بجھا دیا ہی اگر نہ بجھاتا اونکا نور البتہ مشرق مغرب کے درمیان سب روشن ہوجاتا
مبحث مین ہی فان قیل ورد فی الخبر ان کتاب العہد والمیثاق مستودع فی الحجر الاسود وان للحجر عینین وفما ولسانا وہذا غیر معقول
فی العقل فالجواب ان کل ما عسر علینا تصورہ بعقولنا یکفینا فیہ الایمان والاستسلام ونرد معناہ الی اللہ تعالی انتہی خلاصہ
اسکا یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی حجر اسود کو آنکھین ہین منہہ ہی زبان ہی اور کتاب عہد ومیثاق اسمین ہی مگر یہہ بات عقل
مین آنیکی نہین ایسے باتونکو اللہ تعالی پر سونپنا اور ایمان لانا پس معلوم ہوا کہ رسول ص کے فرمان کا بھی مسود منکر ہی وگرنہ
رکن ومقام کا پتھر ہونا صاف نظر آتا ہی اور حجر اسود کہ ایک چھوٹا پتھر ہی اسمین وہ کتاب عہد کیسا رہ سکتی ہی اور اسکو
آنکھ کہان ہین مگر جو کہ دیکھے اسپر گواہی بھی دیئے ہین چنانچہ اسکے نیچے یواقیت مین لکھا ہی شیخ اکبر رح نے کہا ہی کہ مین دیکھا ہون
مسود کو نہ عقاید اسلامیہ سے خبر ہی نہ احادیث رسول ص پر نظر ایسے لوگون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی کل ما جاءہم رسول بما
لا تہوی انفسہم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون وحسبوا ان لا تکون فتنۃ اور رسول ص بدر مین مٹی پھینکنے کو اللہ تعالی طرف نسبت
کرنا اور معراج وبہشت ودوزخ کا حال بیان کرنا بھی ایسا ہی ہی کہ جسکے لئے سب عقلاے منکرین امر محال قرار دیئے ہین
چنانچہ اسمٰت عیسوی دین حق کے تحقیق کے ۱۷ وین صفحے پر لکھا ہی کہ بعضے سورۃ اور بعضے باتونکو محمد صاحب نے اپنے
ذہن سے نکالا ہی چنانچہ سورہ تطفیف مین بہت سی باتین بہشت اور دوزخ کی بابت مین لکھین ہہ ۳۳ وین صفحے پر لکھا ہی

کہ بالفرض اگر قرآن وحدیث کی باتین سچ ہون تو خدا کامل نہین الخ پس مراد عقل صحیح سے عقل مومنین ہو تو ثبوت
ہمارے مقصد کا ہی کہ اصحاب رسولؐ سے لیکر آجتک اہل صدق بمجرد سننے ایسے باتونکے ایمان لائے اور مبشر اس بشارت
کے ہوے قولہ تعالی ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب اگر مطلق اہل عقول سے مراد ہو تو منکرین کا احوال تو سن لئے فاما
عجب تر ماجرا یہہ ہی کہ مسود نے تاویل کو مطلقا حرام مقرر کر دیا کہ جسکو دلیل قطعی ضرور ہوتی ہی ہمارے امام عمؑ کے اصحابؓ
مہاجرینؓ کا قول مانند سلف صالحین کے ہی یواقیت کے ۸ ا وین مبحث مین لکھا ہی فمذہب السلف التسلیم ومذہب الخلف التاویل
سلف یعنے اصحاب رسول اللہ اور ان کے توابعین کا مذہب فقط ایمان لانا تھا
اور صدیق ولایت بندگمیان سید خوندمیرؓ کے رسالے کی عبارت صاف دلالت کرتی ہی کہ وہ انہین احکام کے لئے
خاصۃ ہی کہ اس رسالے مین مذکور ہین رسالے کی عبارت یہہ ہی ای طالبان حق کہ مہدیؑ را گرویدہ اید معلوم باد این احکام
کہ مذکور ہست از اول تا آخر وقت رحلت آنذات مادام کہ این بندہ در صحبت وی بود در ہیچ حکم ازان احکام تفاوت نیافتم
وبر الجملہ اعتقاد وایمان داریم ہر کہ در بیان وی چیزی تاویلی ویا تحویلی کند مخالف بیان آنذات باشد تمت اور بندگمیان
سید قاسم جو مجتہد مبشر ہین قدس اللہ سرہ میزان العقاید مین فرماتے ہین چنانچہ در قرآن محکمات ومتشابہات است در نقل نیز
ہست ہر آئینہ وقتیکہ در کلام اللہ محکمات ومتشابہات باشد در نقل مہدیؑ چرا نباشد اور اسکے بعد یہہ احکام محکمات سے ہین
کرکے انہین احکام مبینہ بندگمیان سید خوندمیرؓ کو لکھے ہین اور رسالہ دلیل العدل والفضل مین معہ تاویل چند
نقل کے جو اسمین بعض نقل مورد اعتراض مسود بھی ہین لاکر فرماتے ہین کہ ازینجا تحقیق شد کہ در مثل چنین نقول شرح و
تفسیر واجب است اس واجب سے غرض وجوب مصطلحہ شرعیہ نہین پس اب انصاف کی جاے ہی با وجود بندگمیانؓ کہ ہمارے
دین کا مدار آپ ہی کے فرمان پہ ہی فرماتے ہین اسی احکام کے بیان مین جو تاویل یا تحویل کرے مخالف اُس ذات کے
بیان کا ہی اور بندگمیان سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ محکم اور متشابہات نقلونمین بھی ہین اور مسود کہتا ہی مطلق
کلام امامؑ مین ہمارے بیان تاویل حرام ہی عذب اللہ للمفترین عذابا شدیدا **رجا عقیدہ دہم الخ ہدایت اگر**
مسود کو اسلام کا معنی اور اسکی حقیقت معلوم ہوتی درجہ اسلام کمتر ہی درجہ نبوت ورسالت سے الخ بشمول عامہ
نہ لکھتا کیونکہ لغت مین معنی اسلام کا گردن نہادن اور اصطلاح شرع مین گردیدن بحکم خدا جل جلالہ ورسولؐ وی ہی
اسکی تفصیل باب سوم دلیل پانزدہم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی مگر جن آیات مین کہ اسلام انبیاؑ مذکور ہی اوسکی مراد
سب مفسرین توحید اور اخلاص بیان کئے ہین الحاصل اگر مرتبہ اسلام مطلقا نبوت اور رسالت سے کم ہوتا انبیاؑ
مرسل کیون دعا مانگتے کہ یا اللہ ہمکو مسلمان مار اور اپنی اولاد کو کیون وصی کرتے اور اللہ تعالی اکثر جا قرآن مین
کیون اسکا ذکر کرتا اور باوجود اللہ تعالی ہمارے رسولؐ کے شرف ومراتب کے کیون حکم کرتا کہ بول ای محمدؐ مین البتہ

پہلا مسلمان ہوں وہ آیات یہہ ہین قولہ تعالی ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک الایۃ ترجمہ
ای پروردگار ہمارے بنا ہمکو مسلمان تیرے لئے اور ذریت سے ہمارے تولہ مسلمان تیرے لئے یہہ دعا ابراہیمؑ اور
اسمعیلؑ بعد اتمام بنا ے کعبہ مانگے ہین قولہ تعالی ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن
الا وانتم مسلمون ترجمہ وصیت کیا ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اور یعقوبؑ نے بھی ای لڑکو سچ ہی کہ اللہ تعالی باک
کیا تمہارے لئے دین کو پس مت مرو تم ہرگز مگر کہ رہو تم مسلمان قولہ تعالی قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین وامرت
ان اکون اول المسلمین ترجمہ بول ای محمدؐ حکم کیا گیا ہوں مین تحقیق کہ عبادت کرو مین اللہ تعالی کی ایسے حال مین کہ مخلص
رہوں اسکی بندگی مین اور حکم کیا گیا ہو مین اسبات کے لئے کہ رہو مین پہلا مسلمان جب روز میثاق مین پہلے مسلمان
حضرتؐ ہین جو پیر و حضرت کے ہین اُن سے زیادہ آپکا اسلام ہوا شاید مسود باب ہشتم کے مطلب دوم کی دلیل پنجم مین جو
حدیث من سن سنۃ کے تحت مین لکھا ہی اسوقت یہہ بات اسکو یاد نہ آئی بلکہ اسکے سب دلایل بھی جو وہان لکھا ہی
بسبب فراموشی کے ہین وگرنہ یہہ دو نو امر آپسمین ضد ہین عجب تر یہہ ہی کہ فرقہ اسلامیہ مین کوئی اسبات کا منکر
نہین کہ مرتبہ ہمارے رسولؐ کا سب انبیا مین زیادہ تر ہی مگر شک ہی کہ بعضے علماء وہابیہ کو اسمین خلاف ہی سو مسود نے
صاف لکھدیا کہ اہل سنت کا اعتقاد یہہ ہی بلکہ سنت جماعت کا اعتقاد یہہ ہی کہ عالم مین کوئی موجود کسی امر مین ہمرتبہ
ہمارے رسولؐ کا نہین شاید عقیدہ ششم مین مسود جو تقریر لکھا ہی بھول گیا یہان جناب رسالتمآبؐ کو سب انبیا کے
برابر بنا دیا یا وہان فقط ہمارے الزام کے لئے لکھا ہی اور یہان اپنا خاص اعتقاد بیان کیا بلکہ اہل سنت کے نزدیک
یون کہنا عین تنقیص شان جناب رسالتمآب ہی اور جو آنحضرتؐ کو سب انبیا کے برابر کہا زمرۂ اہل سنت سے خارج ہی کہ
نبیؐ فرماتے ہین کنت نبیا وآدم بین الماء والطین پس نبوت آپکی ذاتی ہی بخلاف دوسرے انبیا کے فاما حیرت ہی کہ مسود دوسرے
کتب معتبرہ عقاید کے قطع نظر کیا عقاید جامی بھی نہ دیکھا ہو اطفال مکتب نشین بھی اُسکے اعتقاد سے سمجھ لینگے کہ یہہ مخالف
سنت جماعت ہی کیونکہ جامی رح فرماتے ہین **نظم** ورہمہ افضل احمد عربیست ٭ کہ زحق سوی ما رسول و نبی ست ٭ خاتم
الانبیاء والرسل است ٭ دیگران ہمچون جزو او چون کل است ٭ پس ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی لاکن اس تقریر سے یہہ ثابت
نہوگا کہ مہدیؑ بھی رتبے مین رسولؐ سے کم ہو جاوے اسکی تصریح ابواب اخیرہ مین علی الخصوص باب ہشتم مین بخوبی ہوگی
انشاء اللہ تعالی وہو النصیر اب ہم صوفیہ کا معنی بیان کرتے ہین انکے نزدیک اسلام ایک نور ہی کہ اسپر یہہ آیت دلیل
ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الآیہ ترجمہ پس جسکا کشادہ کیا اللہ نے سینہ اسلام
کے لئے وہ ایک نور پر ہی اپنے رب سے اور اللہ تعالی فرماتا ہی قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ترجمہ سچ ہی کہ آیا تمکو

اللہ سے نور اور کتاب روشن یعنے محمدؐ کی ذات کو اللہ تعالی نور فرمایا اور تفسیر حسینی مین اس آیت کے نیچے لکھا ہی در

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکورست کہ اصل منشا و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق است و آن حقیقت

محمدی و نور احدیست کہ صورت حضرت واحدی احدیست جامع جملہ کمالات الہی وکیانی و واضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات

ملکی و حیوانی و انسانی آنحضرتؐ است و عالم عالمیان صور و اجزای تفصیل او و آدم و آدمیان مسخر برای تکمیل او والیہ الاشارہ

بقولہ انا سید ولد آدم و بقولہ آدم و من دونہ تحت لوائی **نظم** آنچہ اول شد پدید از جیب غیب بود نور جان او بی ہیچ

ریب بعد از آن آن نور مطلق زد علم گشت عرش و کرسی و لوح و قلم یک علم از نور پاکش عالم است یک علم ذریت است

و آدم است نور او چون اصل موجودات بود ذات او چون معطی ہر ذات بود واجب آمد دعوت ہر دو جہانش

دعوت ذرات پیدا و نہانش اور عین القضات ہمدانی تمہید مین فرماتے ہین انبیاءؑ را دیدم کہ بر من عرض کردند با متان

ایشان ہر پیغامبری دو نور داشت و امت یک نور اما محمدؐ را دیدم از سر تا پا ہمہ نور بود و اتبعوا النور الذی انزل معہ امتان

او را دیدم کہ دو دو نور داشتند اور یواقیت کے بتیسوین۳۲ مبحث مین لکھا ہی فان قلت قد ورد فی الحدیث اول ما خلق اللہ

نوری و فی روایۃ اول ما خلق اللہ العقل فما الجمع بینہما فالجواب ان معناہما واحد لان حقیقۃ محمدؐ تارۃ یعبر عنہا بالعقل

و تارۃ بالنور ترجمہ پس اگر کہے تو سچ ہی کہ حدیث مین آیا پہلے جو چیز کہ اللہ تعالی پیدا کیا میرا نور ہی اور ایک روایت مین

ہی پہلے جو چیز کہ پیدا کیا اللہ تعالی عقل ہی پس کسطور پر ہی جمع ان دونوں مین جواب یہہ ہی کہ معنی ان دونون کا

ایک ہی اسلئے کہ حقیقت محمدی کبھی تعبیر کئے جاتی ہی اُس سے عقل کرکے اور کبھی نور کرکے معلوم ہووے کہ نزدیک

اہل ظاہر کے توحید اور اخلاص رسولؐ کے لئے سب سے برتر ہونے سے آپکا اسلام کہ معنی اسکا وہی ہی سب سے زیادہ

ہی اور اہل باطن کے نزدیک بسبب کمالیت نوریت ذاتیہ کے رسولؐ پورے مسلمان ہین اور دوسرے انبیا بقدر

انکے نور کے مسلمانی رکھتے ہین جب مہدیؑ کہ خاتم الاولیا ہی بسبب باطن خاتم الانبیا ہونے کے پورا مسلمان ہونا

لازم ہی وگرنہ ظاہر و باطن مین مخالفت لازم آتی ہی پس ہمارے امام عم کے فرمان کا یہی معنا ہی کہ اصل اعتقاد اہل

سنت و جماعت ہی اور مسود کے لائے ہوئے ہر دو حدیث اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ رسولؐ فرماے ہین تم انبیا

کو اپنے طرف سے کم زیادہ مت کہو نہ یہہ کہ مجھے کسی نبیؑ پر فضیلت نہ دیا پس مسود کو نہ تفسیر فہمی کا سلیقہ ہی نہ حدیث

کی سند بابن خلیفۃ اللہ کے ساتھ مقابلے کو موجود ہین اور قولہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم الآیہ جو انبیا کی برابری مین

دلیل لایا ہی سراسر خلاف عقل و نقل ہی بلکہ یہہ آیت ہمارے رسولؐ کی افضلیت کی دلیل ہی چنانچہ حسینی مین

لکھا ہی صاحب کشاف آوردہ کہ ظاہر ست کہ آن بعض پیغمبر ماست کہ مفضل است بر انبیاءؑ بفضایل بسیار ان و خصایص

بی پایان ہمچنانکہ از مطاوی آیات واحادیث مفہوم ومعلوم میگردد **مثنوی** ہمہ انبیا در پناہ تواند ؛ مقیم
دربارگاہ تواند ؛ تو مہر منیری ہمہ اختر اند ؛ تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند ؛ اور اندازہ اسلام کا جو نقل مین مذکور ہی

اس حدیث کے مانند ہی فرماے رسول رایت الناس فی المنام یعرضون منہم من قمیصہ الی کعبہ ومنہم من قمیصہ الی
دیکھتا ہی آدمی خواب مین پیش کئے جاتے ہین بعضون کی قمیص ٹخنون تک تھی اور بعضون کی

انصاف ساقیہ فجاء عمر بن الخطاب وہو یجر قمیصہ فقالوا یا رسول اللہ ما اولت ذلک قال الایمان یہہ حدیث یواقیت
آدہی پنڈلیون تک پس عمر بن خطاب آئے کہ اونکی قمیص زمین پر لٹکتی تھی پس عرض کئے یا رسول اللہ کیا معنی کئے آپ اسکا تو فرماے ایمان ۱۲
بائیسوین مبحث مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا خلاف اہل سنت ہی نہ فرمان ہمارے امام ؑ کا رجا
عقیدہ یازدہم الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسود کو عجب ظلمت گھیری ہی کہ کبھی نور ہدایت کی پرتو بھی اسکو نصیب
نہین ہوتی سعدی رح فرماتے ہین **قطعہ** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ راست خواہی ہزار
چشم چنان ؛ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ؛ کہین نور حقیقی چھپ سکتا ہی گو کہ اندہون کو نظر نہ آوے حقیقت یہہ ہی
کہ مسود منکر شرف ذات رسول اللہ ہی کہ عقیدہ دہم مین اسکا اعتقاد بد صاف ظاہر ہوا اور یہہ خادم الفقرا نے
نور محمدی سے کل عالم کی پیدایش کے ثبوت پر دلایل قاطع بیان کرچکا پھر اب علماے ظواہر سے بھی دلیل بیان کئے

جاتی ہی خزانۃ الروایت کی ابتداء کتاب الصلوۃ مین بعد ایک بیان طویل کے یہہ لکھا ہی قال موسیٰ یا رب فمن ای
عرض کئے موسی ای میرے رب کس چیز سے

شئی خلقت روح محمد قال یا موسی من نوری قال یا رب فمن ای شئی خلقت روحی وروح الانبیاء قال اللہ عزوجل
پیدا کیا تو محمد کے روح کو تو فرمایا اللہ تعالی یا موسی میرے نور سے عرض کئے موسی ای میرے رب کس چیز سے پیدا کیا تو میرا روح اور انبیا کا روح فرمایا جل جلالہ
خلقت روحک وروح الانبیاء من روح محمد اور وسیلۃ الصدیقین مین خواجہ شیخ سعد الدین حموی رحمۃ اللہ جابر بن عبد اللہ
پیدا کیا مین تیری روح اور انبیا کی روح محمد کی روح سے ۱۲
انصاری سے بھی یون ہی روایت کئے ہین پس خاتم الاولیا جو باطن خاتم الانبیا اور عین نور ذات رسول اللہ ہی
پیدایش سب ارواح کی اوسیکے روح سے ہونا شیخ محی الدین ابن عربی کے قول سے جو فصوص کے فص شیثیہ مین لکھے ہین

ثابت ہی قولہ وہذا العلم کان علم شیث وروحہ ہو الممد لکل من یتکلم فی مثلہ ہذا من الارواح ما عدا روح الخاتم فانہ
انکا قول اور یہہ علم شیث ؑ کا علم ہی اور انکی روح سب اونکے برابر والون کی مددگار ہی یعنے انبیا کی ارواح کی سواے خاتم کی روح کے

لا یاتیہ المادۃ الا من اللہ لا من روح من الارواح بل من روحہ یکون المادۃ لجمیع الارواح چونکہ شیخ یہان مطلق خاتم
کہ خاتم کی روح کو مادہ سواے اللہ کے دوسری کسیکی روح سے نہین ہی بلکہ اوسکی روح سے سبھون کی روحون کا مادہ ہوتا ہے ۱۲

لکھنے سے مراد یہہ ہی کہ ہر دو خاتم یعنی ایک دوسرے کے ہین وگرنہ اسی فص مین اوپر لکھتے ہین فخاتم الرسل من ولایتہ
پس خاتم الرسل اپنی ولایت کے

نسبتہ مع خاتم الولایت لنسبۃ الانبیاء والرسل معہ اسکا بیان باب ہشتم مطلب دوم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اس سے
سبب سے نسبت انکی خاتم الولایت کے ساتھہ ایسی ہی کہ جیسی دوسرے انبیا کو آپ کے ساتھہ نسبت ہی ۱۲
صاف فضیلت خاتم الولایت کی ظاہر ہوتی ہی مگر غرض شیخ رض کی تساوی فی الخاتمین ہی اوپر اسکی تصریح بھی کرچکے
ہین یہان فقط خاتم کرکے بیان کئے اگر تخصیص خاتم الانبیا کی مراد ہوتی باوجود اوپر دونون خاتم کو بیان کرنیکے خاتم
الانبیا کیون نہ لکھتے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سب انبیا کو خاتمین کے نور سے فیضان ہی کہ یہہ اعتقاد اہل سنت کا

ہی تصحیح بھی ایسا ہی یواقیت کے بیسوین مبحث مین ہی فی الحدیث الصحیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما وفی یدہ

کتابان مطویان وہو قابض بیدہ علی کتاب ضما لہ اصحابہ ما ہذا الکتابان فقال ان فی کتاب الذی فی یدی الیمنی

اسماء اہل الجنۃ واسماء اباءہم وعشایرہم من اول ما خلقہم اللہ الی یوم القیمۃ والذی فی یدہ الآخر فیہ اسماء اہل النار واسماء

اباءہم وقبائلہم وعشایرہم من اول ما خلق اللہ الی یوم القیمۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ایک روز اصحاب نے رسولؐ کے ہاتھوں مین

لپیٹے دو کاغذ دیکھکر عرض کئے کہ یہہ کیا ہی تو فرمائے سیدہے ہاتھ کے کاغذ مین بہشتیون اور انکے قرابت دارون کے

نام ہین ابتداے پیدایش سے قیامت تک اور داوین ہاتھ مین ویساہی اہل دوزخ کے انتہی اور اسکے بعد شیخ اکبر

سے نقل کیا ہی کہ آپ نے اسکو حجر اسود مین دیکھا ہی اور کہا کہ اگر کوئی ان کتابون مین کے نام لکھنا چاہے نہین پہ

نہ رہینگے اور اس حدیث کو امام محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن سے تیسری اصل مین روایت کئے ہین پس معلوم ہوا

کہ یہہ تصحیح رسولؐ کے وقت مین بھی ہو چکی ہی مگر وہان نزول کتاب تھا یہان اظہار بیان وحساب ہی کیونکہ وہان

ابتداے احکام ہی اور یہان اسکا اتمام اسیلئے رسولؐ فرماے کہ مہدیؑ سے دین کمال کو پہنچیگا اور مقبولیت ومردودیت

سے مراد گذشتگون کی نہین بلکہ موجودین وآیندگون کی ہی مگر مفتری کو منہہ مین لگام بھی دین منہہ زوری نہ چھوڑیگا

ای منصفو بغور دیکھو کہ مسعود خود عقیدۂ مخالفۂ اہل سنت بیان کر رہا ہی نہ ہم **رجا** عقیدۂ دوازدہم الخ **ہدایت**

مسعود کو ابھی معنے سے اعتقاد کے خبر نہین کیونکہ عقیدہ ایسے امر منسوبہ شرعیہ کو کہتے ہین کہ فقط یقین کے ساتھ متعلق

ہو اور جو امور منسوبہ شرعیہ مباشرت عمل یا اسکے ترک سے متعلق ہون اُسکو فرعیات وعملیات کہتے ہین ایسا ہی سب

کتب اصول وغیرہ مین ہی اور رویت عمل ہی نہ عقیدہ چنانچہ عبارت عقیدۂ شریفہ کی جو حضرت بندگمیان سید خوندمیر

سید الشہدؓ لکھے ہین یہہ ہی ونیز حکم کردہ است از ہر یکی بر مرد وزن طلب دیدار خدا فرض است تا آنکہ بچشم سر یا بچشم دل

یا در خواب نبیند مومن نباشد مگر طالب صادق یہہ حکم اس مانند ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین جو کہ عمداً نماز چھوڑا

کافر ہوا اور فرماے ریاکار مشرک ہی جیسا کہ شداد بن اوس رضہ نے روایت کیا ہی فرماے ڈرتا ہون اپنی امت پر

شرک اور چھپی شہوت کو تب مین نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ کی امت کیا آپ کے بعد شرک کریگی فرماے وہ

آفتاب ومہتاب پتھر بت کی پرستش نکرینگے مگر ریا کرینگے اپنے عمل وشہوت مین اور فرماے ریا شرک ہی پس اگر کوئی

یہودی یا نصرانی کہے وای بر حال محمدیان کہ کوئی مسلمان نظر نہین آتا اُن کے محمد صاحبؐ کے نزدیک بھی سب محمدی کافر

یا مشرک ہین اگر وہ ہمارے دین مین آجاتے تو بہتر تھا کہ یہان فقط ایمان بس ہی عمل کرین یا نکرین ریا کرین یا نکرین

افسوس ہی کہ ازینجا رانده واز انجا مانده اسکو جواب تم سے جو ملے وہی جواب ہمارے طرف سے تم کو بھی ہی اسکی تفصیل اور

توضیح مسعود کی بدخلقی شانزدہم مین بھی آویگی انشاء اللہ تعالی اور سر کے آنکھون سے خدایتعالی کا دیدار دیکھنے مین عموماً اکثر

۱۳

اکابرین مشایخ قایل ہین یواقیت کے بائیسوین مبحث مین ہی واما مارایتہ فی کتب الصوفیۃ فمن افصحہم عبارۃ فیہ الشیخ
محی الدین رض فقال فی الباب الرابع والستین من الفتوحات اعلم انہ لاینبغی لمسلم ان یتوقف فی رویۃ اللہ تعالی فی المنام
لانہ لاشئی فی الاکوان اوسع من عالم الخیال وذلک انہ یحکم بحقیقتہ علی کل شئی وعلی مالیس بشئی یصور لک العدم المحض
والمحال والواجب فضلا عن الممکن ویجعل الوجود عدما والعدم وجودا ویریک العلم لبنا والاسلام قبتا والثبات فی الدین
قیدا وقال ودلیلنا فیما قلنا قولہ تعالی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ووجہ الشئی حقیقتہ وعینہ فقد صور الخیال من یستحیل علیہ
بالدلیل العقلی الصورۃ والتصویر فعلم ان کلما جاز وقوعہ فی المنام والدار الاخرۃ جاز وقوعہ وتعجیلہ لمن یشاء
فی الیقظۃ والحیاۃ الدنیا انتہی وقال ایضا فی علوم الباب التاسع والستین وثلثمائۃ لایصح لانسان قط ان
یعبر عن حقیقۃ ما طریقۃ الذوق من غیر تکییف کرویۃ اللہ عزوجل ابدا واطال فی ذلک ثم قال واذا صح ان العقل
یدرک الحق تعالی جاز ان یدرکہ بالبصر من غیر احاطۃ لانہ لافضل لمحدث علی محدث من حیث الحدوث وانما الفضل
من حیث الصفات الجمیلۃ ومن قال ان الحق تعالی یدرک عقلا ولا یدرک بصرا فمتلاعب لاعلم لہ بحکم العقل ولا
بحکم البصر ولا بالحقایق علی ماہی علیہ وذلک کالمعتزلۃ فان ہذہ رتبتہم خلاصہ اس تمام عبارت کا یہہ ہی مصنف
یواقیت نے کہا کہ سب کتب صوفیہ مین جو مین نے دیدار سر کے آنکھون سے اور خواب مین ہونے مین دیکھا ہون
فصیح تر عبارت شیخ محی الدین رض کی دیکھا کہ انہون نے لکھا ہی ہر شئی جو اسکا دیکھنا نیند مین اور آخرت مین جواز
ہی ہوشیاری مین اور دنیا مین بھی جواز ہی کہ خواب مین کبھی اللہ بھی نظر آتا ہی اور جسنے کہا عقل سے اللہ تعالی
پایا جاتا ہی حس بصر سے یعنے سر کے آنکھون سے نہین نظر آتا ہی پس وہ بازی گر ہی اسکو پہچانت نہین کرکے عقل
حکم کرتی ہی اور صاف نظر آتا ہی کہ اسکو علم حقایق سے پہچانت نہین کہ وہ حقیقت کیسی ہی اور وہ مانند معتزلہ
کے ہی پس سچ ہی کہ یہی انکا مرتبہ اگر کوئی کہے کہ رسولؐ فرماتے ہین ہرگز نہ دیکھیگا کوئی اپنے رب کو مرتے تک تو
اسکا جواب یواقیت کے اسی مبحث مین شیخ اکبر سے یہہ لکھا ہی قال ایضا فی الباب الثامن والتسعین ومایۃ اذا اراد
اللہ عزوجل ان یری عبدا من عبیدہ نفسہ تعالی فلابد من فناء العبد عن شہود نفسہ عند التجلی وتجرد الروح وحینئذ
یری ربہ کما تراہ الملائکۃ ثم اذا اراد الحق تعالی ان ینعم عبدہ ویلذذہ برویتہ ومشاہدتہ فلابد من ارسال الحجاب
فیقع التلذذ للمشاہد یعنے جب اللہ تعالی کسی بندیکو اپنی ذات کے دکھانے کا ارادہ کرتا ہی پس ضروری بندیکو
اپنی ذات کے دیکھنے سے فنا کر تجلی کے وقت روح مجرد بنجاوے اور ایسے وقت اپنے رب کو دیکھتا ہی جیسا کہ
دیکھتے ہین اسکو فرشتے اس دیکھنے کے بعد جب اللہ تعالی اپنی نعمت دیدار کا لذت بندے کو دکھانا چاہے تو

پردہ چھوڑ تا ہی پس لذت دیکھنے والے کو ہوتا ہی - اگر کوئی کہے کہ حدیث مین آیا ہی خلق مین ور اللہ
تعالی مین ستر ہزار پردے ہین اگر اُٹھاوے اُسکو تو جل جاوے پس شیخ رضہ سے یواقیت کے اسی مبحث
مین یہہ جواب لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب الثامن والسبعین ومایۃ ان صورت نظر الحق تعالی الی العالم انہ ینظر
الیہ بعین الرحمۃ لا بعین العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لہذا اثبت العالم معہ تعالی عند الرویۃ ولو انہ تعالی نظر الی العالم بعین
العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لاحترق العالم کلہ بسبحات وجہہ کما مر آنفا فی الحدیث قال وہذہ الرحمۃ ہی عین الحجاب
الذی بین العالم وبین السبحات المحرقۃ فہی کالعماء الذی اخبر الشارع ان الحق تعالی کان فیہ قبل ان یخلق الخلق
واکثر من ذلک لا یقال خلاصہ اسکا یہہ ہی اللہ تعالی عالم کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہی کہ یہی رحمت مراد
پردے سے ہے یعنے ستر ہزار طرح سے رحمت کرتا ہی اگر اپنی جلالیت کی نظر سے دیکھے یقین ہی کہ جل جاوے یہی مراد
حدیث کی ہی اور یواقیت کے اسی مبحث مین لکھا ہی فان قیل فہل تکون الرویۃ للمومنین بباصر العین کما فی الدنیا ام
تکون بجمیع الجسد عیونہم فالجواب کما قالہ الشیخ تقی الدین ابی المنصور ان رویۃ المومنین لربہم فی الآخرۃ تکون بجمیع اجسادہم
وذلک لکمال النعیم الابدی فلا تتقید رویتہم لہ تعالی بباصر العین بل کلہم ابصار خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی پوچھے
مومن جیسا دنیا مین اللہ تعالی کو آنکھون کی بینائی سے دیکھتے ہین آخرت مین بھی ایسا ہی دیکھینگے یا سراپا آنکھ
ہو جائینگی تو شیخ تقی الدین کا جواب لکھا ہی کہ کہا سراپا آنکھ ہو جائیگی کیونکہ یہہ کمال نعمت ہی اور لکھا ہی فان قلت
فکیف ثبت موسیٰ لسمع کلام اللہ تعالی ولم یثبت لرویۃ فالجواب کما قال الشیخ رضہ فی الباب الخمسین واربع مایۃ انہ
انما ثبت لسماع کلام اللہ تعالی لان الحق تعالی کان سمعہ عند النجوی یعنی مویدا ومقویا لسمع موسیٰ ع لانہ محبوب للہ
تعالی بلا شک وقد اخبر الحق تعالی انہ اذا احب عبدا کان سمعہ وبصرہ الحدیث لکن قد یجمع اللہ تعالی لمن شاء فی ہذا
المقام الصفات کلہا وقد یعطیہ بعض الصفات علی التدریج شئ بعد شئ فلذلک صعق موسیٰ عند التجلی اذ لم یکن الحق
تعالی بصرہ ذاک فلو انہ تعالی ایدہ بالقوۃ فی بصرہ کما ایدہ بہا فی سمعہ لثبت للرویۃ کما ثبت لسماع الکلام اذ لا طاقت
للمحدث علی رویۃ الحق تعالی الا بتائید الہی انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کہا جاوے کہ موسیٰ ع کلام الہی سنے اور
ثابت رہے اور دیدار دیکھہ کر کیون بیہوش ہوے تو شیخ رضہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین
بندے کو جب دوست بناتا ہون اسکی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہون لاکن صفات کبھی ایک کے بعد ایک
حاصل ہوتے ہین اور کبھی سب ایک وقت حاصل ہوتے ہین اسوقت موسیٰ ع کو صفت بصارت حاصل نہتی
اسلئے ثابت نرہے کیونکہ بجز تائید الہی کے حادث کو طاقت اللہ تعالی کے دیکھنے کی نہین انتہی یواقیت مین ہی اگر

کہا جاوے کسی نبی نے سوال رویت کا نہین کیا مگر موسیٰؑ نے بسبب زیادتی شوق کے اور ہمارے محمد کو سب سے زیادہ
شوق تھا تو شیخ کا یہہ جواب ہی جو تین سو اکتیس وین باب مین فرمایا فلما سلک مقام الادب لقوۃ تمکینہ حفظ اللہ
تعالی علیہ المقام حتی دعاہ تعالی الی رویتہ بلسان جبرئیلؑ وارسل لہ براقاً یرکب علیہ تشریفا لہ علی موسی فعلم ان موسی
ما منع من الرویۃ الا لکونہ سالہا عن غیر وحی الہی ومقام الانبیاء یقتضی المواخذت بالذرات فلذلک کان الجواب لہ
لن ترانی من سوالہ الرویۃ ثم انہ تعالی استدرک استدراکا لطیفا لما علم ان التادیب بلغ حدہ فی موسی من حیث
سوالہ الرویۃ بغیر امر من اللہ تعالی قال لہ تعالی ولکن انظر الی الجبل فاحالہ علی الجبل فی استقرارہ عند التجلی حیث کان
الجبل من جملۃ الممکنات فلما تجلی سبحانہ تعالی للجبل وہو محدث تدکدک الجبل لتجلیہ علم کل عارف ان الجبل راء ربہ وان الرویۃ
ہی التی اوجبت لہ التدکدک ومن قال بعض المحققین اذا جاز ان یکون الجبل رای ربہ فما المانع لموسیؑ ان یری ربہ فی
حال تدکدک الجبل ویکون وقوع النفی علی الاستقبال والآیۃ محتملۃ فکان الصعق لموسیؑ قایم مقام التدکدک للجبل ثم
لما وقع التجلی للجبل واندک علم موسیؑ انہ وقع فیما لم یکن ینبغی لہ سوالہ وان الحامل لہ علی ذلک کثرت الشوق فقال تبت
الیک وانا اول المومنین یعنی بوقوع ہذا الجائز خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہمارے رسولؐ نہایت ادب سے سوال نہین کیئے
اگرچہ قرب آپکا موسیٰؑ سے زیادہ تھا اسلئے اللہ تعالی جبرئیلؑ کے ہمراہ براق بھیجکر بلایا اور دیدار دیا موسیؑ بغیر وحی
سوال کرنے سے انکو جب اپنے حد تک مواخذہ پہنچ گیا کہ بحکم اہنون نے دیدار کا سوال کیا تھا تب اللہ تعالی بطریق حوالہ
فرمایا کہ پہاڑ طرف نظر کر اور بعض محققون نے کہا ہی کہ پہاڑ کو دیدار ہوا موسیٰؑ کو کیا ممانعت ہوئی کیونکہ نفی زمانہ استقبال
مین واقع ہی بیہوش ہونا موسیٰؑ کا پہاڑ کے رگڑتے جانے اور نرم ہونیکی جگہہ پر ہی اور علم موسیٰؑ کا جو نرم ہوگیا یعنے
انکی بیہوشی کو یہی سبب تھا کہ اسوقت انکو طلب دیدار کا حکم نہوا تھا پس موسیٰؑ بسبب واقع ہونے اس امر جواز
کے کہے کہ مین اسپر اول ایمان لانیوالا ہون اور علی خواص سے اسکے نیچے لکھا ہی فما سال موسیٰؑ الا ما یجوز لہ السوال
فیہ ذوقاً ونقلاً لا عقلاً لان ذلک من محالات العقول یعنی موسیٰؑ دیدار کا سوال دنیا مین بچشم سر ذوق اور نقل سے
یعنے خدا کے حکم سے جواز ہونے کے سبب کئے ہین کیونکہ یہہ از روے عقل محال نظر آتا ہی اور یہہ بھی علی بن وفا سے
لکھا ہی کہ کہتا ہی من اعجب الامور قولہ تعالی لموسیؑ لن ترانی ای مع قوتک کونک ترانی علی الدوام ولا تشعر بان
الذی تراہ ہو انا انتہی اسکا خلاصہ یہہ کہ موسیٰؑ کو لن ترانی کا حکم یون ہوا کہ اللہ تعالی فرمایا مین جیسا ہون ویسا
ندیکھیگا تو مگر اپنی قوت کے موافق ہمیشہ دیکھیگا اور لکھا ہی فان قلت ما ہی وجہ جامع بین قول من اثبت رویۃ
الباری وبین قول من نفیہا فالجواب نعم کما قالہ الشیخ فی الباب الثامن والخمسین وخمس مایۃ ولفظہ اعلم انک الجامع بین

15

من اثبت رویۃ اللہ عزوجل وبین من انکرہا ونفاہا ان من اثبت ہا انہا علی قدر وسع العبد ومن نفاہا اراد ان

حجاب العظمۃ مانع من رویۃ حقیقۃ الذات وکل من لایحیط بالشیٔ کا نہ ما راہ مع انہ راہ انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی اگر کوئی

کہے کہ بعضون نے دیدار دنیا مین دیکھنا منع کیا ہی بعضون نے ثابت کیا تو شیخ رح فرماتے ہین دیدار دنیا مین دیکھنا

ثابت کئے ہین سو بقدر قدرت بندہ ہی اور جو نفی کئے ہین انکا ارادہ یہ ہی جیسی حقیقت ذات باری کی ہی ویسا جب

نظر نہ آوے تو دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے پہ ہی اور لکھا ہی فان قلت فہل یتفاوتون فی الآخرۃ کما تفاوتوا فی الدنیا

فالجواب نعم فان تفاوتہم فی الآخرۃ فرع عن تفاوتہم فی الدنیا وقد قال الشیخ فی الباب الحادی والثلاثین وثلث مائۃ

اعلم ان رویۃ المومنین لربہم فی الآخرۃ تابعۃ لاعتقادہم الذی کانوا علیہ فی دار الدنیا لیجنی کل احد ثمرۃ مایعتقدہ فرویتہم

علی قدر علمہم باللہ تعالی وعلی قدر ما فہمہ ممن قلدوہ من العلماء وکما انہم متفاضلون فی النعیم واللذت فمنہم من حظہ من

النظر الی ربہ لذۃ عقلیۃ ومنہم من حظہ من ذلک لذۃ نفسیۃ ومنہم من حظہ من ذلک لذۃ حسیۃ خلاصہ اسکا یہہ کہ جیسا دنیا

مین مومنونکو دیدار الہی دیکھنے مین اعتقاد متفاوت ہی ویسا ہی آخرت مین تفاوت ہی کہ شیخ کہے ہین بعضے

فقط عقل کی سمجھ سر کیا دیدار کا لذت دیکھینگے اور بعضے ذاتی لذت اور بعضے بطور حس کے یعنے انکھون کی دید سے پس

اوپر کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اخص المومنین اہل سنت جو اولیاء اللہ ہین سب اللہ تعالی کا دیدار دنیا مین سر کے

انکھون سے دیکھنے کے قایل ہین اور مسود اعمی کا قول اتفاق اہل سنت کا باطل اور غلط محض ہی عذب مین کذب

اور حقیقت مہدویون کی قیامت کے روز موافق قولہ تعالی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم الآیۃ کے اور قولہ تعالی ان

الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآیہ کے ہوگی اور مسود کے ساتھی وتوابع موافق قولہ تعالی ربنا ارنا الذین

اضلانا من الجن والانس نجعلہما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین کے مسود کی تلاش کرینگے رجا عقیدہ سیزدہم

ہدایت مسود اسکو بھی عقیدہ بسبب نادانستگی مقرر کیا وگرنہ ذکر بھی فرض عملی ہی بہر کیف بعضون کے

نزدیک یہہ حکم موقت ہی کہ امام عم اپنے حضوری مومنونکو خاصۃً فرماے ہین چنانچہ اصحابؓ کو رسولؐ بھی عمل مین

ایسا ہی تشدد فرماتے تھے من مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسولؐ

انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت

ہی کہ کہے فرماے رسولؐ سچ ہی کہ تم ایسے زمانے مین ہو جو چھوڑا تم سے حکم کے دسوین حصے کو ہلاک ہوا پیچھے آئیگا

ایک زمانہ جو عمل کرے ان سے حکم کے دسوین حصے کو تو چھوٹا روایت کیا اسکو ترمذی نے - اسی لئے بندگیمیان

سید محمود خاتم مرشدؓ اپنے وقت مین فرماے ہین کہ تمکو سلطان اللیل سلطان النہر کی حفاظت کرنا بس ہی اور بعضونکے

نزدیک یہہ حکم تہدیدی ہی اور ایسے شرک و نفاق کے حکم آیات و حدیث مین بہت وارد ہین اُس شرک نفاق سے

نفاق متعارفہ شرعیہ مقصود نہین چنانچہ قولہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون ترجمہ اور جو کہ فرمان روا

نہون اسکے جو اُتارا اللہ تعالی پس وہ گروہ کافر ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا ترجمہ کیا پس

وہ مومن مانند اُسکے جو گناہ گار ہی - اور رسول فرمائے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ترجمہ جو کہ چھوڑا نماز کو عمدًا

پس سچ ہی کہ کافر ہوا - اور فرمائے رسول لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ترجمہ نہین زنا کرتا ہی زانی جبکہ

وہ زنا کرتا ہی اور وہ مومن رہے اور رسول فرمائے ہین عن عمر بن الخطاب رض عن النبی صلعم قال انما اخاف علی ہذہ

الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور روی البیہقی فی شعب الایمان پس مسود اعتقاد اہل سنت کا یہہ ہی الخ جو لکھا

غلط ہی کہ مسود کو حقیقت و اقسام سے کفر و شرک و نفاق کے خبر نہین ہی وگرنہ خود رسول مشرک و منافق اور کافر

فرمارہے ہین جیسا عقیدۂ دوازدہم مین بھی گذرا کہ وہ بھی اسی کے مانند ہی اور بعضون کے نزدیک یہہ شرک و نفاق

و کفر مرائی و خفی ہی شاہ شرف الدین یحی منیری مکتوب نہم مین فرماتے ہین بدانکہ شرک نزدیک این طایفہ بر دو نوع

است اسکے نیچے اسکی تفصیل بیان کئے ہین اندیشہ طوالت سے اتنے پر ہی اقتصار ہوا اور اسکا بیان مسود کی بدخلقو

دہم و شانزدہم مین بھی بوضوح ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ہمارے یہان آج حفاظت سلطان اللیل و سلطان

النہر جاری ہی بلکہ اکثر فقیرون کو ذکر دوام حاصل ہی اور بعض عوام مومنین کو بھی لاکن ضروری ہی کہ ذکر کو اخفی

لازم رکھے کہ ذکر خفی سے بعجلت تمام وصول مقام ہی پس ثابت ہوا کہ نزدیک خدا کے لم یزل تعالی شانہ

اور محمد نبی اور محمد مہدی علیہما السلام کے مہدوی مسلمان با ایمان ہین اور مخالفین انکے تابع نفس و شیطان

رجا عقیدۂ چہاردہم الخ ہدایت اللہم احفظنا عن لسان الجہلت معلوم ہووے ترک شغل و ارادۂ دنیا

و ما فیہا داخل عملیات ہی نہ اعتقادیات جیسا مسود کے عقیدۂ دوازدہم کی ثبوت مین معلوم ہوا اگر کوئی کہے کہ حرمت

دنیا کے دخل دوزخ کا اعتقاد تمہارے یہان فرض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جیسا حرام کو حلال جاننے والے

کے لئے اعتقاد دخل دوزخ فرض ہی ویسا ہی یہہ بھی ہی رسول فرمائے ہین کہ دنیا اہل آخرت پر حرام ہی اور

آخرت اہل دنیا پر حرام الحدیث اور مشکوٰت کے باب الامر بالمعروف مین مسلم سے روایت ہی کہ یکروز رسول صلعم

مرکر سڑے ہوے بکرے پر گذرے اور فرمائے کیا تم مین کوئی دوست رکھتا ہی کہ اسے ایکدرہم کو خریدے تو

صحابون نے عرض کئے ہم اسے کسی صورت دوست نہین رکھینگے فرمائے قسم اللہ تعالی کی ہی کہ دنیا اللہ تعالی

کے پاس تمہارے لئے اس سے کمتر ہی اور کیمیاء سعادت کے رکن سوم کی اصل پنجم مین امام محمد غزالی رح فرماتے

ہین گفت یعنے رسول گروہی بیایند روز قیامت کہ کردار ہای ایشان چون کوہ ہای تہامہ بود ہمہ را بدوزخ فرستند گفتند یا رسول اللہ ایشان اہل نماز باشند گفت نماز کنند و روزہ دارند و شب نیز بیخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید دران جہند اور اسکے بعد فرماتے ہین گفت دل ہیچ گونہ بیاد دنیا مشغول مدار یعنی از ذکر دنیا ہی کہ تا بدوستی وطلب آن چہ رسد اسی لئے مولانا روم فرماتے **بیت** اہل دنیا کافران مطلق اند ٭ دایما در حق حق و در بق بق اند ٭ اور مسود کی بدخلقی دہم و شانزدہم مین اسکا بیان مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی کیونکہ مسود ترک دنیا پر جو یہان اعتراض کیا ہی اسکو اپنی بدخلقی شانزدہم مین تفصیلا لکھا ہی اور بدخلقی دہم کا حوالہ یہان بتایا مثل ہی دروغ گورا حافظہ نباشد اور مسود کا یہہ مقولہ کہ اپنی طرف سے تمام کتاب مین انکی تکفیر الخ کذب صریح ہی کہ ابتداے کتاب سے انتہا تک اسکی تکفیر و تضلیل کی ہی دلیل فضیح ہی ہر منصف اسی سے اسکا جہوٹ سمجھ سکتا ہی اگر یکد و مقام ہوں بیان کیا جاتا علی الخصوص اسی بحث مین نظر کرین کہ ہمارے ائمہ ع کے مصدقین کو کہ موافق فرمان امام ع کے جو عین بیان کلام اللہ وحدیث رسول اللہ ہی مشغول و مرید دنیا نہین ہین کفر و شرک و نفاق سے منسوب کردیا مگر ضرورت کے موافق کسب حلال کرنا اور اسباب دنیا رکھنا دلیل شغل و ارادہ دنیا نہین کیونکہ مرید و مشغول دنیا وہ ہی کہ دین پر دنیا کو فضیلت دے یہہ تو دینداری کے لئے اپنا جان و دنیا بہت بہتر سمجھتے ہین چہ جاے کہ مال و اسباب وغیرہ اور مسود کا یہہ مقولہ بخلاف اہل سنت کے الخ سراسر خلاف آیات و احادیث صحیحہ کے ہی اللہ تعالی فرماتا ہی فما اوتیتم من شیٔ فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ خیر و ابقی اور فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور فرمایا ہی

یعنے تمہارے لئے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہین ۱۲

من کان یرید الدنیا نوتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب اور کیمیاے سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل مین ہی

جو دنیا کا ارادہ کرتا ہی ہم اوسے اس سے کچھ اوسکو دیتے ہین اور نہین اوسکو آخرت مین حصہ ۱۲

عبدالرحمن بن عوف کے انتقال کے بعد بعض اصحاب کہنے لگے کہ انکی مالداری پر ہمکو اون کے خاتمے کا ڈر ہی کعب الاحبار نے کہا کہ سبحان اللہ تعالی کیا کہتے ہو اسنے مال حلال کمایا اور نیک کاموں مین صرف کیا اور جو چھوڑا وہ مال بھی حلال ہی اوسکے حسن خاتمے مین کیا شک ابوذر رض یہہ سنتے ہی اونٹ کی ہڈی لئے کعب کو مارنے دوڑے اور کعب بہاگ کر عثمان کی پناہ لئے ابوذر رض کہنے لگے رسول سے سنا ہون مالدار سب کے آخر جنت مین جائینگے مگر وہ جو اپنے داوین سیدہے طرف سے مال کو پھینک دیوے اور فرمائے اگر مجھے کوہ احد برابر سونا دیوین الیسا صرف کرون کہ میرے پیچھے دو قیراط باقی نرہے جب رسول ایسا فرماوین تو یون کہا سو جھوٹا ہی پھر دوسرا کوئی صحابیون سے عنہ اسکا جواب ندیا انتہی ملخصا عبدالرحمن رض کہ عشرہ مبشرہ مین داخل ہین انکو مال موجب نقصان ہو چہ جائیکہ دوسرا اور رسول فرمائے کہ ایک شخص مال حلال سے کمایا اور نیک کام مین صرف کیا اسکو بھی بہشت مین جانے ندینگے کہینگے کہ شاید کہ طہارت مین تقصیر

۱۹

کیا ہو یا رکوع یا سجود یا کسی شرط مین اور جب وہ سب برابر کیا ہوگا ہینگے کہ گھوڑے پوشاک وغیرہ پر نخوت کیا ہو یا
کسی یتیم و بیوہ وسی کا حق ادا نہ کیا ہو پھر حقدار اسکو پکڑینگے اور حساب حقدارون کا اور مال کے شکر کا شروع ہوگا
انتہی خلاصتاً اور قولہ تعالی خذ منہم الآیۃ کا معنی یہہ ہی لے مالون سے اُن کے صدقہ کہ پاک کرے انکو وہ صدقہ اور
رحمت کر اُن پر سچ ہی کہ انکو تیری رحمت موجب آرام ہی اس آیۃ سے مال کی پاکی کہان ثابت ہی بلکہ صاحب مال
کی پاکی ہی کہ اسکے سبب حاصل ہوئی اسی لئے حکم ہوا کہ رحمت کرنا موجب آرام ہو ورنہ مال کے سبب کی ایذا موجود ہی۔
ان سب آیات و احادیث سے مال کا بُرا ہونا ثابت ہی گو کہ حلال بھی ہو اور تکالیف مشروعہ مسلمانون کے لئے ہین نہ
کفار کے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور فرماتا ہی ولیبلی المومنین بلاء حسنا اسی لئے رسولؐ
نہین تکلیف دیتا ہی اللہ تعالی کسی کو مگر اوسکی طاقت کے موافق ... اور البتہ بلا میں ڈالتا ہی مومنونکو بلائے درست ...
فرمائے ہین کہ تمھارے پر مین فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے ڈرتا ہون کہ تم پر دنیا کو بچھین جیسا تم سے اگلو
پر اور ہلاک ہو تم جیسا تم سے اگلے ہوئے اس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ جسقدر دنیا کا مال زیادہ ہوگا اتنی عاقبت
کی کمی اور برائی ہی اور دوری اللہ تعالی سے اسی لئے رسولؐ عبدالرحمن بن عوف رضہ سے فرمائے کہ تو میرے سب
اصحابون کے پانسو برس بعد جنت مین بمشکل جائیگا بلکہ حدیث صحیح مین آیا ہی سلیمانؑ بطفیل اس دولت دنیوی کے
سب انبیا سے پانسو برس بعد جنت مین داخل ہونگے با این فرمان ہمارے امامؑ کا یہہ ہی کہ مرید و شاغل دنیا
یعنے دنیا کی دوستی رکھنے والا ایسا کہ اسکو دین پر غلبہ دیوے کافر ہی اور حب دنیا کفر کہ یہہ بات آیات و احادیث
سے ثابت ہی اور مسعود کہتا ہی کہ مال پاک اور حلال ہی این کجا و آن کجا جسکو کسی کے کلام کا معنی معلوم نہو پھر کیا خاک
اعتراض کرے اور بیان دنیا اور حکم متاع دنیا و اہل دنیا بدلایل کتاب و سنت دلیل یازدہم اور مسعود کی بد خلقی
دہم مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی رہا عقیدہ پانزدہم الخ ہدایت ترک وطن اور اختیار صحبت عمل ہی
یا عقیدہ ہر عاقل سمجھ سکتا ہی اور ہم نے عقیدے اور عمل کا معنی عقیدہ دوازدہم کے جواب مین لکھ چکے پس جسکو عمل اور
عقیدے کا فرق معلوم نہو دقایق علم و حقایق سلوک کیا خاک سمجھیگا کہ مہدیؑ کا کام فقط بیان معارف اور حقایق علم
سلوک ہی اگر کہے اعتقاد اسکی فرضیت کا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ فرع اور جز اس اصل اور کلیہ کا ہی کہ ہر امر قطعی
الثبوت کو فرض جاننا نہ یہہ کہ اُسکی ہر فرع کے ساتھ یک عقیدہ ماننا مگر تارک ہجرت کا اثبات نفاق اس آیہ سے
یون ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون
خبیرا لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم فضل اللہ المجاہدین باموالہم

والفسہم علی القاعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجت منہ ومغفرۃ و

رحمۃ وکان اللہ غفورا رحیما ان الذین توفہم الملائکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا فاولئک ماوٰہم جہنم وساءت مصیرا اسکے نیچے بیضاوی اور مدارک میں لکھے

ہیں المجاہدون الاولون من جاہد الکفار والآخرون من جاہد نفسہ وعلیہ قولہ رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر

پہلے مجاہد وہ ہیں کہ کافروں میں جنگ کریں اور دوسرے وہ ہیں کہ اپنے نفس سے جنگ کریں اور اوپر فرمان رسول اللہ کا ہی پھرے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی کی طرف ۱۲

جب جہاد دو مقرر ہوئے ہجرت بھی دو ثابت ہوئے کہ مدارک میں لکھے ہیں وفی الآیۃ دلیل علی وجوب الہجرۃ

اور آیۃ میں دلیل ہی واجب ہونے پر ہجرت کے

من موضع لایتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وعن النبی من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض

اور سچا ہے کہ ممکن نہو کسی شخص کو وہان اپنے دین کی اقامت اور نبی سے مروی ہی جو بھاگا ساتھ اپنا دین بچا لیکر کسی زمین سے دوسری زمین طرف اگر ایک بالشت بھر بھی

استوجب لہ الجنۃ وکان رفیق ابیہ ابراہیم ونبیہ محمد یعنے جنگو کفار کے ساتھ مجاہدہ ہی دار حرب سے دار اسلام

زمین سے ہو واجب ہو جاتی ہی اسکے لئے جنت اور ہوتا ہے رفیق اپنے باپ ابراہیم اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

کی طرف ہجرت واجب ہی اور جنکو نفس کے ساتھ مجاہدہ ہی جہان کہ اپنے دین کے خلل کی صورت نظر آوے

وہان سے ہجرت کرکے جس زمین پر کہ اپنے کو امن ہو اور اپنا دین بچے جانا واجب ہی کہ جسکے سبب سے دخول جنت

یون واجب ہی کہ ابراہیم ؑ اور محمد کا رفیق ہوتا ہی پس اللہ تعالی جب ہجرت کا ذکر کیا اور رسول اسکے عامل کے لئے

جنت میں اپنا اور ابراہیم ؑ کا رفیق فرماے اور اکابرین مفسرین اسکے وجوب پر اس آیت کو دلیل گردانے رہبانیت

ہو جاوے اور ایک شخص واہی کا کلام جو ان سب کا مخالف ہی عقیدہ سنیہ ہونا سراسر غلط ہی اور رسول ؐ کو

ہمیشہ مراتب ادنی سے درجات اعلی طرف انتقال تھا نہ اعلی سے ادنی طرف پس جو ہجرت کہ جہاد اکبر سے متعلق ہی

بطریق اولے فرض ہوئی بلکہ رسول فرماے ہین گناہونکو چھوڑا سو مہاجر ہی اور خالصا للہ اللہ تعالی کی اطاعت

کے لئے نفس سے جہاد کیا سو مجاہد ہی پس سب مہدوی عورت مرد امیر فقیر بوڑھا جوان مہاجر و مجاہد مرتے ہین اور بہشت

مین ابراہیم ؑ اور محمد کی خدمتمین رہتے ہین کہ یہی خاص سنت و جماعت ہین افسوس ہی مسعود کو کہ نہ حدیث سے خبر ہی

نہ تفسیر ہی سے اثر کیونکہ رہبانیت وہ ہی کہ حلال کو ترک کرے چنانچہ ایک وقت رسول احوال قیامت بیان کرنے سے

چند اصحاب کہ انہین صدیق مرتضی ابن مسعود مقداد ابوذر سلمن رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تھے اتفاق کئے کہ آج سے

گوشت اور چکنا اور اچھا لباس اور عورتون کی صحبت اور سونا چھوڑ کر ہر رات خدا کی عبادت اور ہر دن روزے مین

رہین اور خلوت اختیار کرین رسول یہہ سنکر فرماے یہہ سب کام مین کرتا ہون تمکو میری اتباع ضرور ہی اور تمہارا

تقرر رہبانیت ہی چنانچہ اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لاتحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا

اے وہ جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ چیزون کو جو حلال کیا تمکو اللہ اور حد سے

ان اللہ لایحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ الآیہ نہ یہہ کہ اللہ تعالی فرمایا اور رسول اسکے عامل کو جنت کی بشارت

نہ بڑھو تحقیق اللہ تعالی تمکو دوست نہیں رکھتا ہی زیادتی کرنے والون کو کھاؤ جو چیز کہ تمکو روزی کیا اللہ تعالی نے ۱۲

دے رہبانیت ہو جاوے اور صحبت کی فرضیت اس آیت سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا

علم حکم حضرت کا یقینی قطعی ہی اب
ان بزرگوں کے عبارات وحی
ادعائی مین سے ایک عبارت
بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہی
ابتداے رسالہ ام القاعدین
لکھا ہی قال الامام المہدی صلی اللہ
علیہ وسلم علمت من اللہ بلا واسطہ
جدید الیوم عن ابی عبد اللہ تابع
محمد رسول اللہ محمد مہدی الزمان
وارث نبی الرحمن عالم علم الکتاب

۲۰

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ترجمہ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالی سے اور رہو ہمراہی مین صادقون کی پس اللہ تعالی مومنونکو حکم کرتا ہی اور امر عبادت مین مکلف کے لئے فایدہ وجوب کا دیتا ہی مسلم الثبوت مین حکم کے باب مین ہی وہو عندنا خطاب اللہ المتعلق بفعل المکلف اقتضاء او تحریما ترجمہ وہ ہمارے نزدیک اللہ تعالی کا خطاب ہی جو متعلق ہو فعل مکلف کو طلب یا منع کرکے اور صحبت ایسی عبادت ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی قل یا عباد الذین امنوا اتقوا اللہ ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ترجمہ بولوای محمدؐ ای بندو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالی کو کہ تمہارا پروردگار ہی انکو جو نیکیان کئے اس دنیا مین بھلائی ہی اور زمین اللہ کی کھلی ہی اور نہ وفا ہوگا مگر صابرونکو انکا بدلہ بحساب اسکے نیچے مدارک مین لکھے ہین قیل لہم فان ارض اللہ واسعت وبلادہ کثیرت فتحولوا الی بلاد آخر واقتدوا بالانبیاء والصالحین فی مہاجرتہم الی غیر بلادہم لیزدادوا احسانا الی احسانہم وطاعۃ الی طاعتہم ترجمہ کہا گیا انکو یعنے مومنون کو سچ ہی کہ اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہی اور ملک بہت ہین پھرو دوسرے ملک طرف اور اقتدا کرو انبیا اور صالحون کو ان کی مہاجرت مین جو ان کے ملکون کے سوائے ہو تاکہ زیادہ ترہون نیکیان تمہاری نیکیون پر اور بندگی تمہاری بندگیون پر ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرماے لا یہتدی الیہ حساب الحساب یعنے رستہ نہین اسکی طرف گنتی کو اور حسینی مین معالم سے نقل کیا ہی انکا اجر ایسا بیحساب ہی کہ قیامت مین دیکھنے والے آرزو کرینگے اگر اس صحبت مین ہمارا گوشت قینچیون سے کترے جاتا بہتر تھا فاعجوبہ یہہ ہی کہ امامؑ اپنی صحبت سے باز رہنے والون کو حکم نفاق کئے ہین اور مسودا سکو عام مقرر کرلیا پھر اس کج فہمی پر قرآن کی معنی مین دم مار رہا ہی اور ہمارے یہان احتیاطاً یہہ دستور ہی جو شخص تارک دنیا نہین مرتے وقت بہوشیاری تمام ترک دنیا کرکے سب عبادتون کا ہی کرکے اپنے مکان سے مسجد کو ہجرت کرتا ہی تا دم حیات اپنے مرشد کی صحبت مین رہتا ہی لاکن مسودا انکو اپنے پر قیاس کیا المرء یقیس علی نفسہ رجا عقیدۂ شانزدہم الخ

ہدایت نعوذ باللہ من شر الکاذبین والمفترین عقیدۂ شریفہ کی عربی عبارت کو مسود جو وحی فرض کیا ہی اسی سے ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ فرماتے ہین مین بندہ اللہ تعالی کا اور تابع محمدؐ کا ہون اور عبارت مذکورہ کے مابعد متصل المقصود بندہ سید محمدؑ الخ جو عقیدہ شریفہ مین ہی اسمین چوری کرکے جس عبارت سے خلاصۂ کلام حاصل تھا اثر اگر عنداللہ ماخوذ گردد تنک لکھا ہی وہ عبارت متروکہ مسود یہہ ہی واو ذات خویش را بامر خدا بمہدویت اظہار کرد و بر ثبوت مہدویت حجت از خدا و کلام خدا و بموافقت رسولؐ بیاورد اور اسکے بعد اسی عقیدے مین

یہہ عبارت بھی ہی و نیز فرمودہ است ہر حکمی و بیانیکہ در تفاسیر و جز آن مخالف بیان این بندہ است آن صحیح نیست
و ہر اعمال و بیان کہ ازین بندہ است از تعلیم خداست تعالی شانہ واز اتباع مصطفی است و فرمودہ کہ ما بر سبیح مذہب
مقید نیم و اگر کسی خواہد کہ صدق مارا معلوم کند باید کہ از کلام خدا تعالی واز اتباع رسول اللہ صلعم احوال و اعمال تحقیق
و فہم کند کما قال سبحانہ تعالی قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و فرمودہ است حق تعالی کہ مارا
فرستادہ است مخصوص برای اینست کہ آن احکام و بیان کہ تعلق بولایت محمدی دارد بواسطہ مہدی علیہ السلام ظاہر شود فرمود کہ
ثم ان علینا بیانہ این بیان بزبان مہدی علیہ السلام شود اب ہر انصاف پسند کو غور و تامل لازم ہی کہ ہمارا عقیدہ موافق
فرمان امام و بیان صدیق ولایت علیہ السلام کے کہ عقیدہ شریفہ مین مکتوب ہی یہہ ہی کہ ہمارے امام مہدی موعود ہین اور
تابع تام محمد مصطفی صلعم کے ہین کہ کوئی فعل یا قول آپ کا خلاف قرآن و حدیث نہین ہی اور بیان آیات متشابہات
جو مراد اللہ ہی آپ کا کام ہی اور جو احکام کہ متعلق خاص ولایت محمدیہ کو ہین اُن کا بیان آپ کے واسطے ہی
پس جو مفسر یا محدث یا مجتہد آپ کے خلاف بیان کرے مخطی ہی نہ یہہ کہ یک شریعت تازہ ہمارے امام لائے ہین
جیسا مسود ہمپر افترا کیا ہی ایسا اعتقاد کوئی رکھا تو بیشک منکر قرآن اور منکر ختم نبوت محمدی ہی اور کتاب کے لئے
خود مسود لکھا ہی اسکو اختیار نہ کیا اور معنی نسخ کا لغت مین رفع کرنا کسی شی کا ہی اور اصطلاح مین رفع کرنا حکم شارع
کا ہی نہ قیاس مستدل کا یعنے مجتہد وغیرہ کا جیسا شیخ ابو الحسن نصر بن عبد العزیز بن احمد الفارسی المقری نے شیخ
ابو القاسم ہبۃ اللہ بن سلامہ بن نصر بن علی البغوی سے اپنے ناسخ منسوخ کے رسالے مین لکھا ہی اعلم ان
النسخ فی کلام العرب ہو الرفع للشی وجاء الشرع بما تعرف العرب اذا کان الناسخ یرفع حکم المنسوخ اور لکھا ہی قال
الشیخ ابی مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ بن عمار لا یدخل النسخ الا علی الاوامر والنواہی یفعلو الا تفعلوا و احتجوا علی ذلک
باشیاء منہا ان خبر اللہ بما ہو پس اب ای اہل انصاف ہمارے امام فرماتے ہین کہ مین تابع محمد صلعم کا ہون اور جو
بیان کرتا ہون قرآن یا حدیث کا معنی بامر اللہ ہی پھر یہان حکم تازہ کہان اور نسخ کونسی آیت اور کونسی حدیث
کا ہی بلکہ مہدی علیہ السلام کے شان مین رسول صلعم یقفوا اثری ولا یخطی اور یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان
اور یختم اللہ بہ الدین کما فتح بنا فرمائے اور امام محمد باقر علیہ السلام یہدم ما قبلہ کما صنع رسول صلعم فرمائے اور یواقیت کے ۶۵ وین
مبحث مین شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہی یظہر من الدین ما ہو علیہ الدین فی نفسہ حتی لو کان رسول صلعم حیا لحکم بہ فلا یبقی
فی زمانہ الا الدین الخالص عن الرای یخالف فی غالب احکامہ مذاہب العلماء فینقبضون منہ لذلک ترجمہ ظاہر ہوگا
مہدی علیہ السلام کے وقت جیسا کہ حقیقۃ دین اپنی ذات مین ہی یہان تک اگر ہوتے رسول صلعم زندہ البتہ حکم کرتے اسی پہ

پس نہ باقی رہیگا اسکے وقت مگر خالص دین رائے سے یعنے خدا و رسول صلعم کا حکم صاف صاف بیان کریگا کہ جسمین شک نہین اور حکم مہدی ع کا بہت حکمون مین علما کے مذہب کے مخالف رہیگا اسلئے مہدی ع سے علما کشیدہ رہینگے

اور لکھا ہی فعرفنا انہ متبع لا مبتدع وانہ معصوم فی حکمہ اذ لا معنی للمعصوم فی الحکم الا انہ لا یخطی وحکم رسول لا یخطی فانہ

پس جانتے ہم سچ ہی کہ مہدی رسول کی اتباع کرنیوالا ہی ایسے طرف کچھ نکالنے والا نہین اور یہہ کہ مہدی اپنے حکم مین معصوم ہی اسلئے کہ حکم مین معصوم ہونیکا معنی نہین مگر یہہ کہ خطا نکرے اور حکم رسول خطا نہین کرتا

لا ینطق عن الہوی الا وحی یوحی وقد اخبر عن المہدی انہ لا یخطی وجعلہ ملحقا بالانبیاء فی ذلک الحکم اور لکھا ہی فاوا

مہدی بھی اپنے طرف سے کچھ نکر کر وحی بھیجی جاوے اور خبر دئے رسول مہدی سے کہ وہ خطا نکریگا اور مقرر فرمائے مہدی کو درحالیکہ ملتے ہین ساتھ نبیون کے اس حکم مین

سکتوا فی حدیث او حکم رجعوا الیہ فی ذلک فیحکم بالامر الحق لقیطۃ ومسابقۃ اور لکھا ہی ثم قال واعلم انہ لم یبلغنا

پس جب ساکت رہین کسی حدیث یا حکم مین تو رجوع کرینگے مہدی طرف اور اسمین پس حکم دیگا اور سیچے حکم کو بیچ بیان کریگا اور مسابقہ مین اور لکھا ہی کہ جان تو پس نہین پہنچا ہمکو

النبی نص علی احد من الائمۃ بعدہ ان یقفوا اثرہ ولا یخطی الا المہدی خاصۃ فقد شہد لہ بعصمتہ فی خلافتہ واحکامہ

جان پس یہی نشان یہہ کہ نہین پہنچی ہمکو ہی کوئی نص بعد رسول کے کہ پیروی کرے رسول کو اور نہ خطا کرے مگر خاص مہدی کے لیے پس سچ ہی کہ کوئی گواہ رسول

کما شہد الدلیل العقلی لعصمۃ رسول اور مصنف نے ایک سوال کے جواب کے طور پر اسی مبحث مین لکھا ہی

مہدی کے لیے عصمت پر آپکے خلافت مین اور احکام مین جیسا کہ ظاہر ہوئی دلیل عقلی رسول اللہ کی عصمت کے لیے

فانہ معصوم من الرای والقیاس فی الدین اذ القیاس ممن لیس بنبی اب احادیث واقوال متقدمین سے ثابت ہوا

پس سچ ہی کہ مہدی معصوم ہین رائے اور قیاس سے دین مین اسلئے کہ قیاس اوس سے ہی جو نبی نہو

کہ مہدی ع سے دین کمال کو پہنچیگا اور مہدی ع قایم مقام رسول کے ہین اور جو حکم کہ مہدی کرے اگر آپ ہوتے وہی

حکم کرتے اور ضرور ہی کہ علما مہدی ع سے پنجہ کشی کرین اور مہدی ع خطا سے معصوم ہین اور نبی متبع ہین اور بحکم خدا کے

کچھ کہنے والے نہین کیونکہ قیاس اور رائے اسکے واسطے ہی جو نبی نہو اور مہدی ع کا کام ہی کہ اپنے آگے کے

اختلافات کو جو مجتہدون اور علما وغیرہ مین ہوا ہی اٹھا دیکر خاص رسول کے پیروی پر دین خالص بنا دے

یہہ خلاصہ اوپر کے حدیثون اور عبارتون کا ہی ویسا ہی جن احکام کو کہ مفسرین محدثین مجتہدین کتاب و سنت سے

نا سمجھ کر چھوڑ دیئے یا اختلاف کئے ہمارے امام مراد اللہ و مراد رسول اللہ تعالی جل شانہ کی اور رسول کی

تعلیم اور تحقیق سے بیان فرمائے نہ یہہ کہ اصل کتاب و سنت کو ہی منسوخ کئے کہ جسکو شرع تازہ کہا جاوے

ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ مہدی ع ایمہ اربعہ سے کسی کی اتباع کرنا ضرور ہی یا آپ ایک مذہب خاص رسول کی

اتباع سے ایجاد کرنا اگر کہے کہ کسی امام کی اتباع ضرور ہی تو سراسر مہمل ہی کہ جسکی عصمت رسول کے فرمان سے ثابت

ہو وہ اتباع مخطی کی کرے اگر کہے کہ وہ ایک امام کے مذہب کو صحیح رکھیگا یہہ مہمل تر ہی کیونکہ دوسرے ایمہ

جو امام مقبول کے مخالف ہین انکو بالکلیہ مخطی ٹھہرانا لازم آتا ہی کہ مجتہد کسی امر مین مخطی اور کسی مین مصیب نرہا

اگر کہے کہ ایک تازہ مذہب رسول کی اتباع سے ایجاد کریگا جیسا اوپر احادیث اور اقوال سے ثابت ہوا تو وا جب

ہی کہ مخالف مہدی ع مخطی ہو ورنہ حدیث صحیح مسلمۃ الطرفین کا خلاف ہوتا ہی کہ نسبت خطا کی مہدی ع کے طرف لازم

آتی ہی رجا شیخ موصوف نے دعوی کیا کہ مجہ پر احکام خدا کی طرف سے تازہ بتازہ نو بنو اترا کرتے ہین الخ

ہدایت ہذا بہتان عظیم کذب اس امر کا ہر مرد عاقل پر ظاہر ہی کیونکہ مسود ہمارے کتب کی عبارات

۲۳

جو اِس امر پر دلیل لایا ہی اس سے یہہ بات بالکل مستفہم نہین ہوتی چنانچہ توجیہ انکی اوپر گذری اور بھی
لکھی جاتی ہی یعنے فرض وہی چند حکم ہین جو عقیدہ شریفہ سے ثابت ہین نہ یہہ کہ منہہ سے جو نکلا فرض ہوا
فرض ایسے امر محکم کو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اُسمین تاویل بالاتفاق ممنوع ہی اس مسود کو اتنی
بھی سمجہ نصیب نہوئی کہ صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیرؓ عقیدۂ شریفہ مین کیا فرمائے اور سید میرانجی اپنے
رسالۂ فرائض مین اسکی تحقیق کسطور بیان کئے ہین مسود کے لکھی ہوئی عبارت اول مین ہی ہر کہ ازین احکام الخ
اور عبارت ثانی مین ہی معلوم باد کہ این احکام کہ مذکور ست از اول تا آخر الخ اور سید میرانجی نے بھی لکھے ہین
حاصل الحکام محکمات مہدی کہ در عقیدۂ بندگیمیان سید خوندمیرؓ مذکور اند الخ اسی سے ظاہر ہی جو احکام انکے سوائے
ہین محکم نہین ہین کہ جن مین تاویل درست ہی اور وہ فرض بھی نہین اُسمین جتنے قسم احادیث کے ہین سب موجود
ہین اور عبارت عربی عقیدۂ شریفہ کہ مسود کی وحی فرضیہ ہی اسمین علمت من اللہ سے صاف تعلیم من عند اللہ بلا واسطہ
ثابت ہی نہ تنزیل اسی لئے سید میرانجی اپنے رسالے کے فرض چہارم اور سیزدہم مین اسکی توضیح کئے ہین کہ جسکو مسود
نے اسی عقیدے کے مقدمۂ دوم مین لکھا ہی اور یہہ تعلیم مانند تعلیم آدمؑ اور خضرؑ وغیرہما کے ہی کہ اللہ تعالی اُنکے لئے
فرمایا قولہ تعالی علم آدم الاسماء کلہا الآیۃ قولہ تعالی علمناہ من لدنا علما الآیۃ قولہ تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان الآیۃ
بلکہ ہر قطب وقت کو تعلیم ہوا کرتی ہی یواقیت کے ۴۵ ہوین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی باب الحادی والخمسون
وثلثمایۃ من شان القطب الوقوف دایما خلف الحجاب الذی بینہ وبین اللہ تعالی فلا یرتفع حجابہ حتی یموت فاذا مات
لقی اللہ تعالی فہو کالحاجب الذی یعقد اوامر الملک اسلئے بعض اولیاء اللہ بھی ایسی تعلیم کا دعوی کئے ہین یواقیت
کی تیسری فصل مین ہی خواجہ بایزید بسطامی رحؒ نے فرمایا ہم اپنا علم حی لایموت سے لئے ہین اور علمائے ظاہر میت سے
میت اور مہدیؑ خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ ہدایت خلق کے لئے ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ایسا ثابت ہی کہ
متواتر المعنے کہا جاوے چنانچہ بعض اُن احادیث سے باب سوم مین موجود ہین ثبوت معصومیت تو گذر چکی اسی لئے
اولیاء کبار سابق ولاحق مہدیؑ کو نبی متبع قرار دئے ہین جیسا اوپر گذرا اور بھی لکھا جاتا ہی کہ ہمارے محمدؐ بفتح
تا خاتم نبوت تشریعی ہین فقط کہ اللہ تعالی فرمایا ماکان محمد ابا احد الآیہ اور معنی اسکا مہر کرنا ہی یعنے جناب ختمیت
انتساب کے وجود پر جود سے دروازہ نبوتِ تشریعی کا ایسا بند ہوا کہ پھر کوئی نبی صاحب نبوتِ سابقہ مانند عیسیٰؑ
کے بھی یہہ طاقت نہین رکھتا ہی کہ ایجاد شرع تازہ کا دعوی کرلے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو
نہ یہہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہوگیا کہ اُس صفت سے کوئی موصوف ہو سکے اسپر خود مسود جواب تسعہ مین

مین وجہ تخصیص لا نبی بعدی کے بیان مین المشرب الوردی سے ملا علی قاری کی تحقیق کا خلاصہ ۲۸۹ صفحے مین یہہ
لکھا ہی اور حدیث لا وحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی ہان لا نبی بعدی صحیح ہی لاکن معنی اسکا علما کے نزدیک یہہ
ہین کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد حضرت کے حادث نہوگا اور اُسی باب مذکور کے اُسی بحث
مسطورہ مین لکھا ہی کہ شیخ رض نے کہا ہی نبوت بشریہ دو قسم پر ہی ایک قسم وہ کہ اسکے موصوف کو بیواسطہ ملک اخبار
و تجلیات الٰہی وارد ہوتے ہین دوسری قسم یہہ کہ بواسطہ ملک اُسکو شرایع پہنچتے ہین الخ اس سے ثابت ہوا کہ مقسوم
نبوت مصطلحہ شرعیہ ہی اُسی کے یہہ دو قسم ہین نہ یہہ نبوت کسی کی اصطلاحی ہی کہ اصل معنی اسکا کچہ اور ہو فاما مسودہ کی
تعریف مین جو شیخ اکبر رح کا حوالہ بتایا طرح طرح کی تحریفات کرکے ملخصاً لکھہ دیا مگر خلاصہ وہی ہی کہ اُس سے مدعا متکلم کا فوت
نہو اور تحریف وہ ہی کہ غرض متکلم فوت ہوجاوے یہان نمونے کے طور پر لکھا جاتا ہی کہ شیخ اکبر رح موصوف بقسم
اول کی تعریف یون لکھے ہین کہ اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے کتاب و سنت کی معنیان اور حکم مشروع کی سچائی اور بعض
اُس حکم کا فساد کہ بصحت تمام علماء ظاہر کو اُسکی نقل پہنچی ہو یقینی معلوم ہووے یعنے علماء ظاہری کی صحت اگر اُسکے
خلاف ہو باطل ہی انتہی خلاصاً اس مطلب کو مسودہ صاف اڑا دیا اسی کو تحریف کہتے ہین اور ہمارا مقصود یہی ہی کہ
ہمارے امام مہدی موعود خاتم الولی نبی ہین پر مطیع مبین قرآن و حدیث ہین حسب تعلیم الٰہی اور تحقیق خاتم النبی
نہ مشرع اور آپ نے جو بیان فرمائے احکام ولایت محمدیہ ہین نہ شرع منزل جدیدہ کیونکہ نبوت مذکورہ کا دروازہ
بند نہین ہوا ہی یواقیت کے ۳۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی الجواب الخامس والعشرین من الباب الثالث
والسبعین اعلم ان النبوۃ لم ترتفع مطلقا بعد محمد وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط فقولہ لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم
من یشرع شریعۃ خاصۃ فہو مثل قولہ اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ فاذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ ولم یکن کسری وقیصرا
الا ملک الروم والفرس وما زال الملک فی الروم ولکن ارتفع ہذا الاسم فقط مع وجود الملک فیہم یسمی ملکہم باسم آخر
غیر ذلک وقد کان شیخ عبد القادر جیلی یقول اوتی الانبیاء اسم النبوۃ واوتینا اللقب اور ۳۴ وین مبحث مین لکھا ہی
فان مطلق النبوۃ لم یرتفع وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط کما یؤید حدیث من حفظ القرآن فقط ادرجت النبوۃ بین
جنبیہ فقد قامت بہذہ النبوۃ بلاشک وقولہ فلا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی اور حدیث العالم نبی لا التشریع
اسی پر دلیل ہی با این نبوت اور ولایت خاتمین ذاتیات سے ہی نہ عوارض سے کہ وجود عنصری کو متعلق ہو اسکی
تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اختلاف علمائے ربانی اور علمائے رسوم کو ایسے ان مسایل مین
جو زبان شارع سے صاف بیان نہوئے قدیمی ہی بلکہ ہر فرقے مین کیا صوفیہ کیا متکلمین وغیرہ ورنہ اتنا خلاف کس لئے

ہوتا کہ ایک نے کسی امر کو فرض کہا تو دوسرے نے مکروہ بیان کیا بلکہ حرام جیسا نواقضات وضو مین امام شافعی اور
امام اعظم ع کو اختلاف ہی ہیںنے جس فعل سے کہ امام شافعی عنہ کے یہان وضو تو ٹتا ہی امام اعظم ع کے یہان نہین
تو ٹتا ایسا ہی برعکس اسکا مثلاً شرمگاہ اور غیر محرم کو چہنا اور فصد یا قی کرنا ایسے بحیاب اختلافات ہین اسلئے یواقیت
کے فصل ثالث مین لکہا ہی فان رددت یا اخی استنباط العارفین لزمک ان ترد استنباط المجتہدین ولا قایل
بذلک فکما لا یجوز لک الاعتراض علی الائمۃ المجتہدین لکونہم لم یخرجوا عن شعاع نور الشریعۃ فکذلک لا یجوز لک الاعتراض
علی العارفین المتقین آثار رسولؐ فی الآداب الظاہرۃ والباطنۃ فکما اوجب المجتہدون وحرموا وکرہوا واستحبوا امورًا
لم تصرح بہا الشریعۃ فی دولۃ الظاہرۃ فکذلک العارفون اوجبوا امورًا وحرموا وکرہوا واستحبوا امورًا فی دولۃ الاعمال
الباطنۃ فالاجتہاد واقع فی الدولتین ولا غنی باحدہما عن الآخر اس تقریر سے ظاہر ہی کہ یہہ خلاف کا نام نسخ نہین ہی اور
مسود کا ہمپر افترا ہی اور ہمارا اعتقاد عین اتباع سنت وجماعت ہی اور تحقیق اس عربی عبارت وغیرہ کی جو مسود
اُسکو وحی فرض کر لیا یہہ ہی قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ فرمائے امام مہدی ع درود اللہ تعالی
اُنپر کا اور سلام یہان تک مقولہ مولف رضہ کا ہی اور یہان سے فرمان امام ع کا یہہ ہی علمت من اللہ بلا واسطہ جدید
الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ ترجمہ تعلیم پایا مین اللہ تعالی سے بیواسطہ نئی تعلیم ہر روز کہ بول سچ ہی
مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول اللہ کا ہون یہان کلام امام کا تام ہو چکا یہان سے عبارت
مولف عقیدہ شریفہ کی ہی کہ فرمائے محمد مہدی الزمان وارث نبی الرحمن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ
والشریعۃ والرضوان المقصود بندہ سید خوندمیر بن موسی عرف چہجو الخ یہان مسود کو شاید جنون ہو گیا کہ اس عبارت
کو من حیث المجموع وحی فرض کر لیا اُسکی فہم کی سقامت کو طفل شرح عوامل خوان بھی سمجھ جائیگا اور فرمان امام ع کا
اس حدیث کے مانند ہی عن ثوبان رضہ قال قال رسولؐ ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا
ان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم لسنۃ عامۃ وان لا اسلط
علیہم عدوا من سوا انفسہم بلکہ بعضے اولیاء اللہ ایسے عبارات بیان کئے ہین خواجہ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ مجھے اللہ تعالی فرماتا ہی یا غوث الاعظم من حرم عن سفری فی الباطن ابتلی بسفر الظاہر ولم یزد منی
الا بعدا فی السفر الظاہر یہہ عبارت کیمیاء سعادت مترجم ہندی مطبوع مطبع سلیمانی واقع بنگلور کے حاشیہ پر بھی ہی
اور ہندی عبارت بھی اسی پر قیاس کرین مگر مسود اسمین عجب چوری کیا خدائے علام الغیوب سے بھی شرم
نہ آئی اصل عبارت یون ہی کہلاتا تو کہلا نہین تو ظالمون مین کا کرون کا ایسا ہی ہمارے سب کتب مین ہی

اور ایسے خطابات رسول ؐ کو بھی ہوئے ہین قولہ تعالی لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن

من الذین کذبوا بآیات اللہ فتکون من الخاسرین یہہ کچھ عیب کی بات نہین بہرکیف یہہ خبر تعلیمی ہی نہ تنزیلی اور

عبارت شواہد الولایت کی یہہ ہی رکن اصلی در ثبوت مہدویت دعوی است چنانچہ نبوت دو رکن وارد یکی دعوی

دوم اظہار معجزہ نزدیک اہل استدلال ونزدیک اہل بصایر نیز نبوت دو رکن وارد یکی دعوی دوم قابلیت یعنے

اتصاف بصفات انبیا و رسل ہمچنان مہدویت دو رکن دارد زیراچہ در مہدویت ونبوت فرق نام است وکارد

مقصود یکی است چنانچہ فرق در معجزہ وخارق وغیرہ انتہی یہہ اُنہون نے اسلئے لکھے ہین جیسا امر خارق کی نسبت

رسول ؐ نبی کی طرف معجزہ ہی اگر ولی کی طرف ہو کرامت ہی اگرچہ مقصود دونون سے ایک ہی اور مہدی ؑ کی معصومیت

اور خلافت نصی ہی اور کام خلیفۃ اللہ کا خلق کی ہدایت ہی کہ وہ انفراد دنیا سے اور رجوع اللہ کی طرف ہی

بیضاوی مین انی جاعل فی الارض خلیفۃ کی تفسیر مین لکھے ہین الخلیفۃ من یخلف غیرہ وینوب منابہ والہاء فیہ

للمبالغۃ والمراد بہ آدم علیہ السلام لانہ کان خلیفۃ اللہ تعالی فی ارضہ وکذلک کل نبی استخلفہم فی عمارت الارض

وسیاستہ الناس وتکمیل نفوسہم وتنفیذ امرہ فیہم رجا قرآن ورسول ؐ کا بیان واضح اور کھلا ہی ہدایت

اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ مسود کو حقیقت قرآنی اور حدیث نبوی سے مطلقا بہرہ نہین ہی عبدالرحمن بن

عوف ؓ رسول ؐ سے روایت کرتے ہین کہ فرمائے قرآن کو ظاہر ہی اور باطن اور زبدۃ الحقایق مین عین القضاۃ ہمدانی ؒ

فرماتے ہین مگر طالبان قرآن را در کتابی نمود کہ ان للقرآن ظہرا وبطنا ولبطنہ بطن الی سبعۃ ابطن گفت ہر آیتی را

از قرآن ظاہریست وباطنی وپس از ظاہر باطنیست تا بہ نہ بطن بشود گیرم کہ تفسیر ظاہر مدرک شود تفسیر باطن راکہ دانست

اور فرماتے ہین ای دوست پنداری کہ قرآن مجید خطاب است بایک گروہ یا بصد طایفہ یا بصد ہزار طایفہ بلکہ ہر آیتی

وہر حرفی خطابیست باشخصی مقصود وشخصی دیگر بلکہ عالمی دیگر اور فرماتے ہین اگر باور نمیکنی از عمر ؓ خطاب بشنو کہ گفت

مصطفی ؐ با ابوبکر ؓ سخن گفتی گاہ بودی شنیدمی ودانستمی وگاہ بودی کہ شنیدمی وندانستمی ووقت بودیکہ نشنیدمی

وندانستمی اور فرماتے ہین عبداللہ بن عباس ؓ میگوید کہ اگر این آیت را تفسیر کنم ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض

فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش لرجمونی بالحجارۃ فی الشریعۃ صحابہ مرا سنگسار کنند ابوہریرہ ؓ گوید اگر این آیۃ را

شرح کنم اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن لکفر تمونی یعنے خلق مرا کافر خوانند عبداللہ

بن عباس ؓ میگوید شبی با علی ابن ابی طالب ؓ بودم تا روز شرح باء بسم اللہ میکرد ورای خود نفسی عندہ کالقطرۃ الصغیرۃ

عند البحر العظیم شیخ ابراہیم کردی شرح تحفۃ المرسلہ مین لکھے ہین من المعلوم ان النبی ؐ قد اوتی جوامع الکلم

عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وانہ علم علم الاولین والآخرین فکلامہ مع افادتہ بالمفہوم الاول ما ہو ظاہر لاہل
اللسان وعلماء الظاہر تضمن حکما واسرارا یعلمہا المحققون فللحدیث ظہر وبطن کالقرآن کما نبہہ علی ذلک حجۃ الاسلام امام
اور حجت الاسلام جواہر القرآن کے دسوین اصل مین لکھے ہین فان تفہم معانی کذلک فلیس لک نصیب من القرآن
الا فی قشورہ کما لیس للبہیمۃ نصیب من البر الا فی قشرہ التبن والقرآن غذاء الخلق کلہم علی اختلاف اصنافہم ولکن
اغتذاؤہم بہ علی قدر درجاتہم وفی کل غذاء مخ ونخالۃ وتبن وحرص الحمار علی التبن اشد منہ علی الخبز المتخذ من اللب و
انت شدید الحرص علی ان لا تفارق درجۃ البہیمۃ ولا ترقی الی رتبۃ الانسانیۃ بل الملکیۃ فدونک والانشراح فی
ریاض القرآن ففیہ متاع لکم ولانعامکم اور صاحب المحاض النصیحہ فقیہ علی مہایمی شیخ محی الدین ابن عربی کی تفسیر پر
طعن کرنیوالے کے حق مین لکھے ہین وما لہ الصیوت فی ہذا الباب صوۃ حمار ویصرخ صراخ الثکلی ویقول انہ یحرف القرآن
وہو یقرر ظاہرہ علی حالہ ویستخرج بطریق الاشارۃ اسرارہ التی تنفذ البحار اور اسکے نیچے یہہ حدیث لکھے ہین ان للقرآن
ظہرا وبطنا وحدا ومطلعا اور علامہ قیصری قصیدہ تائیہ فارضیہ کی شرح کے مقدمے مین مقصد ثانی کے فصل اول
مین فرماتے ہین لما کان للکتاب ظہرا وبطنا وحدا ومطلعا کما قال ان للقرآن ظہرا وبطنا ومطلعا وقال ع
ان للقرآن بطنا ولبطنہ بطنا الی سبعۃ ابطن وفی روایۃ الی سبعین بطنا فظہرہ ما یفہم من الفاظہ ویسبق الذہن
الیہ وبطنہ المفہومات اللازمۃ للمفہوم الاول وحدہ ما الیہ ینتہی غایۃ ادراک الفہوم والعقول ومطلعہ ما یدرک منہ علی سبیل
الکشف والشہود من الاسرار الالہیۃ والاشارات الربانیۃ والمفہوم الاول الذی ہو الظہر للعوام والخواص والمفہومات
اللازمۃ لہ للخواص لا مدخل للعوام فیہ والحد للکاملین منہم والمطلع لخلاصۃ اخص الخواص کابرار الاولیاء وکذلک التقسیم فی
الاحادیث القدسیۃ والکلمات النبویۃ فان الکل من العوام والخواص واخص الخواص فیہا اشارات رحمانیۃ واشارات
الالہیۃ کما ان للشریعۃ ظاہرا وباطنا انتہی اور جلال الدین سیوطی اتقان مین اس حدیث کی اقسام پر شرح کیے ہین اور تفسیر بطن
تاویلات القرآن کاشف المعانی کشف الحقایق جواہر التفسیر وغیرہ مین بھی ایسا ہی بیان ہی اور شاہ محی الدین صاحب
قادری ویلوری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ ہشتم اور فایدہ بیست ودوم مین بھی اسکا بیان مفصل لکھے
ہین مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین نظم چون کتاب اللہ بیامد ہم بران ٭ اینچنین طعنہ زدند آن کافران ٭ کہ اساطیر
است وافسانہ نژند ٭ نیست تعمیقی وتحقیقی بلند ٭ ظاہرست وہر کسی پی میبرد ٭ کو بیان کہ گم شود دروی خرد ٭ اور فرماتے
ہین نظم حرف قرآن را بدان کہ ظاہرست ٭ زیر ظاہر باطنی بس قاہرست ٭ زیر آن باطن یکی بطن دگر ٭ ہمچنین تا ہفت
بطن ای بو الہوس ٭ زیر بطن ثالثیش بطن سوم ٭ کہ دروگردد خرد ہا جملہ گم ٭ بطن چارم از نبی خود کس ندید ٭ جز خدای

بے نظیر و بے مدید تو ز قرآن ای پسر ظاہر مبین ؛ دیو آدم را نہ بیند جز کہ طین ؛ ز آب اوپر کے عبارات عربیہ سے ثابت ہوا کہ قرآن کو ستر بطن ہونا حدیث سے ثابت ہی اور جو لوگ کہ ظاہری معنی پہ اختصار کرتے ہین مانند جانورون کے ہین کہ انکو نباتات سے گھانس اور حبوب سے بھوسہ نصیب ہی اور اناج کو غذا کرنا حصہ انسانون کا ہی پس اب قیاس کرین کہ مسود ظاہر بین امام حجت الاسلام اور فقیہ علی مہایمی اور علامہ قیصری اور مولانا روم رح کے نزدیک کس طبقے مین داخل ہی اور مسود کے لائے ہوئے آیات مین معنی مبین کا فصیح ہی جیسا صراح مین ہی وفی الحدیث ان من البیان لسحرا یقال فلان ابین من فلان ای افصح منہ یہہ معنے آیات قرآنی کو بہت مناسبت رکھتا ہی اگر واضح اور کھلے کا معنی لین تو اصل بنائے مذہب اسلامیہ مین تو خلل واقع ہوتا ہی کیونکہ فقط سنت جماعت کے مفسرون اور مجتہدون اور محدثون کو معانی کتاب و سنت مین بے نہایت اختلافات ہین اور اختلاف العلماء رحمۃ پر سب کا قرارداد ہی با این چند احکام اجتک مبہم ہین جیسا ساعت جمعہ صلوۃ وسطی وغیرہ پس حق خدمت تبلیغ یہی ہی کہ جسکا حق اسکو پہنچاوے جیسا اوپر زبدۃ الحقایق سے معلوم ہوا اسی لئے ہمارے رسول کا نام رسول امین ہی کہ جسکی امانت اُنکو پہنچائے حین الحیات اور آج پہنچاتے ہین چنانچہ بہت اولیاء اللہ سے ظاہر ہوا کہ قرآن و حدیث کی صحت اللہ تعالی اور روح رسول اللہ سے معلوم کرتے ہین اور معنے سیکھتے ہین ـ رجا عقیدۃ بعدہم الخ ـ

ہدایت آدمی جب عاجز ہوتا ہی جو چاہتا ہی کہتا ہی علی الخصوص جسکے دل مین تعصب و عناد جای گیر ہو سیدھی بات نہین سمجھتا ہی ایسا ہی مسود بسبب تعصب و عناد کے اپنی کتاب کو ایک دفتر بہتان بنایا چنانچہ اوپر چند امور ایسے ہی گذرے کہ یہہ بھی از ان قبیل ہی ہمارا اعتقاد یہہ ہی کوئی فرد عالم مین اللہ تعالی جلشانہ کے نہ صفات ذاتی مین شریک ہی نہ افعالی مین لیس کمثلہ شئ اور اللہ تعالی کا علم اسکی ذات کے سریکا قدیم اور بے زوال اور بے انتہا ہی اور علم کل مخلوقات کا کیا نبی کیا ولی کیا رسول کیا مہدی علیہم السلام مانند ذات اُن کے حادث اور زوال پذیر اور منتہی ہی الغرض مسود فہم کلام امام مین نہایت مقصر ہی جب یہہ کلام مخلوق حادث کو نہ سمجھے کلام خالق قدیم کو کیا خاک سمجھیگا مراد اُن آیات سے کہ اسمین اللہ تعالی کی غیب دانی کا بیان ہی عاقبت کا رجاننا ہی وگرنہ یہہ لازم ہوگا کہ اللہ تعالی اپنے سے چھپی چیزونکو بھی جان لیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک یون سمجھنا کفر ہی اگر کہے ہم سے چھپی چیزونکو جاننے والا ہی تو اسمین انبیا بھی ہین کہ اکثر غیب کی خبران بیان کئے ہین بلکہ اکثر اولیا بھی خصوص ہمارے نبی فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ اس حدیث کو ابن حجر مکی طبرانی سے روایت کیا ہی اور سید محی الدین قادری ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب

کے فایدہ بسبب منہم مین ذکر کئے ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ فرمائے رسولؐ جان لیا ہون مین علم اولین و
آخرین کو حبسنی مین وعلمک مالم تکن تعلم کی تفسیر مین اور ابن حجر کی شرح ہمزیہ مین اسکی تحقیق کئے ہین اور اسی شرح ہمزیہ
مین اس حدیث کے نیچے ابن حجر نے لکھا ہی فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من
الخمس التی قال فیہن رسولؐ فی خمس لا یعلمہن الا اللہ لانہا جزئیات معدودات لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ اور
علامہ قیصری شرح فصوص کے مقدمے سے نوین فصل مین لکھے ہین الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالہیۃ والعبودیۃ
لا تصح لہا ذلک اصالۃ بل تبعیۃ وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات لتتصرف
فی العالم وفی نفسہا وبشریتہا ایضاً لانہا منہ وبکاءہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لا ینافی ماذکر فانہ لبعض حقیقاتہ
ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث البشریۃ
انتہی ترجمہ حقیقت انسانی عبودیت اور الہیت کو شامل رہنے سے بطور طبیعت اور خلافت کے جلانا مارنا مہربانی
اور قہر اور رضا وغضب کرنا تمامی صفات سے عالم اور اپنے مین تصرف کرتی ہی کیونکہ آپ بھی عالم مین ہی اور
رونا اور تنگدل ہونا رسولؐ کا اسکو منافی نہین کہ یہہ بھی آپکی حقیقت کا بعض ہی اور آپ پر زمین و آسمان مین یک
ذرہ برابر چھپا نہین ہی اگرچہ فرمائے تمہارے دنیا کے کام تم خوب جانتے ہو یہ آپکی بشریت کا سبب تھا انتہی خلاصہ
اتنا ہی لکھنا مسود کے لئے جواب باصواب تھا مگر یہہ امر لایق کشف ہونے سے اپنے اخوان مومنین کے لئے تھوڑا
اور لکھنا ضرور ہوا یعنے جو بلندی پر جاتا ہی اسکو پستی کے اجزا بہت چھوٹے نظر آتے ہین اسلئے صوفی جب مقام فنا
فی اللہ کو پہنچتا ہی بہ نسبت اتساع ذات باری عز اسمہ کے عرش سے فرش تک اسکی نظر مین ذرے سے بھی کمتر نظر آتا ہی
یواقیت کے ۳۴ وین مبحث مین لکھا ہی وانما کان تعالی لا یحویہ مکان لان المکان المعقول ہو من سقف العرش الی تخوم
الارضین وذلک کالذرۃ بالنسبۃ لما فوق العرش ولما تحت التخوم اور اسکے بعد لکھا ہی واما العارفون من الانبیاء و
کمل اتباعہم فیرون ہذہ العرش بالنسبۃ لاتساع الوجود کالذرۃ الطائرۃ فی الہواء لیس لہا سقف ترسی علیہ ولا ارض
تنزل علیہا فسبحان اللہ من لا یعرف قدرہ خلاصہ ان دونون عبارتون سے یہہ ہی انبیا اور اُن کے توابع کو
بسبب سیر مافوق العرش اور فنا فی ذات الباری کے عرش سے تحت الثری تک ایک ذرے کے سر کا نظر آتا ہی
اسی لئے خواجہ محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اس قصیدے مین جو اسکے مطلع کا مصرع اول یہہ ہے
سقانی الحب کاسات الوصال فرماتے ہین **شعر** نظرت الی بلاد اللہ جمعاً ٭ کخردلۃ علی حکم اتصال ٭ اس تقریر سے ثابت
ہوا کہ مسود عقیدۂ معتزلہ بیان کرکے ناحق سنت وجماعت کو بدنام کیا رجا عقیدۂ ہجدہم الخ **ہدایت**

اللہم نعوذ بک من شر الحاسدین المفترین یہہ بھی مسود کا افترا ہی کیونکہ یہہ کاتب الحروف کم وبیش دو سال سے جواہر نافی
کی تلاش کر کے ہدست کما تو وہ کسی مفتری کی تراش ہی تھے مگر بند گمیان سید قاسم رحمۃ اللہ جو اپنی تصانیف مین فرمائے ہین اسکے
خلاف پر ہی کہین اس جناب کے تصانیف مین مذکور ہہین کہ خدائے پاک تنزہ ذاتہ وتقدس صفاتہ کی ذات وصفات
کے سوائے بھی کوئی چیز غیر مخلوق ہی بلکہ اپنے کتب کے متعدد جگہون مین یون فرمائے ہین میزان العقاید مین فرماتے
ہین پس مقصود پر سوادازین مرقوم آنست کہ قدر یکصد ویازدہ سال بوصال حضرت امام رسیدہ پیروی دین وآئین امام ع
واتباع صحابہ کرام رض در عقاید ومرام بعضے مردمان زمانہ ترک دادہ رسم وعادت پدران خویش پیش گرفتہ ہموں
راہ راست می پندارند وجمعی بر زعم غایت محبت خود مہدی ع را بعینہ خدا میگویند وبہ پیغمبر ع بعبارتیکہ نبایدو نشاید
افزود فی میجوبند الخ اور تسویۃ الخاتمین مین فرماتے ہین حضرت میران ع زیر آیت وسبحان اللہ وما انا من المشرکین
فرمودند خدای پاکست و ماہر دو از مشرکان نیم اور اسکے بعد فرماتے ہین وفی مقصد الاقصی دربیان حدیث نبویہ
اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق اللہ روحی گفتہ جوہر اول کہ روح محمدیست دو وجہ دارد وآن وجہ کہ فیض از حق تعالے
میگیرد نامش ولایت ست وآن وجہ کہ فیض بخلق میرساند نامش نبوت است واز سعد الدین حموی نقل کردہ جوہر اول را
کہ حقیقت ذات مصطفی ص اورا ہر دو طرف مظہر باید تا مظہر یکہ ختم نبوتش بدو شود ومظہر یکہ ختم ولایتش بدو شود
واین مظہر ست کہ اورا مہدی ع گویند وصاحب فرمان وصاحب زمان نامند وسلطان سلاطین اولیا واصفیاست
وفیض ہمہ اولیا جزوی فیض اوست واز ینجا روشن شدہ کہ این ہر دو مقام یکذات اند الخ اور دلیل العدل والفضل
مین فرماتے ہین عیسی ع را بواسطہ امور عجیب یہود ونصارا الخدائی گرفتند لظہور قدرت خدا یتعالی کہ در عزیر یافتند
ہم اورا قادر داشتند اما تمیز نکردند کہ مقدور مقید چگونہ ذات مطلق وقادر قدیم باشد ودر باب عیسی ع نیز اگرچہ
در انجیل لفظ اب وابن بجانب حق تعالی وعیسی ع آمدہ ست ازان ہم مہر وپرورش حق تعالی بعیسی ع ومبدا ومرجع او
بسوی حق تعالی والستن لایق بودنہ ایشان را فرزند او خواندن کہ اصلا اورا فرزند ومثل وجنس وشریک نیست
یعنے اول فکر کردندی کہ اورا این صفت روا نیست پس بران دلیل کردندی زیراکہ چون صفتی بذات او روا نباشد
بران صفت ہمچون گمراہان قولہ تعالی وانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین الآیۃ اعتقاد نکردندی اور اسکے بعد
چند نقل اور حدیث اور آیات کہ آخر سب کے آیہ ید اللہ فوق ایدیہم ہی لکھکر فرماتے ہین اما درین کلمات حکم
باحتراز الفاظ ست نہ باظہار این زیراکہ اتفاق اجماع بر آنست کہ حق تعالی از زمان ومکان وآمد ورفت وتشبیہ و
تقدیر وامثال آن منزہ ست ومانند این احکام محکمات اند وعکس این متشابہات والذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ

۳۸۱

پس ناچار حقیقتِ آن الفاظ چنین باید گفت کہ جملہ مخلوقات نتیجہ صفت اوست بدین جہت آنہمہ اضافات مضاف اللہ
می باشند لاآیہ و اللہ خلقکم و ما تعملون و با احکام شرع میگویید کہ العبد وماله للمولی و در تمثیل مجاز نوکر و مملوک خود را
کہ بر کاری گماشتہ اند میگویید کہ دران محل او بجای من است و چیزیکہ بفرموده کسی میشود آن کار را میگویید کہ من کرده ام
و وکیل را بجای موکل دارند ہمچنان خلیفہ شخصی را نیز باید شناخت بناء علیہ واجب شد کہ چنانچہ متشابہات را موافق
محکمات تعبیر نمایند ہرگاہ دلیل قوی راہم موافق اجماع تاویل فرمایند و برعکس آن خلاف روائیت بلکہ واسطہ خطا و
خلل ہمین است انتہی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوچکا کہ حضرت بندگیمیان سید قاسمؒ فرماتے ہین سوائے ذات اور صفات
باری عزاسمہ کے کوئی چیز عالم مین غیر مخلوق اور قدیم نہین ہی اور آپکی طرف اس اعتقاد کی نسبت محض افترا ہی لاکن
ہمارے یہان بعضے ولایت مصطفیٰ کو غیر مخلوق جو کہتے ہین انکی مراد ولایت مطلقہ کی ہی کہ صفت ذات باری
عزاسمہ ہی یہہ اس مانند ہی کہ اللہ تعالی تورات کو کتاب موسی فرمایا اور یہان تخصیص کا فایدہ یہہ ہی کہ کل عالم کو
کہ جسمین ملائکہ اور انبیاءؑ اولوالعزم بھی داخل ہین بغیر باطنیت مصطفیٰؐ کے فیضان ولایت مطلقہ بھی نہین اسلئے
اضافت اسکی جناب رسالتمآبؐ طرف کئی جاتی ہی فافہم جیسا کتاب موسی وگرنہ تنزیل کتاب سب مومنین کے لئے
ہی یہہ اضافت مجازی ہی کہ اضافتِ تکریمی بھی کہتے ہین وگرنہ یہہ بات صادق ہو گی کہ عالم مین چند چیز ایسے
بھی ہین کہ اپنے وجود کے لئے اللہ تعالی کے محتاج نہین ہین کیونکہ معنے غیر مخلوق و قدیم کے یہی ہین کہ اپنی ذات سے
آپ قایم رہنا اور خدائے قدیم کو بھی اُس سے سبقت فی الوجود نہ ہونا نعوذ باللہ من شرور انفسنا

مسود کے تتمۃ الالباب عقیدہ لتسویہ کارد

رجا مگر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی الخ **ہدایت** یہہ بات سراسر بہتان اور افترا ہی اب حدیث
اور شواہد کی عبارت وغیرہ لکھی جاتی ہی **حدیث** قال رسولؐ انی لاعرف اقواما ہم منزلتی فقال الاصحاب
کیف یکون یا رسولؐ انت خاتم النبیینؐ ولا نبی بعدک فقالؐ لیسوا من الانبیاء ولا الشہداء ولکن یغبطہم الانبیاء
والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ وہم المتحابون فی اللہ کذا فی شرح السایرین ومفتاح الجنۃ فاعلم ایہا المصدق
اول مقام و منزلت الیشان علیہم الرضوان معلوم شود تا مقام امام دانند و در خصایص قوم خصوصیت امام قوم ست چون
قوم اینچنین باشد مطبوع شان چہ نوع باشد بطریق انصاف فہم باید کرد فظہر انہ افضل من الکل اور اس حدیث کو
عین القضات ہمدانیؒ زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لاکر لکھتے ہین گفت جماعتی از امت من مرا علوم
کردند کہ منزلت الیشان نزد خدا تعالی ہمچون منزلت من باشد پیغمبران و شہیدان را غبطہ از روی مقام و

منزلت ایشان باشد از بہر خدا با یکدیگر دوستی کنند ای دوست اگر منزلت و مقام مصطفیٰ توانی دانستن انگاہ باشد کہ منزلت این طایفہ دریابی انتہی یعنی کسی امیر کے مکان کے نزدیک کوئی غریب کا مکان ہو تو معرفت اسکی موقوف امیر کے مکان کی معرفت پر ہوتی ہی اور ایسی ایک حدیث صاحب یواقیت نے ہم وین مبحث مین لاکر لکھا ہی کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین کہ بسبب اپنے نبی کی ہدایت کے ایسے بلند مرتبے پر ہین کہ اُن کو اتباع کی حاجت نہین یعنے اللہ تعالی سے اسکے اور نبی کے کلام کا معنی معلوم کر لیتے ہین اور قیامت مین بھی انکو فزع اکبر نہین اور شیخ اکبر نے بھی اس حدیث کو باب مذکور مین ذکر کیا ہی تمام ہوا خلاصہ یواقیت کا اور ایسی ایک حدیث کا ترجمہ علی بن الحسین رشحات مین مولانا نظام الدین خاموش کے انفاس قدسیہ سے چودہوین رشحے مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خدمت گار بادشاہی وزیر وغیرہ ارکان سے زیادہ قربت رکھنے کے سبب موجب رشک ارکان و امرا ہوتے ہین کیونکہ وہ بادشاہ کی خدمت مین ہمیشہ رہتے ہین اور اس حدیث کو شواہد ہین ایک حدیث عقیدۂ پانزدہم مین گذری کہ رسول مہاجر کو بہشت مین آپکا اور ابراہیم ع کا رفیق فرمائے اور مشکات کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین ہی کہ ترمذی نے انس رض سے روایت کیا فرمائے ص جو کہ میری سنت کو دوست رکھا پس تحقیق کہ دوست رکھا مجھے اور جو کہ مجھے دوست رکھا ہی وہ جنت مین میرا ساتھی ہی اور امام محمد غزالی کیمیا کے رکن منجیات سے اصل چہارم مین روایت کرتے ہین کہ فرمائے ص میری امت کے فقیرون کا مرتبہ انبیا اور شہداء امم سابقہ فقرا کے برابر ہی اور فرمائے ص انکی مرتبے کو جنتی لوگ ایسا دیکھینگے جیسا دنیا مین زمین پر سے تارون کو دیکھتے ہین بلکہ فرمائے ص فقرا ہمنشینان خدا ہین اور فرمائے ص فقیری میرا فخر ہی انتہی خلاصۃً اسی لئے صاحب شواہد ابتداء یہہ لکھے ہین کہ واضح باد حضرت رسول ص اصحاب امام ع را بشرف بشارت منزلت خود مبشر ساختہ مشرف فرمودہ اند پھر اُسکے بعد ایک حدیث کہ مورد اعتراض مسود نہین ہی لاکر حدیث مذکور لکھے ہین اب انصاف شرط ہی کہ مفاد عبارت صاحب شواہد کیا ہی اور مسود اُسمین کیسی چوری کیا ہی دیکھین یعنے صاحب شواہد موافق احادیث کے لکھے ہین کہ رسول اللہ بشارت فرمائے کہ وہ نہ انبیا ہین نہ شہدا بلکہ اُن کے قرب کے سبب سے انبیا رشک کرینگے جیسا بادشاہی خدمتگار دوام قرب کے سبب وزیر کے ساتھ بھی حضور بادشاہی مین رہنے سے موجب رشک ارکان دولت ہوتے ہین وہ بھی میرے ہمراہ رہینگے کہ جسکے باعث انبیا اور شہدا کو رشک ہوگا نہ یہہ کہ نبی یا مرسل ہو جاوین پس اس سے برابری کہان ثابت ہی مثلاً رسول ص کو حق تعالی فرمایا بول ای محمد ص مین تم سا ایک بشر ہون اس سے یہہ ثابت نہین کہ رسول ص کو ہم سے برابری ہو جاوے بلکہ یہہ جواب تو کفار کو تھا اور بعض وقت رسول ص بھی اپنے اصحاب کو ایسی بشارت فرمائے ہین جیسا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائے

ان علیا منی وانا منہ اور فرمائے انت اخی فی الدنیا والاخرہ اور فرمائے انت مثل عیسیٰ کیا اس سے برابری
ثابت ہوگی اور افضل من الکل سے رسولؐ کی ذات خارج ہی کہ بارہا ہمارے امامؑ فرمائے مین تابع محمد رسول اللہ
کا ہون جیسا اوپر گذرا یہہ اُس مانند ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا انی فضلتکم علی العالمین ایسی اخبارات حدیثیہ
مین بہت وارد ہین اور پنج فضایل کی عبارت مین بھی مسود تحریف کیا ہی چنانچہ نقل یہہ ہی روزی بندگی میان شاہ
دلاورؓ میان یوسفؓ را نمودند کہ بہ بینید اینہمہ برادران کہ نشستہ اند ہم اخوانی و ہم بمنزلتی مقام دارند ما بجز چہار کس پرسیدند
آن چہار کدام اند فرمودند شما و بیر بھائی عبد المجید و میان عبد الملک و قاضی عبد اللہ الیشان ازین بیشتر مقام دارند ایں
نقل سے بھی وہی مطلب ہی جو اوپر گذرا اگر مقام بیشتر سے مراد یہہ کہ عوام اصحابؓ بسبب ریاضت اور صبر کہ ہجرت اور
صحبت کے سختیون مین اٹھائے اور عبادت بدنی مانند صوم صلوۃ اور عبادت قلبی مانند یقین و توحید اور عبادت
روحی مانند ذکر و فکر و غیرہ کے جو خالصاً للہ کرکے فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہوگئے ہین حضور خاتمینؑ بدوام ہین اور
جو تبریکر ہین وہ قدم اور قلب مرسلین پر ہین کہ ارکان بھی ہین فامسود بعدہم بمنزلتی کے یعنے برابر جو لکھا ہی صاف
تحریف لفظی ہی یواقیت کے ۲۷ مین مبحث مین لکھا ہی وقال فی الباب التاسع والاربعین وثلثمایۃ کنت اظن
قبل ان یطلعنی اللہ تعالیٰ علی مقامات الانبیاء من حیث کونی وارثا لہم ان من الادب ان یقال فلان علی قدم الانبیا
ولا یقال انہ علی قلبہم لان الاولیاء علی آثار الانبیاء مقتدون لو انہم کانوا علی قلوب الانبیاء لنالوا ما نالہ الانبیاء اصحاب
الشرایع فلما اطلعنی اللہ تعالیٰ علی مقامات الانبیاء علمت ان للاولیاء معراجین احدہما یکونون فیہ علی قلوب الانبیاء
ما عدا محمدؐ کما سیاتی لکن من حیث ہم اولیاء یلہمون فیما لا تشریع فیہ والمعراج الثانی یکونون فیہ علی اقدام الانبیاء
اصحاب التشریع فیاخذون معانی شرعہم بالتعریف من اللہ اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ شیخ اکبرؒ فرماتے
ہین اولیاء اللہ انبیاء اور رسولون کے قدم اور قلب پر ہوکر اُن کے شریعتون کو یعنے اللہ تعالیٰ اور انبیا کے کلام کے
معانیون کو اللہ تعالیٰ سے معلوم کرلیتے ہین اور ۵۰ ہم وین مبحث مین لکھا ہی قال فی الباب الثالث والثمانین
وثلثمایۃ اعلم ان بالقطب یحفظ دایرۃ الوجود کلہ من العالم الکون والفساد وبالامامین یحفظ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ
وہو ما ادرکہ الحس وبالاوتاد یحفظ اللہ تعالیٰ الجنوب والشمال والمشرق والمغرب وبالابدال یحفظ اللہ تعالیٰ الاقالیم
السبعۃ وبالقطب یحفظ اللہ تعالیٰ جمیع ہؤلاء لانہ الذی یدور علیہ امر عالم الکون کلہ فمن علم ہذا الامر علم کیف یحفظ
اللہ تعالیٰ الوجود علی عالم الدنیا ونظیرہ من الطب علم تقویم الصحت اس عبارت سے خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ امامون سے
چھپے اور ظاہر کام اور اوتادون سے جنوب و شمال اور مشرق و مغرب اور ابدالون سے ساتون اقلیم اور قطب سے سب عالم

ہم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین یعنے برابر حضرت رسالت پناہ کے ہین مگر چار شخص اس سے بھی زیادہ مقام رکھتے ہین اوسنے پوچھا کہ وہ چار کون ہین کہا تم اور بھائی عبد المجید اور میان عبد الملک اور قاضی عبد اللہ یعنی یہ ولادر ... ۴۳

کی حفاظت کرواتا ہی یعنے دور عالم قطب کے وجود پہ موقوف ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کو اصطلاحات صوفیہ سے بالکل
بہرہ نہین اور یہہ امر داب مناظرے سے بالکل بعید ہی کہ کسی کے اصطلاحات نہ سمجھتے ہوئے اعتراض کر بیٹھین بلکہ
اپنے ہم چشمون مین موجب ذلت و رسوائی ہی رجا پھر بھی برخورداری الخ **ہدایت** دین کے برخوردار نکو
جو پیروان رسولؐ ہین اس برخورداری کی حقیقت معلوم ہوتی ہی اور اسکا جواب کچہ عقیدۂ دہم و یاز دہم وغیرہ مین
گذرا اور باقی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہان کچہ لکھا جاتا ہی یعنے مسود کو اپنے کلام ماتقدم و
ماتاخر سے خبر نہین کہ لکھا ہی یہان دو صدیق ہین اور آپ خلافت نبوت مین دو صدیق بیان کرتا ہی ایک صدیق ابوبکرؓ
دوسرے صدیق علی کرم اللہ وجہہ جیسا دلیل ہشتم کے آخری مین لکھا ہی اور اتمام دور خلافت اگر وہان تیس برس
مین ہوا یہان پچاس مین اور وہان چار خلیفے تھے یہان پانچ ہوئے یہہ امور کیا فضیلت پر دلیل ہین اگر ایسا ہو تو
عیسیٰؑ کے بارہ خلیفے تھے جیسا اللہ تعالی مصلحت جانتا ہی ویسا اپنے خلیفے کو تقرر خلافت اور خلیفون کے نصب کے لئے
ایما فرماتا ہی مبشر بالجنۃ اس نے جو وہان دس ہی مقرر کیا سو شاید شہداء بدر اور اہل بعیت رضوان اور اہل بیت
رسول اللہ وغیرہ کے لئے اسکو کچہ اعتقاد بد ہی فاما ایک وقت وہان دس مبشر ہوئے یہان بارہ یہہ کچہ دلیل
فضیلت نہین اور جو بہتر فرقے یونکہ بہتر وہ جو پیشتر امامؑ سے مقرر ہو چکے جو بہتروان فرقہ مہدویہ کہ وہ ہم ہین
بہتر کی ہلاکت آگے ہی معلوم ہی تہتروان فرقہ وہ سنت وجماعت کا جو بسبب انکار مہدی موعود حقیقی کے نہین
ہالکون مین داخل ہوا کہ رسول فرماتے ہین لیسوا منی ولا انا منہم یعنے وہ میرے نہین اور انکا مین نہین چنانچہ مشکوٰت
کے باب ثواب ہذا الامۃ مین حدیث جعفرؓ سے ثابت ہی اور وہ حدیث یہہ خادم الفقرا مسود کے باب سیوم
کی دلیل پنجم کے جواب مین لکھے گا انشاء اللہ تعالی اور یہہ اس مانند ہی موسیٰؑ کی امت عیسیٰؑ کے انکار سے اور
عیسیٰؑ کی امت ہمارے رسولؐ کی انکار سے سب کی سب ہالک ہوگئی ایسا ہی منکر مہدیؑ بھی اور بدلہ ہونا صدیق
ولایتؑ کا اور شہادت آپکی مانند امام حسینؓ کے ہی کیونکہ وہان خلافت کبریٰ کے وقت شہادت کبریٰ ہونا
محال تھا بسبب حکومت ظاہری کے یہان کچہ ایسی ممانعت نتھی اور مراد بشارت سے بندگیمیان شاہ دلاورؓ کے
جو امامؑ نے فرمائے مبشر بالجنۃ نہین بلکہ وہی بشارت تھی جو بندگیمیان شاہ دلاورؓ سے اوپر مذکور ہوئی نعوذ باللہ
عما قال الظالمون اور جواب خدا کے کھیلنے کا یہہ ہی کہ اکثر جوان امردا کے کھیلا کرتے ہین جیسا رسولؐ فرماتے
ہین کہ مین نے اپنے خدا کو دیکھا جوان ان کا بے ریش و بروت سر کے بال چھوٹے پاؤن مین سونے کے جوتیان تھے
یہہ حدیث یواقیت کے ۲۲ وین مبحث مین طبرانی کی روایت اور جلال الدین سیوطی اور شیخ اکبر کی

۳۵
بالکل معطل کردیا بلکہ برتاوا
اسی کے موافق رکھا کہ کہتے ہین
کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے دربار نبوت مین ایک
صدیق تھے تو یہان دو ہین
سید محمود اور خوندمیر اور اگر وہان
خلفاء راشدین چار تھے یہان
پانچ ہین سید محمود و خوندمیر اور
میان نعمت اور میان نظام اور
میان دلاور اور اگر وہان عشرہ
مبشرہ تھے تو یہان بارہ ہین

صحت سے مذکور ہی اسکا جواب مسود جو دیوے ہمارے طرف سے بھی وہی خیال کرے انشاء اللہ تعالی باب
ہفتم مین اسکا بھی کشف شافی ہوگا اور ازواج مطہرات ہر خلیفۃ اللہ کے اسکے مومنین کے لئے امہات ہین اور
ایک نظر امامؑ کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہونیکا خلاصہ بجز صحبت پیر کامل کے معلوم ہونیکا نہین مگر یہان اتنا
اشارہ کیا جاتا ہی کہ مسود اس رسالہ مردودہ کے باب پنجم مین اصحاب رسولؐ کی فضیلت کے اسباب مین یہہ لکھا ہی
مشایخ طریقت فرماتے ہین ایک نگاہ جمال مصطفوی پر پڑے وہ کام کرتی ہی کہ چلون اور خلوتون سے وہ بات
حاصل نہین ہوتی اور خزانۃ الروایت کے باب الحج مین زاد المعاد سے نقل کیا ہی ابوبکر وراق جو اکابرین مشایخ
سے تھے فرماتے ہین مومن فقیر کے دلکی خوشی کرنا میرے نزدیک ہزار حج مقبول سے بہتر ہی اور حسینی مین وتریٰہم
ینظرون الیک وہم لایبصرون کے نیچے لکھا ہی سلطان محمود غازی از شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ پرسید کہ سر این
سخن چیست کہ سلطان العارفین قدس سرہ فرمود کہ ہر کہ بایزید را دید آتش دوزخ بروی حرام شد وحضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم این سخن نگفت واورا کفار یہود ومنافقان می دیدند حضرت شیخ فرمودند کہ این دیدن را حمل بر
رویت ظاہر مکن معلوم است کہ حضرت پیغمبر را در زمان ایشان چند کس دیدہ باشند ودر وقت بایزید نیز چند کس بحال
او بینا شدہ باشند ہ برای دیدن رویتو چشم دیگرم باید کہ این چشمی کہ من دارم جمالت رانمی شاید کہ
فاما جنکے دل اندھے ہین انکو اس بینائی اور صحبت سے کیا خبر جب اسکی نظر یہہ کام کرے خاتم الاولیا کی نظر کیا کچھ
کام کریگی اسی لئے رسولؐ خیر القرون قرنی الخ فرمائے اور باقی کے واہیات کا جواب یہہ ہی علماء موسویہ بھی جناب
ختم الانبیا کے معراج کو کہتے ہین کہ موسیٰ پر فضیلت بتانے گھر مین سوتے ہوئے یہہ تماشہ بنایا ہی تم جو اسکا جواب سمجھوگے
وہی ہمارے طرف سے قیاس کرین یریدون ان یطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ای انصاف پسندو
اپنے دل مین سوچو تو سمجھوگے کہ مسود کی غرض یہہ کتاب مردودہ کے بنانے سے فقط ہماری قوم کی بدنامی کی
ہی ورگرنہ مناظرہ مذہبیہ مین اعتراض ایسے اصول پر ہوا کرتا ہی کہ اہل مذہب کو اسمین اتفاق ہو نہ فروع پر یہان
تو سن لئے کہ فقط واہیات ہین اور آگے بھی ایسے بہت مزخرفات مسود کی تحریر مین دیکھینگے اللہم اہدنا الصراط
المستقیم الذی سلک علیہ اہل الحق اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم **مسود کے باب دوم کا جواب** ورد جا
منقول مطلع الولایت الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ عماد الدین مہسوی مولف ہدایت المسلمین کی پیروی ہی
کہ اسنے بھی لکھا ہی باب ہفتم محمد صاحب کے رد مین فصل اول محمد صاحب کے احوال مین محمد صاحب کا احوال
جو کئی ایک تواریخین اور قرآن وحدیث کے کتابین دیکھنے سے دانا آدمی کو معلوم ہوتا ہی اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ملک

عرب مین شہر مکے کے اندر ایک مندر یعنے بتخانہ تھا کہ جسکا نام کعبہ ہی اگرچہ محدثین نے صدہا قسم کی جھوٹے حدیثین پیدا کرکے اسکے نسبت بری بری شرافتین بیان کی ہین الخ پھر اسکے بعد جو جو بے ادبیان کہ جناب خاتم الانبیاءؑ کے واسطے اُس نے بنا کیا ہی مسود نے جناب خاتم الاولیا کے لئے ادا کیا ہی یہان تک کہ اُسنے اپنی کتاب کا نام ہدایۃ المسلمین رکھا ہی تو مسود ہدیہ مہدویہ مقرر کیا شاید ادباً یا خوفاً للالتباس یک الف کم کیا مگر حقیقت مین قصد بری کا ہی کہ دروغ گوئی اور بدزبانی مین اُس سے بھی سبقت لے گیا چنانچہ یہہ خادم الفقرا چند جھوٹھ مسود کے یہان تک لکھ چکا بھی ہی اور آگے اِس سے بر تر بی نظر آویگی انشاء اللہ تعالی رجا مگر کشف وکرامات کہ مہدویہ و مبدم الخ **ہدایت** مسود اس مقولے کی سند اپنے برے بھائی اسمت عیسوی کی کتاب سے جو نام اسکا دین حق کی تحقیق ہی لیا ہی اسنے اپنی کتاب کے چوتھے باب مین ٥٦ صفحے سے ٦٦ صفحے تک لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی قرآن بسبب اسمین پیشین گوی ہونے اور اُسکی فصاحت بمثل نرہنے کے معجزہ نہین اور دوسرے معجزے مانند شق القمر وغیرہ کے یہہ کیسی معجزے ہین اور کسوقت قلم بند ہوے معلوم نہین مگر حدیث کے کتابون سے پایا جاتا ہی کہ محمد صاحب کے دو سو برس بعد ابن بخاری وغیرہ قرآن اور محمد صاحب کی سند کے لئے بنالئے ہین وگرنہ محمد صاحب تو صاف کہتے ہین کہ مین معجزہ بنا نہین سکتا ہون جیسا قرآن مین ہی قل انما الآیات عند اللہ انما انا نذیر مبین اور ایسے بہت آیات لکھا ہی اور لکھا ہی کہ لوح محفوظ مین ہی کہ محمد صاحب معجزے نہ بناوینگے حدیث مین ہی کہ بتایے انتہی اب مسود کے نزدیک خاتم الانبیا کے معجزون کے ثبوت کے لئے جواب جو کچھ موجود ہو ویسا ہی ہم سے بھی فرض کرلیوے الحاصل ہر خلیفۃ اللہ کے منکرین کا یہی پیشہ ہی پس ہمارے امام کی حقیقت پر یہی دلیل واضح ہی اور یہہ بھی دلیل ہی کہ سب مخالفین مسود سمیت متعصب سمیت ترک دنیا اور تجرد اور تاثیر بیان اور وعظ قرآن کے قایل ہین کہ سب اللہ تعالی کے خلیفے اور اُن کے توابع یہی حکم کئے ہین اور انکا احوال بھی ایسا ہی تھا یواقیت کے چوتھے فصل مین شیخ اکبر کی فتوحات کے ٣٧٨ وین باب کے حوالے سے لکھا ہی من اراد فہم المعنی الغامضۃ من کلام اللہ تعالی وکلام رسولہ واولیاءہ فلیزہد فی الدنیا حتی یصیر ینقبض خاطرہ من دخولہا علیہ ویفرح لزوالہا من یدہ واما مع میلہ الی الدنیا فلا سبیل لہ فہم الغوامض ابداً ترجمہ جو ارادہ کیا باریک معنیون کو سمجھنے اللہ تعالی اور اسکے رسولؐ اور اولیا کے کلام سے پس چھوڑ دے دنیا کو یہان تک کہ دنیا کے آنے سے دل اُسکا تنگ ہو اور دنیا کے جانے سے خوش ہو لاکن دنیا کی خواہش کے ساتھ اسکے باریکیون کو سمجھنے رستہ نہین انتہی لیکن علمائے دنیا پرست کو بسبب حجاب حب دنیا کے اس باریکیون کی سمجھ نصیب ہونے سے اسکے خلاف شرع

باب دوم

سمجھتے ہین فی الحقیقت آپ اُس کے مخالف ہین یواقیت کے فصل مذکور مین فتوحات کے ۲۷ وین باب کے حوالے سے

لکھا ہی اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لا یخطی الشریعۃ ابداً فہم محفوظون عن مخالفۃ الشریعۃ وان کانت العامۃ تنسبہم

المخالفۃ فما ہی مخالفۃ فی نفس الامر وانما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم من ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لا یقدح

فی علم اہل اللہ تعالی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کامل اولیاء اللہ کا علم کبھی مخالف شریعت نہین اگرچہ عام علما انکو خلاف

شریعت کی نسبت کرتے ہین سو انکی سمجھ کا قصور ہی اور فصل ثالث مین لکھا ہی اما علم الاسرار فہو علم الذی فوق طور العقل لذلک

یتسارع صاحبہ الانکار یعنی علم اسرار عقل کے درجے سے برتر ہونے سے علما ظاہر اُس علم والے کا کلام سننے کے معاً انکار

کرتے ہین انتہی ایسا ہی ہمارے امام کے لئے کہ امام الاولیا ہین علما منکرین معترض ہین چنانچہ عقیدہ شانزدہم مین شیخ اکبر

کے مقولے سے آثار مہدی موعود مین معلوم ہوا مگر اظہار حق اللہ تعالی منکرون اور مدعیون سے ہی کروانا ہی گو کہ حق پوشی

مین سعی بلیغ بھی کرین چنانچہ حدیث ابی سفیان سے ظاہر ہی کہ کہتے ہین مین ہرقل کے استفسار کے وقت جناب رسالتمآب

کے احوال کو بدلنے مین متساہی تھا لاکن بجز حق کے بول نہ سکا یہان بھی ایسا ہی ہی کہ مسود اگرچہ ہمارے امام اور قوم کو بدی

لگانے مین متساعی ہی لاکن بے ساختہ اللہ تعالی کہ ناصر دین حق ہی ترک وتجرد اور تاثیر بیان ووعظ قرآن امام اور آپکے

توابع کے لئے اسی سے ظاہر لکھوایا کہ یہی پیشہ اور حال آپکے توابع کا تھا ایسے معترضون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی

لما جاءہم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لا یعلمون

پس انہونے کتاب کو پیچھے ڈالا گویا کہ اوسکے بیان وبیان کرنے والے کو نہین جانتے ہین اور فرمایا تعالی شانہ ان الذین

یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین والذین یامرون بالقسط من الناس فبشرہم بعذاب الیم اولئک الذین حبطت اعمالہم

اور جو لوگ کہ ترک وتجرد اور زہد وتوکل اختیار کئے اُن کے لئے حق تعالی فرماتا ہی مخلصین لہ الدین اور معجزہ ہمارے امام کا

خصوصاً مطابق وقت بیان معارف وحقایق تھا جیسے سعد الدین حموی فرماتے ہین لن یخرج المہدی حتی یسمع من شرک

فعلیہ اسرار التوحید جیسا موسیٰ کو جادو کے مقابلے مین اور عیسیٰ کو طب کے مقابلے مین اور محمد کو فصاحت وبلاغت کے مقابلے

مین عطا ہوا اور منکرین حضوری اسکو سحر اور امداد شیطانی تصور کئے کہ جس سے غرض اُن کی بطلان کی تھی اور مابعد کے

منکرین اسکو اپنے بزرگ قید قلم نکرنے سے ساخت وپرداخت مومنین سمجھے چنانچہ مسود بھی یونہی لکھا ہی اور یہہ بھی ہماری

حقیت پر اوثق ادلہ ہی کہ ہم لوگونکو ہر جاے مخالفین بسبب اداے نماز اور قرأت تسبیح کے قتل کرتے ہین ایسون کے لئے اللہ تعالی

فرماتا ہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہ اسمہ وسعی فی خرابہا اور یہہ بھی حقیت کی دلیل ہی کہ قبل دعوت سب لوگ

باتفاق امام کے معتقد ہوتے تھے اور بعد دعوت کمتر تصدیق کئے اور اکثر انکار ایسا ہی سب انبیا کا حال ہی خصوصاً

ہمارے بنی کا رجا خلاف عقل اور عادت بشری الخ **ہدایت** مسود عجب کم عقل اور کوتاہ فہم آدمی ہی کہ احوال عیسیٰؑ اور خضرؑ اور الیاسؑ اور یونسؑ اور عزیرؑ اور اصحاب کہفؓ کا کب موافق عقل ہی بلکہ ایسے بہت مقدمے قطعی الثبوت ہین کہ جہان عقل منکرین حیران ہی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ ابو طاہر وقد شاہدنا رجلا اسمہ خلیفۃ الخراط

کان مقیما بابہر من بلاد المشرق مکث ولا یطعم طعاما مندثلاث وعشرین سنۃ وکان یعبد اللّٰہ لیلا ونہارا من غیر ضعف

خلیفہ خراط تھا کہ رہتا تھا ابہر مین جو مشرقی ملکون مین سے ہے قایم تھا کہ کھانا نہیں کھاتا تئیس برس تک اور سرگرم عبادت کرتا رات دن بغیر ناتوانی کے

اور عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل نہم مین لکھتے ہین شیخ بو عمر حلوان سیزدہ سال ہیچ طعام نخورد و آنکس را کہ طعام بہشت دہند قالب او را بدین طعام چہ حاجت باشد اگر خورند برای موافقت خلق خورند انتہی یہہ مسود

بے تحقیق جو چاہتا ہی اور اسکی عقل اُسکو مستحیل سمجھے کہہ دیتا ہی جیسا عادۃ کفار عرب کی تھی قولہ تعالی لیضلن کثیرا ویہدی بہ کثیرا الیسون کے واسطے ہی اب یہان سے مسود کا کذب و غلط گویون کا بیان ہی پہلا جھوٹھہ اور تحریف رجا **ہدایت** مسود لکھا ہی احوال امامؑ اور اصحاب و توابع کا انہین کے کتب سے لکھا ہون فی الحقیقت اکثر مقامون مین مانند عماد الدین عیسوی کے ازبس مخالف بیان کیا بعض اس سے لکھے جاتے ہین مشتے نمونہ خرواری پہلی جھوٹھہ جناب امامؑ کے مان کے نام مین تبدیل کیا اس تحریف کا بیان باب سیوم کی دلیل دوم مین آئیگا انشاء اللّٰہ تعالی دوسری جھوٹھہ جناب امامؑ کے لئے لکھا ہی کہ نکلتے وقت بولے کہ اگر مین حق پر تھا کیون اتباع نکی الخ اور یہہ سراسر ہمارے کتب کے خلاف ہی چنانچہ مسود کی اس عبارت کے اوپر لکھی ہوی تقریر سے ظاہر ہی بعد دعوے کے ایک مدت اسمقام مین اقامت فرماے ہین حقیقت حال یہہ ہی جبوقت امامؑ کو اس دعوے کا حکم حق تعالی کی جانب سے ہوا ایک حکم نامہ وہان کے بادشاہ کو اس مضمون کا روانہ فرمائے کہ مین سید محمد اللّٰہ تعالی کے فرمان سے مہدویت کا دعوی کرتا ہون ایسی حالت مین کہ عقل برجا اور سبطرح سے ہوشیاری ہی نہ سکر و سہو کی حالت مین اور سب صورتون سے صحت ہی اور کسیطرح کی حاجت نہین اور اس دعوے پر اتباع کلام اللّٰہ اور پیروی رسول اللّٰہ صلعم دو شاہد ہین پس ہر ایک کہ بادشاہ ہو یا امیر قاضی ہو یا وزیر تونگر ہو یا فقیر لازم ہی کہ تحقیق کر کے تصدیق کرین اگر بندے کو جھوٹا اور مفتری علی اللّٰہ جانین قتل کرین وگرنہ ہم جہان جاوین خلق کو اپنے مدعا پر بلاوین اِن دونون صورتون مین وبال تمہاری گردن پر ہوگا کہ دونون جہان کی سیہ روی تمہارے لئے ہی انتہی ملخصاً اس فرمان کے روانہ کئے بعد چار مہینے اُسی جگہہ آپؑ اقامت فرمائے لاکن حین اقامت تک بجز تصدیق کرنے ازلی مومنین کے نہ وہان کا بادشاہ متعرض ہوا نہ کوئی دوسرا اور سب یہی کہتے تھے کہ یہہ ولی کامل ہین اپنے مقابلہ مناسب نہین تیسری جھوٹھہ لکھا ہی کہ اب ہندوستان مین معدن مہدویہ کا دہی ودیہات ہین فقط الخ اس جھوٹھہ کی تحقیق آج بھی ہو سکتی ہی کیونکہ یہ مانند دوسرے جھوٹون کے زمانہ گذشتہ سے متعلق

ہتین آج ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے شہرون اور قریون مین ہزارون بلکہ لاکھون آدمی مہدویہ آشکار رہتے
ہین مثلاً جیپور جوت پور بمبی سورت بھروچ بڑودہ قدبوئی احمد آباد دہولکا چھیالا دلوانا برکاؤن کھمبایت
کھانبیل اور بنگا باد دولت آباد بیجاپور پالنپور کہ وہان کا حاکم بھی مہدوی ہی چوتھی جھوٹ چنانچہ سرینگ پٹن مین الخ
یہہ بھی بعینہٖ عمادالدین کی پیروی ہی کہ اسنے بھی باب ششم کے فصل دوم مین لکھا ہی مثلاً تھوڑے دن گذرے
ہین کہ دہلی مین ایک سخت مصیبت آئی بھلے مانس نیک بندے دور اندیش یکسو ہوگئے شریر لوگ جہاد جہاد کر
کود پڑے اسلئے تمام شریر مارے گئے اور کچھ عرب کو بھاگ گئے الخ فاما عمادالدین کی جانب اس واقعہ کے بیان مین صدقت
ہی اور مسود کا بیان خلاف واقعہ ہی کہ وہان کسی کی تلوار نکلی نہ بندوق چلی چہ جائیکہ توپ اُڑین اور لوگ مارے جاوین
حقیقت حال یہہ ہی کہ مہدویہ مانند عادت مسلمانان دیندار کے نماز و تسبیح ادا کرنا چاہے اور اُن کے مخالف کفار ونکی
عادت پہ مانع صلوٰۃ و تسبیح ہوئے آخر الامر صورت جنگ کی نمود ہوئی حاکم نے مہدویہ کو کہلا بھیجا کہ تم کو یہان کھانا
پانی حرام ہی اور نماز پڑہنا منع ہی اسیوقت مومنین مہدویہ نے کہلا بھیجے نماز کو مانع ہونا کام کفار کا ہی وقت نماز
قدر یہی رات ہی ہم بعد نماز یہان سے ہجرت کرتے ہین حاکم اس بات سے خاموش رہا اور یہہ لوگ بعد نماز وہان سے
کوچ کئے اسمین کسی کو شک ہو تو تاریخ حیدری دیکھہ لیوے مسود یہہ ایک ہی واقع لکھا ہی ہماری قوم پر ایسے سیکڑے
واقعے ہوے ہین کہ جب یہہ نماز اور تسبیح طرف متوجہ ہوئے حسب القدرت اِن کے مخالف انکو ایذا دئے اور قتل بھی
کئے۔ ای انصاف پسند و مقام نظر ہی کہ انبیا اور اُن کے توابع کے پیرو کون ہین اور مشرکین و کفار کی عادت کس مین
ہی یہہ واقعہ بیان کرنا مسود کے لئے ایسا ہوا کہ کسی نے رسید کی جائے تمسک لکھ دیا اللہ تعالی دشمنون کی طرف سے
حق کو ثابت کرواتا ہی پانچوین جھوٹ ایسے سردار خان عزے نرئی الخ اس امر کا کذب اگر حیدر آبادی پرانے لوگ جانتے
ہین کہ سردار خان مین ہر دو فوج کے مقابلے کے وقت حسب العادت گھوڑے چلاے اور داد جوانمردی کی دئے نہ بھیر
پہ جا گرے ہر عقلمند سمجھ سکیگا کہ پندرہ بیس آدمی بھیر پر کس معنے کے گرینگے کیونکہ بھیر پہ گرنا زبردست لُٹیرو نکا کام ہی نہ اس
بیعقلی سے مرنے مین سپاہیون کا نام ہی اور دولت کا بگراڑ مسود سریکے فتوریون سے ہوتا ہی چنانچہ سرینگ پٹن کے
فتوریون نے مہدویہ کے سردار اپنے ساتھ نہ ملنے سے حیلہ انگیزی کرکے اخراج کروائے چھٹی جھوٹ جب سب ریاستیں
دکھن کی بگڑ گئین الخ افسوس ہی مسود کی جھوٹ لکھتے لکھتے تنگ آتا ہی حیدر آباد کی تاریخ دانون کو نیکو روشن ہی
کہ مہدویہ ابتداے حکومت آصفیہ سے عمدہ عمدہ خدمات پر معمور رہے ہین چنانچہ راجہ چندولعل کے کئی مدت آگے بڑے بڑے
امیر جیسا نواب دلدار خان بہادر نواب میران یار جنگ بہادر نواب رسول یار جنگ بہادر نواب سلطان الملک بہادر

اور بہت سے جمعدار نامور بھی تھے بلکہ جنید و لعل کے وقت اُن اگلون کی عزت کسی نے نہین پایا اور حیدرآباد کے جنگ

مین جو سنہ ۱۲۳ مین واقع ہوا بہت سے امور جھوٹے لکھدیا یعنے جمعدار یسین خان عبد الکریم نامی عالم سے مذہب کی تکرار

مین غالب آنے سے عالم مذکور اپنی جہالت باطنی کو کام فرماکر بدزبانی کیا خان موصوف نے بھی جواب ترکی بترکی

دینے سے اسکے معتقدون نے جمعدار کو مجروح کردیا جب یہہ کیفیت عنایت خان جمعدار کو جو اپنے دس پندرہ ہمراہیون سے بازار کو گئے تھے

پہنچی تو اُنہون اپنے ہمراہیون سے وہان آپہنچے اور اہل مسجد عرب پٹھان وغیرہ شمار پانسو آدمی

باہتھیار مسجد کا دروازہ بند کئے ہوئے موجود تھے تب رحمت خان نامی سپر کے چھپنے سے دروازہ توڑا اور عنایت خان

بعنایت ناصر المومنین بسم اللہ بولکر سیڑھیون پر چڑہنے لگا تو دایم خان قابو سے خان موصوف کی گردن پر الیا وار

کیا کہ گردن ڈہلنے لگی پر اُس جوانمرد نے سر اپنا ہاتھ سے تھاماکر اس مخالف کو ایک ہی ہاتھ مین واصل جہنم کیا اور

آپ اُسی وار سے شہید ہوا پھر جب جوانمردون کے تلوارین بجنے لگے تب کئی نامرد پاؤن مین گرگر جان دئے اور

کتنے اوپر سے کود ہاتھہ پیر توٹ ہلاک ہوے اور کتنے لوگ ایسا بھاگے کہ اپنے مکانون تک دم نہ لئے آخر الامر بعد فساد

عظیم حسب درخواست حاکم حلیم مہدویون نے رجوع بعفو ہوے مگر نیاز بہادر توقی خان مُہان سے مقولہ قاضی و حاکم *

تا صبح چند توپ و جزال با بندوق ہا بیشمار تخمیناً اسی ہزار آدمی عرب روہلے کابلی سندی ہندی وغیرہ پیادہ و سواران

بیچارے مہدویون کے مکانون پر بڑے طمطراق سے اوسطرف آئے کہ جہان مہدویہ تخمیناً دیڑھ سو اسم حاضر تھے مگر باوجود

قلت موافق آیہ کریمہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة کے مہدویہ اپنے مخالفونکو مارکر توپ و جزال چھین لئے اور حیدرآباد

گریز کرکے شہر پناہ کی پناہ لیکر دروازے بند کرلئے - چنانچہ اُن کے چھینے گئے توپ حال تک چنچل گوڑے مین تھے اب انصاف

کیجئے کہ پہلے کون کسپر ظلم کیا اور چلاکر آیا اور مرد نامرد اپنے اپنے کام کا کیا بدلہ پایا مثل ہی کہ جھوٹ کہون تو تیرے

منہہ پر کہون - جہاب خان جمعدار کہ بعد شہادت مذکور کے چالیس برس کو انتقال کئے مسود لکھا ہی اوسی وقت شہید

ہوے مگر اوسوقت مہدوی تخمیناً چالیس آدمی شہید ہوے اور اونکے مخالف تخمیناً پندرہ سو لیس دروغ گو را حافظہ نباشد

اور مہدویہ کے اخراج کے لئے لکھا ہی انگریز کے خوف سے نکلے غور کا محل ہی یہ بیچارے تھوڑے آدمی اور مخالف انکے

ایک کو سو کے برابر ہوتے پر انگریز سے کمک لینا کیا معنے یہ تو مذہب کا مقدمہ تھا کہ مرنیکو اسمین شہادت جانتے ہوے

کیون اپنے برادرون سے کمک چاہے اور مہدویہ انگریز تو کیا اگر آتش برسے مذہب کے لئے یک قدم نہین ہٹتے ہین

اونکو خوب معلوم ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الذين امنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة عند الله

واولئك هم الفائزون يبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنت لهم فيها نعيم مقيم فاما حق یہ ہی کہ حاکم نے کہلا بھیجا کہ تمکو

یہان کہنا تا پہنا نماز حرام ہی اس لئے موافق عادت انبیا اور اونکے توابع کے خصوص ہمارے نبی صلعم کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا پس حیدرآباد سے نکلے مہدویہ آیہ کریمہ لایخافون لومۃ لائم کے مبشر انکے روبرو دشمن مذہبی
پٹنے سے کم ہی اور اونکو جب اللہ تعالی کی رحمت و رضوان اور نعیم جنان کی بشارت ہی ایسے مرنیکا کہان غم ہی بلکہ
ہمارے یہان دستور ہی کہ اپنے اقربا کی شہادت کی خبر پاتے ہین مبارکبادیان اور خوشیان مناتے ہین اور شیرنی
بٹواتے ہین بلکہ سیداباد کا جنگ کہ اب حال مین ہوا ہی اور اسوقت کے ہزارون آدمی موجود ہین جانتے ہین کہ بیس پچیس
آدمی تنخواہ اپنی جو پانچ چار برس سے نہ ملی تھی بھوکے نہ رہ سکے کر مانگنے سے چند فسادیون نے انکے ہتھیار چھینکے عزت
ریزی کا قصد کرنے سے آبرو کے لئے اپنا جان دیئے اور ایسی جوانمردی کئے کہ اُن کے ہاتھ سے کم و بیش دو سو آدمی
مارے گئے اور باقی عرب روہلے پانچ چار ہزار آدمی ایسا بھاگ گئے دیوان کی سواری فقط کہارون کے حوالے رہی
بلکہ کئی عرب وغیرہ انکی شمشیر برق نظیر کی تاب نہ لاکر باوریون مین گر کر مر گئے افسوس اس امر سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرنے
مسعود کو شرم نہ آئی القصہ معلوم ہووے کہ موجب تحریر اس امور کا یہہ ہی کہ مسعود ان امور کو بہت کذب و افترے کے ساتھ
بیان کیا لہذا ہمکو بھی حق بات ظاہر کردینا لازم آیا اور ان امور مین مسعود جیسا کاذب و متعصب ہی ویسا ہی تحریف
دلایل وغیرہ مین جری ہی چنانچہ حدیث لاتتمنوا لقاء العدو کے معنے مین تحریف کیا ہی ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری
کے باب کراہت التمنا لقاء العدو مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہی ولاینافی ذلک تمنی الشہادۃ یعنے یہہ حکم شہادت
کی تمنا کو مانع نہین مسعود جبین نے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنائے شہادت کو مکروہ جانتا ہی اور بندگی میان
شیخ علائی رح کا قصہ خود اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکھا ہی یعنے جناب شیخ موصوف رح بادشاہ کے روبرو اگر
علمائے مخالفین سے بحث مین عاجز ہوتے باوجود اغوا اُن علماے نصوص الدین کے اسوقت شیخ رح کو قتل کیون
نہ کروانا اور شیخ رح مخالفات شرعیہ وعظ قرآن مین بیان کرتے تو وہ سنکر بادشاہ متاثر کیونکر ہوتا بلکہ یہہ مسعود کا بیان
خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مذہب کے مناظرے کے وقت وعظ قرآن کیا معنی رکھتا ہی علما مناظرے مین عاجز
ہونے سے شیخ رح کو قتل نہین کیا اور علماسے کہا کہ مین خون ناحق کے لئے رخصت ندونگا - اب مسعود کے تعصب
عناد کے دلایل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کسیکو کسی کے ساتھ دشمنی ہو ہر ہنر اپنے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
اپنے مخالف کی بدنامی و نقصان کے درپی رہتا ہی یہان تک کہ بعضون نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
اپنے جان تک بھی دریغ نہین کئے ہین چہ جائے کہ برا بولین پہلی دلیل مسعود کا ہمیر بہتان کرنا اور اکثر امور مین اُسکا
جھوٹ بولنا ہی چنانچہ تھوڑا اوپر نمونے کے طور پہ ذکر ہوا دوسری دلیل یہہ کہ کتاب مذہب کے مناظرے مین ہی جابجا

۴۲

کہ اسمین دلایل عقلیہ ونقلیہ ہمارے مذہب کے اصول متفقہ کے بطلان پر بیان ہون نہ یہہ کہ خلق کو اغواے عداوت
ہمارے اس قول پر منصف کے نزدیک مسود کی تمام کتاب دلیل ہی اگر کوی بادی النظر سے دیکھو تو باب دوم فقط
اسی بیان مین ہی آخر کار مسود یہہ لکھا ہی جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام مین طریقہ احتساب واجراے احکام کا
مفقود ہوگیا جو عداوت مذہبی کہ اس قوم کے ساتھ بھی حکام کے دلون مین باقی نہ ہی الخ پس یہہ صاف اغواے فساد
ہی نہ انصاف دینی کی داد - تیسری دلیل یہہ کہ حاکمونکو فقط ہمارے مذہب کے لئے فساد کا اغوا دیا وگرنہ اور مذاہب
بھی ہین کہ انکو مذکور نہ کیا اگر اسکو عداوت دینی تھی یون لکھتا حکام کے دل سے محبت دینی اور عداوت مذہبی کہ اہل ہوا
سے تھی جاتی رہی تا کہ شمول عامہ ہو چوتھی دلیل یہہ کہ لکھا ہی پھر بھی بمقتضاے شرارت کے کہ مقتضا اس مذہب کا ہی الخ
جانئے کہ شرارت کو مقتضاے مذہب مقرر کرنا عین عداوت و محض شرارت ہی یعنے شرارت ایک صفت رذیلہ ہی کہ
صاف گالی ہی مقتضاے مذہب کیونکر ہوسکتی ہی بااین مسود لکھتا ہی کہ انکو حکومت نہین غریب فقیر مفلوک ہین
اور انکو ہر جا سے بسبب اشاعت مذہب کے اپنے لوگ یعنے مسود کے مار مار نکال نکال کرتے رہے ای انصاف پسند
پھر شرارت کا معنی کیا ہی معلوم ہوا اگر مذہب کو ظاہر کرنا ہی تو سب زمانہ شریر ہوا اگر اپنے مخالف سے عند الضرورت
جہاد کرنا ہی تب بھی کوی فرد بشر اس سے خالی نہین اگر گنہگاری ہی تو خود مسود اسمین مبتلا ہی کہ جھوٹ اور افترا
کہ گناہ عظیم ہی اس سے صادر ہی اور دوسرے گناہان کہ منشا انکا دنیاداری ہی جہان کہ دنیاداری زیادہ ہی وہان
گناہان بھی زیادہ ہین جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور رسولؐ فرماتے ہین ڈرتا ہون مین کہ تم بہی
دنیا کو بیتین جیسا تم سے اگلون پہ بیتے ہین اور ہلاک ہو تم اسکے سبب سے جیسا اگلے ہلاک ہوے یعنے گناہون کے سبب سے
اور فرماتے کہ جب دنیا سر سب گناہونکا ہی سو وہ تو ہمارے مذہب مین مطابق کتاب و سنت کے کفر ہے

مسود کے باب سوم کا رد - رجا حقیقت حال یہہ ہی کہ قاعدہ مستمرہ الخ ہدایت

سلمنا ما قال المسود ہمارے اماممین سب علامت بطور ماہیت شرعیہ مرکبہ ممیزہ جمع تھے کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی
قریب بیان ہوگی **رجا** جہدویہ اس طریق اثبات مسلم الثبوت کو ترک کرکے الخ **ہدایت** پہلے یہہ بات معلوم کرنی
کہ دعوی بے دلیل کذب محض ہی خلاصہ اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ حدیث کی صحت و سند خاص مجتہد کے لئے سزاوار
ہی نہ دوسرے کو اور ائمہ مجتہدین سے اس امر مین کوی سند مخصص پائی نہین جاتی اسی لئے اکابرین علماے متقدمین کو
اس امر مین توقف رہا بسبب اختلافات روایات اور عدم سند و تحقیق مجتہدین کے چنانچہ * امام سعد الدین
تفتازانی شرح مقاصد کے آخر ذکر مہدی مین لکھتے ہین فذهب العلماء الی انه امام عادل من ولد فاطمة رضی الله عنها یخلقه الله

ستی شاء و بیعثہ نصرۃ لدینہ ترجمہ علما اسبات کی طرف گئے کہ مہدی امام عادل اولاد سے فاطمہ عنہا کے ہی پیدا کرے
اسکو اللہ تعالی جب چاہے اور بھیجے اسکو ایسے حال مین کہ مددگار رہے دین کو اپنے انتہی اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ فقط علما کا اتفاق اسپر ہوا کہ وہ اولاد فاطمہ عنہا سے ہووے اور دین کی نصرت کے لئے قایم رہے اور امام
بیہقی بھی ایسا ہی لکھے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین علما کو توقف ہی چنانچہ تحقیق اسکی قریب آویگی انشاء اللہ تعالی
اب معلوم کرین کہ مسود بے تحقیق لگا دیا کہ مہدویہ نے طریقہ اثبات مسلم الثبوت کو چھوڑ دیا ہم پوچھتے ہین وہ طریق
اثبات مسلم الثبوت کس کی نکالی ہی اگر اپنے مقتدایون یا بھائیون سے بتا دے کذب صریح و دلیل فضیح ہی اور
سند منکرین مہدی کی مانند سند منکرین خاتم الانبیا کے ہوئی اگر کسی مجتہد کی سند ہو تو کیون نہ لکھا کہ امر مہدی
مین طریقہ اثبات مسلم الثبوت فلان مجتہد نے یہہ مقرر کیا ہی کیونکہ حدیث مین اتباع مجتہد کی واجب ہی نہ روایت
محدث کی اگرچہ عمل مین بھی ہو چہ جاے کہ ایسے بڑے امر اعتقادی مین ہر شخص دم مارے چنانچہ محمد وجیہ الدین نے
نظام الاسلام مین کہ جسکی صحت پر ۵۲ عالم کہ انمین بڑے بڑے قاضی مفتی مدرس واعظ وغیرہ ہین اور ۳۰ طالب
العلم قریب التحصیل کہ اپنے اپنے دستخط کئے ہین اور غلام قادر صاحب عالم مدراسی بھی اسکی صحت کی اتباع کرکے
اور کچھ اپنی طرف سے دلایل زیادہ کیا ہی ۲۳ وین سوال کے جواب مین شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحقیق اور چند
علما کے قرارداد کا حوالہ کرکے لکھتا ہی کہ چارون مجتہدون نے جو فرمایا ہی کہ جو کوئی ہمارے قول کو برخلاف حدیث
صحیح کے پاوے تو چاہئے کہ اس حدیث پر عمل کرے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب یہی ہی مگر کہنا انکا ان کے زمانے سے
علاقہ رکھتا ہی کیونکہ ان کے بعد اجتہاد جاتا رہا تقلید لازم ہوئی اسلئے کہ بعد ان کے جتنے علما گذرے باوجودیکہ انکو
مسایل کے نکالنے کی قوت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پہچانت اور فقیہون کے اختلافات کی شناسائی
حاصل تھی پھر بھی وے اجتہاد کی راہ نہ چلے اور لکھا ہی کہ اجتہاد ان کے سوا دوسرے کو حرام اور تقلید واجب
ہونے پر سبھون نے حکم کیا ہی اور ۲۴ وین سوال کے جواب مین لکھا ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت
کے ۱۸ وین صفحے مین لکھا ہی گفتہ است محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ہمام کہ این ترتیب کہ محدثین در صحت احادیث
و تقدیم صحیح بخاری و مسلم قرار دادہ اند تحکم است و جایز نیست در وی تقلید زیرا کہ صحت نیست مگر از جہت اشتمال
رواة بر شروطیکہ اعتبار کردہ اند آنرا بخاری و مسلم و شک نیست اجتماع شرایط راوی از حکم کردن بخاری و مسلم
بآن جزم نمی توان کرد چہ جایز است کہ در واقع خلاف آن باشد زیرا چہ تحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود
از بسیاری رواة کہ سالم نیستند از جرح و ہمچنین در کتاب بخاری جماعت اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان

پس مدار کار در حق رواۃ بر اجتہاد علما و صواب دید ایشان باشد ہمچنین در شروط صحت و ضعف انتہی اور ہر دو سوال مذکور کی تحقیق پر مسلم الثبوت اشباہ والنظایر تحریر نہایۃ المراد ابن مناوی کی شرح جامع الصغیر تفسیر احمدی فتوی علما حرمین شریفین کفایہ شرح ہدایہ تقریر شرح تحریر اور تیسیر شرح تحریر وغیرہ سے سندین لایا ہی پس ہمارے مخالف کو چاہئے کہ کسی امام کے آثار مین سند بتاوے وگرنہ حدیث کی اتباع کا نام نہ لیوے جاننا چاہئے کہ ائمہ مجتہدین بسبب اختلافات کثیرہ کے اس امر کے حل وکشف مین جب جرأت نہین کئے انکے توابع کے اتباع کہلانے کہ بہ نسبت اُن کے از بس مرتبہ تنزل مین ہین احادیث سے سند و معارضہ کرنا عین جہالت ہی اور ہمکو اس امر کی تحقیق اور تصدیق کے لئے کئی دلیل قطعی ہین اول اخلاق کہ یہہ امر مسلم الفریقین ہی چنانچہ مسود بھی اسکی صحت مین ایک حدیث باب ہشتم سے مطلب دوم کے ۲۷۴ وین صفحے مین لکھا ہی اور شیخ اکبر کے حوالے سے خاتم الولایت کے لئے ۳۰۵ وین صفحے پر لکھا ہی فانا مہدی خاتم الاولیا ہونیکا ثبوت باب ہشتم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی دوسری دلیل حلئے کی مناسبت یعنے برابری شکل و شباہت کی سو وہ بھی مسود باب سوم دلیل ہشتم مین شیخ اکبر کے حوالے سے ۸۹ وین صفحے پر اپنی تحریف دوم مقرر کرکے لکھا ہی اور کچھ ۲۷۴ وین صفحے پر بھی بیان کیا ہی تیسری دلیل موافقت نام رسول کے چوتھی دلیل موافقت باپ کے نام کی پانچوین دلیل اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا چھٹی دلیل دعوی ساتوین دلیل معجزات مانند سوکھی لکڑی تر و تازہ ہوکر ایک آن مین شاخ و برگ نکلنا اور جھاڑ پتھر وغیرہ گواہی دینا اور ابر کا سایہ ہمیشہ رہنا اور بول و غایط کبھو نظر نہ آنا اور کبھو بدن پر مکھی نہ بیٹھنا اور جسم مبارک کو سایہ نہونا اور پشت مبارک پر مہر ولایت رہنا اور مردہ زندہ ہونا اور سخت بیمار شفا پانا ایسے اور کئی کہ جنکو انتہا نہین اور حمل اور ولادت کے وقت بھی مانند آثار رسول کے آثار ظاہر ہونا یعنے جناب امام کی والدہ کا خواب دیکھنا اور تولد کے ساتھ بتون کا گر پڑنا اگرچہ کہین یہہ تراش مریدین معتقدین کی ہی ہم کہتے ہین منکرین جناب رسالتمآب بھی یہی بول رہے ہین چنانچہ ذکر اسکا باب دوم مین گذرا بلکہ یہہ موافقت بھی دلیل حقیت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین عن ابی سعید رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ ترجمہ ابی سعید سے مروی ہی کہ کہا انہونے فرمائے رسول البتہ اتباع کرینگے تم اپنے اگلے لوگونکی بلشت سے بلشت ہاتھ سے ہاتھ یہانتک کہ اگر وہ گھس جاوین گھورپھوڑ کی بل مین تو تم انکی اتباع کروگے پوچھے گئے رسول اللہ کیا یہود و نصاری کو تو آپ نے فرمایا پھر کون ہی کہا اسپر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہی مشکات کے باب تغیر الناس مین یہہ حدیث ہی آٹھوین دلیل یہہ ہی کہ اس جناب کی صحبت سے یک دو روز جو مشرف ہوا اصحاب صفہ کا مانند ہوا اگرچہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو اور اس امور کے گواہ اکثر علماے ربانی ہین کہ آپ دیکھ کر ان امور کو تحقیق کرکے تصدیق کئے

۴۵

ہین اور گواہی ہر امر مین اہل معاینہ اور مشاہدہ کی معتبر ہی نہ اعتراض سامعین یا دور والونکا مثلاً کسی نے کسیکو قتل کیا تو
اسکے قریب کے لوگ جو دیکھے ہین انکی گواہی پر فتوی ہوگا گو کہ دور دراز والے یا سامعین بکثرت اسکے عدم قتل پر گواہی
دیوین اگرچہ دیکھنے والے تھوڑے ہون ایسا ہی رویت قمر مین بھی اگر کہین کہ گواہی موافقین اور تابعین کی شرع مین معتبر
نہین ہم کہتے ہین یہہ شبہہ سب انبیاؑ مین واقع ہی اسی لئے اکثر لوگ انبیاء کے منکر ہوئے خصوصاً ہمارے نبیؐ کے لئے یہی معاملہ
درپیش ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لقد حق القول علی اکثرہم فہم لایومنون **رجا** البتہ ان علامات متفقہ الخ **ھدایت**
جسقدر انتفا علامت مسلمۃ الفریقین کا علت ابطال ہی اثبات اسکا بھی اسی قدر سبب تحقیق ہونا واجب ٹھہرا مثلاً کسی
مخبر صادق نے کسی کے آنے کی خبر دیا ہو اور دو فریق اسکے آثار مین مختلف الاقوال ہین مگر چند علامات مین متفق ہین پس
ایک شخص آوے اور دعوی کرے کہ مین ہی مبشر مخبر صادق ہون اور آثار مسلمۃ الفریقین اُسمین سب موجود ہین بلکہ بعض امور
مختلفہ بھی آپ انصاف سے کہین کہ وجہ انکار قوی ہوگا یا اقبال **رجا** جو علامات ظنیہ ہین انکا انتفا الخ **ھدایت**
جس موافق ظنیات کا انتفا دلیل ابطال ہی اسیموافق اثبات اُسکا بھی حجت تحقیق ہی جب بعض ظنیات کے ساتھہ
دلایل قطعیہ مسلمۃ الفریقین بھی پائی جاوین اور بعض ظنیہ اسکے معارض و مقابل ہون وہ ظنیہ بالکل ساقط الاعتبار ہین بلکہ
احاد ظنی کے موافق جب واقعہ ظہور مین آوے اُسکا حکم مانند متواتر کے قطعی ہوجاتا ہی **رجا** پس جبکہ بکثرت علامات
مہدویت الخ **ھدایت** ثبوت اُس امر کا کہ احادیث سے کسی مسئلہ کا مقرر و مخصص کرنا سوائے مجتہد کے دوسرے کو درست
نہین اگرچہ فرعی بھی ہو اوپر گذرا پس ایسے امر اعتقادی مین تمہارا تقریر سراسر مہمل و باطل ہی باین خود مسود اپنے دلایل کے
ظنی ہونیکا قایل ہی اور ظن مقابل ہین یقین کے جب عمل مین ہی بے اعتبار ہی تو امر اعتقادی مین بیکار محض ہی مثلاً
اگر بفرض محال مطابق خیال منکرین کے کوئی دعوی کرے کہ مین مہدی موعود ہون جتنے احادیث کہ مہدیؑ کی شان مین
وارد ہین سب اسکے موافق ہونگے یا بعض اگر کہین کہ سب موافق ہونا واجب ہی تو بطلان اسکا ظاہر ہی کہ احادیث آثار
از بس مخالف ہین چنانچہ مسود اسی عبارت مردودہ کے نیچے آپہی لکھا ہی اگر کہین کہ بعض احادیث جو صحیحہ ہین موافق ہونگے
تب بھی بدیہۃ البطلان ہی کہ احادیث صحیحہ اور غیر صحیحہ مقرر کرنا کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر گذرا پس یہی صورت موجود ہی کہ ہم
تحقیق کئے ہین اور ایسا ہی سب انبیا کی مومنین کی تحقیق ہی جب آثار متفقۃ الفریقین سے کہ جسکو قطعی کہا جاوے
ثابت ہو کہ یہی مہدی موعودؑ ہی پس جو حدیث آپکے موافق ہوئی صحیح ہی اور جو مخالف ہوئی ساقط الاعتبار ہی کیونکہ
مہدیؑ کا خلیفۃ اللہ ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا اور خطا سے معصوم ہونا نصّی ہی جیسا کہ عقیدۂ شانزدہم مین گذرا
اور باب ہشتم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا علم قطعی ہونا چاہئے اور دلیل ظنی دلیل قطعی کے

روبرو ساقط الاعتبار ہی رجا اب دلایل اثبات کہ حقیقت مین الخ **ہدایت** یہان بھی مسود کا کذب و تعصب

انصاف پسندون پر ظاہر ہوگا کہ معانی اور تحقیق مین دلایل کی کیسی کیسی چوریان کیا ہی اور سب دلایل سے جو آگے مذکور

ہونگے ثابت ہی کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ کہ اولاد مین امام موسی کاظم کے ہین مہدی موعود حقیقی ہین علیہ و علی

آبائہ الصلوۃ والسلام اور وہ دلایل بسبب موافقت حال مہدی موعود حقیقی کے حکم قطعیت کا رکھتے ہین **اثبات دلیل اول کا**

رجا مگر مہدی کا اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا الخ **ہدایت** متواتر کی تعریف مسود نے دلیل مقدم کے اپنے

دوسرے جواب مین ۱۵۵ صفحے پر یون لکھا ہی کہ چنانچہ متواتر کی حقیقت یہی ہی کہ بہت سے اخبار احاد جب ایک بات پر متفق

ہون وہ بات مرتبہ یقین کو پہنچ گئی اگرچہ ہر واحد جدا جدا گانہ ظنی تھی مثال اسکی محسوسات مین یہہ ہی کہ رسی بالونکی کسقدر قوی

و مضبوط ہوجاتی ہی حالانکہ ہر بالون کے اسمین اور کچہ نہین اور ہر ہر بال علحدہ نہایت ضعیف تھا الخ اور ایسا ہی سب اہل

اصول و کلام کا قرار داد ہی کہ امام الہمام عمر النسفی رحمۃ اللہ اپنے عقیدے مین لکھتے ہین والخبر الصادق علی نوعین احدہما

الخبر المتواتر وہو الخبر الثابت علی السنۃ قوم لا یتصور تواطؤہم علی الکذب وہو موجب للعلم الضروری کالعلم بالملوک الخالیۃ فی

الازمنۃ الماضیۃ والبلدان النائیۃ والثانی خبر الرسول المؤید بالمعجزۃ و یوجب العلم الاستدلالی یعنے سچی خبر دو طور کی ہی ایک متواتر

وہ ایسی خبر ہی کہ ایک قوم کی زبان پر جاری ہو کہ ان کا اتفاق جھوٹا نہ سمجھا جاوے اور وہ واجب کرتی ہی علم ضروری

کو یعنے دیکھے سنے کی بات ہوتی ہی جیسا علم ان بادشاہونکا جو اگلے دنون مین گذرے اور دور کے ملکون کا دوسری

خبر رسول کی جو معجزے کے ساتھہ مدد کئی گئی ہو واجب کرتی ہی علم استدلالی کو ای انصاف والو غور سے نظر کرو کہ فاطمیت

مہدی کی خبر جب متواتر ہی ثبوت فاطمیت مدعی مہدویت بھی واجب ہی کہ متواتر ہو ایسا ہی ہمارے امام کی سیادت

متواتر ہی جیسا رسول کی ابراہیمیت ہی اور آج بھی اسکا تواتر ثابت ہی چنانچہ مسود لکھا ہی کہ تمام کتابین مہدویہ کے

بھی اس اقرار سے مالامال ہین الخ اگر ہمارے امام اور قوم کو سیادت کا یقین نہوتا مانند دوسرے علامات کے اسکو

بھی بتاویل و تعرض رد کیون نکرتے الغرض حضور مین ہمارے امام کے اکثر علما و فضلا مانند بندگمیان ملک الہداد و جہد

ملا علی غیاض وغیرہ کے چنانچہ انکا ذکر مسود باب دوم اور باب سوم کی دلیل شانزدہم مین کیا ہی کہ ہر ایک انمین مثل

ابن سلام کا تھا بدریافت تمام تصدیق مہدویت جناب سید الاولیا امام الانبیا سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری کرکے اسکو

اپنا وسیلہ نجات مقرر کئے کہ جنکی صفت قرآن شریف مین یون مذکور ہی قولہ تعالی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم

الصادقون والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم اور منکر کو اس جناب کے جو موصوف بصفات خاتم الانبیا ہی خالد فی النار

سمجھے اور قرار دئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک ہم اصحاب الجحیم اور دوسرے بے علم لوگ

بسبب تصدیق اور صحبت کے وہ علم و مرتبہ حاصل کئے کہ ما فوق اصحاب صُفہ بلکہ ہم قدم خلفاے راشدین امراء مومنین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہوگئے مانند بندگمیان شاہ دلاور کے کہ جن سے اکثر علما مانند میان عبد الملک سجاوندی صاحب سراج الابصار کے اخذ علم ظاہری جیسا بیان قرآن اور حصول علم باطنی یعنے علم سلوک کئے ہین خبر سیادت بتوثیق تمام دیئے اور اُن کے بعد اُن کے توابع کہ ہر فرد اُنکا مثل خواجہ حسن بصری کے تھا اُسی طور سے خبر دیئے اور اُن کے بعد بھی طبقہ بعد طبقہ ہزارون آدمی کہ عبادت و ریاضت اور اخلاق سے اُن کے ہر چند احتمال کذب متصور نہین اسی کی توثیق و تصدیق کئے اور اُن کے مخالفین مذہب جو امام کے ہم نسب ہین اُن کے شجرات بلکہ بعض غیر نسب و غیر مذہب کے شجرات بھی موافق ہین پس خبر متواتر کا یہی معنی ہی جیسا خبر وجود خضر اور سخاوت حاتم اور عدالت کسری متواترات سے ہے اگر کوئی کہے تمہارے مہدی کی سیادت کی جو خبر دیئے اُن کے معتقد و مرید ہونے کے سبب سے کالمدعی ہین اُن کا قول بدون دوسری شہادت کے معتبر نہین تو جواب اسکا وہی ہی جو شیعہ کو بشارات شیخین کی اثبات مین تم دوگے بلکہ کل نصاری و یہود اور مشرکین جناب رسالتمآب مین اُن کے مومنین کے لئے یہی کہتے ہین پس انکو تم جو جواب دوگے وہی جواب ہمارا ہی با این شجرات غیر مذہب کہ بعضے اونسے ہم نسب اور بعضے غیر نسب بھی گواہ ہین اور اگر کہینگے کہ اہل شجرات غیر نسب جیسا کہ سنے ویسا لکھ لئے ہون اور ہم نسب بھی جعلی نسب تیار کرلئے ہون تو ہم کہتے ہین کہ اکثر اہل تاریخ کو امور مختلفہ ظنیہ و شکیہ وغیرہ اپنے کتب مین لکھنے کی عادت ہی نہ شجرات مین کیونکہ جو امر کہ صحیح ہو اُسی کو داخل شجرات کرتے ہین تاکہ اپنے نسب وغیرہ کے خاص اخبار مورد اعتراض نہ ہین اور ہم نسب اگر جعلی نسب بنالین تو اسماء بطون متعددہ کیونکر برابر ہوسکتے ہین اور اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ عمدۃ المطالب لطائف اشرفی کے مولف جو جو اپنی کتاب مین لکھے ہین اُن کا مشاہدہ ہی یا الہامات ہین یا سمع اول کے دوام کہنا سراسر کذب ہی کہ وہ اپنے اگلے زمانون کے کیفیات اور مخالفات واقعات کئی لکھے ہین مثلاً خواجہ محبوب سبحانی قدس سرہ کی سیادت کو عمدۃ المطالب مین صاف اڑا دیا ہی جیسا مسعود یہان کیا اگر سمع کو قبول کرلیوے اپنے دلایل کو آپ ہی بے اعتبار کہنا لازم آیا الزم بالالزام اور شجرات کہ جنمین ہمارے امام کا نسب مذکور ہی سید دستگیر صاحب ساکن میسور بعدہ بہان شاہ صاحب وغیرہ ساکن مدراس کا شجرہ ہی یہہ ہم نسب ہین اور غیر نسب اولاد خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ اور سید امیر اللہ شاہ حسینی رضوی سجادہ مکان ہم کندہ جاگیردار میلوارم متعلقہ کہم مٹ یہہ سب اکابر مشایخین ہین اور شجرہ والی کرنول وغیرہ اگر کوئی کہے ہم نسب بھی اپنا نسب نامہ بنالئے ہون تو ہم کہتے ہین انکا نسب نامہ بھی جعلی ہو تو اسماء آبا علوی از عبد اللہ تا امام موسی کاظم رض برابر کیسا ہوسکتے ہین نکتہ رسول اسم ابیہ اسم ابی جو فرماے ہین اس سے یہہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جیسا رسول کی نسب مین عدنان سے اوپر تا نسب تفرقہ والے ہین ایسا ہی مہدی کے آبا مین

بھی ہوا جاتے تھے اور اعتبار اب کل بطون اعلی کو شامل ہی چنانچہ حدیث شریف ہی من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا

من الارض استوجب له الجنة وکان رفیق ابیه ابراہیم ونبیه محمد مگر وہان بسبب بُعدیت زمان اور کثرت بطون کے زیادہ تفرقہ

ہوا بیان کم چنانچہ رسول فرماتے ہین کذب النسابون فیما فوق العدنان اور فرمان مہدیؑ بھی امر قطعی ہی جب ثابت ہوا کہ ہی

مہدی موعود ہی اور مہدویت کے لئے اخلاق کو دلیل کرینگا ثبوت دلیل ہفدہم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی رجا حالانکہ

ان میان کی نقل پر ہرگز اعتبار و اعتماد نہین ہو سکتا ہی الخ ہدایت ہر نبی کے منکرین انکے اصحاب و توابع کے لئے

اسی گفتگو مین ہین بلکہ شیعہ کے نزدیک اکثر اصحاب رسول مع خلفاء ثلاثہ راشدینؓ کے جو اہل سنت و جماعت کے پاس انہین

پر دین کا مدار ہی کب اعتبار رہی بجز کذب اور دوسرے سب کے انکو یاد بھی نہین کرتے ہین الحاصل مسود کی غرض یہہ ہی کہ

ہمارے سلف صالحینؓ سے لیکر آجتک کسی نے شعب الایمان نہین دیکھا مگر بندگمیان سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے جو لکھے

ہین انکا اعتبار نہین اس زعم باطل کو دلیل بنانا فقط جہالت اور تعصب و ضلالت ہی بااین آپ بھی لکھتا ہی کہ مین نے پوری

کتاب نہین پایا یہی دلیل جہل مرکب ہی کہ خود نہ دیکھنے پر اپنے قایل رہنا پھر دوسرے کو کہنا کہ اس کتاب کے عبارات مین غلطی

کرتے ہین رجا اپنی طرف سے اضافہ کرنا عادت مصنف کی نہین الخ ہدایت یہہ دعوی بھی محض تعصب اور

عین جہالت ہی کیونکہ مصنف شعب الایمان کی عادت ہی کہ جہان کہین حدیث کے معنے مین الفاظ کے بہ نسبت شبہ واقع

ہو تو اپنی طرف سے اسکو تفسیر کر دیتے ہین چنانچہ مشکات المصابیح کے باب ولیمہ مین لکھتے ہین الفصل الثالث عن ابی ہریرۃ

قال قال رسولؐ المتباریان لایجابان لایوکل طعامہما قال الامام احمد یعنے المتعارضین بالضیافت فخرا اور ریاء وعن امران بن

حصین قال نہی رسولؐ عن اجابۃ طعام الفاسقین وعن ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسولؐ اذا دخل احدکم علیکا فلیاکل من

طعامہ لایسئل ویشرب من شرابہ ولایسئل روی احادیث الثلاثۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال بہذا ان صح فلان الظاہران

المسلم لایطعمہ ولایسقیہ الا ما ہو حلال عندہ اب دیکھئے کہ حدیث اول مین صاحب مشکات نے بعد حدیث کے امام کا قول

بھی بیان کیا اگرچہ عادت صاحب مشکات کی اکثر جگہہ مین فقط حدیث بیان کرنا ہی اور تیسری حدیث مین امام بیہقی رح

نے حدیث کے سوائے اپنا قیاس جو شعب الایمان مین بیان کیا ہی اسکو بھی لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ صاحب شعب الایمان

کی عادت ہی جہان احادیث مین شبہ واقع ہو آپ صاف کرکے بیان کیا ہی ایسا ہی ذکر مہدیؑ مین بھی بسبب اختلافات

روایات کے اپنی طرف سے اتفاق ایمہ حدیث کو بیان کر دیا اسپر اگر کوئی کہے کہ صاحب مشکات و صاحب شعب الایمان

کی عادت ہی کہ سوائے حدیث کے اور کچھ اپنی طرف سے بیان نہین کرتے ہین جھوٹا اور فریبی ہی اب ہم شعب الایمان

کی عبارت کا ترجمہ لکھتے ہین اختلاف کیا لوگون نے امر مہدیؑ مین پس ٹھہر گئی ایک جماعت اور حوالہ کیا انہون نے اسکی پہچان کو

اسکے عالم طرف یعنے اللہ تعالی شانہ کی طرف اور یہہ اعتقاد کئے کہ وہ ایک شخص ہی فاطمہؓ کی اولاد سے نکلیگا آخر
زمانے مین انتہی ای منصفو دیکھئے کہ اسمین کونسی بات خلاف عقاید سنیہ ہی یعنے اس قول مین چھے امر مین پہلا لوگون
اختلاف امر مہدیؑ مین کہ کس نشانیون سے آویگا اسلئے کہ احادیث جو آثار مہدیؑ مین وارد ہین مختلف ہین دوسرا توقف
کہ لوازم اختلاف سے ہی تیسرا علما کا حوالہ اللہ تعالی پر چوتھا مہدیؑ کو ایک شخص جاننا پانچوان اولاد فاطمہؓ سے ہونا
چھٹا وقت خروج بعض آخر زمان قرار دینا چنانچہ مسود خود دلیل پنجم کے اعتراضات مین روایات مختلفہ بیان کیا ہی کہ
ان چھے امر مین کونسا امر ہی کہ اسکے خلاف مجتہدون کے قطع نظر دوسرے علما سلف یا خلف قرار دئے ہین لاکن منکرون
کے کہنے کا اعتبار نہین رجا اسمین کوئی کلمہ حصر کا موجود نہین **ہدایت** یہہ عجب جہل بسیط ہی کہ وہ تو علم کو اللہ تعالی
پر حوالہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کو معلوم نہین کہ کب آویگا اور کسطور پر پھر حصر کس چیز کا لازم آویگا رجا بالفرض والتقدیر
الخ **ہدایت** مسود اس زعم پر اسکو مضر کہا کہ عمدۃ المطالب وغیرہ مین سید نعمت اللہ نہین پایا ہم پوچھتے ہین جو جو امر
اسمین ہین قطعی ہین یا نہین مگر قطعی کہنا سراسر کذب وجہالت ہی کہ بجز نص صریح یا حدیث متواتر یا اجماع صحابہ علی العموم کے
کوئی امر قطعی نہین اور ظنی کہنا بھی غلط محض ہی کہ خبر مختلف فیہ کے جہت غالب کو ظن کہتے ہین اور مغلوب کو وہم اگر ہر دو
جہت مساوی القوت ہون شک ہی پس یہہ کتب کسی جہت سے قوت استدلال نہین رکھتے کیونکہ امر مشکوک وموہوم کو
اعتقادیات مین بالکل اعتبار نہین بلکہ عملیات کے لئے بھی یہہ کتب معتبر نہین ہو سکتے ہین چہ جائیکہ الیسا تر امر اعتقادی قطعی
الثبوت جیسا کہ گذرا ایسی مہمل دلیل سے منتفی ہو کہ اکثر کتب انساب آپسمین مختلف ہین چنانچہ حبیب السیر کی دوسری جلد کی
پہلی خبر مین چھیالیسویں صفحے پر لکھا ہی بقول اکثر علماے کرام وفضلاے عظام کاظمؑ بیست پسر و ہژدہ دختر داشت اور
اسی صفحے پر لکھا ہی در تاریخ صحیح آوردہ است کہ کاظمؑ سی ویک پسر بیست و ہشت دختر داشت و آسامی بیست و پنج
پسر و شانزدہ دختر را تفصیل نمودہ و در کشف الغمہ از شیخ مفید منقول است کہ کاظمؓ را سی و ہفت فرزند بودہ از پسر و دختر
جنات الخلود مین لکھا ہی کہ عدد اولاد آنحضرت یعنی امام موسی کاظمؓ ہجدہ پسر و نوزدہ دختر الخ اور لکھتا ہی کہ جمعے کہ اولاد را
سی و ہشت دانند عقیل نام ذکر کردہ اند و بقول ابن الخشاب بیست پسر و بیست دختر انتہی اور سید مرتضی علم الہدی نے
اپنے نسب نامے کی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے لیکر حضرت امام عسکریؓ جو نسب نامہ سادات کا
جمع کئے تھے بسبب عربی رہنے کے مین فارسی کیا ہون اسمین لکھا ہی اما اسمعیل بن حضرت موسی کاظمؓ را ہشت فرزند
بودند ہیبت و عابد و ثابت و نعمت و اسد و محب و احمد و ساجد اور اسکے بعد لکھا ہی اسد عابد ثابت نعمت محب
اور چند سادات ملکر بغداد سے اہل کوہ ہجرت کئے ہین تقریر بالا مذکور سے ثابت ہوا کہ علما نسب کو امام موسی کاظمؑ کی

۵۰

اولاد مین بڑا اختلاف ہی یہان تک کہ ایک دوسرے کو بالمناصفہ فرق ہی پس ایسی بات پر بطور قطعیت کے یقین

کرنا عین تعصب و محض جہالت ہی بااین سید مرتضی اپنی تاریخ مین نعمت بن اسمعیل بن امام موسی کاظم رض لکھا بھی ہی

فامارک اسمعیل درمیان نعمت اور کاظم علیہما الرضوان کے کسی سبب سے اتفاق ہوا ہو یا تقدم و تاخر مین جیسا عدنان سے

اوپر رسول ص کی نسب مین علماے انساب کو اختلاف ہوا اس لئے منکرین خاتم النبیین بھی ایسے ہی اعتراضات وا ہیہ

کئے ہین چنانچہ عماد الدین عیسوی ہدایت المسلمین کے باب ششم کی فصل سوم مین لکھا ہی آپ لوگ محمد صاحب کو ابراہیم ع

کی اولاد جانتے ہو مہربانی کرکے انکا نسب نامہ ابراہیم تک ثابت تو کرو و کتب تواریخ اور روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ

مین دیکھو کیا حال لکھا ہی کہ محمد بن عبد اللہ[1] بن عبد المطلب[2] بن ہاشم[3] بن عبد مناف[4] بن قصی[5] بن کلاب[6] بن مرہ[7] بن کعب[8]

بن لوی[9] بن مالک[10] بن قرہ[11] بن مالک[12] بن نضر[13] بن کنانہ[14] بن خزیمہ[15] بن مدرکہ[16] بن الیاس[17] بن مضر[18] بن نزار[19] بن معد[20] بن عدنان[21]

ان ۲۱ نامون مین سب علماے محمدی متفق ہین مگر عدنان سے آگے اسمعیل تک کچہ پتا نہین بعضے ۴ نام بتلاتے

ہین بعضے ۴۰ نام اور بعضے اور کچہ انتہی آب ہم ہمارے معترض سے پوچھتے ہین عماد الدین نے تمہاری تاریخون سے

تم پر اعتراض کیا بخلاف اسکے کہ ہمارے یہان سب کو امام کے نسب مین اتفاق ہی اب تم کو منہہ کہان ہی کہ کتب انساب

کو اس مقدمے مین پیش کرین اور سب علما متفق ہین کہ خبر محتمل ہی صدق و کذب کو جب کسی خبر مین اختلافات کثیرہ واقع

ہون تو احتمال صدق باقی نرہا پس ایسی خبر کو خبر متواتر سے معارضہ کرنا جہل مرکب ہی اور کتب انساب آگے اولاد

کے ازبس بے اعتبار اور جھوٹے ہین جبکہ وہ اولاد سے بعض مقام انبیا اور اکثر مراتب اولیاء کبار رکھتے ہون اور

بعضی مخالف المذہب بعض کے انہین اسطور پہ ہون کہ بسبب صحت و عدم صحت نسب کے تکذیب مذہب احد الطائفتین متصور

ہوا اور باوجود بطون اسفل متفرق بفرق کثیرہ ہونے کے ابا اعالی کے اسماسب کے شجرات مین ایکہی طور پہ ہون تو احتمال

جعل کیونکر ہو سکتا ہی بااین بعضون کی مشیخت محتاج بسیادت نہین پھر کیا ضرور ہی کہ اپنی مشیخت کو سیادت جعلی سے

قوت دیوین رجا غرض کہ معلوم ہوا کہ بارہ پشت مہدی مذکور مین الخ **ہدایت** بقول مسود فرضاً اگر ۵۰

برس مین کسی کے دس پشت ثابت ہون تو لازم ہوا کہ ہر شخص ۵۰ برس کا ہو کر بیٹا جنے اگر ۵۰ برس مین کسی کے

بیس پشت ثابت ہون ہر شخص ۲۵ برس کا ہو کر بیٹا جنے جانئے کہ یہہ تقریر ازبس جہل ہی موافق تعدد بطون تقرر

سنیہ بھی ہو دستور زمانے کا ہی کہ کوئی پیری مین صاحب اولاد ہوتا ہی کوی شباب مین مثلاً کسی کو نبیرہ

سال مین اولاد ہوئی پھر ستر یا اسی سال مین اولاد ہو تو پسر اول کی اولاد کی اولاد اولاد پدر سے ہم سن ہو سکے

بلکہ اولاد اولاد اولاد اولاد چنانچہ ہمارے یہان آج ۳۷۱ سال حضرت بندگیمیان سید محمود ثانی مہدی کی وفات سے

۵۱

اول چندروز شہر پٹن مین اقامت کی جب وہان سے اخراج ہوا ملک پیارسے نے اپنی جاگیر موضع گہنبل مین لاکر رکھا وہان سے بھی چھٹی ازبرا اخراج کیا گیا اور شوال ... سے معلوم ہوتا ہی کہ تمام اخراج ...

ہوتے ہین آپسے بعضون کے بارہ بطن ہین بعضون کے سات کیا حسن کے سات بطن ہین انکا ہر فرد مسودہ ہین ہین صفا
اولاد ہوا ہوا اور حسن کے بارہ ہین انکا ہر فرد ۱۳ ہین یہہ غلط ہی مگر ایسی عادت ہی کہ دو تین بطن ہین کسیکو پیری ہین
اولاد ہوا اور ایسے چند بطن گذرین اور ہر ہر کی جوانی کی اولاد کے چند بطن گذرین تو اولاد پیری کو اولاد جوانی سے
تعدد کم ہوگا پس ایسے مہملات سے انتفای قطعیات سمجھنا عین جہالت ہی رجا نافہمی کیا کیا شگوفے کھلاتی
ہی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ حسب حال مسود ہی کہ بسبب نافہمی کیا کیا طرح کی پوچ کلامی اور سب و شتم سے
پیش آیا مثل ہی من غم عمی رجا اگر کہین اثبات فاطمیت مین ہمکو قول مہدی کا بس کرتا ہی **ہدایت**
ثبوت مہدویت دعوی اور اخلاق اور معجزون پر موقوف ہی پس ثبوت فاطمیت قول مہدیؑ پر ہو تو دور لازم
نہین آتا جیسا ثبوت نبوت خاتم الانبیاؐ دعوی اور معجزون اور اخلاق پر موقوف ہی اور قرآن کا کلام اللہ ہونا قول
رسولؐ پر موقوف وگرنہ وہان بھی یہی دور محال کی صورت موجود ہی چنانچہ کفار عرب رسولؐ سے عرض کئے کہ
یہود اور نصاری کے علما سے ہم نے پوچھا کہ اس مرد کی صفت تمہارے کتابون مین دیکھی ہو تو وہ انکار کرتے ہین
اسلئے ہی کہ ایمان بھی نہین لاتے ہین دوسرا کوئی گواہ لاکر اپنی رسالت ثابت کرو تب اللہ تعالی فرمایا قل ای شئی
اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی و بینکم اور قرآن کے کلام اللہ ہونے سے انکار کرکر کفار گواہی طلب کرنے مین اللہ تعالے
فرمایا لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن
سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین
فیہا ابدا اب دیکھئے رسولؐ کا گواہ اللہ تعالی اور فرشتے اور رسولؐ قرآن کے کلام اللہ ہونیکے گواہ ہوے پس ثبوت
رسالت موقوف ہوا اللہ تعالی کی گواہی پر کہ وہ قرآن ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونے پر فقط رسولؐ کی گواہی
ہی یہان اور قباحت لازم آئی کہ آنحضرت صؐ کی صحت رسالت قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونیکی صحت
حضرت پر اور یہہ دونو کی صحت حضرتؐ نے اللہ تعالی کی گواہی پر بتاے کہ وہ بھی داخل قرآن ہی پس قرآن کی صحت قرآن پر
موقوف ہوئی یا صحت رسالت قرآن پر اور صحت قرآن رسالت پر پس اسکا جواب عین تمہارا جواب ہی ایسے معترضون کے
حق مین حق تعالی فرماتا ہی وہم ینہون عنہ وینئون عنہ یعنے وہ معترض منع کرتے ہین لوگون کو اُسکی تصدیق سے اور آپ
بھی اُس سے باز رہتے ہین وان یہلکون الا انفسہم اور نہین ہلاک کرتے ہین مگر اپنی ذاتون کو **تنبیہ** علماء نسب کو
دوسرون کے نسب کے قطع نظر خاص امام موسی کاظمؑ کی اولاد مین بہت اختلاف ہی پھر اکثر شجرات اور کسی نسب کی کتاب
اور اولاد کثیر سے صراحتاً اولاد مین امام کے محمدؑ کا ہونا ثابت ہوتے پر بعضے کتب نسب مین نپانے سے قطعا انکار کرنا

محض تعصب و بد دیانتی ہی کیونکہ کل امور مین اثبات کی گواہی معتبر ہی نہ نفی کی چونکہ دونو معارض ہون اگرچہ واقع قریب بھی
جیسا رویت قمر یعنے باوجود مطلع صاف رہنے کے ایک شہر مین تھوڑے معتبرین رویت کی گواہی دین اور اکثر معتبر وغیرہ نفی
رویت پر تو دیکھنے والونکی شہادت معتبر ہی یہہ تو امر عادی اور ممکن الوقوع ہی بلکہ امور عدیم الامکان اور خارق العادت
بھی دیکھنے والونکی گواہی کو اعتبار ہی جیسا معجزے وکرامات جب کوئی خبر زمانہ بعید کے واقعہ کی ہو بطریق اولی اہل اثبات
کا ہی اعتبار ہی اسی لئے حدیث کی روایت مین اثبات ثقہ کو اعتبار ہی نہ نفی کو جیسا رسولؐ کی شب معراج کی رویت
وغیرہ مین اے اہل انصاف وا لو دیکھو ثبوت النسب مین ہم نے کیسے کیسے دلایل قاطعہ اور حجت لامعہ اور براہین واثقہ لکھے ہین
اور مسود نے کس جہلات سے انتفاء فاطمیت امام جو قطعی ہی کرنا چاہتا ہی **فائدہ** سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری
نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ چہاردہم مین ابن حجر مکی کی صواعق کے حوالے سے لکھا ہی کہ فرمائے رسولؐ جو کہ
نہ پہچانے حق میری عترت کا پس تین مین کا ایک ہی یا منافق ہی یا ولدالزنا یا اُسکی مان کو ناپاکی مین اُسکا حمل ہوا ہو
اور ملا علی قاری کے حوالے سے لکھا ہی کہ کہا جو کوئی علوی کو اُسکی حقارت کی طور پر علیوی کہا پس سچ ہی کہ کافر ہوا انتہی
واللہ مین بیقین تمام بولتا ہون کہ مسود ہر یہ مہدویہ ہر چند منافق نہین ہی **دوسری دلیل کا ثبوت رجا**
غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ **ہدایت** یہی تسلیم ثبوت اسم مبارک
پدر امام عبد اللہ ہونے پر بس ہی کیونکہ جب تک موافقت نا مونکی نہو اس حدیث کی تصحیح و تسلیم کیسی ہوگی اسپر یہہ
بھی دلیل ہی کہ مسود لکھا ہی مہدوی یہان پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبراے یعنے اگلے فقرے کو مہدی موعودؑ سے لیکر
یہان تک بلا تاویل قبول کرلئے چنانچہ لکھا ہی **رجا** اسمین یعنے پچھلے فقرے مین طرح طرح کی تاویلین الخ **ہدایت**
اگر اس سے غرض مسود کی تاویل صحیح سے ہو فہو المقصود اگر تاویل بیجا سے ہو دعوی بیدلیل کذب محض ہی ہمارے علما
کے تاویلات یہہ ہین امتلاء جور و ظلم سے مراد ظہور کی ہی نہ تمام زمین بھرجانا کس لئے کہ آیات واحادیث کثیرہ اسبات پر
دال ہین کہ قیامت تک کفر واسلام حق وباطل باقی رہیگا چنانچہ آگے اسی بحث مین سراج الابصار کی عبارت سے ظاہر ہوگا
رجا سب متاخرین اپنی کتابون مین لکھتے ہین **ہدایت** یہہ مقولہ مسود کا اسکے بلادۃ کی دلیل ہی کہ جس صفحے
مین یہہ عبارت لکھا ہی اسکے اوپر کی آٹھوین سطر کے آخر سے لکھتا ہی کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک
مسلم اور صحیح ہی الخ اور اُس سے چوتھی سطر کی ابتدا سے لکھتا ہی کہ پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبراے اسواسطے کہ اُن کے مہدیؑ کو
حکومت نصیب نہوئی کہ زمین کو عدل سے بھردیا ان پر صادق آوے اسواسطے اُن کے خرد و بزرگ مہدیؑ سے
لیکر یہان تک اسمین طرح طرح کی تاویلین اور تحریفین کرتے ہین کہ تفصیل انکی اُن کے کتابون مین مذکور ہی مگر فقرہ اول کو

سب نے بلا تحریف تسلیم کیا الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ سے لیکر آجتک سب اثبات کی تسلیم کرتے ہین کہ
مہدیؑ کا نام مانند نبیؐ کے محمدؐ اور مہدیؑ کے باپ کا نام مانند نبیؐ کے باپکے نام کے عبد اللہ ہونا ضرور ہی پھر بلا وجہ مسود
کی یہہ ہی کہ اس عبارت کے اتمام کے آدہی سطر بعد لکھتا ہی کہ سب متاخرین اپنی کتابون مین الخ اگر ہمارے امامؑ کے باپکا
نام عبد اللہ ہوتا فقرۂ اول کو بلا تاویل کیون تسلیم کرتے جیسا فقرۂ ثانی کو بتاویل تسلیم کئے ویسا ہی اسمین بھی کرتے رجا
چنانچہ تواریخ کے کتابین الخ **ہدایت** کذب اثبات کا بدیہی ہی کہ پہلے ہمارے یہان تاریخ کے کتابون مین مطلع
الولایت نبی ہی اسکی حقیقت مسود دلیل اول مین لکھ چکا ہی کہ اسمین سید عبد اللہ موجود ہی اور سراج الابصار ایجاز الدلایل
حجت اثبات مہدویت کی کتابین ہین چنانچہ آگے ذکر ہوگا رجا جس جگہہ کہ احادیث موافق الخ **ہدایت** یہہ بھی جھوٹ
اور افترا ہی کہ مسود اوپر لکھتا ہی مہدیؑ سے لیکر یہان تک اسمین یعنے حدیث مذکور کے پچھلے فقرے مین طرح طرح کے تاویلین
اور تحریفین کرتے ہین الخ پھر لکھتا ہی کہ بالکل نام نہ لیا واہ جب اپنے کلام کی خبر اتنے قریب کی ہو اور ایک ہی صفحے مین
کہین کچھ کہین کچھ لکھ دیوے تو اس مثل کے موافق ہی کہ دروغ گویم بروی تو بلکہ بغور دیکھو تو ساری کتاب ایک دفتر طوفان
اور مجمع کذب و بہتان ہی الحاصل صاحب سراج الابصار مطابق قول مسود کے پچھلے فقرے کی تاویل یہہ لکھے ہین۔
ثم اعلم ان مقصود الشیخ من ایراد الحدیث ان المہدیؑ یملاء الارض کلہا قسطا و عدلا کما ملیت جورا و ظلما یعنی لا یوجد الجور
والظلم فی الارض اصلا و ہذا المعنی لم یوجد فی زمان من ادعی انہ المہدی فلا یکون مہدیا قلت علی ہذا المعنی للحدیث معارضات
من الکتاب والسنۃ الصحیحۃ منہا قولہؐ عن ثوبان رضہ انہ قال قال رسول اللہؐ اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ
فای زمان یخلص لملاء القسط والعدل فی کل الارض لان السیف لا یکون الا بین اہل العدل و اہل الظلم والجور ولا یزال
المقاتلۃ بین اہل الحق وغیرہ فتبین ان الظلم والجور لا یفنیان ابدا عن کل الارض ومنہا قولہؐ لا یزال طایفۃ من امتی یقاتلون
علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ ہذا الحدیث مذکور فی المسلم عن جابر بن عبد اللہ فاعلم ان مقاتلۃ الطایفۃ علی الحق دلیل
علی ان الطایفۃ الاخری علی الباطل والظلم والجور فای ظلم وجور اعظم من المقاتلۃ مع اہل الحق وہو ثابتۃ الی یوم القیامۃ
بلفظ الحدیث فتبین ان ملاء القسط والعدل فی الارض کلہا بنفی الجور والظلم غیر ممکن فمن حمل الحدیث علی ہذا المعنی فقد
جہل ومنہا ما قال الامام الزاہد تحت قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک ورافعک الآیہ قد اخبر النبی صلعم انہؑ ینزل من السماء
حین یخرج الدجال اللعین ویدور فی العالم ووقع القحط واشتد الامر واجتمع المومنون بمکۃ والمدینۃ ویبلغ اللعین افق الارض
غیر مکۃ والمدینۃ فاذا قصد مکۃ ینزل عیسی من السماء بمکۃ وصلی صلوۃ الصبح بالجماعۃ مع قلیل من المومنین ثم یخرج الی قتال
الدجال مع من معہ من المومنین الی ہنا کلامہ فانظر ایہا المنصف لو کان المہدی ملکا حین خروج الدجال لما یملک

الدجال افق الارض وان ملك وافسد في جميع الارض في حيوة المهدي فاين ملاء القسط والعدل في الارض كلها ونفي الجور

والظلم واي ظلم اعظم من ظلم الدجال لقوله في حقه فعاث يميناً وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا انصف رحمك الله كيف يستقيم

معنى الحديث على ما فهمت ومنها قوله تعالى والقينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة اعلم ان وجود العداوة بينهم يدل

على وجودهم الى يوم القيمة ظالمين جابرين ثم اعلم ان الظلم باعتبار مدلوله وهو وضع الشي في غير موضعه يشتمل الظلم على الغير كالقتل والغصب

بغير الحق والضرب والشتم والايذاء كذلك الظلم على نفسه وهو الكفر والعصيان بجميع انواعه فكيف يمكن رفع مادة الظلم عن

اهل الارض جميعا ولا دليل في الحديث على تخصيص الظلم بنوع من انواعه ذكر في المدارك تحت هذا الآيت فكلمتهم ابدا مختلفون

وقلوبهم شتى لا يقع بينهم توافق ولا تعاضد ومنها قوله تعالى ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من

رحم ربك ولذلك خلقهم فهذه الآية تدل على ان الله لم يشا جعل الناس امة واحدة فلم يجعلهم امة واحدة وقوله تعالى ولا يزالون

مختلفين تصريح في عدم خلو زمان من الاختلافات بين اهل الحق والظلم والباطل فكيف يتصور ارتفاع الظلم بجميع انواعه عن جميع

اهل الارض فمن خصص الظلم بنوع من انواعه من غير مخصص فمن عند نفسه ثم اعلم ايها المنصف ان ملاء القسط والعدل مذكور في

الحديث على وجه التشبيه بالجور والظلم فلا يخلو اما ان يكون التشبيه في الكيفية او الكمية اما الاول فمسلم اي كيفما تمكن الجور والظلم في

اهل الارض يمكن المهدي العدل والقسط في البعض ولا دلالة في الحديث على الجميع او الاكثر اما الثاني اي التشبيه في الكمية اي

كمية الافراد والملو فيهم الجور فغير مسلم لما ذكرت من المعارضات والحديث احاني لا يحكم بصحته الا بعد وجدانه فيمن وجد في حقه

ولا يفسر معناه بما يعارض الكتاب والصحاح فالتاويل الصحيح ان يقال يملاء الارض قسطا وعدلا اي يملاء القسط والعدل في

بعض اهل الارض والبعض مطلق في القلة والكثرة فلو ملاء جزء من الاجزاء الارض يصح ان يقال ملاء الارض بالقسط

والعدل لان بين اجزائها ملابسة من حيث انها قطع متجاورات مدحورات ويؤيد هذا التاويل ما ذكر في المدارك تحت

قوله تعالى وجعل القمر فيهن نورا اي في السموات وهو في السماء الدنيا لان بين السموات ملابسة من حيث انها طباق فجاز ان يقال

فيهن كذا وان لم يكن في جميعهن كما يقال في المدينة كذا وهو في بعض نواحيها الى هنا كلامه ويؤيد ايضا ما ذكر في شرح العقايد

في وصف النبي والكمل كثيرا من الناس في الفضايل العلمية والعملية ونور العالم بالايمان والعمل الصالح فانظر ايها المنصف الى

قوله نور العالم فهذا القول مثل قوله يملاء الارض ليس المراد بتنوير العالم كلا او اكثره بل البعض المطلق ولو عدوا ما بلغوا معشار الف

الف من في الارض لان النبي صلى الله عليه وسلم مات وترك ماية الف واربعة وعشرين الفا في رواية فما اقلهم بمقابلة

من في العالم من الناس فمثل هذا الكلام لا يراد بها حقايقها بل المراد المجاز المتعارف وهو في هذا المقام ظهور ما لم يظهر وجوده وما لم

يوجد ويؤيده ما ذكر الكرماني تحت قوله يمحو الله به الكفر اي من بلاد العرب او بمعنى الغلبة بالحجة وظهور دليل مثاله ما يقال ملاء

السوق برا ای البر فی السوق موجود ظاهر غیر مختصف ولیس المراد منه ان البر مملوٌ فی السوق بحیث لایوجد موضع منه الا والبر فیه مملوٌ وکذلک لایفهم منه ان البر اکثر الاطعمة اللتی فی السوق فکذا ههنا لان الحقیقة متعذرة بما ذکره من المعارضات المتقدمة والمجاز مستعمل متعارف فلابد من المصیر الیه وهو وجود القسط والعدل وظهوره فی بعض اہل الارض وما ذکرت معشار ما عندی من المباحث فی ہذا الحدیث خلاصہ یہہ ہی کہ صاحب سراج الابصار فرماتے ہین رسالہ مردودہ کے مصنف شیخ علی کی غرض اس حدیث کے لانے سے یہہ ہی کہ ہمارے امامؑ سب روئے زمین عدل وانصاف سے نہین بھر دیئے تو مین کہتا ہون آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ قیامت تک زمین پر ظلم وعدل حق وباطل کفر واسلام اور امت مین جنگ اور لوگون مین خلاف باقی رہیگا چنانچہ دجال کا ظلم مشہور ہی رسولؐ فرماے کہ سب زمانے کو خراب کردیگا مگر مکے اور مدینے کو جب مکے کا قصد کریگا عیسیٰؑ اتر کر قتل کرینگے اگر دجال کے وقت مہدیؑ رہیے تو عدل سے بھرنا کہان ثابت ہی کہ دجال کے ظلم سے کوئی ظلم برا نہین پس اس حدیث کا یہہ معنی کرنا قرآن وحدیث کا خلاف ہوا اور ایسے ہی معنے اور کلام بڑے بڑے ائیمہ مفسرین اور محدثین اور متکلمین بہی کئے ہین جو ہم کرتے ہین یعنے زمین کے رہنے والو نین کہین بہی ہو تھوڑے لوگ عدل وانصاف سے بھر جاوین اور کمال ایمانی حاصل کرین جیسا رسولؐ فرماے ہین کہ اللہ تعالی میری سے ذات کفر کو مٹا دیتا ہی یعنے عرب سے یا دلیل کا غالب ہونا یا ظاہر ہونا کفر کا مٹنا ہی مثلا کہتے ہین کہ بازار گیہون سے بھرا ہی تو اس سے یہہ مراد نہین کہ بازار مین کوئی جاے گیہون سے خالی نہین یا سب اناج کے مقابلے مین نظر کرین تو گیہون سب اناج سے زیادہ ہین بلکہ یہہ بات ہی کہ گیہون آشکارا بکتے اور بخلش میسر آتے ہین اور اس حدیث کے معنے مین اب یہہ خادم الفقرا کہتا ہی کہ آج عرب کے ملک مین بہت کفار ہین اور سب زمانے مین بیشمار پس حدیث کا صحیح معنی یہہ ہی کہ اللہ تعالی بسبب ذاتِ بابرکات خاتم الانبیا کے دین کو ایسا قوی دلیل اور ظاہر کیا کہ گویا کفر مٹ گیا ایسا ہی مہدیؑ سے بھی ہوا ہی کہ آپکی دلیل غالب اور مذہب حقہ کا غلغلہ اطراف واکناف مین مشہور ومعروف ہی چنانچہ تین سو تیس ۳۳۰ برس کے آگے اہل مکہ مہدویہ کے قتل پر فتوی دیئے تھے اور حیدرآباد کی شہادت کا واقعہ بطریق اخبارات انگریزہ وفرانس وغیرہ کے ولایتون مین پہنچ گیا ہی اور اب بطفیل مسعود کے انشاء اللہ تعالی بہت دور دراز تک پھیل جاویگا اور یہی معنی زمین بھرنیکا ہی چنانچہ اللہ تعالی شعیبؑ کے امت کو فرمایا لاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا یعنے زمین درست ہوچکی بعد تم فساد مت کرو پس شعیبؑ پہ تو ان کے دو بیٹیون کے سواے کوئی ایمان نہین لایا تھا پھر اللہ تعالی مطلق زمین کی درستگی بیان کرنیکا کیا معنی اس سے معلوم ہوا کہ مراد اصلاح زمین سے اظہار دعوی شعیبؑ تھا اور مصنف سراج الابصار معترض کے جرح کے موافق فقط فقرہ ثانی بیان فرماے اور کلام معترض سے ظاہر ہی کہ فقرہ اول کی صدقیت ہمارے امامؑ کے لئے

مسلم سمجھا چنانچہ اُسی رسالہ مردودہ کے متعدد جا بونمین سیادت اور نام وغیرہ کا اقرار بھی کیا ہی اور قاضی منتجب کہ مشاہیر تابعین سے ہین اپنی کتاب مخزن الدلایل مین اس حدیث کو بتفصیل تام بیان کئے ہین کہ اول کتاب ہمارے امامؑ کے ثبوت مین تابعین سے وہی بنی ہی رجا بلکہ صاحب شواہد الولایت نے مان کا نام بھی الخ ہدایت یہہ کذب افحش از ما تقدم ہی صاحب مطلع الولایت یہہ لکھے ہین والدہ آنحضرت نیز عفیفہ صالحہ مدام شبخیز بود ہمہ شبی در ثلث اخیر معاملہ دیدند کہ آفتاب از آسمان در گریبان خود فرود آمدہ بالا سوی آسمان رفت و بروایتی ماہ از آسمان در گریبان خود فرود آمدہ بالا سوی آسمان رفت نام بی بی آمینہ بود و نام بی بی آغا ملک میان سید عثمان بعد معاملہ مذکور داشتند انتہی پس دیکھئے کہ صاحب شواہد نے ہی لکھا ہی کہنا کتنا برا جھوٹ ہی اسپر یہہ بھی آپ لگا دئے کہ صاحب مطلع الولایت فقط آغا ملک لکھا ہی دروغ بر دروغ انکی تحریر سب ایسی ہی ہی ہداہ اللہ الخیر رجا اُن کے مہدی نے کبھی یہہ دعوی نہ کیا ہداہیت جواب اسکا خود مسعود کا اقرار ہی کہ اسی بحث مین اوپر گذرا یعنے لکھا ہی کہ غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُنکے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس غور کرین کہ باوجود مخالفت صریحہ کا ہیکو تسلیم کرتے خصوصًا فقرہ اول کو کہ جسمین اسم ابیہ اسم ابی داخل ہی اسی سے معلوم ہوا کہ ہمارے امامؑ کا دعوی اپنے باپ کا نام بھی عبد اللہ ہونے پر تھا کہ اس حدیث کو تسلیم کئے اور سید خان آپ کا عرف چنانچہ خود مسعود کا عرف زمان خان اور نام ابو رجا محمد اور اس خادم الفقرا کا عرف شاہ صاحب میان اور نام سید شاہ محمد اور عرف والد امجد قدس سرہ کا حضرت سید نمیان صاحب اسم مبارک سید احمد بلکہ ہمارے یہان آج سبہونکے نام ایسے ہی ہین اور یہ مسعود بن اولاد کے خود بخود رجا کا باپ کیونکر بنگیا لاکن انصاف نامے کے حوالے سے مسعود نے جو لکھا ہی اُسمین تبدیل و تحریف کیا ہی یعنے لکھا ہی کہ اُنہون نے جواب دیا کہ رسولؐ خدا کے باپ مرد کافر تھے انکا نام عبد اللہ کیون ہو سکتا ہی الخ یہہ سراسر تبدیل و تحریف ہی انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی پدر رسولؐ مرد کافر بود عبد اللہ چون باشد محمدؐ عبد اللہ ست مہدیؑ نیز عبد اللہ باشد امامؑ کے کلام مین عبد اللہ چون باشد سے مراد نام کی یعنے علمیت کی ہنین بلکہ عبد اللہ حقیقی سے غرض ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ای فی حزبی کما صرح فی الصراح یہہ فرمان اس مانند ہی کہ زنگی کا نام قمر ہو تو کسی نے کہا کہ زنگی سیاہ ست قمر چون باشد یوسف قمر است پس یہان تبادر ذہنی یہہ ہوگا کہ اُسکی علمیت کا انکار ہی کیونکہ یوسف قمر باشد سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ غرض متکلم کی وصف حاصلہ سے ہی نہ علمیت فاصلہ سے اسی لئے ہمارے امامؑ فرماے کہ محمدؐ عبد اللہ ست و مہدیؑ نیز عبد اللہ باشد علیہما السلام ایسا ہی اشارہ سہو کاتب سے بھی ہی کہ جناب رسالتمآبؐ آپ فرماے ہین اکتب ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددنا

عن البيت ولا قاتلناك ولكن اكتب محمد بن عبد الله فقال النبي والله انی لرسول الله وان كذبتمونی اكتب محمد بن عبد الله

بیت اللہ سے اور نہ جنگ کرتے تم سے اور لاکن لکھو محمد بن عبد اللہ پس فرمائے نبی نے قسم اللہ تعالیٰ کی ہے کہ مین سچا رسول اللہ تعالیٰ کا ہون اور اگر جھٹلاتے ہو تم مجھ کو لکھو محمد بن عبد اللہ

یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الصلح مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن الحکم کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی اور باب الکتاب

الی الکفار مین ابن عباسؓ کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی کہ رسولؐ ہرقل کو عنایت نامہ یون لکھوائے بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد الله ورسوله الی ہرقل الخ اور ہمارے امامؑ یون فرمانے کا موجب یہہ ہی کہ آپکو معلوم تھا کہ وہ سوال کرنیوالے کبھی

ایمان لانیوالے نہین فقط ارادہ انکا اعتراض والزام کا ہی اگر صاف فرماتے کہ میرے باپ کا نام بھی عبد اللہ ہی تو وہ اعتراض

کرتے کہ تم کو بادشاہت کہان ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سائلین اس امر کے تصدیق سے باز رہے ہین جیسا پیغمبرؐ سے ان

معجزون کے سائلین جو آگے قریب انکا ذکر آئیگا باز رہے اور اب بھی ویسا ہی حسود اور دوسرے منکرین کا مقولہ ہی اسلئے

ہمارے امامؑ نے کلام کو اسی پر قطع کئے چنانچہ اللہ تعالیٰ ازلی کافر رسولؐ سے معجزہ طلب کرنے سے حکم کیا قولہ تعالیٰ

واقسموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءتهم آية ليؤمنن بها قل انما الآيات عند الله وما يشعركم انها اذا جاءت لا يؤمنون وقوله تعالیٰ

ويقول الذين كفروا لولا انزل عليه آية من ربه قل ان الله يضل من يشاء ويهدي اليه من اناب قوله تعالیٰ قالوا لن نؤمن لك

حتى تفجر لنا من الارض ينبوعا او تكون لك جنة من نخيل وعنب فتفجر الانهار خلالها تفجيرا او تسقط السماء كما زعمت علينا

كسفا او تأتي بالله والملائكة قبيلا او يكون لك بيت من زخرف او ترقى في السماء ولن نؤمن لرقيك حتى تنزل علينا

كتابا نقرؤه قل سبحان ربي هل كنت الا بشرا رسولا قوله تعالیٰ وقالوا لولا انزل عليه آيات من ربه قل انما الآيات عند الله

وانما انا نذير مبين ایسے آیتونکو دیکھکر ازلی مومنین سمجھے یہ کفار ازلی کے لئے جواب ہی کہ معجزے دیکھکر بھی سحر اور

قوت شیطانی کا خیال کرتے اور اپنے کفر کو اور بڑہاتے ہین اور کفار کہے اور کہتے ہین کہ رسولؐ معجزے ہرگز نہ بتاے

کیونکہ آدمؑ کی پیدایش کے آگے لوح محفوظ مین لکھے ہوے یہہ آیات میرے پر نازل ہوتے ہین کرکے محمد صاحب کہتے

ہین پھر لوح محفوظ پر ان کے کہے موافق لکھا ہی کہ آپ فقط ڈرانے والے ہین معجزے طلب کئے تب بھی نہ بتاسکینگے یہی

جواب دینگے کہ معجزے بتانا اللہ تعالیٰ کا کام ہی مین فقط ڈرانیوالا ہون جیسا کہ باب دوم کے جواب مین اسمت عیسوی

کی کتاب سے حوالہ دیا گیا پس یہی حال منکران مہدیؑ موعود کا ہوا اور ہوتا ہی اور آیہ وجادلهم بالتي هي احسن پر عمل کرنا

اسی کو کہتے ہین کہ جیسے کو ویسا جواب پہنچے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یضل به كثيرا ويهدي به كثيرا اور ہمارے ہم نسب اور

تمہارے ہم مذہب میسور مین سید دستگیر صاحب وغیرہ کہ ان کے شجرات انساب مین بھی یہان عبد اللہ اور وہان

سید نعمت اللہ موجود ہی انکی مشیخت کو جد کا نام سید عبد اللہ یا سید نعمت اللہ بلکہ سید ہی ہونا ضرور تھا کہ اکثر مشائخین گیارہ

سالفین وموجودین شیخ اور ان کے خلفا ومریدین بہت سے سادات ہین اگر کہین کہ وہ بھی جعلی نسب بنالئے ہون

٥٨

ہم کہتے ہین انہیں پوچ کلامی ہی کہ اہل شجرات انساب متعددہ متفرق خاندان اور متوطن بلاد بعیدہ باین طور ہون
کہ ایک کی خبر دوسرے کو بے تلاش و تردد و تبلیغ محال رہے اور بعض مخالف مذہب بعض کے اُن مین ایسے بھی ہین کہ اسی کے
سبب سے ایک دوسرے پر حکم تکفیر کر سکتے ہین بطن اسفل سے اعلی تک اسما برابر علی الترتیب کیونکر بنا سکتے ہین پس ایسے امر قطعی
الثبوت کو وہمیات وخیالیات سے معارضہ کرنا جہالت ہی رجا حالانکہ محققین حضرتؐ کے والدین کے ایمان کے بھی قایل ہین الخ
ہدایت کلام مسعود سے صاف ظاہر ہی کہ محققین کا اتفاق اسپر ثابت نہین کیونکہ لفظ محققین کے ساتھہ جمہور یا سب
وغیرہ لکھتا البتہ لوگ گمان کرتے کہ شاید محققین کا اسپر اتفاق ہوگا مگر فقط لفظ محققین لکھنے سے معلوم ہوا کہ بعضی قایل ہین
اور حقیقت ایسی ہی ہی کہ نادر کسی نے اپنے حسن ظن سے لکھہ دیا ہی یہہ بھی مسعود کے لکھنے سے ظاہر ہی کہ سب متکلمین کا اتفاق
ہی کہ والدین جناب رسالتمآبؐ کے کافر ہین مشکات کے باب الزیارت مین ابی ہریرہؓ کی روایت سے ہی قال زار
النبیؐ قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی
فزوروا القبور فانہا تذکرۃ الموت رواہ مسلم اگر مرے بعد بھی ایمان درست ہو سکتا ہی تو ہر کافر مرتے ہی خبر ہو گی کہ اپنا مذہب
باطل ہی اور قیامت کے دن تو سب کہینگے ہم ایمان لاتے ہین پس سب کے سب مسلمان اور مومن ہی ہونگے اور اگر کہین
کہ عیسیٰؑ ہزارون برس کے مردے اٹھائے حضرت رسالت مآبؐ بھی ایسا ہی کئے ہون سلّمنا یہہ قدرت بعد رسول اللہؐ
کے کئی اولیا کو اللہ تعالی نے دیا ہی کہ جنکے نقلان مشہور ہین پس ایمان لانا ابو طالب اور آباء اعالی جناب رسالتمآبؐ
اور اصحاب وغیرہ کے لئے بھی یہہ گمان ہو سکتا ہی یہہ محال ہی کہ سب پر ظاہر ہو سکتا ہی فاما ایک نکتہ اسمین اور ہی
کہ محققین جانتے ہین ہمارے امامؑ فرمائے کہ محمد عبد اللہ ہی اور مہدی بھی عبد اللہ رہنا عبد اللہ محققین کی اصطلاح مین
فرد وقت کا نام ہی کہ قطب المدار اُسکو کہتے ہین اور اسکو قطب الواحد بھی بولتے ہین لاکن ابتداء انشاء انسانی سے انتہا
تک محمد جمیع اقطاب روح محمدی ہی چنانچہ یواقیت کے ۴۵ مبحث مین لکھتا ہی اما القطب الواحد الممد لجمیع الانبیاء والرسل والاقطاب
من حین نشاء الانسانی الی یوم القیامۃ فہو روح محمدؐ فافہم اور ۴۳ مبحث مین لکھا ہی قال فی الفتوحات فی باب السبعین و
مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبد اللہ الخ ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر وقت قطب المدار کا نام عبد اللہ
ہی اور آدمؑ سے لیکر آخر زمانے تک قطب ممد جمیع الاقطاب روح محمدؐ ہی کہ جسکے لئے آپ نے فرمائے اول ما خلق اللہ
روحی کہ وہی باطنیت ذات مصطفیؐ اور ذات مہدی موعودؑ ہی کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین ہوگی
باب اول عقیدہ یازدہم وجہ ہم مین بھی گذری ہی **تیسری دلیل کا ثبوت** رجا یہہ حدیث اگرچہ مہدوی
اپنے مہدئی کے واسطے شاہد اور دلیل ٹھہراتے ہین الخ **ہدایت** مسعود کا اعتراض اس دلیل مین بچند وجہ بیجا ہی

۵۹

اول لفظ سود کو جو مانند نور اور طول کے اور معنے مین سرداری کے ایسا مشہور ہی کہ اکثر مقام مین بھی معنی مستقیم ہوتا ہی صاحب صراح عود مین لکھا ہی عود العضاره دیرینه و مهتر قدیم یقال سود و عود چنانچه سودت بالضم بھی سرداری ہی جیسا منتخب وغیرہ مین ہی اور سیاق و سباق حدیث سے معنی سیادت کا بہت مناسبت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفے کے ساتھہ سرداری یعنے سیادت کے نشان چاہئے نہ کالے پیلے چنانچہ اللہ تعالی کے بہت خلیفون کے ہمراہ مومنین بھی زیادہ تھے چہ جائیکہ نشان ہون اور کالے نشان اللہ تعالی کے خلیفے کی علامت ہونا کچھ امر عجیب و بزرگ نہین بلکہ امر بزرگ و عجیب سیادت کے نشان ہونا ہی پس معنی یہہ ہوا نشان ایسے کہ سید ہون یعنے سیادت کے نشان جو خلق حسنه مرضیه وغیرہ ہی جنمین ظاہر ہون اور دوسرا یہہ ہی کہ قد جاءت من قبل الخراسان یعنے آوین ابتدا کی طرف سے خراسان کے رسول جو فرماے اس آنے کو ہند کی طرف آنا مقرر کر لیا بفحواے حدیث سے صاف پایا جاتا ہی کہ مراد فرمان رسول کی خراسان کی ابتدا کی طرف سے عرب طرف آنیکی ہی کہ جہان جناب رسالت مآب تشریف رکھتے تھے چنانچہ حدیث ابو نعیم سے صاف ظاہر ہی کہ من قبل المشرق فرماے ہین یعنے ہند کہ من قبل الخراسان اور عرب سے مشرق کی جہت مین ہی پس آنا ہند سے مکہ معظمہ طرف ثابت ہوا چنانچہ دستور ہی کہ متکلم کسی کو کہے فلان فلان طرف سے آوے تو اس سے ملنا پس آنیکی جاے مقر متکلم ہی نہ جہت مخالف مثلا کسی مبئی والے نے کہا کہ قبل مشرق سے فلان آتا ہی اس سے ملو پس کوی نیدری کہہ سکتا ہی کہ مراد اس سے بندر طرف آنا ہی بلکہ یہہ آنا مبئی مین ہی جسکو تمیز تعیین جہت مبینہ ہو کہ اتنا صاف بیان ہی پھر غوامض حدیث کیا خاک سمجھے اسپر روایت ثانی مین جو ابو نعیم سے ہی کان وجوہہم زبر الحدید کہ صفت الرایات السود کی واقع ہی اگر کالے نشان اسکا معنی کرین وجوہہم کی ضمیر جمع مذکر کا مرجع کون ہی پس صحیح معنی اسکا یہہ ہی جب آوین نشان ایسے کہ وہ سید ہین قبل مشرق سے کہ ہین ذاتین انکی لوہے کے ٹکڑے جیسا اللہ تعالی فرمایا لا یخافون لومة لائم اور روایت اول مین بھی یہی معنی ہی جب دیکھو تم نشان ایسے کہ وہ سید ہین آوین قبل خراسان سے پس آؤ تم انمین یعنے اتباع کرو اور یہہ خبر اسیوقت صادق ہوی کہ ہمارے امام بیت اللہ مین دعوت کئے نہ یہہ کہ خراسان سے ہند کو آنے رسول فرماے ہین جیسا مسود سمجھا ہی ایسے ایسے دلایل واضح مین تحریفات و تبدیلات کرنے جسکو اندیشہ ہو دوسرے مواضع مین کیا کیا نکریگا پھر کہتا ہی کہ مہدویہ معنی حدیث مین غلطی کرتے ہین ای انصاف والو نظر کرو کون غلط گو ہی اور حدیث ابن ماجه کی صحت کے لئے مسود لکھا ہی کہ بہت حدیثون مین آیا ہی قبل خروج امام مہدی فرات کی ندی مین سونیکا پہاڑ کھلیگا اور اسپر ابو نعیم امام احمد طبرانی بخاری مسلم کی تحقیق بیان کیا کہ اسپر جنگ ہوگا اور امام مہدی کے سبب سے اسکی صلاح ہوگی یہہ بات سراسر کذب فاحش ہی بلکہ بخاری و مسلم وغیرہ سے یہی ثابت ہی کہ سونے یا چاندیکا پہاڑ فرات مین نکلکر اسکے لئے جنگ

ہوگا ایک مرد کہ عترت رسول سے ہوگا اُس سے اسکی صلح ہوگی مگر یہہ روایت جو تسوید مسود مین ہی از روے سند کے ضعیف
و بے اعتبار ہی اس تقریر سے کہ ابتدا مین اسی باب کے حدیث کی سند کے بیان مین گذری کیونکہ بہت احادیث اسکو
معارض ہین چنانچہ اگے مذکور ہونگے **چوتھی دلیل کا ثبوت رجا** یہہ روایات مسلمان کی الخ **ہدایت**

اُلٹی سمجھ والے ایسا ہی کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبثت لایخرج
الا نکدا یعنے اچھی زمین سے موذ اچھا اُگتا ہی اور بُری زمین سے بُرا الغرض مسود کے اس کلام کا مطلب کچھ معلوم ہوا
کہ لکھا ہی مہدی موعود جوان عالم شباب مین ہونگے اگر مراد مہدویت مانند نبوت کے حاصل ہونے سے ہی تو خود اسکے
کلام کا خلاف ہوا کہ بعد چالیس برس کے سن کہولت مقرر کیا ہی اگر مراد مہدویت شباب مین حاصل ہونے سے ہی تو رسول
کے فرمان کا خلاف ہوا کہ علاماً شاباً حدثاً فرماے ہین پس ضرور ہی کہ مہدویت لڑکپن سے ثابت ہو جیسا ہمارے امامؑ کی
مہدویت کے ثبوت کا مسود سرکا متعصب مقر ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور اس بحث مین بھی شواہد الولایت وغیرہ
کے حوالے سے ذکر کیا ہی پھر اپنی تیری سمجھ سے لکھا ہی کہ اُن کے مہدی نے جسوقت اُنتھونسواں سال شروع ہوا دعوی
مہدویت کا کامل کیا الخ بلکہ اسی مقولے سے ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ اسکے آگے ہی دعوی کئے ہین مگر مسود اپنے
فہم سقیم سے اسکو ناقص سمجھا ہی رجا مہدی جوان کا انکار بری بلا ہی الخ **ہدایت** اگرچہ عقلمندون کو
اتنا ہی بس ہی جو گذرا مگر مسود سرکے لوگون کو سمجھانے کے لئے لکھا جاتا ہی کہ مسود باب دوم کی ابتدا مین لکھا ہی
بارا سال کی سن مین خضرؑ اور شیخ دانیالؒ امامؑ کو مہدی موعود جانکر تلقین ہوئے اور داناپور کے جنگل مین دو آدمی
تصدیق کئے کرکے اسی بحث مین لکھا ہی ہمارے یہان اُسوقت تین آدمی کی تصدیق کی روایت ہی کہ سن شریف
اُسوقت کچھ اوپر بتیس کا ہی بہر کیف ہمارے امامؑ کو اس نے جو شیخ کبیر لکھا ہی اسکا کذب و تعصب سمجھنے بس ہی کیونکہ عرب کی
لغت مین شیخ کبیر اُسے کہتے ہین کہ جسکی فارسی پیر کہنہ اور ہندی کھکریا بہت بوڑھا ہی کہ فقہا کی اصطلاح مین اسکو شیخ فانی
کہہ سکتے ہین جیسا اللہ تعالی شعیبؑ کے بیٹیون اور یوسفؑ کے بھائیون اور ذکریاؑ کے مقولے سے خبر دیتا ہی کہ کہے
ابونا شیخ کبیر اور فرمایا فقالوا یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا اور فرمایا وقد بلغت من الکبر عتیا یعنے موسیٰؑ شعیبؑ کے
بیٹیون سے پوچھے کہ تم اپنی بکریونکو پانی کیون نہین پلاتے تو جواب دئے کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا از کار رفتہ ہی اور
یوسفؑ اپنے بھائیون سے مکر کرکے اپنے سگے بھائی کو لے لئے تو بھائیون نے کہے کہ ای عزیز اسکا ایک باپ ہی
بوڑھا بڑی عمر والا اور ذکریاؑ کو جب بشارت بیٹے کی ہوئی عرض کئے کہ مین بہت بوڑھا ہوگیا ہون کیا مجھے اولاد اسی حالت
مین ہوگی یا پھر جوان ہونگا لاکن امر عجیب یہہ ہی کہ مسود خود لکھتا ہی وفات کے وقت جناب امامؑ دو موئیہ تھے الخ

جیسا رسولؐ کو بھی حین وفات سفید بال پیدا ہوئے تھے پس حدیث مین یہہ ذکر تو نہین کہ مہدی جوان ہی جہان سے
انتقال کرے طرفہ تر یہہ ماجرا ہی فرمان رسولؐ کا دلالت کرتا ہی سن وجود وظہور مہدویت کو اور مسعود کی تقریر حین
وفات مین ایسی سمجھ پڑا کہ منصف بھی جان لئے ہین یہہ بیت مسعود کے حسب حال ہی ؂ ثنائے خود بخود کردن نمی زیباست
ای صاحب کہ چو زن پستان خود مالد حظیظ نفس کی پایہ کو ای منصفو احادیث مذکورہ سے یہہ ثابت ہی کہ سن علامیہ
سے مہدی موعودؑ کی مہدویت ظاہر ہوا اور ہمارے امامؑ کی مہدویت بھی ویسی ثابت ہی کہ مسعود سر ہیکا متعصب لکھا ہی
ایسے دعوے تو ان کی کتابون مین وقت پیدائش سے منقول چلے آتے ہین الخ پس معنی خبر متواتر کا یہی ہی اب مسلمانونکو
چاہئے کہ مسعود کو کسی حدث کے انتظار پر چھوڑ کر باتباع احادیث ہمارے امامؑ کی تصدیق کرین اور اس الٰہی سمجھ کے
تابع نہووین کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء کذلک یجعل اللہ الرجس
علی الذین لا یؤمنون **دلیل پنجم کا ثبوت** رجا تصحیح نقل کی الخ **ہدایت** دلایل کے صحت کی
حقیقت یہہ ہی کہ اکثر کتب ہاتون سے متعصبین محرفین کے بگڑ گئے ہین مگر صحیح نسخے سے کوئی دلیل لیا ہو تو معترضونکو
بتانے کتاب لیکر کہان کہان پھرینگا کتابون کے بگڑنے کی دلیل برواقیت کے فصل اول مین لکھا ہی وقد دس الزنادقۃ
تحت وسادۃ الامام احمد بن حنبل فی مرض موتہ عقاید ازایغۃ ولولا ان اصحابہ یعلمون منہ صحۃ الاعتقاد لافتتنوا بما وجدوہ
تحت وسادتہ وکذلک دسوا علی الشیخ الاسلام مجد الدین الفیروزابادی صاحب القاموس کتاباً فی الرد علی ابی حنیفۃ
وتکفیرہ ودفعوہ الی ابی بکر بن الخیاط الیمنی اللغوی فارسل یلوم الشیخ مجد الدین علی ذلک فکتب الیہ الشیخ مجد الدین ان کان
بلغک ہذا الکتاب فاحرقہ فانہ افتراء من الاعداء وانا من اعظم المعتقدین فی الامام ابی حنیفۃ وذکرت مناقبہ فی مجلد
کذلک دسوا علی الامام الغزالی عدۃ مسایل فی کتاب الاحیاء وظفر القاضی عیاض بنسخۃ من تلک النسخ فامر باحراقہا
وکذلک دسوا علی انا فی کتابی المسمی بالبحر المورود جملۃ فی العقاید الزایغۃ واشاعوا تلک العقاید فی مصر ومکۃ نحو ثلاثین سنۃ
وانا بری منہا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ زندیقون نے امامؒ احمد کے مرتے دم بد اعتقادیان انکے سرانے لکھ رکھے اور صاحب
قاموس کے نام سے ایک کتاب امام اعظم رح کی تکفیر مین لکھ کر ابی بکر رح کے نزدیک روانہ کئے انہون نے اونکو ملامت
کیا تو انہون نے کہا کہ مین امامؒ کا معتقد ہون تم اوسکو جلا دیا احیاء العلوم مین بھی چند مسئلہ درج کرنے سے قاضی عیاض نے
ویسے کتب کو جلوایا اور میری کتاب بحر مورود مین بھی بد اعتقادیان لگا کر مصر و مکے مین شہرہ دیئے انہی لوگون نے اعتقادیات
مین باوجود مصنف رہنے کے جو چاہے بنالئے یہہ کتب تو سیکڑے برسون سے مدعیون کی تحریر و تنظیر و تصرف مین ہین
کیا عجب کہ بناوین آپسر یہہ بھی دلیل ہی کہ خود ہمپر تحریف کا الزام دیتے ہوے بعض احادیث مین مثل حدیث ابطال صدقتین

٩٣

صدیق ولایت کہ دلیل ہشتم مین ۹۸ صفحے پر لکھا ہی کیا کچہ قطعہ و برید معنوی کیا اور اُسکا ذکر دلیل ہشتم مین بھی ہوگا
انشاء اللہ تعالی رجا اگر کوی صلت کو بھی پہنچے اس منقول عنہ کی تجویز و تحسین ہو دیگی ہدایت مسود باب چہارم
کی تقریر جو لکھا ہی شاید اسوقت اسکو یہہ بات یاد نہ تہی کہ تحسین اولیاء اللہ بکار آمدنی نہین پس یا یہہ کہنا غلط ہوا
کہ تحسین اولیاء اللہ غلط ہی یا وہ کہنا کہ حضرت خواجہ محبوب سبحانی کے لئے لوگون نے تحسین کیا اب ہم کہتے ہین کہ اولیاء اللہ
کے اخبار بھی اللہ تعالی کی تعلیم سے ہین اسی لئے صادق ہوتے ہین بخلاف قیاس علماء ظاہر کے یواقیت کے ستائیسوین
مبحث مین ابو تراب نخشبی کے حوالے سے لکھا ہی قال ولوان ہولاء المنکرین ینصفون لاعتبروا فی نفوسہم اذا نظروا
فی الآیۃ بالعین الظاہرۃ التی یسلمونہا فیما بینہم فیرون انہم یتفاضلون فی ذلک ویعلو بعضہم علی بعض فی الکلام فی معنی
تلک الآیۃ مثلا ویقر الفاضل منہم بفضل الافضل والقاصر بفضل غیر القاصر فیہا وکلہم فی مجری واحد ومع ہذا التفضیل المشہود
لہم فیما بینہم ینکرون علی اہل اللہ اذا جاؤا بشیٔ مما یغمض عن ادراکہم وذلک لانہم یعتقدون فیہم انہم لیسوا العلماء وان العلم
لایحصل الا علی ید المعلم المعتاد فی عرفہم وصدقوا فان اصحابنا ما حصل لہم العلم الا بالاعلام الروحانی الربانی فہم عاکفون
علی حضرتہ ینتظرون ما یفتح اللہ بہ علی قلوبہم قال تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان وقال تعالی علم الانسان مالم یعلم وقال
فی حق الخضر وعلمناہ من لدنا علما فصدق المنکرون فیما قالوا ان العلم لایکون الا بالتعلیم واخطاؤ فی اعتقادہم ان اللہ تعالی
لایعلم من لیس بنبی ولا رسول وقال اللہ تعالی یوتی الحکمۃ من یشاء والحکمۃ ہی العلم وجاء بمن وہی نکرۃ لکن لما آثر ہولاء المنکرون
الدنیا علی الآخرۃ وآثروا ما یتعلق بجانب الخلق علی ما یتعلق بجانب الخالق وتعودوا اخذ العلم من الکتب وافواہ الرجال الذین
من جنسہم وراؤا فی زعمہم انہم من اہل اللہ تعالی وامتازوا عن العامۃ حجبہم ذلک عن ان یعلموا ان للہ عبادا تولی تعلیمہم فی
سرایرہم علی ید ملک الالہام فعلمہم معانی کلامہ وکلام رسلہ اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ علماء ظاہر اولیاء اللہ کے کلام
کو نا سمجہ کر انکے علم کے منکر ہوتے ہین اور کہتے ہین آیات واحادیث کا معنی کسی ظاہری عالم سے سیکھے بغیر حاصل نہین ہوتا
یہہ غلط ہی اولیاء اللہ کو اللہ تعالی آپ تعلیم کرتا ہی جیسا انبیا اور رسولون کو تعلیم کرتا ہی کسلئے کہ اللہ تعالی قرآن مین
فرماتا ہی کہ دیتا ہی اللہ تعالی علم جسکو کہ چاہتا ہی اور علماء ظاہر آخرت کو چہوڑ دنیا مین گرفتار ہو کر کتابون سے اور اپنے
سریکے آدمیون سے علم حاصل کرکر عام لوگون مین اپنی بڑائی کرتے ہین اور اپنے کو اللہ والے یعنے حق پر ہین سمجھتے ہین کہ یہی
سمجھنا انکو اسبات کے جاننے کے لئے پردہ ہوا ہی کہ اللہ تعالی کے ایسے بندے بھی ہین کہ وہ اللہ تعالی سے چھپی تعلیم
پاتے ہین یعنے جانتا پنا انکا اللہ تعالی اور رسول اللہ کے کلام کا معنی ہی اور کہنا عین انکا کلام اللہ اور کلام رسول اللہ
ہی انتہی الغرض جو علما کہ ظاہر حدیث کے موافق معنے کئے انکا قیاس غلط ہوا اور جو اللہ تعالی سے تعلیم پا کر معنی بیان کئے

انکا معنی سچا نکلا اور اسپر عجب یہہ ہی کہ مسود قولہ تعالی یسئلک الناس عن الساعۃ الایۃ کے معنی مین لکھہ دیا ہی کہ انما کلمہ حصر ہی
یعنے اس کلمے کی اس آیت مین آنے سے یہہ بات واجب ہی کہ قیامت کے علامات کا علم سواے خدا کے دوسرا نہ جانے
چنانچہ تفصیلا علامت قیامت امام مہدی کا ظاہر ہونا اور دجال کا نکلنا الخ لکھہ کر لکھا ہی کہ اسمین سے کسی کی تاریخ
سواے خدا تعالی کے کسیکو معلوم نہین ہی پھر ایک ورق کے بعد اسی بحث مین لکھتا ہی کہ مگر انبیا و رسولونکو اسیکی تعلیم
و وحی سے جو کچہ معلوم ہوتا ہی وہ بلا شبہ صحیح ہی پس یہہ دونون کلام اسکے آپسمین نقیض ہین کیونکہ جب قید توٹ گیا
پھر معنی اول مسود کا باقی نہ رہا غرض یہہ وہی حجاب دنیا پرستی ہی کہ جسکو صاحب یواقیت بیان کیا کہ مسود کے
دلپر اللہ تعالی نے نازل کیا کہ کہدیا اللہ تعالی کی تعلیم سواے انبیا اور رسولون کے دوسرے کو نہین ہوتی اور محققین
سنت و جماعت کہتے ہین کہ اولیا اللہ کو بھی تعلیم اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی کہ وہ بھی صحیح ہی اسی لئے جلال الدین
وغیرہ کہ تابع اپنی عقل کے تھے انکا قیاس غلط نکلا اور انکی اتباع درست نہین اور جو دسوین صدی کا قید کئے ہین سو
اہل باطن ہین اونکی اتباع عین اتباع رسول اللہ صلعم کی ہی چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث مین شیخ وغیرہ کے حوالے سے
لکھا ہی فعلم ان من کان معلمہ اللہ تعالی کان احق بالاتباع ممن کان معلمہ فکرہ ولکن این الانصاف اور باقی دلایل اسکے کہ
پس معلوم ہوئی یہہ بات کہ جسکا معلم اللہ تعالی ہو سو ہی حق والا ہی اتباع کو اس سے جسکا معلم اسکا اسکی فکر ہو لیکن انصاف کہان ہے
غیبی اخبارات مین پیروی اولیا کی صحیح اور پیروی علماء ظاہر کی ممنوع ہی مسود کی بد خلقی ہفتم مین لکھے جائینگے انشاء اللہ تعالی
حاصل کلام مسود کی غرض یہہ ہی جو کہ تاریخ خروج امام بیان کیا مخطی اور جوکہ بیان نہین کیا اور کہا کہ معلوم نہین کب
خروج ہی مصیب ہی اب ہم کہتے ہین جب کسی امر کے ظہور کے وقت مین علما کو سکوت ہو اگر کوئی قیاسا یا کشفا یا مشاہدۃ
من اللہ تعالی تاریخ بیان کیا پس اسکی غلطی و صحت موقوف رہی ظہور یا عدم ظہور پر اس امر کے تاریخ متعینہ مین مثلا کسی
ولی نے کوئی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تاویل کے طور پر کہا کہ فلان واقعہ فلان تاریخ مین ہوگا بعد چند آدمی اوسی تاریخ
مین اوس واقعے کے ظہور کی گواہی بھی دیوین تب بھی وہ اوس منقول عنہ کی تجویز بے اعتبار کہنا فقط تعصب و جہالت
ہی الغرض تقید تاریخ خروج مہدی عم مین خلاف ہی چنانچہ مسود بھی نقلا و اصالتا بیان کیا لاکن اسپر قطعیت نہین کہ
سب اقوال کلیتا غلط ہو جاوین جیسا جناب ولایت مآب کا فرمان کہ مسود جسکو دلیل دوازدہم مقرر کیا اور اسکا
ثبوت مع دلایل دیگر اسی جاے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور عبد الرزاق کاشی رح تاویلات القرآن مین
قولہ تعالی ان ربکم الذی خلق السموت والارض فی ستۃ ایام کے نیچے لکھتے ہین ای اختفی فی صور سماء الارواح
وارض الاجساد فی ستۃ الاف سنۃ لقولہ تعالی ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ای من لدن خلق آدم
الی زمان محمد لان الخلق ہو اختفاء الحق فی مظاہر الخلقیۃ وہذہ المدۃ من ابتداء دور الخفاء الی ابتداء ظہور الذی

ہوز مان ختم النبوۃ وظہور الولایۃ کما قال ان الزمان قد استدار کہیئۃ یوم خلق اللہ تعالی فیہ السموات والارض لان ابتدا

الخفاء بالخلق انتہاء الظہور فاذا انتہی الخفاء الی الظہور عاد الی اول الخلق کما مر و تتم الظہور بخروج المہدی فی تتمۃ سبعۃ

ایام ولہذا قالوا مدت الدنیا سبعۃ الاف سنۃ اسکا خلاصہ یہہ ہی اللہ تعالی چھے دن مین دنیا کو پیدا کیا سو ظہور تمام دنیا چھے ہزار برس مین ہوکر ساتوین ہزار کے ابتدا مین خاتم نبوت اور ساتوین ہزار کے آخر مین خاتم ولایت کاکہ وہی مہدی موعود ہی ظہور ہوناہی اور ایسی ہی تحقیق شیخ اکبر کی تفسیر مین بھی ہی پس معلوم ہوا کہ ابتدا و انتہاء دایرہ وجود انسانی ظہور خاتم ولایت محمدیہ ہوا کہ باطن خاتم النبی ہی یعنی مہدی موعود اسکی توضیح و تفصیل معہ دلایل دیگر باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور حدیث النبی لایمکث فی قبرہ الف سنۃ سے بھی خروج مہدی مراد ہی کہ باطن خاتم انبیا ہی اگرچہ اسکی صحت و معنی اور تحقیق مین لوگون کو شبہہ ہوا چنانچہ بعضے دسوین صدی کے قریب والے اور موجودین علما و مشایخین مانند تقی الدین ابی منصور اور عبد الوہاب شعرانی بھی دسوین صدی مین بسبب غربت و اضمحلال دین کے وقت خروج مہدی قرار دئے ہین کہ تفصیل اسکی دلیل دوازدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی لاکن اقبال و انکار بعد خروج موقوف اطلاع اور تقدیر پر ہی جیسا کہ رسول کے لئے بھی علماء قریب و ہم زمان اہل کتاب الباہی کئے ہین بجز کیف جنکے قسمت مین ایمان ہو بعون الہادی الموصل الی المطلوب تصدیق سے باقی نہین رہتے ہین و جو

لکل قوم ہاد رجا اس مقدمے مین آجتک حضرت رسالت سے کوئی روایت ایسی ثبوت کو نہ پہنچی الخ **ہدایت**

بعض احادیث کہ جنمین تاریخ خروج بیان ہی ابھی مذکور ہوئے اور آیندہ بھی لکھے جاوینگے خصوص دلیل دوازدہم مین باایں بطور قطعیت رسول سے تاریخ خروج مہدی کے عدم ذکر کا دعوی کرنا محض ضلالت و عین جہالت ہی فاما علماء ظواہر کی سند پر ہی حدیث کی صحت منحصر نہین ایسے امور غیبیہ مین اتباع اولیاء اللہ کی لازم بلکہ واجب ہی کہ یہہ آیات و احادیث اور اونکے معانیون کو جناب باری جل جلالہ اور خاتم النبی صلعم سے تحقیق کرلیتے ہین گو کہ اہل ظواہر کو انسے مخالفت ہو یواقیت کے ۷۰ مبحث مین لکھاہی قال الشیخ محی الدین فی الباب الثالث والسبعین من الجواب السابع والخمسین

وقد وقع لنا التکفیر مع علماء عصرنا لما صححنا لبعض احادیث قالوا بضعفہا ونحن نعذرہم لانہ ماقام عندہم دلیل علی صدق

کل واحد من ہذہ الطایفۃ وہم مخاطبون بغلبۃ الظن وانہم دفوا النظر جاہم حقہ لسلموا لہم حالہم کما لیسلم الشافعی للحنفی خلاصہ

اسکا یہہ کہ شیخ فرماتے ہین مین بعضے ایسی حدیثون کی صحت کیا کہ جنکو علماء ظاہر وقت ضعیف جانتے تھے پس وے مجھے کافر کہے تو مین انکو معذور رکھا کیونکہ ہر طایفہ اپنی دلیل کو سچی جاننے سے دلایل ہر ایک کے ظنی ٹھہرے اور وہ بعنوبر دیکھتے تو تسلیم کرتے جیسا شافعیہ حنفیہ کی تسلیم کرتے ہین اور بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین کہ تم میت سے میت علم

۹۵

سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی میں چھپوا کر ملک بہ ملک مشتہر کیا جواب میں بھی کہین سے جواب نظر نہ آیا جامع میں نہ سما کر رسالہ شہابات الفتاوی رد میں فتوی شیخ ابن حجر مکی وغیرہ ائمہ مذاہب اربعہ کے اور رسالہ معارضہ ارادیات سنہ ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی میں چھپوا کر بنگلور میں چھپوا کر دہلی و لکھنؤ وغیرہ دکن میں بھیجا شروع کیا اور ایک رسالہ اپنے اعتقادیات

سیکھتے ہو اور ہم اپنا علم حی لایموت سے لیتے ہین اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ آپ تو عدم صحت تاریخ کے قایل ہو اور
ہمنے تو ثبوت تاریخ کی صحت بتا دیا پس کہو کہ آپ کس دلیل پر انتظار کرتے ہو ورنہ آپکا تعصب صاف ظاہر ہی **شعر**
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ☆ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ☆ **فی ن**ی ہیر تا بر ہی ای حسود کین رنجیست ☆ کہ از مشقت
آن جز بمرگ نتوان رست ☆ **رجا** تو مہدی لغوی کا بیان اس واہیات سے الخ **ہدایت** آدمی کو عداوت
ہو تو عقل بجا نہین رہتی چنانچہ مسود کا حال یہان ایسا ہی ہی الغرض مراد اس تقریر سے تقریر اسمی وعددی ہی نہ تعین زمانی

جیسا اللہ تعالی اگلے پیغمبرون کو پیچھے اور پچھلے پیغمبرونکو آگے ذکر کیا ہی قولہ تعالی ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب کلا ہدینا و

نوحا ہدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وہارون وکذلک نجزی المحسنین وذکریا ویحیی

وعیسی والیاس کل من الصالحین واسمعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین اور طرفہ دلیل بلادت مسود یہہ ہی
کہ بعضے ائمین اولاد فاطمہؓ سے بھی نہین ہین الخ لکھ دیا ہی واے برین نادانی کہ اُسنے لفظ لغوی کو بھی نہ دیکھا کہ سید ہون
یا نہون مگر عجب عجبات سے ہی کہ آپ نے یہان نام پر لحاظ نفرماے کہ یہہ بھی آپکا حق تھا جیسا آپکی دلیل کجفہمی یہہ بھی
ہی کہ لکھ دیئے ہین کہ اگر حضرت رسالت پناہؐ کو ٹھراے الخ واہ کیا خوش فہمی ہی انہون نے تو نوکے نوگن دیا کہ پھر حاجت
تقریر غیر کی نہ ہی پھر کیا ائمین ایک کم کرتے ہو یا نو کو دس لغوی کرتے ہو مرحبا اس نکتہ دانی پر علماء ربانی سے مقابلہ ہی
واہ کیا تقریر ہی اعتراض ایک کے کلام پر اور استفسار دوسرے سے **رجا** محاورہ عرب وعجم کے خلاف ہوجائیگا الخ
ہدایت اور یہ معنی فہمی کی تقریر تھی اب مسود کے لغت دانی کی تحریر ہی اُنکا معنے مین تو سلیقہ ظاہر ہوا اب لغت دانی
کا طریقہ دیکھئے مسود جیسا علوم دینیہ مین قاصر ہی ایسا ہی علم لغت وغیرہ مین بھی ہی یعنے راس کبھی معنے مین ابتدا کے
خاص ہوتا ہی جیسا عدکلامک عن الراس سخن خود از سر گوی اپنی بات کی پہلی سے بول چنانچہ شعر سعدی رح **ع** سخن را
سر است ای خردمند وبن ☆ میاور سخن درمیان سخن ☆ یہان معنی انتہا کا ہرچند لغت اور محاورے مین درست نہین اور
کبھی معنے مین انتہا کے جیسا مسود کے مثالین سواے حدیث ترمذی کے کس لئے کہ معنی حدیث کا خلاصہ یون ہی کہ رسولؐ
فرماتے ہین کہ آجکی تمہاری رات مین مین دیکھا تم سب کو کہ سو برس کے تمام تک جو کہ زمین پر ہی زندہ باقی نرہے کا لیکن یہان
بھی شمول عامہ ہی کہ اس رات کے بعد سے آدمی مرتے مرتے سو برس کے تمام تک سب تمام ہوگئے اگر اس حدیث
مین راس کا معنی انتہا کا لین تو یہہ قباحت ہی کہ انتہاء صدی آخر کا روز یا آخر کا مہینا یا آخر کا سال چاہئے سو خود
مسود کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ دو برس صدی کے باقی رہتے ہوئے سب تمام ہوچکے پس حدیث کا معنی آیت
کے موافق ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فلکم راس اموالکم یعنے تمکو تمہارا سب مال ہی باآین خود مسود لکھا ہی حدیث ابی داؤد میں

٦٦

لفظ کل مائۃ سنۃ کا عام ہی الخ مگر بسبب بعیث کے کہ لفظ مضارع ہی معنی ابتدا کی نادرست سمجھنا جہالت ہی کیونکہ یہان
مراد ہر صدی کے استغراق سے ہی نہ کل صدیون کے اور معنی ابتدا کا کسنے خاص کیا پس ہر سو برس کی ابتدا یا
وسط یا انتہا مین مجدد ہونا حدیث کا مفاد ہی چنانچہ امام سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھتے ہین لقولہ علیہ السلام الخلافۃ
بعدی ثلاثون سنۃ ثم یصیر ملکا عضوضا و قد استشہد علی رضی اللہ عنہ علی راس ثلثین سنۃ من وفات رسول اللہ صلعم پس اتفاق
اسبات پر ہی کہ جب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوچکے چھ مہینے تیس سال پورے ہونے باقی تھے سو امام حسن رضی اللہ عنہ پورے
کرکے چھوڑ دئے بلکہ مسود کا مقتدا عبد العزیز تفسیر عزیزیہ مین قولہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے نیچے لکھا ہی باقی ماند
درینجا شبہ و آن آنست کہ نزول قرآن در مدت بیست و سہ سال است و ابتدائے نزول آن در ماہ ربیع الاول سر سال چہلم
از عمر شریف نبوی علی صاحبہ افضل الصلوۃ والسلام انتہی پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ معنی ابتدا کا ہی کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفر کے مہینے مین ایک کم چالیس سال ہوچکے اور ربیع الاول سے چالیسوان سال شروع ہوا اب مسود کو
ضرور ہی کہ سر سال کا معنی عبد العزیز سے کہ مسود کے استاد دینی ہی قبر پر جاکر پوچھے کہ کیا آپ نے مجھے جھوٹا بنانے اپنی کتاب
مین ایسا لکھا تھا مسود کا حال ایسا ہی انا فی واد و شیخنا فی واد مسود نے فایدہ جلیلہ عمر دنیا مین الخ جو لکھا ہی اس سے
غرض اسکی یہہ ہی کہ عمر دنیا کو ابتداء ہبوط آدم سے انتہاء فنا بنی آدم تک سات ہزار برس کا تعین جنہون نے کیا غلط
ہی ہم اس قول کو تسلیم کرتے ہین کہ فی الواقع یہی امر یقینی ہی کہ ہم دیکھتے ہین آج بارہ سو اسی پر نو برس ہوچکے ابھی افنا
و اتمام کو معلوم نہین کتنی مدت باقی ہی فاما یہہ معجزہ ہی کہ حق تعالی دشمنون سے حق کو ثابت کرواتا ہی یعنے یہہ تقریر ہمارے
لکھنے کی خود مسود لکھہ دیا اصل سات ہزار برس ہین عمر دنیا کا حصر اس معنے پر ہی کہ اتمام و کمال و ظہور ولایت محمدیہ متعلق
ہی ولادت باسعادت اور فناء وجود پر جود عنصری خاتم ولایت سے کہ وہی مہدی علیہ السلام ہی سو ہوچکا جیسا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
مین منذ یوم خلقت سے مراد ابتداے ظہور فیض نبوت و ولایت ہی الی یوم افنیت سے مراد انتہا و کمال ظہور و ختم نبوت
و ولایت ہی کہ معنی ختم اور فنا کا ایک ہی ہی نہ دنیا کی پیدایش و فنا کیونکہ دنیا کی پیدایش کو لاکھون برس ہوتے ہین پس
ہبوط آدم علیہ السلام سے مراد جیسی خلقت دنیا کی ہی ویسی ختم ولایت محمدیہ سے فنا کی اور دوسرے احادیث و آثار اور اقوال بھی
سب اسی پر دال ہین چنانچہ اوپر اسی بحث مین شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی تحقیق اور تاویلات سے معلوم ہوچکا اسی لئے صاحب گلشن راز
فرماتے ہین ~~ع~~ کہ از موسی پدید و گہ ز آدم ہو الخ اور آیندہ دلیل دوازدہم اور باب ہشتم مین بھی اسکا بیان بخوبی ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ایک دن اللہ تعالی کے نزدیک ہزار برس کا ہی
یعنے عمر دنیا سے ساتوین روز مین کمالیت دین ہی پھر آگے اسکو بڑہا واہین باقی دنیا کے اتمام کے ایام اسی نسق پر

ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاست واعرض عن الاٰخرۃ فہو دجال اور اسکے نیچے دین کے امام کی تعریف

یون فرماتے ہین والامام الدین اذ ہو الذی یقتدی بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ تعالی کالانبیاء و الصحابۃ والسلف انتہی ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی جو کہ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کے ریاست کی طلب کرے دجال ہی اور جو دنیا سے پھر کر اللہ تعالی طرف رجوع کرنے مین اقتدا چاہیے مانند انبیاؑ اور صحابہؓ و سلفؒ کے امام دین ہی اب اہل انصاف کو چاہئے دجال دنیا طلب کی اقتدا چھوڑ کر امام دین کی اتباع کرین تاکہ راہ حق ملے اور ہمارے امام ع کے لئے خود مسود گواہ ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور دلیل دوازدہم کی انتہا مین لکھا ہی ترک و تجرد دنیا اور تاثیر وعظ و بیان ہمارے امامؑ اور انکے توابع کو حاصل تھا اور مسود عقیدۂ چہاردہم مین لکھا ہی مال حلال خواہ کروڑ ہا کا ہو وے جب اسکی ذکوۃ ادا ہوئی مابقی پاک ہوگیا اسکا رکھنا نہ گناہ ہی نہ کفر اور صحت اسکی خود قرآن سے ثابت ہی الخ یہہ اسواسطے

لکھا ہی کہ ہمارے امامؑ فرماتے ہین مرید مشغول دنیا کافر ہی اور حدیث ان اللہ عز و جل یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ الخ کو یہہ خادم الفقرا کتب مذکورہ مسود کے سوا فواتح مین جو مصنفات سے حسین بن معین الدین میبذی تلمیذ ملا جلال دوانی کے ہی دیکھا ہی کہ اسنے ابی حامد غزالیؒ کے احوالات مین امام عبد اللہ بن اسعد یافعیؒ سے اور اس نے شیخ ابن عساکر سے اسکی سند بیان کیا پس محل انصاف ہی ہر شخص جو کسی کتاب سے سند لاوے کیا وہ کتاب مسند بہ اپنی تصنیف مین درج کرے یا معترضونکو سمجھانے کتاب اٹھائے دربدر خانہ بخانہ پھرا کرے

دلیل ششم کا ثبوت

رجا ایک مقدمہ کئی حدیثون مین مذکور ہوتا ہی الخ **ہدایت** سچ ہی ایک مقدمہ کئی احادیث مین جب بلا تعرض مذکور ہوا اگر اسکی کثرت ایسی صحت کو پہنچے کہ محتمل کذب نہو تو متواتر ہی لفظاً یا معناً اگر اس مقدمے کے ساتھ دوسرے مقدمات بھی ہون مگر ان مین تعارض ہو تو جو مقدمہ کہ بے تعارض ہوتا ہی اسکے تواتر کا حکم کرتے ہین اور دوسرے امور بسبب تعارض کے ساقط الصحت ہوتے ہین جیسا فاطمیت مہدیؑ کی جو بہت سے مقدمات کے ساتھ احادیث کثیرہ مین بے تعارض مذکور ہی متواتر ہی بخلاف ان امور کے جو اس کے ساتھ مذکور ہین پس ایسا ہی بیعت رکن و مقام بھی احادیث کثیرہ مین بے تعارض مروی ہی بخلاف دوسرے مقدمون کے جو اسکے ساتھ مذکور ہین ایسا ہی حدیث قتادہ مین خروج مہدی کا مدینے سے بسبب تعارض احادیث صحیحہ کے ساقط ہی مثلاً خروج مہدیؑ خراسان اور مشرق وارد ہی کہ جیسا دلیل سوم مین مذکور ہوا کہ اسکی صحت کا خود مسود مقر ہی اور ایسا ہی لفظ کارہ بھی کیونکہ لفظ خروج دعوی پر دلالت کرتا ہی اور بہت سے احادیث صحیحہ دعوے پر دلیل ہین کہ رسولؐ فرمائے میری موافقت کریگا اور فرمائے جیسا ہم سے دین کھلا ہی ایسا اسکو کمال کو پہنچا ویگا علاوہ اسپر خود مسود دلیل پانزدہم کی روایت پنجم کے جواب مین لکھتا ہی

٦٩

سوال سوم

کہ مہدی بہت سے قلعے فتح کریگا بلکہ تمام جہان کا مالک ہوگا یہہ بین دعوی اور بین جنگ کے کیونکر متصور ہوتا
ہی الغرض جب ایسے مقدمات متعارضہ کسی ایک بے تعارض امر کے ساتھہ مذکور ہوان ساقط ہوتے ہین اور ایسا ہی
مسود اپنی خطاء دوم مین لکھا ہی سو حدیث نعیم بن حماد بھی اُن احادیث سے ساقط ہی جو دلیل سوم مین مذکور ہین
کہ اُن مین دعوی اور ظہور مہدیؑ کا قبل خراسان اور مشرق سے کہ ہند بھی اس مین شامل ہی وارد ہین عجب تر یہ ہی
کہ مہدی کو اپنی مہدویت کی خبر نہو اور لوگ معلوم کرلین فاما اونکا علم الہامی قطعی ہوگا یا نہوگا اول باطل ہی کہ علی
العموم علم الہامی قطعی ہو اور ثانی پر بیعت کرنا تو صریح البطلان ہی علاوہ برین اکثر حدیثون سے ثابت ہی کہ مہدی موعود
کی صحبت یکشب مین نامرد جوانمرد بن جاینگا سو مہدیؑ خود ڈر کر بھاگتے پھرین آخر لوگون سے ڈر کر بیعت لین یہ صاف .
جھوٹون کی وضع ہی کو کہ کسیکا نام بھی لکالین اور حاکم کی روایت مطابق ہی کہ اسمین مطلق بیعت ہی پس اب ثابت ہوا
کہ ابوہریرہ رضہ کی روایت بے تعارض ہی اور ابوہریرہ رضہ اُن سب راویون مین اثقی بھی ہین مگر مسود نے اسمین عجب
چوری کیا کہ لکھا ہی نعیم بن حماد نے ابی ہریرہ رضہ سے مختصر روایت کیا تاکہ عوام دھوکا کھاوین کہ شاید ابوہریرہ نے بھی
کچھ اور روایت کئے ہین اور خطاء سوم کا تعین سراسر مسود کی خطا ہی کہ نہ اسکا ثبوت دلیل حقیقت ہی نہ اسکا ابطال ابطال
مذہب کیونکہ وہ ایک مقدمہ متاخرین کے اقوال سے ہی فرضاً اگر ہم اسکو ثابت بھی کرین کچھ کارآمدنی نہین کہ یہہ دلیل ظنی
بھی نہین ہوسکتی فاما شاید کسی یک قاعدیسے اپنے نزدیک اُسکو تاریخ مقرر کرلئے ہون مثلاً تاریخ اول مین ایک لفظ
اُن زیادہ کرو تو دلیل تحقیق جملہ بھی ہی خطاء چہارم بھی ازان قبیل ہی لاکن بیان رکن و مقام کے درمیان سے مسود
مراد اوسط کی لیا ہی یا وسط کی معلوم نہوا کیونکہ لفظ درمیان عرف مین اسطور پر جاری ہی کہ کسی بڑے مقام مین کوئی
کسی جاے پر بھی رہے درمیان کہہ سکتے ہین مثلاً مقابر بادشاہون کے جو مکہ مسجد مین ہین اگر کوئی کہے کہ بادشاہ کی قبر
مکہ مسجد کے درمیان ہی کہ اسپر مین نے فاتحہ پڑہا تو یہہ کہنا جہالت ہی کہ مسجد نماز کی جاے ہی وہان قبر کیسا ہوسکتی ہی اور
کوئی اطراف حیدرآباد مین یا مکہ مسجد مین کہین بھی رہے بول سکتے ہین کہ وہ درمیان حیدرآباد کے یا مکہ مسجد کے رہنے والا
ہی چنانچہ فارسی مین بھی متعارف ہی کہ مثلاً فلان درمیان فلان مکان یا فلان شہر میباشد اس سے غرض کچھ بیچ کی
نہین اُس جگہہ مین کہین بھی رہے یہہ کہنا درست ہوتا ہی رجا کوی عاقل تسلیم نکریگا الخ **ہدایت** یہہ سخن از بس
غلط محض اور تعصب ہی کیونکہ ایک عالم اسمعیل نامی نے بارہا مدت تک مکہ معظمہ مین اپنے مذہب کا دعوی کرتا رہا کسی نے
اسکا متعارض نہوا مگر اہل خراسان اسکو قتل کئے پھر ہمارے امامؑ کے متعارض نہونا کیا عجب کہ آپ کی تو اہل خراسان تصدیق
کئے اور مطیع ہوئے ہین چنانچہ وفات امامؑ کا اسی ملک مین ہوا اور ہمارے کئی علما مکہ معظمہ مین کئی بار دعوت کئے پر کسی نے

اُن کا ایک بال بھی بیگانہ کیا ایسے امور نامعقول کو دلیل ابطال مذہب حق سمجھنا عقلمندون کے روبرو ذلیل ہونا ہی۔
حساب خطاء پنجم شرعًا اور عقلًا مردود ہی کس لئے کہ یہہ شہادت روز حساب ہی اور قاضی رب الارباب پس اُس روز ہر
خلیفۃ اللہ کے گواہ مومنین ہونگے مدعی علیہم تو منکر یہان بھی ہین کہ من عند اللہ نہین اور وہان بھی کہینگے کہ یارب یہہ دعوی
نہین کئے جیساکہ اللہ تعالی تعالی فرماتا ہی لیکون الرسول شہیدًا علیکم وتکونوا شہداء علی الناس دیکھیے کہ لوط ع کے
البتہ رسول گواہ ہے تمپر اور ہووین تم گواہ لوگون پر یہہ کفار پر یا انبیاء پر
گواہ اُن کے تین بیٹیان فقط ہونگے مومنین کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون
اِس آیت کے نیچے بیضاوی یہہ دو آیت لکھے ہین قولہ تعالی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید قولہ تعالی استشہدوا
فی سبیل اللہ اور انحصار دو گواہ پر ہونے کا فایدہ یہہ ہی کہ ہمارے رسول اللہ ص کی شرع شریف مین دو گواہ عادل اثبات
دعوے کے لئے بس ہین کہ منکرین بھی اسبات کے تابع ہین اور مسعود کی خطاء ششم افحش الخطا یا ہی کہ مسعود بسبب اپنے
کور باطنی کے کہ ثمرہ انکار مہدویت سید محمد جونپوری کہ مہدی موعود حقیقی ہین ہی حاصل المطلب نسمجھا کہ فردائے قیامت
آگے احکم الحاکمین مالک یوم الدین کے مدعی علیہم کہینگے ایس رکن ومقام مین موافق خبر مخبر صادق کے دعوی نہین کئے اگر
کرتے ہم تصدیق کرتے چنانچہ سب خلیفون کے منکرین ایسا ہی کہینگے تو اسوقت یہہ دو گواہ حاضر ہونگے جیسا ہر خلیفے کے
مومنین انکی دعوت کی گواہی کو حاضر ہونگے وگرنہ اسکو کسی نے کہا کہ یہہ اثبات مہدویت من عند اللہ کے گواہ دنیا
مین ہین یہہ بات طفل مکتب نشین بھی سمجھیگا کہ خلیفۃ اللہ کی گواہی سوائے خدائے پاک کے کون دیگا کیونکہ ہمارے
رسول کو بھی اللہ تعالی حکم کیا کہ منکرین تیری نبوت کی گواہی طلب کرتے ہین تو بول تمہارے میرے مین اللہ تعالی
گواہ ہی قولہ تعالی قل کفی باللہ شہیدًا بینی وبینکم انہ کان بعبادہ خبیرًا بصیرا **ثبوت دلیل ہفتم** رجا ترندی
بول اے محمد بس ہے اللہ تعالی کی گواہی تمہارا میرے بیچ ہے کہ وہ ہے اپنے بندے پیہ خبردار دیکھنے والا ۱۲
مین الخ **ہدایت** نام ونشان ایسے احادیث کا مسعود سرپیچے محرف ومتعصبونکے جب کتب ہاتھ لگین کیونکر رہیگا کہ
خود ہماری کتابونمین تحریف وتبدیل کرکے چھپوانے قصور نہین کرتے ہین یہہ خادم الفقرا احوال تحریف وتبدیل موافقین
کچھ دلیل پنجم مین بیان کیا ہی اور آگے قریب دلیل ہشتم مین بھی کریگا انشاء اللہ تعالی فاما اگر کوئی منصف ہو پرانا نسخہ ہاتھ
آوے تو دیکھ لیوے اور ہمارے امام کی تصدیق اور مسعود کی تکذیب کرے وگرنہ ہم کتاب لیکر کس کس کو بتاتے پھرین
کہ یہہ محال ہی بہرکیف یہہ جسکا حوالہ اسکی صحت مین دیتا ہی متعصب مشہور ہی پس یہہ مصرع ظاہر ہی **مصرع** باطل است
آنچہ مدعی گوید ؎ بالفرض اگر یہہ حدیث مذکورہ مسعود نعیم نے ذکر کیا ہو تو اسکو شاید دوسرے طورسے سند پہنچی ہوگا
ضعف ظاہر ہی کیونکہ قحطان ابوہریرہ رض کی روایت اور بخاری اور مسلم کی صحت سے ایک شخص کا نام ہی کہ اسکا خروج
بھی علامت صغراء قیامت سے ہی حدیث عن ابی ہریرہ رض قال قال رسول اللہ لاتقوم الساعۃ حتی یخرج رجل قحطان یسوق

الناس بعصاه متفق علیہ یعنے ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ فرمائے رسول صلعم نے قیامت قایم نہوگی جب تک کہ نہ نکلے ایکمرد
قحطان نام والا کہ موت کی سختی مین پڑینگے آدمی اسکے مار سے اسکی صحت پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور یہہ
حدیث مشکاۃ کے باب الملاحم مین بھی موجود ہی پس کہنا مسود کا غلط نکلا کہ خود اسکا قول اس حدیث کے مخالف ہی یعنے
مسود ولیل نجم کے معارضے اور رد کے طور پر بڑے طمطراق سے سیوطی کا حوالہ بتا کر قیامت کے احوال مین لکھا ہی کہ روایات
کثیرہ سے ثابت ہی کہ مہدی موعود سات برس پیشتر دجال سے رہینگے الخ اور مسود اپنے ہر دو شیخ کی تحقیق سے ابی نعیم کی حدیث
ارطاۃ کی روایت سے جو یہان لکھا ہی اسمین ہی کہ مہدی چالیس برس حیات سے رہکر وفات کرے بعد معلوم نہین کہ سو
برس کو دجال آتا ہی یا پانسو کو کس لئے کہ مہدی چالیس برس رہینگے بعد ایک شخص قحطانی معلوم نہین کہ کتنے سال کو پیدا ہوگا
کہ بیس برس رہکر قتل ہوا بعد معلوم نہین کہ کتنے سال کو ایک دوسرا پیدا ہوتا ہی کیونکہ حرف ثم دیر دراز پر دلالت کرتا ہی پس
سات برس ظاہر نظر آتے ہین کہ خروج مہدی اور قتل قحطانی مین ہنو ہین واہ عجب تقریر ہی نہ آہ مردان نہ او زنان
کہین سند صحیح بیان کرین کہ مہدی کے مرے بعد کئی مدت کو خروج دجال ہی اور کہین کہدین مہدی سات برس دجال سے
آگے نکلکر حیات سے رہینگے کہ دجال آجاویگا یہہ حدیث کا وضع خود مسود کے قول سے ظاہر ہی اور مسود نے بڑی تکلیف
کر کے ثبوت قحطانی مین اسکی نسب قحطان بن عامر سے مقرر کر دیا سو از بس مہمل ہی کیونکہ قحطان ہین اور نوح مین چنانچہ
قحطان بن غابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح عم پانچ بطن ہین یعنے چار شخص بیچمین ہین اور پانچوان قحطان ہی ہی پس
کسیکو جو ہزارون برس مرکر ہون آج پیدا ہوا سو شخص کو گو کہ اسکی نسل مین بھی ہووے باوجود وہ اوپر کا شخص فرد یکتا ہونیکے
کوئی منسوب کرتا ہی اب پیدا ہونے والے کو قحطانی اور سامی بولنا دونو برابر ہین بلکہ اوضح وافصح سامی بولنا ہی کہ سام مشہور
شخص ہی اور سام سے قحطان تک کوئی شاخ بطن کی پھوٹی بھی نہین بلکہ اسکے کئی بطن کے بعد ایک شخص یکیلان نامی سے
بطن پھوٹے بھی ہین اس سے معلوم ہوا کہ وہان قحطانی نہین بلکہ قحطان نامی ایک شخص پیدا ہونیوالیکی خبر رسول اللہ صلعم
فرمائے ہین سو کسی راوی کی غلطی سے ذکر مہدی مین بانیطور مندرج ہی کہ اوپر دوسرے الفاظ اور تعین وغیرہ کہ جس سے صاف
وضع یا درج پر تبادر ذہنی ہو سکتا ہی دلیل ہین چنانچہ ایسا ہی ایک جہجاہ کی بادشاہت کی بھی رسول خبر دئے ہین —

عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ

پس اس تقریر سے ثابت ہوچکا کہ حدیث مذکورہ محولہ مسود لشواہد الولایت صحیح ہی کس لئے کہ مسود کی لائی ہوئی
حدیث معارض جب محمول باین شبہات کثیرہ ہو صاف اسکے کذب پر دلیل ہی رجا تم لوگ اپنے مہدی کے وقت سے
آجتک کچھ کم چار سو برس الخ **ہدایت** یہہ آیت خاص صحابہ رض کی خلافت کی دلیل ہی نہ سلطنت دایمی کی اس سے

سلطنت دایمی مراد لینا بچند وجہ مردود و باطل ہی ایک یہہ کہ اللہ تعالی وعد اللہ الذین آمنوا فرمایا کہ یہہ وعدہ متعلق ہوا
زمانہ ماضی سے جیسا بیضاوی مین ہی ہی خطاب للرسول ولامتہ اولہ ولمن معہ یعنے یہہ خطاب خاص رسولؐ اور اول کی
امت اور ہمراہیون کو نبیؐ کے ہی دوسرا یہہ کہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جب رسولؐ مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ
منورہ کو تشریف فرما ہوئے صحابہ رضہ کفار کے خوف سے بے ہتیار رہ نہ سکتے تھے ہراسان ہوکر آپسین کہنے لگے ہم پر ایسا وقت
بھی آویگا کہ بے ہتیار امن سے رہین پس انکی تسلی کے لئے یہہ آیت نازل ہوی تو اس وعدے کے مشر وہی ٹھرے تیسرا
یہہ کہ اللہ تعالی لیستخلفنہم بتاکید اکید فرمایا کہ یہہ حکم لایق تبدیل نہین پس یہہ دلیل خلافت خلفاء راشدینؓ ہوئی کہ وہان
کسی نوع کا شبہ اور خلل نہین اور سب بات اُن مین پوری ہوئی چنانچہ بیضاوی مین ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ للاخبار
عن الغیب علی ما ہو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین اذ لم یجمع الموعود والموعود علیہ لغیرہم بالاجماع یعنے یہ آیت مین دلیل ہی
نبوت کی صحت پر بسبب ایسے غیب پر خبر دینے کے حقیقۃً ویسا ہی ہی اور دلیل ہی خلفاء راشدین کی خلافت کی صحت پر
کیونکہ جمع نہین ہوا موعود اور موعود علیہ بالاجماع یعنے خلافت اور امن اور ایمان اور عمل صالح کامل اُن کے غیر مین چوتھا
یہہ کہ اسکے نیچے اللہ تعالی من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا یعنے اس نعمت کے حصول کے بعد جو کفران کیا
فاسقون مین ہی اور کفران اس نعمت کا پہلے قتل عثمان رضہ نے کیا پھر یہہ وعدہ باقی نرہا جیسا مدارک بیضاوی تفسیر کبیر
وغیرہ معتبر تفسیرون مین ہی پانچوان یہہ کہ اس وعدے مین یہہ بھی فرمایا کما استخلف الذین من قبلہم جیسا کہ خلافت دیا
ان لوگون کو کہ انسے آگے تھے یعنے یہود کو پس لازم ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونون برابر ہون اسی لئے رسول اللہؐ فرماتے
ہین کہ مین تمپر فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے کہ تمپر دنیا کو بثین جیسا تم سے اگلون پر بثے اور نافرمانی کرو تم جیسا
وہ کئے اور فرمائی رسولؐ خلافت میری بعد تیس برس ہی بعد جو رہین بادشاہ ہین پھاڑ کھانیوالے یعنے کتون سرکھے
اور ایسا ہی ہوا کہ فرزندان رسول اللہ کا ہی انہون نے قتل وہلاک شروع کیا چھٹا یہہ کہ رسولؐ مہدیؑ کے لئے فرماتے
ہین کہ دین کمال کو پہنچاویگا تو دین کا کمال فقیری ہی نہ بادشاہت ویسا ہی ہمارے امامؑ نے وقت وفات بسبب
اضطراب وتضرع صحابہؓ کے فرمائے کہ جب تک تمہارے پاس دنیا نہ آویگی مین تمہارے مین ہون کہ تم مین دینداری
ہی پس لازم ہی کہ مہدوی مانند فرمان رسول اللہ اور مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما السلام کے جتنا محتاج ومفلس ہین
دیندار ہین اور یہان جتنے برے دنیا دار ہین عاقبت مین خوار وبہزار عذاب گرفتار ہین پس یہہ کہنا مسود کا ایسا ہی
جیسا اگلے منکرون کا مقولہ اللہ تعالی فرماتا ہی قولہ تعالی قالوا نحن اکثر اموالا واولادا ونحن بمعذبین اسی لئے ہمارے
امامؑ طلب دنیا کفر طالب دنیا کافر فرمائے پس دولت ظاہری کہ خلافت ہی اسکا تکملہ بعد رسول اللہ کے تیس سال ہوئی

ہوچکا کہ امام حسن رضہ بقیہ جو چھے مہینے تھے تمام کرکے چھوڑ دئے بسبب عدم حاجت جہاد اصغر کے اور موافق فرمان رسول اللہ

رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر کے جہاد اکبر کی طرف متوجہ ہوئے اسیواسطے مہدی موعود بھی کہ تکملۂ دین جہاد اکبر میں ہی حکم جہاد اکبر کا فرمائے پس جو اس حکم سے منہہ پھیرے ہیں گویا خدا سے منہہ پھیرے اور دنیا و دنیا دولت دولت کرتے ہیں فاما یہہ تا زجو مسود نے کیا ہی عیسویونکو بنر اوار ہی کہ آج اُنکی ریاست و حکومت غالب اور زبردست ہی اور لاکہوں مسلمان اسمی بھی اُن کے چاکر اور نوکر ہیں کہ مسود بھی اُسمیں داخل ہی اُلزم بما الزم پس اب دیکھئے کہ مورد وعیدات کون ہی اور لایق وعدہ کون ہی **دلیل ہشتم کا ثبوت رجا** معلوم نہیں کہ اس عبارت فتوحات کے لکھنے سے کیا غرض ہی الخ **ہدایت** غرض فقط تفہیم منکرین ہی وگرنہ مومنین کو فرمان خلیفۃ اللہ کا ہی عین ایمان ہی اور جو مخالف فرمان خلیفۃ اللہ ہو مومنون کے نزدیک کسیکا قول ہو مردود ہی اور یہہ حال سب انبیا کے مومنین کا ہی **رجا** عبارت فتوحات میں اقسام کے تحریف و تبدیل کو کار فرمایا الخ **ہدایت** احادیث صحیحہ ہمارے امامؑ کے موافق ہوتے پر صدیق ولایت کو حاجت نتھی کہ ایک ولی کے کلام کو تبدیل و تحریف کرکے اپنی دلیل ٹھراویں بلکہ یہہ کام منکرین کو ضرور ہی کہ وہ ایسا ہی ہر خلیفۃ اللہ سے کئے ہیں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے کفار بدلاتے ہیں باتونکو انکی جائیوں سے پس مومنین تو اپنے خلیفۃ اللہ کے مخالف کو صحیح کب جانتے ہیں کہ اسکے قول کو تحریف و تبدیل کرکے دلیل بناویں فاما فتوحات بسبب تبدیلات اور تحریفات متعصبان شیعہ و سنیہ کے ایسی بنی ہی کہ مصنف رح کی غرض ہر چند اسمیں باقی نرہی چنانچہ یواقیت کے فصل اول میں لکھا ہی وجمیع ما عارض من کلامہ ظاہر الشریعۃ وما علیہ الجمہور فہو مدسوس علیہ اخبرنی بذلک سیدی الشیخ ابو الطاہر المغربی نزیل مکۃ المشرفۃ ثم اخرج لنسخۃ الفتوحات التی قابلہا علی النسخۃ اللتی بخطہ فی مدینۃ قونیہ فلم ار فیہا شیئاً مما کنت توقفت فیہ وحذفتہ حین اختصرۃ الفتوحات پس جبکہ فتوحات کی صورت ایسی بنی ہی اُسمیں جو کہ موافق حدیث صحیح کے ہو وہی کلام شیخ ہی وگرنہ تحریف دزدان دین اب یہاں سے یہ خادم الفقرا مسود کے تحریفات بیان کرنے پر عازم ہی اہل انصاف کو ملاحظہ اسکا لازم ہی جاننا چاہئے کہ غرض تبدیل و تحریف سے ہر شخص کی یہی ہی کہ عبارت محرفہ سے اپنے کو ضرر اور اپنے مخالف کو فائدہ سمجھے پس یہاں اگر عبارت مندرجۂ مسود ہماری دلیل ہی پھر صدیق ولایت پر اطلاق تحریف کرنا مسود خود اپنے پر آپ ہی الزام ثابت کرلینا ہی مثلاً مسود کے ضابطے کے موافق مسود کی تحریف اول یہہ ہی **رجا** قسطاً و عدلاً کے بعد یہہ عبارت ارادی ہی الخ **ہدایت** ہماری دلیل دوم مقررہ مسود کا ترجمہ لکھ کر مسود لکھتا ہی غرض کہ یہہ حدیث مہدویوں اور اُن کے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس جو عبارت کہ باہتمام تحریف اس مقام میں یواطی اسمہ اسم رسول اللہ تک لکھا ہی گویا اُسی حدیث کا خلاصہ ہی باوجود حدیث کی تسلیم کرنے

اسکو بنانا حاجت نہ تھی بلکہ اسکی تحریر بھی ایک حجت مددی ہوتی کہ جس کی دلیل دوم مین تفصیل گذری اور رکن و مقام
کی بیعت ہمارے سب کتب مسلوۂ تواریخ مین مذکور ہی اور طبقہ بعد طبقہ اصحابؓ سے لیکر ہمارے یہان یہہ خبر متواتر ہی
چنانچہ مسود دلیل ششم مین ذکر کیا پھر اُسکا لکھنا تو دلیل قوی تھا اگر شیخ کی عبارت اس مقدمے مین ہوتی ضرور لکھتے
فرضاً جسکے نزدیک یہہ عبارت شیخ کی ہی مسلم ہو وہ اسکو اختصار جاننا لازم ہی اور تصدیق ہمارے امامؑ کی کرنا واجب
نہ خیال تحریف و وہم عدم بیعت رکن و مقام وگرنہ صاف بے انصافی ظاہر ہی اور سراج الابصار فقط ایک معترض کا
رد ہی کہ وہ جو اعتراض کیا اتنا ہی اسکا جواب لکھا گیا نہ تاریخ کی کتاب ہی کہ اسمین کل مقدمات مندرج ہون مسود کی
تحریف دوم مین مسود کا کذب مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اپنی کتاب کے باب ہشتم کے مطلب دوم مین ۴۲۷ وین
صفحے پر لکھا ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہ فی الخلق یعنے امام مہدیؑ مشابہ ہونگے پیغمبر کے
اخلاق محمدیہ مین الخ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مہدیؑ رسولؐ سے اخلاق مین برابری رکھتے ہین اور ۵۰۳ صفحے
پر فتوحات کے پندرہوین فصل سے خاتم الاولیا کے احوال مین یہہ لکھا ہی چونکہ احکام محمدؐ دوسرے انبیا اور رسولون کے احکام
سے مخالف تھے مستحق اسبات کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اسکا نام حضرت کے نام کے موافق
ہو اور اخلاق محمدیؐ کا جامع ہو الخ شیخ کی اس تقریر سے بھی ظاہر ہوا کہ خاتم اولیا اخلاق محمدی کا مثل ہی وگرنہ لفظ
جامع اسپر اطلاق کرنا ہرچند درست نہو گا پس معلوم ہوا کہ لا یکون احد مثل رسول اللّٰہ شیخ کا قول نہین جب یہہ شیخ کا
قول نہوا و نیز لا عنہ فی الخُلق بضم خا اُنکا قول نہوا کیونکہ وہ اُسکی دلیل اور علت ہی اسکا عدم ثبوت حقیقتاً اسکا عدم ثبوت
ہوگا اور رسولؐ سے ہمارے امامؑ ہم شکل ہونے مین اپنی گمانی اور وہمی اندازے سے لکھا ہی کہ اُن کے مہدی ہم شکل ہون
ازبس عداوت ظاہرہ اور تعصب باہرہ ہی اور اسپر یہہ قول مسود کا دلیل ہی کہ لکھا ہی حالانکہ اب بھی بعضین کے کتابون سے
مستنبط ہوتا ہی کہ ہم شکل تھے چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم مین مذکور ہوا الخ اور دلیل چہارم مین تحفۃ الصبا
کے حوالے سے لکھا ہی کہ مقام فرح مین وقت دفن کرنے مہدی کے الخ اور پنج فضایل مین یہہ ذکر مطلقاً نہین پس وہ
یہان جھوٹ لکھ دیا کہ دلیل چہارم مین شواہد الولایت سے الخ پس دروغ بر دروغ ہوا فاما یہہ مثل برابر آئی کہ دروغ گو را
حافظہ نباشد اپنی تمام کتاب ایسے دروغ گویون اور مفتریات سے بھر دیا ہی البتہ یقین ہی کہ بعد مطالعہ اس رسالے کے
جو اہل انصاف ہین مسود کی جھوٹ کے سبب اُس سے اور اُسکے مذہب سے باز آکر ہمارے امامؑ کی تصدیق کرینگے یضل من یشاء
و یہدی من یشاء اور ایسی امامؑ کے دست مبارک کے بیان مین بھی دست درازی کیا یعنے میان ولی یوسفؒ یہہ نہین لکھے
ہین کہ جناب امامؑ کے ہاتھ سب سے ازبس دراز تھے مگر یہہ لکھے ہین آپ کے دست مبارک کوتے نتھے یون دراز تھے کہ جس سے

دفعہ ١
دفعہ ٢
٧٥
دفعہ ٣
مطلع الولایت
دفعہ ٤
سراج الابصار
دفعہ ٥
کنز الدلایل
دفعہ ٦
مخزن الدلایل
دفعہ ٧
رسالۂ اعتقادیات و عملیات تصنیف عالم میان
دفعہ ٨
رسالۂ معارضۃ الروایات تصنیف ایضاً
دفعہ ٩
مجموعۂ رسالۂ کشف الحجاب
دفعہ ١٠
تشبیہات الفتاوی تصنیف ایضاً

باب سوم

میان حافظ ۱۲

حسن مناسبت ازبس نمایان تھے نہ یہہ کہ جیسا عمیرؓ کے ہاتھ سب سے ایسا دراز تھے کہ جنکو ذو الیدین نام رکھے تھے کہ یہہ بھی دلیل سوء ترکیب ہی سے ہر کہ برآل نبی دست ستم کرد دراز تو حق اللہ یدیہ و یدیہ و یدیہ تو اور تحریف سیوم وچہارم بھی ازان قبیل ہی کہ جھوٹ سے بھر دیا اُسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت پنجم مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی اور تحریف پنجم کے لئے مسود کا مقتدا گواہ ہی کہ عبدالوہاب شعرانی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین فتوحات سے یہہ عبارت نقل کیا ہی یمسی الرجل جاہلا وجبانا فیصبح عالما شجاعا کریما یعنے شام کو جو کوئی جاہل اور نامرد مہدیؑ سے بیعت کرے صبح کو عالم اور جوانمرد اور سخی ہوگا اور حدیث امام احمدؒ اور ابن ماجہؒ کی معنے بسبب ظلمت حجاب حب دنیا کے مسود کے خیال مین الّتی آئین لاکن مراد اُس سے یہہ ہی کہ اگر دنیا سے ایک رات بھی باقی رہے مہدیؑ کے سب کام درست ہونگے نہ یہہ کہ کسی نامرد اور بخیل کو ہی لازم ہی کہ مہدویت ملے اور ایک رات مین بسبب مہدویت ملنے کے ایسا سخی اور جوانمرد بن جاوے کہ عدیم المثل ہو یہہ بات کوئی عقلمند ہرچند پسند نہ کریگا کیونکہ جو مستحق ایسے مرتبہ عالی کے ہوتے ہین وہ سب صفاتِ حسنۂ مرضیہ سے ابتداءً موصوف رہتے ہین اور بخیلی اور نامردی بدخلقیون کا سر اور منبع ہی اور تحریف ششم بھی مسود سری کے لوگون کا کام ہی لاکن مسود معنی بتلانے مین اپنی دنیا طلبی ظاہر کیا وگرنہ یہہ عبارت بھی جو ہم کو موافق تھی اُس سے احتمال تحریف ہرچند متصور نہین یعنے بار ریاضات من کل الوجوہ اٹھاویگا اور جو کہ ضعیف الایمان ہین اُن کے ایمان کو قوت دیگا کہ مرتبۂ حق الیقین انکو حاصل ہوگا اور بلا دیگا غمزدون کو اور مدد کریگا نوایب حق پر یعنے جو کہ مرتبۂ انابت رکھین اُن کے لئے مدد کریگا تا کہ اُن کے مراتب کی ترقی ہو کہ کام مہدیؑ کا یہی ہی اور ہمارے امامؑ کی شان یہی تھی عند التسلیم اس سے بھی اختصار متصور ہوگا نہ تحریف اور تحریف ہفتم بھی ویسی ہی کہ خلاف فرمان علی کرم اللہ وجہہ ہی کہ فرماتے ہین مہدیؑ کے اصحاب بھی اصحاب بدر اور ہمراہیان طالوت کے اتنے جو ندی پار ہو گئے ہونگے چنانچہ مسود بتسلیم و تصحیح اسکو ہماری دلیل دوازدہم فرض کیا اور تحریف ہشتم اُسکی تحریف ہفتم اور احادیث کثیرہ کو مخالف ہی کہ بعض انسے مسلمۂ مسود بھی ہین جو دلیل ششم اور دلیل دوازدہم مین اسکو ذکر کیا اور جزئے کے لئے انصاف نامے کے حوالے سے مسود جو لکھا ہی اُسی کو تحریف کہتے ہین کہ انصاف نامے مین یہہ ہی کہ امامؑ فرمائے اگر حق تعالی قوت دیوے اور حکم کرے پس مسود نے حکم کو نکال ڈالا اور تحریف نہم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ابتدا مین فیملأہا قسطاً وعدلاً سے یہی مراد تھی اُسکو کیون نہ نکالے اور یواقیت مین بھی جہان یہہ عبارت فتوحات کی لکھا ہی من الارض کا لفظ اس جگہہ نہین لکھا اور تحریف دہم بھی داخل تحریف نہم ہی مسود فقط کثرت تعدد کے لئے حساب مین داخل کیا ہی یواقیت مین اسکا بھی پتا نہین بہر کیف اینتہم تک ہماری دلیل ہی کہ ہر جگہہ ہر وقت ہمارے امامؑ سے لیکر آجتک یہہ بات ظاہر ہی کہ علماء منکرین اشد اعدا

ہین پس باقی بھی اسکے ساتھہ ہی کہ اسکے خلاف پر بہت احادیث اسی رسالے مین مذکور ہوئے اور آیندہ ہونگے
اور خوشنودی عوام مسلمین سے مراد یہہ ہی کہ عوام یعنے مفلس لوگ تونگروان سے زیادہ مہدیؑ سے فیضیاب رہینگے کہ
ایسا ہی ہوا نہ مال مہدیؑ سے لیکر تونگر ہو جاینگے کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفونکا کام اللہ تعالی کی راہ بتانا ہی نہ دنیاداری
جتانا دنیا کا مال و متاع دجال لائیگا اور جو طالب دنیا ہی اُسیکا بندہ ہو جاینگا اور تحریف یازدہم بھی بہت سے احادیث
صحیحہ کے خلاف پر ہی کہ رسول صلعم فرماتے ہین کیونکر ہلاک وہ امت ہو کہ جسکے سرے پر مین ہون اور بیچمین مہدیؑ اور
آخر مین عیسیؑ ہین الحدیث اور امام سعد الدین تفتازانی رح شرح مقاصد کے آخر مین فرماتے ہین مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا
جمع ہونا سچ بات نہین اور شیخ رح کے ابیات بھی جو آیندہ قریب مذکور ہونگے اسی معنے پر دلالت کرتے ہین تحریف
دوازدہم یہان مسود ختم الاولیا سے عیسیٰؑ مراد لیا سو کونسا قرینہ اسپر دال ہی مگر عبارت موضوعہ مسود جو ماقبل اس اشعار
کے ہی سو اکثر احادیث صحیحہ کو مخالف ہی اور شیخ رح کا قول کبھی مخالف حدیث نہین پس معنی اشعار کا یہہ ہی آگاہ
باش کہ ختم الاولیا حاضر ہی یعنے شیخ فرماتے ہین کہ مین جو ختم الاولیا کے آثار وغیرہ لکھا ہون سو ختم الاولیا حاضر ہین کہ جانتے
ہین چنانچہ اسپر مصرع ثانی دلیل ہی کہ لکھے ہین باوجود کہ ذات امام العالمین کی موجود نہین اسپر بیت ثانی دلیل واضح ہی کہ
فرماتے ہین وہ کہ جسکا حال مین بیان کرتا ہون سید مہدیؑ ہی آل احمد سے وہ سیف ہندی ہی جب کسیکے ہلاک کا قصد
کرے ہمکو احادیث صحیح ملتے ہوئے اس مصرع سے ہندی ثابت کرنے کی حاجت نہین اور یہہ شیخ پر افترا ہی کہ اپنے
کو یا کسی اپنے ہمعصر عرب کو خاتم الولی سمجھے ہین اُسکی تحقیق باب ہشتم مین مفصل ہوگی انشاء اللہ تعالی آپ معلوم ہووے
کہ مسود بسبب عداوت دینی کے اپنی اندھی دھند مین نہ غرض شیخ کو سمجھا نہ اپنے ملزم ہونے پر نظر رکھا جو جی چاہا لکھ دیا
حتی کہ معانی احادیث مین بھی بجز غلط فہمی اور دروغ نویسی کے مطلب راست نہ لکھا چنانچہ ابن ماجہ کی روایت مین
جو علی رض فرمائے ہین عجیب و غریب بے محاورہ معانی کیا کہ جسکی برائی شرح عوامل پڑہنے والا بھی خوب سمجھ سکتا ہی
انا الصدیق الاکبر کو کلمہ لکھا تا کہ ضمیر تانیث جو لا یقولہا مین ہی اسکے طرف پھرنا صحیح ہو اب جائے انصاف ہی کہ انا
الصدیق الاکبر صاف کلام تام ہی اسکو کلمہ کیونکر کہا جایگا اگر کہے کہ مراد فقط کلمہ صدیق سے ہی تو یہہ اُس سے بدہوا
کہ خلاف قرآن ہی اللہ تعالی فرماتا ہی والذین امنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون ترجمہ اور جو کہ ایمان لاچکے
اللہ تعالی اور اسکے رسول پر وہ لوگ صدیقان ہین چہ جائیکہ اکبر اصحاب مہدی علیہ السلام صدیق نہ کہلاوے بلکہ مراد
کلام جناب مرتضوی کی یہہ ہی کہ کوئی شخص یہہ نہ کہے کہ مین عبد اللہ ہون یعنے قطب وقت اور بھائی رسول اللہ کا
ہون اور صدیق اکبر ہون یہہ تین بات ہین ان کی طرف ضمیر تانیث پھرنا صحیح ہی با این ہم صدیق ولایت کہتے ہین

فی باب الاعتقادات فان ارید
انہ لا یحصل منہ الاعتقاد الجازم
ولا یصح الحکم القطعی فلا نزاع
فیہ وان ارید انہ لا یحصل الظن
بذلک الحکم فظاہر البطلان اور یہ
بھی مسلمات سے ہی کہ کثرت
ظنون مفید یقین ہوتی ہی پس
جبکہ کثرت علامات مہدویت
گو کہ ثابت باحادیث احاد ظنیہ
ہین مفقود ہونگی اور ہر ایک کا
فقدان عدم مہدویت پر دال

نہ صدیق نبوت رجا مقدمہ اول دروغگوئی میان خوندمیر کی الخ **ہدایت** مسود سب امر مین ایسے دروغگو یان
اور بیجا معانیان ہر جگہہ کیا ہی پھر بشبل اُلٹے چور کوتوال وانڈے کے ہمپر امور نالایق کی تہمت کرتا ہی اسکے دروغ گویون
اور افترون اور غلطیونکو لکھتے لکھتے قلم کا سینہ چاک ہوگیا یعنے فتوحات کی عبارت مین تحریف دوم خود مسود کے لکھے
اور تحریف ہیجم و ہہم و دہم اسکے مقتدا کے قول سے مسود کے جانب ہی ثابت ہوچکی اور ویسا ہی دوسرے تحریفات بھی
پس اس تقریر سے جیسا کہ مقدمہ اول باطل ہی ویسا ہی مقدمہ ثانی باطل ٹھہرا فاہم امام کے فرمان کا خلاصہ بیان کرتے
ہین ذرہ غور سے سمجھین امام فرماتے ہین جو کچہ شیخ اکبر لکھے ہین سو لوح پر دیکھ کر لکھے ہین یہہ نہین فرمائے جو کچہ لوح پر لکھا ہی
اسی کو نقل کئے یا اسکے معنی کو خوب سمجھ کر جو معنی تحقیقی تھا وہی لکھے ہین اسپر یہہ دلیل ہی کہ قرآن باوجود وہی نظم ہی جو
لوح پر موجود ہی اسمین آجتک زمانہ صحابہ سے لیکر طرح طرح کے معانیان کرتے جاتے ہین اور قیامت تک بھی ایسا ہی ہوگا
بلکہ ایک امام نے قرآن سے ایک امر کو فرض عامہ مقرر کیا تو دوسرے نے اُس امر کی کراہت و ترک بیان کیا مثلاً
قرائت قرآن امام شافعی نے نماز مین فرض مطلقہ فرمائے امام اعظم رح اسکو مقید کرکے مقتدی کو منع قرائت پر تشدید فرمایا
ازان قبیل ہی کہ اللہ تعالی وامسحوا برؤسکم فرمایا پس ائمہ اسمین اتنا اختلاف کئے کہ ایک کا وضو دوسرے کے نزدیک
ہرچند صحیح نہین ہوتا مثلاً کسی نے تمام سر کا مسح فرض کہا تو کسی نے پاو سر اور کسی نے تین بال تک کفایہ سمجھا پس گو کہ
شیخ کا دیکھنا امر یقینی ہی نہ فہم معنی لاکن بیان تو کوئی امر خلاف پر ہمارے امام کے شیخ رح نہین فرمائے یہاں اس تقدیر مین
ہی کہ جہان خطا واقع ہو کسواسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہین اولیاء اللہ رح معصوم نہین مگر اکثر امور مین محفوظ ہین چنانچہ یواقیت
کے ۷ وین مبحث مین ہی فان الولی اذا تی فی کشفہ بایخالف ماکشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل علمنا ان
ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ نوعا عن التاویل لفکرہ فلم یقف مع کشفہ فہو کصاحب الرویا یخبر عما راء
وکشفہ صحیح ولکن الخطاء فی التعبیر فان الکشف لایخطی ابداً وانما المتکلم فی مدلول ذلک یخطی ویصیب الا ان کان یخبر عن اللہ تعالی
فی ذلک انتہی فرضاً اگر شیخ کوئی امر مخالف ہمارے امام کے بیان بھی کرین انکا قیاس ہی کہ جو کچہ انکو لوح پر نظر آیا
اُسمین اپنی ذات سے معانی کئے ہین نہ اللہ تعالی کی تعلیم سے کیونکہ یواقیت کے ۳۵ وین مبحث مین امام کے احوال و آثار
مین فتوحات سے یہہ عبارت لکھا ہی ولم اقطع فی ذلک الشئی لانی ماطلبت من اللہ تعالی تحقیق ذلک ادبا الخ —

دلیل نہم کا ثبوت رجا وہی میان خوندمیر الخ **ہدایت** مسود اس عبارت کی صحت پر تسلیم
کرکے تین اعتراض کیا ہی ایک یہہ کہ وزراء مہدی باوجود عجمی ہونے کے زبان عربی کرینگے دوسرا یہہ کہ اخص وزراء
مہدی کبھی گناہ نہ کیا ہوگا - تیسرا یہہ کہ حافظ الوزراء اُنکے جنس سے نہوگا - جواب اول کا ہم اسکے مقتدا سے دلاتے ہین

یواقیت کے تیسرے فصل مین لکھا ہی وکان بعض العارفین یقول السنۃ جمیع المحبین عجمیۃ علی غیرہم ولا صحابہم عربیۃ ہذا کلہ فی حق المتمکنین من الاولیاء الخ پس جانے کہ شیخ رح کا فرمان بھی ایسا ہی ہی نقل ہی کہ ایک روز حبیب عجمی کے روبرو کسی نے قرآن پڑہنے لگا تو آپ رونے لگے کسی اور نے پوچھا کہ آپ تو عجمی ہو قرآن کو کیا سمجھتے ہو جو روتے ہو فرمائے مین عجمی ہون دل میرا عربی ہی عین القضات ہمدانی زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لکھتے ہین مصطفیٰ گفتہ است طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وجائے دیگر گفت اطلبوا العلم ولو بالصین طلب علم فریضہ است وطلب باید کردن اگر خود بچین ماچین باید رفتن برای این علم چین بجز مکہ نیست کہ کان علیہ عرش الرحمن حین لا لیل ولا نہار ولا ارض ولا سماء کدام مکہ است در مکہ اول ما خلق اللہ نوری تا دل از علایق شستہ نشود کہ الم نشرح لک صدرک دل تو پر از علم و نور معرفت نہ بین شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ منور نباشد علم چین والقرآن ذی الذکر است قرآن در ارض مکہ آمد تو نیز بکی شوتو نیز عربی باشی کہ من اسلم فہو عربی وقلب المسلم عربی انتہی فی الحقیقۃ لا یتکلمون الا بالعربیۃ سے کہ معنی اسکا نہ بولینگے مگر عربیۃ کے ساتھ یہی ہی ورنہ یہہ بات بدیہی ہی کہ ساری جہان کی عادت ہی کہ آپسمین اپنی زبان کرنا اگر دوسری زبان سے واقف بھی ہو مگر عند الضرورت اپنی زبان نہ جاننے والون سے انکی زبان کرنا نہ یہہ کہ اپنی زبان بالکلیہ ترک کردیوے اور علی العموم ایک زبان خاص کرلیوے ہر کسی سے کہ زبان جانے یا نجانے اسی زبان مخصوصہ سے بات کرے یہ خلاف عادت زمانہ اور عقل ہی کہ جو زبان نہ سمجھے اس سے وہ زبان کرنا محض نادانی ہوتی ہی کہ غرض بات کرنے کی فوت ہوجاتی ہی پس اس سے مراد یہہ ہی کہ آپسمین انکی زبان اصل عربی ہی جو اسکی تعریف عین قضاۃ فرمائے اور غیر کے واسطے بمعنی بجا بون کے اور صاحب انصاف نامہ توجیہ برابر محاورے کے کئے ہین یعنے یتکلمون کا معنی بجا بون کا بھی ہوتا ہی جیسا صراح مین لکھا ہی ویقال تکلمت کلمۃ وتکلمہ وکالمتہ ای جاوبتہ پس وزراء مہدی اکثر اپنے اعتقاد اور اعمال کا ثبوت احادیث رسول اللہ اور نصوص کلام اللہ سے کرتے تھے دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ اخص وزراء مہدی موعود بندگیمیان سید محمود ثانی مہدی کہ کبھی آپ سے کسی نوع کا امر خلاف شرع واقع نہوا اگر نوکری کو مسود گناہ ملعونہ مقرر کیا ہی سو یہہ اسیکے لئے ثابت ہی کہ اسکا جواب مسود کی بدخلقی ہشتم و نہم مین بوضوح دیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہمارے امام سے یون مروی ہی نہ صدیق ولایت سے تیسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ بندگیمیان سید محمود کبھی جنس وزراء دیگر سے نہین کیونکہ یہہ خاص اولاد امام سے ہین نہ دوسرے اصحاب جیسا ہی فاطمہ کہ عترت رسول ہین ایک جنس دیگر ہین اور دوسرے قریشی جنس دیگر اور فساد اس مطلب کا کہ مدینہ رومیہ کے قلعے کی دیوار تکبیر سے گر اونگے دلیل ہشتم سے مسود کی تحریف ہفتم مین گذرچکا **مسود کی دلیل دہم کا رد** یہہ عبارت سے مکتوب مذکور مین

۷۹

ایک لفظ بھی ہنین انا ابتدا تا انتہا سراسر افترا ہی فاما معلوم ہنین ایسا افترا مسود کس وجہ کے مین کیا ہی **دلیل**

یازدہم کا ثبوت اول معلوم کرین کہ مسود کو لب بالضم کہ جسکی جمع الباب ہی معلوم ہنوئی کہ کیا معنی ہین یعنے میانہ ہر چیز پس گروہ مبارک مہدویہ میانہ امت مقبولہ محمدیہ علیہما السلام ہی کیونکہ رسول فرماتے ہین مین امت کے اول مین ہون اور مہدیؑ وسط مین عیسیٰؑ آخر مین ہی الحدیث **رجا** مشہور ہی الخ **ہدایت** سچ ہی کہ اللہ تعالی کے خلیفون کو جیسا دکھنا ہی ویسا دیکھنے سے معصد قون کو صبغۃ اللہ حاصل ہوکر بسبب نور ایمان کے اللہ تعالی کے کلام کی پہچانت کی روشنی اُن کے دلون پر کھلتی ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ پس جسنے یہہ نور پایا اُس پر ایمان لایا کہ ان للقرآن ظہر وبطن ولبطنہ بطن الی لسبعۃ ابطن اور حقیقت محکم ومتشابہ کی جانا اور اس نور سے جو کہ باز رہا سو کہا ہذا اساطیر الاولین یعنے یہہ اگلے کہانیان اور صاف باتان ہین اسکی تحقیق عقیدہ شانزدہم مین مفصل مرقوم ہی **رجا** آیت محکم **ہدایت** افسوس ہی کہ مسود کو محکم ومتشابہ سے بھی خبر ہنین یہہ آیت صاف متشابہ ہی مانند ید اللہ فوق ایدیہم اور مانند فسوف یاتی اللہ بقوم اور مانند اذا قرءناہ کے کہ اللہ تعالی جبرئیلؑ کے پڑہنے کو اپنا پڑہنا فرمایا قولہ تعالی ولکن اللہ رمی اور علینا بیانہ بھی ویسا ہی ہی **رجا** اسمین کس چیز کی تراخی الخ **ہدایت** یہان تراخی قرأت سے مراد ہی مگر مقارعت کا سلسلہ حیات تک جناب رسالت مآب کے رہا اگرچہ شان نزول مین اُسکے صوفیہ اور اہل ظواہر کو خلاف ہی یعنے صوفیہ کہتے ہین رسولؐ اپنے یاد سے جو آپ کو اللہ تعالی سے بیواسطہ اسکی تعلیم ہوتی تھی پڑہتے تھے یہی معنی اقرب لصواب ہی کہ شان رسولؐ کی لایق بھولنے کی ہنین قطع نظر اسکے یہان پڑہنے سے رسولؐ کے مراد ہی اور جبرئیلؑ کے نہ بیان معانی سے مگر مسود جو قرآن کو زبان عربی صاف واضح ہی کر کے عقیدہ شانزدہم مین لکھا ہی یہان معنے کی تجویز کی نسبت رسولؐ کی طرف کرنیکو شرم نہ آئی فاما خلاصہ یہہ ہی کہ تمام کلام فاتبع قرآنہ تک ہوچکا اس لئے علما ومفسرین کو ثم ان علینا بیانہ کے معنی مین خلاف ہوا بعضے اسکا قید ہنین کئے اور کہے کہ قیامت تک مفسرین کے بیان سے مراد ہی اگر مسود کو دوسرے کتب نہ ملین تو ارواح ثلثہ کے مترجم فارسی کے فایدے کو دیکھ لیوے کہ لکھا ہی مترجم گوید ظاہر انزدیک بندہ آنست کہ معنی این آیت چنین باشد ہر آینہ وعدہ لازم است بر ما جمع کردن قرآن در مصاحف وحفظ وقرأت آن عصرا بعد عصر والصباح وتفسیر معانی آن خدایتعالی بردست شیخین رض یعنے حضرت عمر وحضرت عثمان جمع کرد ودر ہر زمان قاریان را توفیق داد کہ حافظ شوند وتجوید بخوانند ودر ہر زمانی مفسران را توفیق داد کہ در تفسیر آن سعی نمائید واللہ اعلم انتہی پس اب مسود کے لکھنے کو اُس سے مقابلہ کرکے دیکھ لین اگر ثم کی معنی مین فقط جبرئیلؑ پڑہنے تک ہی دیر ہوتی ایسی بڑی دیر کی توجیہات کس لئے کرتے اسی سے ظاہر ہی کہ اکثر مفسرین

امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ تک ہین اور درمیان مہدی مذکور اور حضرت امام موسیٰ کاظم کے بارہ پشت ہین فقط کر تفصیل اوسکی یہہ ہی سید محمد مہدی بن سید عبد اللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید بن سید یوسف بن سید عبد اللہ بن سید جلال الدین بن سید یحیٰ بن سید نعمت اللہ بن امام

٨٠

بسبب بقاء مقارعت حتی الانقراض حیاتِ جناب رسالت مآب ثم کے معنے کو تراخی طویلہ پر حمل کئے چنانچہ بیضاوی میں
ہی وہو دلیل علی جواز تاخیر البیان عن وقت الخطاب بہرکیف ایسے نکات عالیہ سمجھنا مومنین متقین کا کام ہی کہ بسبب
نور ایمان اور صیقل تقوی و زہد کے انکا آئینۂ دل روشن ہی نہ علماء دنیا پرست کا کہ زنگ حب دنیا سے اُن کے دل مانند
کالے توؤں کے ہوگئے ہین الغرض اگرچہ لفظ ثم بعض محل مین تراخی قلیل کا فایدہ دیتا ہی لاکن اکثر جاۓ پر مدت
طویلہ کی ڈھیل اُس سے مستفہم ہوتی ہی کیونکہ اصل وضع اسکی دیر دراز کے واسطے ہی اب یہان چند آیات جو تراخی طویلہ
پر دلالت کرتے ہین لکھے جاتے ہین قولہ تعالی ثم صدقناہم الوعد بانجاہم - وکذب موسی فاملیت للکافرین ثم اخذتہم -
ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون - ان فی ذلک لایۃ وان کنا لمبتلین ثم انشاءنا من بعدہم قرنا آخرین - فجعلنہم غثاء فبعدا للقوم
الظالمین ثم انشاءنا من بعدہم قرونا آخرین - والذین یمیتنی ثم یحیین - امن یبدء الخلق ثم یعیدہ - ہو الذی خلقکم من طین
ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ - انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون - وحسبوا ان لاتکون فتنۃ فعموا
وصموا ثم تاب اللہ علیہم - ثم عموا وصموا کثیر منہم واللہ بصیر بما تعملون - کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون - اولم یروا
کیف یبدء الخلق ثم یعیدہ - کیف بدء الخلق ثم اللہ ینشئ نشاءۃ الآخرۃ فما کان اللہ لیظلمہم ولاکن کانوا انفسہم یظلمون -
ثم کان عاقبۃ الذین اساءوا السوی ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن - اللہ یبدء الخلق ثم الیہ ترجعون -
وہو الذی یبدء الخلق ثم یعیدہ - اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم - ثم الیہ مرجعکم افرأیت متعناہم سنین ثم جاءہم
ما کانوا یوعدون - افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیامۃ من المحضرین اسکی
تفسیر مدارک مین لکھا ہی ومعنی الفاء الاول انہ ذکر لما ذکر التفاوۃ بین متاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ عقبہ بقولہ افمن وعدناہ
ای بعد ہذا التفاوۃ الجلی یسوی بین ابناء الدنیا وابناء الآخرۃ والفاء الثانیۃ للتسبیب لان لقاء الموعود مسبب عن الوعد
وثم للتراخی انتہی اور عزیزیہ مین قولہ تعالی ثم ان علینا حسابہم کے نیچے لکھا ہی ودر آیہ ثم ان علینا حسابہم اشارہ بہ معاملہ
روز قیامت است کہ بعد از مدت دراز روی خواہد داد وہذا کلمہ ثم کہ دلالت بر تراخی ومہلت دراز کند در صدر
این آیہ وارد فرمودند افسوس ہی مسود کی جہالت پر کہ اسکو دوسرے کتب معتبرۂ مطولہ نحویہ دیکھنا نصیب نہوا
کیا ہدایۃ النحو بھی نہین دیکھا کہ اسمین لکھا ہی وثم للترتیب بمہلۃ نحو دخل زید ثم عمرو اذا کان زید مقدما وبینہما مہلۃ
وحتی کثم فی الترتیب والمہلۃ الا ان مہلتہا اقل من مہلۃ ثم اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ ثم کی وضع دیر دراز کے واسطے
ہی اسی لئے علما نے مناسب محل اختلاف کئے رجانہ یہہ کہ جیسا میران سمجھتے ہین الخ ہدایت قرآن کو ظاہری اور
باطن تو بطن تک اور تحقیق اسکی ہم عقیدۂ شانزدہم کے جواب مین بدلایل لکھ چکے ہین کہ خود رسول اللہ فرماۓ ہین پس

۸۱
بارہ واسطے درمیان میں ہین
حال آنکہ سید محمد جونپوری مہدی کے
تولد سے چالیس برس کے
بعد پیدا ہو
ہین چنانچہ زبدہ ولی سنۃ ۹۰۰
مین لکھا ہی کہ محمد جونپوری نصاریٰ برس
کی عمر مین ایذا ہو اور پانچ برس
میران کی صحبت مین رہے اور
بعد وفات میران کے مین برس کے
بعد چالیس برس کی عمر مین

معنی ظاہری قرآن خاتم الانبیا کے ظاہری پیروی سے متعلق ہی کہ جسکو شریعت کہتے ہین اور معنے باطنی پیروی باطنی سے کہ جسکو طریقت اور حقیقت اور معرفت کہتے ہین کہ رسولؐ فرماتے ہین شریعت میرے اقوال ہین اور طریقت میرے افعال ہین اور حقیقت میرے احوال ہین الخ پس قرآن کی ظاہری معنی رسولؐ سب کے لئے آشکارا بیان فرمائے کہ جسکو علماء ظاہر نے اختیار کیا اور معانی باطنی بعض کو تعلیم فرمائے کہ سند اُسکی اولیا کو پہنچی جیسا یواقیت کے ۴۷ وین مبحث مین لکھا ہی کہ فتوحات کے ۳۴۸ وین باب مین ہی اعلم ان ورثۃ الانبیاء ہم العلماء والاولیاء فالاولیاء حفاظ الاحوال والاحکام الباطنۃ التی تدق من الافہام والعلماء حفاظ الاحکام الظاہرۃ التی تفہم ببادی الرای الخ اور عقیدہ شانزدہم مین زبدۃ الحقایق کے حوالے سے اسکا ثبوت ہوا ہی لاکن رسول اللہ جیسا اظہار ولایت کے لئے مامور نتھے چنانچہ مولانا جامی رح شرح فصوص مین فرمائے ہین ایسا ہی معانی متعلقہ ولایت مراد اللہ بیان نہین فرمائے کہ وہ حق خاتم الولایت محمدی کا تھا کہ خاص خاتم نبوت کا باطن ہی پس ہر دو معانی کا بیان گویا رسولؐ کی ذات سے ہوا اور بھی سباق آیات مکتوبہ مسودہ سے ثابت ہی کہ ثم ان علینا بیانہ سے مراد بیان خاتم الاولیا لینا مراد اللہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لتبین للناس ما نزل الیہم یعنے جو چیز جسکے لئے اُتری اسکے لئے بیان ہوا اسی لئے رسول اللہ فرمائے کہ مہدیؑ سے دین کمال کو پہنچیگا پس ای منصف خوب غور سے سمجھو کہ رسولؐ فرماتے ہین کہ دین کمال کو اپنے وقت مین نہین پہنچا یعنے کمال دینداری وہی ہی کہ احکام منزلہ سب مراد اللہ بیان ہوجاوین اگر بیان رسول اللہ کے وقت ہوچکا تھا پھر مہدیؑ کے لئے کیا باقی رہا جو پورا کرے کیونکہ ناقص شئی کامل ہوسکتی ہی اور اس تاخیر مین فایدہ یہی ہی کہ موافق فرمان رب العزت جل جلالہ جسکا حق اسکو پہنچا اور خاتم الولی ہی مہدی بھی ہونے کی تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اسی لئے تاویلات مین آیۃ لاریب فیہ کے نیچے لکھتے ہین عند التحقیق بانہ الحق وعلی تقدیر القول معناہ بالحق الذی ہو الکل من حیث ہو کل لانہ مبین لذلک الکتاب الموعود علی السنۃ الانبیاء وفی کتبہم بانہ سیاتی کما قال عیسی نحن ناتیکم بالتنزیل واما التاویل فسیاتی بہ المہدی فی آخر الزمان خلاصہ اسکا یہ ہی کہ مبین کتاب اللہ مہدیؑ ہین اگرچہ نبیؐ پہ نزول ہوا اور سب انبیا کے کتب سے یہہ بات ثابت ہی چنانچہ عیسیؑ بھی یہی فرمائے ہین ایسا ہی شیخ اکبرؒ بھی اپنی تفسیر مین لکھے ہین رجا قرآن بے بیان معنی بیکار رہی الخ

ہدایت دیں تا دانی مسود ہی کس نے کہا کہ قرآن کا معنی رسول اللہ کے وقت سے آجتک بیان نہوا بلکہ یہہ عمداً افترا کیا ہی کسواسطے کہ خود عقیدہ شانزدہم مین لکھا ہی ام العقاید اور رسالہ سید میرانجی مین ہی کہ ہمارے امام نے فرمائے کہ اللہ تعالی ہمکو مخصوص احکام متعلقہ ولایت کے بیان کے لئے بھیجا ہی اور یہی اعتقاد درست ہی اسی سے صاف ظاہر ہی کہ احکام متعلقہ نبوت سب بیان ہوچکے ہین رجا لاکھ آدمی مین سے ایک آدمی قبول کیا ہی الخ ہدایت

یہہ بھی عدم علم قرآن و حدیث پر دلیل ہی کہ اللہ تعالی فرمایا و لیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا و کفرا اور رسولؐ فرماتے ہین کہ اسلام جیسا ابتدا اسکی حالت ضعف مین ہوئی ہی ویسا ہی پھر ضعیف ہوگا یعنے آخر زمانے مین پس بمصداق آیۃ اور حدیث کے امت محمدیہ سے تھوڑے لوگ ہدایت پر آخر زمانے مین رہنا واجب ہی کہ اللہ تعالی تاکیداً فرماتا ہی اور یہہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہی **رجا** لاکن تفسیر یعنے بیان مراد الہی بالرا حرام ہی الخ

ہدایت اس قول سے مسود کی جہالت صاف نظر آتی ہی یعنے اسکو بالکل خبر نہین کہ مہدیؑ کی شان کیا ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مہدیؑ کو خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطا اور دین کمال کو پہنچا نیوالا اور جیسا آپ اول زمان اسلام مین مددین اور اسکے افتتاح کے لئے قایم ہوئے ایسا آخر زمانے مین قایم ہونیوالا اور امت کو ہلاکت سے بچانیوالا فرمائے پس چاہئے کہ جسکا خلیفۃ اللہ ہونا اور عصمت نصی ہی اسکا علم قطعی ہو اسی لئے یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہی کہ مہدیؑ کبھی اپنے طرف سے کچہ نہ کہیگا اور عصمت اسکی نصی ہی جیسا رسولؐ کی عصمت عقلی ہی اور مہدیؑ پر قیاس حرام ہی یعنے جو اللہ تعالی سے سینگا وہی کہیگا جیسا عقیدۂ شانزدہم مین گذرا اور باب ہشتم مین بھی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جسکے لئے کہ خطا جواز ہو اور اپنے قیاس و رائے سے معنی متشابہات کا بموافقت محکمات وغیرہ بیان کرے صحیح ہو جاوے اور جو من عند اللہ بیان کرے تفسیر بالرا کہلاوے یہہ مقولہ مسود کا بعینہ علمائے اہل کتاب سرکا مطابقت النعل بالنعل ہی جو قرآن اور رسولؐ کے لئے کہتے ہین **رجا** اور یہہ نہایت نامعقول امر ہی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ مسود از بس دلیل نادانی ہی کہ لکھا خاص مخاطب الٰہی وہی ہین اسلام کا ستم ہر ادنی و اعلی سمجھ سکتے ہین کہ کلام الہی کے مخاطب کا فرد مسلمان سبھی ہین قیامت تک اسی لئے ہمارے رسولؐ جن جن کا خطاب اُن اُن کو پہنچا دئے خواہ حاضر ہو خواہ غایب جیسا بیان اسکا اوپر گذرا اور آگے بھی قریب ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** بلکہ یہہ امر مخالف قرآن ہی الخ

ہدایت اللہ تعالی اہل حق کو دشمنون کی تحریر و تقریر سے دلیل پہنچاتا ہی یعنے مسود کے لائے ہوئے آیات ہماری دلیل ہین چنانچہ آیت اول کا مفاد یہہ ہی کہ جو چیز جنکے لئے اتری انکو بیان ہو پھر رسولؐ حاضرین کیلئے جو احکام مخصوص تھے بیان فرمائے اور مابعد والون کے واسطے صحابہ تابعین الی یومنا ہذا ہر ہر وقت کے علمائے ربانی بیان کرتے چلے آئے چونکہ مہدیؑ بھی خلیفۃ اللہ ہین وہ بھی اپنے وقت کے ضرورت کے احکام بیان فرمانا واجب ہی کیونکہ قرآن خاتم کتب اللہ ہی اسی پر دوسری آیت بھی دلیل ہی کہ اللہ تعالی فرمایا کہ جن امور مین اختلاف ہی بیان کرو پس جہان کہ اختلاف واقع ہی اُسی جا بیان لازم ہی تیسری آیت سے یہہ مراد ہی کہ ہر قوم کے لئے اُس قوم کی

زبان کا رسول آیا چونکہ ہمارے رسولؐ عرب تھے اور بعث آپکا ساری عالم کے لئے ہی پس لازم ہوا کہ آپ عرب کو عربی زبان سے بیان کرین باقی رہے عجم ان کے لئے مہدیؑ جو باطن رسول اللہ ہی بیان فرمانا مین بیان رسول اللہ ہی اسی لئے عبدالرزاق کاشی علیہ کا قول بیان کئے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جیسا بعث رسولؐ کا ساری عالم کے واسطے ہی ایسا ہی بیان بھی آپ ہی سے ہوا چنانچہ ہمارے امامؑ فرمائے ہین کہ مین جو بیان کرتا ہون اللہ تعالی کی تعلیم اور رسولؐ کی تحقیق سے بیان کرتا ہون نہ اپنی جانب سے چنانچہ قریب معلوم ہوگا **رجا** چنانچہ سورۂ جمعہ مین وآخرین منہم الآیۃ الخ **ہدایت** اسکے ثبوت کے لئے کئی دلیل ہین ایک یہہ کہ آخرین منہم کا عطف امیین پر النسب ہی کہ یہان قدوسیت اور مالکیت اور عزت اور حکمت جل جلالہ بیان ہی دوسری دلیل یہہ کہ اللہ تعالی رسولؐ کو امی پیدا کیا اور امیونکی تعلیم کیلئے مبعوث کیا اور مومنین کو بسبب اُس تعلیم کے ایسا علم حکمت کا حصول ہوا کہ بڑے بڑے علماء منکرین اور فضلاء معاندین ان سے مقابلے مین عاجز رہے تیسری دلیل یہہ کہ رسولؐ اس آیت کے مبشر عجمی فرمائے پس علم سابقہ اور اعتقاد حالیہ اہل عجم بطور اکثریت ظاہر ہی اگر مراد عجم سے فقط ملک فارس لین فاما ہند بھی عجم مین داخل ہی کہ انکا مبشر ہونا مفاد حدیث ہی چوتھی دلیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی ہو العزیز الحکیم فرماتا ہی کہ یہہ بھی امیون کی تعلیم پر دلیل ہی پانچوین دلیل یہہ کہ اسکے نیچے فضل اللہ یوتیہ من یشاء فرمایا کہ من شامل ہی معنے عموم وخصوص جمع اور واحد کو جیسا اللہ تعالی یستغفرون لمن فی الارض فرمایا کہ معنی اُسکا مغفرت چاہتے ہین اُن کے لئے جو زمین پر ہین ہوتا ہی لاکن مغفرت کے لایق مومنین ہونے سے یہان مومنین ہی خاص ہوئے اگر آیت مذکورہ مسود مین من سے مراد خصوصیت کی ہوتی رسولؐ عجمیون کو خاص نکرتے جب یہہ قراین سابقہ سے کہ لایق امیون کے واسطے ہین تخصیص ثابت ہو چکی گروہ مہدیؑ بھی عجمی اور امی ہونے پر جناب امامؑ کی صحبت سے ایسا بیان قرآن کئے کہ سامعین متاثر ہو جاتے تھے پس یہی اس بشارت کے مستحق ٹھہرے کہ جنکے لئے رسولؐ فرمائے کہ مہدیؑ کے وقت کی امت کہ دوسرا طبقہ ہی میری سب امت سے اچھی ہوگی جیسا حدیث جعفرؓ سے ثابت ہی کہ دلیل پنجم مین مذکور ہوئی اور سید الاولیا امام الاتقیا علی کرم اللہ وجہہ فرمائے کہ مہدیؑ کے اصحاب سے آگے والے بڑہ نہ سکینگے الخ قریب دلیل دوازدہم مین اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور شیخ اکبرؓ فرمائے کہ مہدیؑ کے اصحاب رسولؐ کے اصحاب کے برابر ہونگے جیسا دلیل نہم مین گذرا چھٹی دلیل یہہ کہ اس آیت کے مبشرونکی تخصیص مین مفسرونکو اختلاف ہوا پس صحت اسکی فرمان مہدیؑ پر ٹھہری کہ کام مہدیؑ کا رفع اختلافات اپنے ماقبل کا ہی اسکا ثبوت دلیل پانزدہم کی روایت ششم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** آپ اپنی مہدویت اول ثابت کیجے الخ **ہدایت** مسود کے اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ جب مہدویت ثابت ہو جاوے قوم مہدیؑ بھی مبشر اس بشارت کے ہو سکتے ہین بطریق عموم اب ہم کہتے ہین کہ مہدیؑ

موعود حقیقی اگر کہے کہ یہہ بشارت خاص میری قوم کے لئے ہی اگر اپنے قول مین سچا ہی تو محل انکار باقی نہین اگر کاذب
ہی تو مہدی نہین کیونکہ مہدی کو رسول لا یخطی فرمائے اور ہمارے امام کی مہدویت کی ثبوت پر یہہ ساری کتاب دلیل
ہی الحاصل دوسرے آیات کو بھی اسی پر قیاس کرین کہ فرمان مہدی سے زیادہ اب کونسی دلیل قطعی ہوسکتی ہی **رجا**
امام مہدی وقت ابتری دولت اسلامیہ کے الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسعود دنیا طلب پر کہ ہر دلیل سے دولت
دنیا کو طلب کرتا ہی ابتری دولت ظاہریہ اسلامیہ امام حسین رض کی شہادت کے وقت سے شروع ہوگئی کہ اسوقت کے
بادشاہون کے لئے رسول فرمائے پھاڑ کھانیوالے کتون سریکے ہونگے ویسا ہی ہوا کہ اُن کے وقت مین ہزارون
سادات کا قتل ہوگیا مگر فرمان امام الاولیا جناب مرتضوی کی مراد دولت باطنی سے ہی چنانچہ فرماتے ہین ثم یقوم قائم
الحق منکم یعنے پیچھے قایم کرنیوالا حق کا تم مین سے کھڑا ہوگا یعنے مبعوث ہوگا اور یہہ اس حدیث کے موافق ہی کہ فرمائے
یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان یعنے قایم ہوگا مہدی زمانے کے اخیر مین جیسا قایم ہوا ہون مین
زمانہ اول مین پس قیام رسول کا ابتدائے زمان اسلام مین حالت فقیری مین تھا اور کمال دینداری بھی فقیری ہی نہ
نہ دولت دنیوی کہ فقیر کا مرتبہ انشاء اللہ تعالی باب ششم و ہفتم مین بیان ہوگا اور اب یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی چنانچہ
مصرع ثانی بھی اسی معنی پر دلیل ہی بالحق یاتیکم و بالحق یعمل یعنے خالصاً للہ تمہارے لئے آئیگا اور خالصاً للہ عمل کریگا
جیسا کہ اللہ تعالی رسول کو حکم کیا کہ بول میرا اجر دعوت نبوت خاص اللہ پر ہی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ یہان
کچھ دولت دنیا دیکا ذکر نہین بلکہ اُس سے انکار ہی جیسا کہ صاحب مدارک وغیرہ وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون الآیۃ
کی تفسیر مین لکھتے ہین لانک لوکنت صاحب کنوز وجنان لکان طاعتہم لک للدنیا او ممزوجۃ بالدنیا فانما بعثناک فقیرا
لیکون طاعۃ من یطیعک خالصۃ لنا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ص کو فرمایا کہ ہم نے تجھے فقیر اسلئے
بھیجے کہ تیری اطاعت کرنیوالے خاص ہمارے لئے اطاعت کرین اگر تجھ کو دولت دنیاوی دیتے تو خالص ہمارے لئے لوگ
اطاعت نکرتے فافہم بعد رسول اللہ ص کے کفار وغیرہ سے مقاتلہ اور محاربہ ہوا سو دولت کے لئے نہین بلکہ محض اُنکے
اتباع لینے کے لئے اور جو ایمان لایا اُسکو حکم کئے کہ فقیر بہتر ہی دولت سے بلکہ ذکر دنیا سے اور صحبت اہل دنیا سے
منع فرمائے کہ اسکا بیان آگے ذکر دنیا مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** احاد رعایا الخ **ہدایت** شاید
مسعود کو علم لغت سے بھی خبر نہین ہی کہ رعیت کس کو کہتے ہین یعنے رعایا جمع رعیت محکوم اور نگاہداشتہ کو
کہتے ہین پس ہمارے امام پر اسکا اطلاق از بس مہمل ہی کہ ہر خلیفۃ اللہ آپ حاکم ہی اور دعوی ہمارے امام کا خود
لکھتا ہی فرماتے تھے جو میری مہدویت کو قبول کیا مومن ہی ورنہ کافر اور یہی لکھتا ہی کہ ہر جگہ کے حاکم آپ کو اخراج

۸۵

کرائے انکے رعیت کہنا صاف جہالت ہی اور یہہ بھی لکھا ہی بعض بادشاہ مطیع فرمان امام ہوئے جیسا کہ شبہ بیگ
انکی رعیت قرار دینا محض تعصب ہی پس انکا حال مانند انبیا کے تھا کہ ادنیٰ بھی مومنین جمع ہوئے اور منکرین مار مارکے
چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کلما جاءہم رسولا بما لا تہوی انفسہم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون یہہ سنت کفار ہی کہ اللہ تعالی
کے خلیفون کے ساتھہ کرتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ بڑی سخت بلا انبیا کے لئے ہی بعد ان کے اولیا پر بعد مومنین پر
علی الخصوص ہمارے نبی پر کفار کیا کیا ظلم نہ کئے رجا وعد اللہ الذین امنوا الآیہ یہہ وعدہ اللہ تعالی نے اہل سنت کے
خلفا اور امرا کے ساتھہ وفا فرمایا ہدایت اگر اس آیت سے مراد مسود کی خلافت کبرا ہی تو مسود کے اہل مذہب
کی سچائی اور ہماری تکذیب ہر چند متصور نہین بلکہ یہہ ہمارے لئے دلیل ہی کہ اب وہ بات باقی نہ ہی اگر ارادہ اسکا دولت
دایمی سے ہی کہ نیچے لکھا ہی کہ اور قریب قیامت تک ایسی رہینگے الخ ازبس بہ چند وجہ مہمل اور مردود ہی کہ خود
اہل اسلام کے مخالفین کے حکم بردارون کا حکم بردار ہی کہ اسپر صادق ہی چاکر اور کو کر برابر ہی کہ عیسویون کے محکوم ہونگا
یہہ محکوم ہی معہ اپنے لاکھون رفقا کے پس مسود اپنے کو مبشر اس بشارت کا جان کر ناز کرنا ایسا ہی کہ ایک عورت
بدشکل اپنے مرد پر ناز و نخرے سے اپنا فخر بڑھانے لگی تو اس سے متحیر ہو کر پوچھا کہ یہہ ناز و نخرے کا کیا سبب ہی تو کہی
کہ میری ماں بہت خوبصورت تھی اسنے کہا مردار یہہ شکل وہ تیرے لئے کیا مفید ہی اور اسکی ستری صورت پر تھو کی دیا
اور خلاف اس حدیث شریف کا ہی کہ رسول فرمائے ہین خلافت میرے بعد تیس سال ہی اسکے بعد رہا سو بادشاہ
مانند پھاڑ کھانیوالے کتے کے ہی اسی لئے بعد جناب ولایت مآب علی ابن ابی طالبؑ کے امام حسنؑ نے تیس برس کا بقیہ جو
چھے مہینے تھے تمام کرکے ترک خلافت کئے اور فرمان رسول کا نہ یدپلید اور اسکے توابع سے ظاہر ہوا کہ خاص آل رسول اللہ
پر ایسا کتا پیدا ہوا کئے اس لئے اکثر مفسرین یہی لکھتے ہین کہ اس سے مراد خلافت خلفاء راشدین ہی اور لکھتے ہین اللہ تعالی نے
اس آیت کے نیچے من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا ہی سو اس نعمت کا کفران پہلے قتلہ عثمانؓ سے ہوا
کہ وعدہ پورا ہو چکا اور اسکا بیان دلیل ہفتم مین معتبر تفاسیر کے حوالے سے ہوا ہی اور رسول اللہؐ فرمائے ہین کہ جبتک
خدا تعالی چاہے تم مین نبوت رہیگی بعد خلافت بعد بادشاہت پھاڑ کھانیوالے کتون سرکی اور بادشاہت ظالمونکی
بعد اسکے نبوت کے نہج پر خلافت ہوگی اور یہہ بھی فرمائے ہین کہ وہ ظالم ریشمی لباس پہینگے اور زنا کرینگے حلال کے
طور پر ایسے حدیثون کو صاحب مشکوۃ نے باب التغیر الناس مین نعمان بن بشیر اور حذیفہ اور ابو عبیدہ اور معاذ بن
جبل کے روایت سے لکھا ہی پس مہدی کی خلافت کہ خلیفۃ اللہ ہی منہاج نبوت پر ہی کہ جسکی خبر رسول اللہ دے چکے
ہین کہ مہدی بادشاہت نکریگا اور منکرین دنیا دار وغیرہ آپکے مانند منکرین دنیا دار رسول اللہ کے طعن کرنا بھی

واجب ہی جیسا اللہ تعالی اسکی خبر دیتا ہی قالوا ما لہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل علیہ ملک فیکون

معہ نذیرا او یلقی الیہ کنز او تکون لہ جنۃ یاکل منہا وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا

فلا یستطیعون سبیلا تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا شان نزول

اس آیت کا یہہ ہی کہ بزرگان اور دولتمندان قریش مانند ابوجہل و عتبہ اور امیہ اور عاص وغیرہ کے رسول اللہ کی حقارت

کرکے مسخری کے طور پر کہے کہ رسول دوسرے لوگون کے خلاف پر رہے کہ تمیز ہو رسول اللہ اور دوسرون مین بسبب آبرو

ظاہریہ اور دولت دنیویہ کے اور یہ نہ سمجھے کہ رسول یعنے اللہ تعالی کا خلیفہ اپنی امت کے برابر ہو یہہ بات اکثر مفسرین

لکھتے ہین جیسا مدارک بیضاوی کبیر حسینی وغیرہ مین ہی اور آگے بھی جو لکھا جائیگا انہین کتب کا اکثر حوالہ ہی الغرض اس آیت

کے ساتھہ ایک ڈبہ نور کا لیکر رضوان بہشت بھی جناب رسالت مآب مین حاضر ہوکے عرض کیا کہ اللہ تعالی بھیجا ہی کہ اسمین

تمام دنیا کے خزانون کے کنجیان ہین اُسمین سے آپ چاہین سو لیکر تصرف کرین اور ایسا حکم ہوا ہی کہ آپ کے مراتب اخروی سے

بھی ایک ذرہ کم نہوگا تو آپ نے فرمائے کہ مجھے یہہ فقیری بہتر ہی اُسکو نہین چاہتا ہون بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ صابر اور شاکر

رہون رضوان کہا بہت اچھا کیا تم نے ہمیشہ اللہ تعالی تم کو اچھے رکھے اور فرمایا جل جلالہ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا

انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا اس آیت کا شان نزول

یہہ ہی کہ فقراء صحابہ یعنے بلال صہیب سہیل وغیرہ کو دیکھہ کر دولتمندان کفار کہنے لگے کہ اگر ہم بھی ایمان لاینگے مانند ان کے

ناچیز ہونگے تو اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور صاحب مدارک وغیرہ اسکے نیچے لکھتے ہین اتصبرون یعنے فتنون پر کیا تم

صبر کرتے ہین یا نہین پس وہ فتنہ مومنون کے لئے کفار اور فقیرون کے لئے تونگر ہین کہ انسے جو ایذا کہ آپکو پہنچی اگر صبر کرین

ثواب پاتے ہین اگر صبر نکرین پس ایک غم پر دوسرا غم زیادہ ہوا چنانچہ حکایت ہی کہ کسی نے صالحون سے اپنی تنگدستی سے

دکھہ پاکر جنگل طرف نکلا تو ایک ہجرے کو دیکھا کہ سوار ہی اور اسکے روبرو خدمت گار نوکر وغیرہ دوڑتے تھے پس اسکے جیمن کچہ

ہوس اُسکی ہوئی کہ کسی نے یہہ آیت پڑہے دلیا معلوم ہوا یعنے نبی کو اللہ تعالی فرمایا کہ ہم نے تیرے لئے تونگرونکو فتنہ بنایا

اور تونگرون کے لئے تجکو اگر تو ہوتا خزانیوالا تو البتہ دنیا کے لئے لوگ تیری اتباع کرتے اسی لئے ہم نے تجھے فقیر بنایا تاکہ تیرے

مومنین خاص ہمارے لئے اتباع کرین اور فرمایا جل جلالہ نے زین للذین کفروا الحیوۃ الدنیا ویسخرون من الذین آمنوا والذین اتقوا

فوقہم یوم القیمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب اسکا شان نزول یہہ ہی کہ کفار فقراء صحابہ کو دیکھ کر مسخری کے طور سے

ہنسنے اور کہنے لگے محمد محتاجون اور دیوانون سے جہان کا کام آراستہ کرنا چاہتے ہین اور بزرگون کے آئین کو توڑ نیکا

ارادہ رکھتے ہین اگر انکا دین حق ہوتا تو البتہ قریش کے سردار اور اہل دولت ایمان لاتے تب یہہ آیت نازل ہوئی

٨٧

اور فرمایا جل جلالہ وعظم برہانہ نے لعلکم تتفکرون فی الدنیا والاخرۃ صاحب حسینی سلمی رضی اللہ عنہ سے یون نقل کرتا ہی کہ گفت

تفکر دنیا وآخرت آنست کہ بدانی کہ ایشان قاطعان طریق اند وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرۃ حرام

علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیوی وعقبی حجاب عاشق ہست ومیل ایشان کی زعاشق لائق است و

اور ایک وقت تونگران کفار رسول صلعم سے عرض کئے کہ تمہاری مجلس مین غلامان اور محتاجان ہین ہمکو ننگ آتا ہی کہ انکے

ساتھ بیٹھین اگر ان کو اپنی مجلس سے نکالین تو ہم اگر قرآن سینگے پس عمر رضی اللہ عنہ کے عرض کرنے سے رسول اللہ صلعم نے اس امر مین

نوشتہ لینے جناب مرتضوی کو حکم فرمائے تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فرمایا رب الجلیل جل جلالہ لا تطرد الذین یدعون بالغداوۃ والعشی

یریدون وجہہ کشف الاسرار وحسینی وغیرہ مین لکھتے ہین ارادہ تین طور پر ہی اول فقط دنیا کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی

فرمایا ہی یریدون عرض الدنیا اسکو دو نشان ہین دنیا کی زیادتی پر دین کے نقصان سے راضی رہنا اور فقیرون سے

بیزار دوسرا فقط آخرت کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اسکو بھی دو علامت ہین ایک

یہہ کہ سلامتی دین کے لئے دنیا کے نقصان کو راضی رہنا اور فقیرون سے محبت رکھنا تیسرا فقط اللہ تعالی کے دیدار کو چاہنا

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یریدون وجہہ پس وہ دونون جہان پر لات مارتا ہی کہ اپنے سے اور خلق سے آزاد ہو جانا

ان کے لئے اللہ تعالی رسول اللہ صلعم پر عتاب کیا کہ فرمایا ما علیک من حسابہم من شئی وما من حسابک علیہم من شئی فتطردہم

فتکون من الظالمین وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہولاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین سید بھی

انکی پیروی یہی کہتا ہی یہہ دکھنی دہوندار ہی مسلمان ہین پس معلوم ہوا کہ یہہ عادت قدیمی ہی کہ مومنین محتاج رہین اور

کفار ان کو ایسا ہی کہین کہ یہہ چند حقیر ہی ہم مین سے مومن ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ

کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیمۃ من المحضرین اس آیت سے یہہ بات ظاہر ہی کہ عاقبت کی بہتری کا وعدہ

مومنون کے لئے ہی جیسا دنیا داری کافرون کے لئے اور فرمایا جل جلالہ نے قالوا لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من

القریتین عظیم اہم یقسمون رحمت ربک نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضہم فوق بعض درجات لیتخذ بعضہم بعضا سخریا ورحمۃ

ربک خیر مما یجمعون اس آیت کا شان نزول یہہ ہی جب قرآن نازل ہوا کفار کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالی یہہ خدمت دنیا

اور قرآن نازل کرتا تو مکے اور طائف مین سے کسی دولتمند کو دیتا کیونکہ یہہ خدمت رسالت بہت بڑی چیز ہی چاہئے کہ

ایسی خدمت والا سب سے ممتاز رہے جیسا مسود مہدویت کے لئے کہہ رہا ہی پس اللہ تعالی فرماتا ہی کیا نبوت جو رحمت

الہی ہی اسکو تم تقسیم کرتے ہو دنیا کی نعمت جو خاص ہم تمہارے لئے بنائے ہین سو تمکو طاقت نہین کہ اسمین کچھ کمی یا زیادتی

اپنے طرف سے کرلین تو یہان تفسیر والے لکھتے ہین کہ کفار منصب رسالت کو اسباب ظاہریہ دنیویہ پر کہ دولت و لشکر ہی

قیاس کرکے اسی سے اُسکی بڑائی اور بزرگی سمجھے یہہ نہین جانتے کہ یہہ تجلی روحانی اور کمالاتِ نفسانی پر موقوف ہی کہ دُنیا
کی دولت سے یہہ بہتر اور عالی تر ہی اِس سے اُسکو کچھ علاقہ نہین بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہم کفار کو اتنی دولت دیتے کہ اُن کے
گھر و اسبابِ خانہ وغیرہ سونے چاندی کا بنا لیتے کیونکہ یہہ حق انکا ہی اور حق مومنین متقین کا آخرت کی خوبی مگر اِس لئے
نہین دیئے کہ مومن رشک نکرین کہ حبِ دنیا جبلیت بنی آدم ہی تا اِس سبب سے انکی طاعت مین فرق نہو جو آخرت کی خوبی
خاص مومنین کو ہی اُسمین فرق نہو جاوے جسوقت کہ غنیمت آتی چلی اور صحابہ رضہ پر فراغت ہوی عبادات اور ریاضات
مین بہ نسبت حالتِ فقر کے قصور بہت واقع ہوا یعنے باوجود فاقون کے جو عبادت کرتے تھے بعد فراغت کے اُسکے بہ نسبت
از بس کم کرنے لگے تو اللہ تعالی فرمایا الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ آیہ یعنے حکم ہوا کہ کیا مومنون کے دلسے
بسبب اِس فراغت کے ڈر اللہ تعالی کا نکل گیا جیسا اہل کتاب کا دل بگڑ کر کافر ہو گئے بسبب دولت اور انقضاے
مدت کے اب اِس فرمان کے موافق یہہ دولت طلبی دلیل اِس امر کی ہی کہ ان کے دل بھی بسبب حبِ دنیا کے ایسا بگڑے ہین کہ انکے
مانند ہو گئے اور فرمایا ربالعزت نے اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو و زینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ یعنے دنیا بجز کھیل بازی اور ایک دوسرے پر بڑائی کرنے کے کچھ نہین ہی کہ یہہ سب تربادا فقط
دغا و فریب ہی کہ موجب عاقبت کی خرابی کا ہی کہ اُسکی محبت کے سبب سے سخت عذاب ملیگا اور جو کہ اُسکی رغبت نکرے
اسی سے اللہ راضی ہی اور اسکے لئے مغفرت ہی یہہ خلاصہ اس آیت کا ہی اور فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے لکیلا تاسوا علی
ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتیکم واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید
یعنے اللہ تعالی دنیا کے نقصان پر غم کھانیکو اور دنیا کی متاع پر خوش ہونیکو کہ مراد محبت سے ہی منع فرماتا ہی اگر اُسکو کوئی
حلال یا مباح جانے کافر ہی کیونکہ حلال کو حرام جاننا اور حرام کو حلال جاننا کفر ہی مگر مسود اُسکو بھی حلال بول رہا ہی اور
طلب کر رہا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی دنیا پر فخر کرنیوالون کا اور بخیلون کا اور لوگون کو بخیلی سکھانیوالون کا مین
دوست نہین ہون یعنے ایسے لوگ میرے دشمن ہین پھر مسود کہتا ہی کہ دولتِ دنیا ہی حقیقت دین کا موجب ہی اور لوگونکو
کہتا ہی کہ مال جمع کرو حلال ہی جیسا عقیدۂ چہارد ہم مین لکھا ہی اور فرمایا اما من طغی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی
ہی الماوی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے خلاصہ اسکا یہہ ہی جو کہ محبت
دنیا مین غلو کیا یعنے اُسکی زیادتی کو بہتر سمجھا کہ خلاف رضاے الٰہی ہی پس اُسکا ٹھکانا تحقیق دوزخ ہی اور جو کہ ڈرا
اللہ تعالی سے اور اپنے نفس کو اِس دنیا کی محبت سے باز رکھا تحقیق ہی کہ اُسکا مکان جنت ہی اور حق سبحانہ تعالی فرماتا
ہی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی جب کفار دنیا پر فخر کرنے لگے

۸۹

دلیل دوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یبعث اللہ رجلا من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الافراد وابو نعیم والحاکم عن ابن مسعود یعنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا تمام ہوگی [illegible] تعالی

اور حقیقتِ مذہب کو سلطنتِ دنیوی مین منحصر سمجھے تو اللہ تعالی فرمایا کہ تم دنیا کو جو آخرت پر ترجیح دیتے ہو عقلاً اور نقلاً
غلط ہی کیونکہ دنیا ناقایم اور آخرت قایم اور ہمیشہ رہنے والی ہی اور انبیاء سابقہ کے سب کتب اسی معنے پر گواہی دیتے
ہین خصوصاً کتب ابراہیم و موسی علیہما الصلوة سے بھی یہی ثابت ہی غرض ان آیات سے بھی ثابت ہوا کہ سب پیغمبر
دنیا سے بیزار رہے اور حکم یہی کئے دنیا کو چھوڑو خصوصاً ہمارے رسولؐ باوجود اللہ تعالی کی طرف سے فرشتہ دولت
دنیوی کے کو نجیان لاتے پر قبول نفرماے اور مہدیؑ کہ تابع تام نبیؐ ہین لوگون کی جبر سے کیونکر اس بری چیز کو قبول
کرینگے اور ایسی بد چیز کہ سب انبیا جسکو بد کہے کہ ان کے سب کتب مین یہی تھا کہ دنیا کی دولت اور اسکی محبت موجب
ہلاکتِ دین ہی کیونکر علامتِ ممیزہ اور دلیلِ ثبوتِ مہدویت ہوسکتی ہی کہ مہدیؑ کے یہان تو دین کمال کو پہنچا ہی
کہ دینداری کا کمال فقیری مین ہی نہ سلطنت مین بلکہ یہہ بات ثابت ہی کہ اہل دولت سب انبیاؑ کے وقت مین اکثر انکار
کئے ہین خصوص ہمارے رسول اللہ کے وقت مین بھی ایسا ہی ہوا ہی بلکہ جب اسلام کا غلبہ ہوا اور فقر سے صحابہؓ کو منع ہوا
ریاضات و عبادات مین قصور ہونے سے موردِ عتاب و تنبیہ ہوے چہ جائیکہ دوسرا کہ شرک و کفر مین مبتلا ہوجاتا ہی
چنانچہ عزیزیہ مین بل تؤثرون الحیوة الدنیا والآخرة خیر وابقی کی تفسیر مین لکھا ہی پس اب جاننے کہ مہدیؑ کا آنا امتِ
رسول اللہ کو اس ہلاکت سے بچانیکے لئے ہی کہ رسولؐ فرما چکے ہین کہ مہدیؑ کے سبب سے میری امت ہلاکت سے
بچیگی اور فرماے ہین کہ میری امتیون کے دولتمند ہونے سے ڈرتا ہون کہ امم سالفہ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین۔
خصوصاً اپنی آلِ پاک کے لئے دعا کئے کہ آلہی انکو دنیا سے بقدر کفایت دے پس واجب ہوا کہ مہدیؑ اور مہدویان فقیر
رہین اور ان کے مخالف دولتمند کہ فقیری موجبِ قربِ الٰہی و دلیلِ حقیقتِ دین ہی اور دنیاداری باعثِ خسران
و نقصانِ آخرت و ضلال و بعدت من جناب رب العالمین رجا حدیث شریف مین ہی کہ حضرت رسالت سے
وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے الخ **ہدایت** مطلب حق اللہ تعالی جل سبحانہ و عظم برہانہ دشمنون کے طرف سے ظاہر
کرواتا ہی یعنے اللہ تعالی جنابِ رسالتمآبؐ سے کیا ہی سو وعدہ یہہ ہی کہ ثوبانؓ بعد ذکر کرنے حدیثِ طویل کے کہے
کہ فرماے رسولؐ ان ربی قال یا محمد انی قضیت قضاءً فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنة عامة وان
لا اسلط علیہم عدواً من سوا انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من باقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضاً ویسبی بعضہم بعضاً رواہ
مسلم ترمذی اور نسائی نے جناب بن الارث سے یون ہی روایت کیا ہی اور مشکات کے باب فضایلِ رسول اللہ مین
بھی ایسا ہی مذکور ہی ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جل شانہ رسولؐ سے وعدہ کیا ہی کہ آپکی امتِ مقبولہ پر
بشرہ پر کوئی انکا غیر مسلط ہوگا مگر آپکی امت مین اہل حق اور اہل باطل ہونگے اور آپسمین جنگ کرینگے اور برا بولینگے

91

چنانچہ آج قوم مہدویہ پر سواے امت معوجہ کے کہ جسکے لئے رسول فرماے ہین کہ نہ مین اُنسے ہون نہ وہ میرے سے

جیسا روایت جعفر دلیل پنجم مین گذری دوسرا کوئی دشمن غیر مذہب مسلط نہین ہی مگر اُنھین معوجین پر سبب امت مقبولہ

مرحومہ مبشرہ سے خارج ہوجانیکے عیسویونکا تمام تر تسلط ہی پس اب حدیث کا معنی کہ اللہ تعالی کا وعدہ ہی صحیح ہوا اور مسود کا

معنی سیاق حدیث سے مخالف ہی کہ اسی کو تحریف کہتے ہین اب مسود اور اُسکے ساتھیون کو لازم ہی کہ اپنے معنیون

اور اہل کتاب کے معنیون کو بنظر انصاف مقابلہ کرکے دیکھے **فائدہ** بیان مین علماء دنیا پرست اور دنیا کے

امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت کے رکن دوم سے اصل چہارم کے باب چہارم مین لکھتے ہین بدانکہ علمارا و غیر علمارا

باسلاطین و عمال سہ حال است یکی آنکہ نہ نزدیک ایشان روند و نہ ایشان نزدیک وی شوند و سلامت دین درین باشد

دوم آنکہ نزدیک سلاطین روند و بر ایشان سلام کنند و این در شریعت مذموم است عظیم مگر کہ ضرورت بود کہ رسول اللہ

صفت امراء ظالم میگفت پس گفت ہر کہ از ایشان دوری جوید رست و ہر کہ با ایشان در دنیا افتاد وہم از ایشانست و

گفت بعد از من سلاطین ظالم باشند ہر کہ بدروغ و ظلم ایشان اعفا کند و راضی بود از من نیست و او را بحوض من در قیامت

راہ نیست و گفت دشمن ترین علما نزد حق تعالی آنانند کہ نزد امرا روند و بہترین امرا آنانند کہ نزد علما روند و گفت علما

امانت داران پیغمبران اند تا باسلاطین مخالطت نکنند چون کردند در امانت خیانت کردند از ایشان دور باشید

و ابوذر رض باسلمہ گفت رض کہ دور باش از درگاہ سلاطین کہ از دنیاء ایشان ہیچ چیز بتو نرسد کہ نہ زیادت از آن دین تو

بشود و گفت در دوزخ وادی ہست کہ ہیچ کس نشود در انجا الا علما کہ بزیارت سلاطین روند عبادہ بن الصامت میگوید

دوست داشتن علما و پارسایان امرا را دلیل نفاق بود و دوستی ایشان با توانگران دلیل ریا بود و ابن مسعود میگوید

مرد باشد کہ بادین درست نزد سلطان رود و بی دین بیرون آید گفتند چگونہ گفت رضای ایشان جوید بچیزیکہ سخط

حق تعالی دران باشد و فضیل گوید چندانکہ عالم السلطان نزدیک شود از حق تعالی دور میشود و وہب بن منبہ گوید این علما

کہ نزدیک سلاطین میروند ضرر ایشان بر مسلمانان بیش بود از ضرر مقامران محمد بن سلمہ گوید مگس بر نجاست آدم نیکوتر از

عالم بر درگاہ ملوک انتہی اسکے بعد لکھتے ہین کہ سبب ایسے سخت حکمونکا یہہ ہی کہ بادشاہ و امراء وغیرہ سے ملنا خالی خطر سے

نہین کہ کہے یا سنے یا عمل کرے اُن کے ساتھ کہ یہہ سب موجب عصیان ہی کہ اول انکا سب اسباب حرام کا ہی گھر فرش

وغیرہ اسپر بیٹھنا وغیرہ منع ہی انکو سلام تواضع سے کرنا دین کو اپنے کھونا ہی کہ رسول ایسا ہی فرماے ہین اور ظالم کے لئے

دعا کرنے کو رسول اللہ سے منع وارد ہی اور رسول دنیا دارون کے نزدیک جانے کو منع فرماے ہین اور عیسیٰ

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مال دنیا طرف مت دیکھو کہ تمھارے ایمان کی شیرنی جاتی ہی انتہی خلاصۃ پس اس تقریر سے

ثابت ہوا کہ جو علما محب دنیا ہین اور اہل دولت و دنیا سے مخالطت کرتے ہین اُن کے دل اندہے ہوکر انکو نہ معنی آیات برابر سمجھتے ہین نہ معانی حدیث کو فہم کر سکتے ہین اور جو علما کہ خالصاً للہ دنیا کو ترک کرتے ہین ایسا کہ اہل دنیا سے بھی بیزار رہتے ہین مانند علما و فقراء مہدویہ کے کہ بسبب تقوے کے اُن کے دل روشن تر ہوکر آیات و احادیث کے معانیون سے جیسا نفس الامر ہی تعلیم الٰہی سے بہرہ یاب ہوتے ہین جیسا کہ صاحب یواقیت نے فصل ثالث مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ علماء ظاہر جو منکر علم صوفیہ ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ دنیا داری کو آخرت پر غالب جانکر اُسکی محبت مین زہد کو ترک کئے ہین اور جس راہ سے کہ قرب الٰہی حاصل ہو دور پڑے ہین اور کتاب مین دیکھتے ہین اور اپنے استادون سے سنتے ہین سو سچ جاننے سے انکو یہہ حجاب ہوا ہی کہ اللہ تعالی اپنے بندونکو جو تعلیم کرتا ہی اسکے منکر ہوتے ہین اور مبحث ثامن مین لکھا ہی کہ شاذلی نے کہا کہ جسکو آیہ و ہو معکم اینما کنتم کا معنی معلوم کرنا ضرور ہو تو اپنے کھان و مان و وظایف سے ہاتھ اٹھاوے اور سونے اور اپنے خواہشون کو چھوڑے یعنے جو زہد اختیار کرے اُسکو معانی قرآنی حاصل ہوتے ہین انتہی پس ضرور ہی کہ معنی علماء باطن کا جو زاہد ہین تعلیم الٰہی سے کچھ اور ہی اور معنی علماء ظاہر دنیا پرست کا جو اسکے مخالف ہی کچھ اور ہی مگر صحیح وہی جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوا ہو نہ عقل آدمی سے اب اس میزان سے آزماکر انصاف سے دیکھین کہ حق کس کے جانب ہے۔

دنیا کی برائی کا بیان حضرت امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت مین لکھے ہین اصل پنجم از رکن سیوم در علاج دوستی دنیا و پیدا کردن آن آنکہ حب دنیا سر ہمہ گناہ ہاست بدانکہ دنیا سر ہمہ شر ہاست و دوستی آن اصل ہمہ معصیتہا است و چہ شوم تر ازان باشد کہ او دشمن خداست و دشمن دوستان خدا و دشمن دشمنان خداست اما دشمنی خدا بآن کند کہ راہ حق تعالی بر بندگان او ببرند تا بوی نرسند اما دشمنی با دوستان خدا بآن کند کہ خود را جلوہ میکند و در چشم ایشان میآراید تا در صبر ازوی شربتہاء تلخ میخورند و رنج آن میکشند و اما دشمنی با دشمنان خدا بآن کند کہ ایشان را بمکر و حیلت در دوستی خود میکشد و چون عاشق شدند از ایشان دوری گیرد برای دشمنان ایشان میرود و ہمچو زنی نابکار از مردی بمردی میگردد تا درین جہان گاہ برنج داشتن او گاہ در حسرت فراق او خود را میکشند و با آخر خشم خدایتعالی و عذاب او بینند و نہ رہد از دام او الا کسیکہ بحقیقت او را و آفت او را بشناسد و ازوی پرہیز چنانکہ از جادو وان پرہیز کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میگوید پرہیزید از دنیا کہ او جادو تر است از ہاروت و ماروت آور لکھے ہین پیدا کردن مذمت دنیا باخبار بدانکہ رسول اللہ روزی بگوسپندی مردہ بگذشت گفت می بینید کہ این مردار چگونہ خوار ست کہ کس بآن نگرد بآن خدا کہ جان محمد در دست اوست کہ دنیا نزد خدایتعالی خوار تر ازانست واگر نزدیک او بپر پشہ ارزیدی ہیچ کافر را شربتی آب ندادی و گفت دنیا ملعونست و ہر چہ در انست ملعونست الا آنچہ برای حق تعالی باشد و گفت دوستی دنیا

سر همه گناهانست وگفت هرکه دنیا را دوست دارد آخرت بزیان آورد و هرکه آخرت را دوست دارد دنیا را بزیان آورد

پس آنچه بماند اختیار کنید بآنچه نماید زید بن ارقم میگوید با بوبکر بودم که اورا آب آوردند بانگبین شیرین کرده چون نزدیک

دهان برد باز گرفت و بسیار بگریست تا همه بگریستیم و خاموش شد پس گریستن گرفت چندانکه کس دلیری آن نبود که پرسید

چون چشم پاک کرد گفتند یا خلیفهٔ رسول الله چه وجه بود گفت یکروز با رسول الله نشسته بودم دیدم که بدست خود چیزی دور میکرد و

هیچ چیز ندیدم گفتم یا رسول الله این چیست گفت دنیاست که خود را بر من عرض میکند که او را دور کردم و باز آمد و گفت اگر تو

جستی ازین از من وکسانیکه بعد از تو باشند نجهند اکنون ترسیدم که مرا آن دریافت و رسول گفت که حق تعالی هیچ چیز نیافرید

دشمن تر بروی از دنیا و تا ویرا بیافریده است دبا و ننگریسته است یهه دو روایت بهی دنیا کی حقیقت مین هین وگفت

دنیا سرای بی سرایانست و مال بی مالان است جمع آنکسی کند که در وی عقل نبود و دشمنی در طلب آن کسی کند که بی علم بود

وحسد بران کسی برد که فقه باشد و طلب او کسی کند که بی یقین بود و گفت هرکه بامداد برخیزد و بیشتر همت او دنیا بود او نه از

مردان خداست که دوزخ او راست و چهار خصلت ملازم دل او باشد اندوهیکه هرگز بریده نشود و شغلیکه هرگز از ان فارغ

نگردد و درویشی که هرگز بتونگری نرسد و امیدیکه هرگز بنهایت آن نرسد ابوهریره میگوید که روزی رسول گفت خواهی که دنیا

بجملگی بتو نمایم مرا دست بگرفت و بسر گینروانی برد که دران استخوان سر مردم و گوسپند و خرقها و پلیدیها مردم بود گفت

یا ابا هریره این سرها پر حرص و آز بود و همچون سرهای شما امروز استخوان شده است بی پوست و زود خاکستر شود و این پلیدیها

طعام های الوانست که بجهد بسیار بدست آورده اند و چنین بینداختند که از ان همه میگریزند و این خرقهای جامهای تجمل

ایشان است که بادمی برد و این استخوانهای ستوران مرکب ایشانست که بر پشت آن گرد جهان میگردیدند اینست

جملهٔ دنیا هرکه خواهد بر دنیا بگرید گو بگری که جای آنست پس هرکه حاضر بود بگریست و رسول گفت تا دنیا را آفریده اند میان

زمین و آسمان آویخته است که حق تعالی بآن ننگریسته است و در قیامت گوید مرا بکمترین بندگان خود ده گوید خاموش

ای ناچیز نپسندیدم دران جهان که تو کسی را باشی امروز پسندم و گفت گروهی بیایند روز قیامت که کردارهای ایشان

چون کوهای تهامه بود همه را بدوزخ فرستند گفتند یا رسول الله ایشان اهل نماز باشند گفت نماز کنند و روزه دارند و بشب

نیز بیخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید دران جهند یکروز رسول بیرون آمد و صحابه گفت کیست از شما که نابینا

باشد و خواهد که حق تعالی او را بینا گرداند بدانید که هرکه در دنیا رغبت کند و امید در از پیش گیرد حق تعالی بر قدر آن دل

او را کور گرداند و هرکه در دنیا زاهد شود و امل کوتاه کند حق تعالی او را علمی دهد بی آنکه از کسی بیاموزد و راه بوی نماید

بی آنکه دلیلی در میان باشد یکروز رسول بیرون آمد ابو عبیده جراح از بحرین مالی فرستاده بود و انصار شنیده بودند

۹۳

پھر کیا اور یہ خیال نہ کیا کہ
یہ خبر متواتر قطعی ہے اور تمام
امت کا صحابہ کرام سے لیکر آج تک
اجماع ہے کہ حضرت محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم
دو آدمی بھی اس امر میں اختلاف
اور انکار نہیں رکھتے اور اجماع
و متواتر دلیل قطعی ہے اب سکے
نزدیک بلکہ خود مہدی کا قول
اور نقلی کتابوں میں مذکور ہے کہ
منکر اجماع صحابہ نبوت اور صحابہ

نماز بامداد رحمت کردند چون سلام باز داد همه در پیش او باستادند رسول تبسم کرد و گفت مگر شنیده اید که مالی
رسیده است گفتند آری گفت بشارت باد شما را که کارها خواهد بود که بآن شاد شوید و من بر شما بدرویشی نمیترسم
از آن میترسم که دنیا بر شما ریزند چنانکه بر کسان بختند که پیش از شما بودند آنگاه در آن منافست کنید چنانکه ایشان
کردند و هلاک شوید چنانکه شدند گفت دل هیچگونه بیاد دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا نهی کرد تا بدوستی و طلب آن
چه رسد انس میگوید که رسول را شتری بود و آنرا عصبا گفتندی و از همه شتران بهتر دویدی یکروز اعرابی شتری
آورد و بآن بدوانید و در پیش شد مسلمانان غمناک شدند رسول گفت حق است بر خدا تعالی که هیچ چیز را در دنیا برنکشد
که نه او آنرا خوار گرداند گفت که بعد ازین دنیا روی بشما نهد و دین شما بخورد چنانکه آتش هیزم را و عیسی میگوید دنیا را خدا
مگیرید تا دنیا شما را به بندگی نگیرد و گنج چنان نهید که از تلف نترسید و به نزدیک کسی نهید که ضایع نکند چه گنج از آفت خالی
نباشد و گنجیکه برای خدا نهید ایمن باشد و گفت دنیا و آخرت ضد یکدیگراند چندانکه این را خوشنود کنی آن دیگر ناخوش
شود و گفت با حواریان من دنیا در پیش شما در خاک افکندم او را باز نگیرید که از پلیدی دنیا یکی اینست که معصیت حقتعالی
جز در آن نرود و از پلیدی او آنست که کسی بآخرت نرسد تا ترک او نگوید پس بیرون گذرید از دنیا و بعمارت آن مشغول
مشوید و بدانید که سر همه خطاها دوستی دنیاست و بسیاری شهوت است و ثمرهٔ آن اندوه دراز است و گفت چنانکه آب و
آتش در یک جا قرار نگیرد دوستی دنیا و آخرت در یکدل جمع نیاید و عیسی را گفتند اگر خود را خانه کنی چه بود گفت کهنهٔ دیگران
ما را کفایت بود یک روز او را باران و برق در علا بگرفت و میدوید تا جای جوید که پناهی بود خیمهٔ دید آنجا رفت زنی را
دید بگریخت غاری بود آنجا رفت شیری را دید بگریخت گفت بار خدایا هر چه آفریدهٔ او را آرام گاهی است مگر مرا وحی آمد که
آرام گاه تو مستقر رحمت حق است یعنی بهشت و در بهشت صد حور را جفت تو خواهم کرد که همه را بدست لطف خود آفریده ام
و چهار هزار سال عرس تو خواهد بود هر روزی چند عمر دنیا و منادی را بفرمایم تا ندا کند که کجا اند زاهدان دنیا هم بعرس
عیسی زاهد آیند تا همه بیایند یکبار عیسی با حواریان بشهری بگذشته همه را در راه دید مرده گفت ای قوم این در خشم خدا تعالی
مرده اند و گرنه در زیر خاک بودندی گفتند خواهد که بدانیم که بچه سبب مرده اند شب عیسی بر سر بالا آمده آواز داد که یا اهل
شهر یکی جواب داد لبیک روح الله گفت قصهٔ شما چیست گفت شب بعافیت بودیم و بامداد خویش را در هاویه دیدیم
گفت چرا گفت برای آنکه دنیا دوست داشتیم و اهل معصیت را طاعت کردیم گفت دنیا را چگونه دوست داشتید گفت
چنانکه کودک مادر را چون بیامدی شاد شدمی چون رفتی غمناک شدمی گفت دیگران چرا جواب نداد گفت ایشان
هر یک را بر دهان لگامی از آتش است گفت تو چون جواب دادی گفت من در میان ایشان بودم و نه از ایشان بودم

٩٤

چون عذاب بیاید من نیز در میان ایشان بمانم اکنون برکنار دوزخ ام ندانم خلاص یابم یا در دوزخ افتم عیسیٰؑ گفت

ای حواریان نانِ جو و نمک درشت و جامۂ پلاس وخواب بر مزبلہ بسیار بہتر بود بعافیت در دنیا و آخرت عیسیٰؑ را

گفتند مارا چیزی بیاموز کہ بآن حقتعالی مارا دوست گیرد گفت دنیارا دشمن گیرید تا حقتعالی شمارا دوست گیرد و ابو حازم میگوید

کہ حذر کنید از دنیا کہ شنیدہ ام کہ ہر کہ دنیارا بزرگ دارد در قیامت اورا بدر آرند و بر سر او منادی میکنند کہ این آنست کہ چیزیکہ

حق تعالی حقیر داشت او بزرگ داشتہ است فضیل میگوید کہ اگر ہمہ دنیا بمن دہند حلال و بی حساب ننگ دارم از آن چنانکہ شما از

مردار ننگ دارید اور اصل ششم مین فرماتے ہین گفتند یا رسول اللہ بدترین امت تو کیانند گفت توانگران الخ اور

فرماتے ہین رسولؐ گفت کہ دنیارا باہل دنیا بگذارید کہ ہر کہ از آن چیزی بگرفت بیش از کفایت خود ہلاک خود ست کہ میگیرد

اور رکن چہارم کی اصل چہارم سے ہم چہارم مین لکھتے ہین رسولؐ از سفری آمدہ بود بدر خانہ فاطمہؓ رسید پردۂ دید

بدرِ خانہ او و دو حلقہ سیمین در دست او بازگشت و از کراہت آن چون فاطمہؓ بدانست آن دو حلقہ بدرمی و نیم بفروخت

و بآن پردہ باہم بصدقہ داد پس رسولؐ باو دل خوش کرد گفت نیکو کردی و در خانہ عائشہ صدیقہؓ پردہ بود رسولؐ گفت

ہرگاہ کہ چشم من برین افتد دنیارا بیاد من آورد بیرید و بفلان کس بدہید اور عائشہؓ سے روایت کرتے ہین کہ یکے

یکبار نزد رسولؐ زر آوردہ بودند ہمہ قسمت کرد شش دینار بماند ہمہ شب بیخواب بود تا بآخر شب آنرا بکسی داد و در خواب

خوش شد آنگہ گفت چگونہ بودی حال من اگر بمردمی و این شش دینار با من بودی اور لکھے ہین رسولؐ با عائشہ گفت

اگر خواہی کہ فردا مرا دریابی درویش وار زندگانی کن و از نشست با توانگران دور باش و ہیچ پیراہن بیرون نکنی تا پارہ

بر ندوزی اور اصل ششم مین رکن سیوم کے فرماتے ہین دنیا بر سہ درجہ بود مقدار ضرورت است بطعام و جامہ و

مسکن و ورای آن مقدار حاجت است و ورای آن مقدار زینت است و زیادت تجمل است و آن آخر ندارد ہر کہ بضرورت

اقتصار کرد رست و ہر کہ بدرجہ تجمل رفت در ہاویہ افتاد کہ آخر ندارد و ہر کہ بحاجت اقتصار کرد از خطر خالی نیست

کہ حاجت را دو طرف است یکی آنکہ بضرورت نزدیک است و یکی آنکہ بتنعم نزدیک است و میانِ این ہر دو درجہ کہ آن

بکمالِ اجتہاد توان دانست و باشد کہ زیادتی کہ بآن حاجت نبود از حساب حاجت گیرد و در خطر حساب افتد و بزرگان

و اہل حزم باین سبب بودہ کہ بر قدر ضرورت اقتصار کردہ اند و امام و مقتدا درین اویس قرنی است انتہی یہ روایات

بالا مذکور بے لحاظ ترتیب حسب ضرورت لکھے گئے ہین آپ عقلمندان اہل انصاف سے التماس ہی کہ مسود قولہ تعالی

وعد اللہ الذین آمنوا الآیہ اور حدیث کے سند سے عدم تسلط دشمن امت مرحومہ محمدیہ پر جو ہمارے ابطال کے لئے

دلیل لایا ہی تحریف ہی یا نہین اگر تحریف ہی تو مسود اور اسکے مذہب کو کہ دولتِ دنیا اصل مذہب قرار دیا ہی

۹۵

خراسان کی طرف سے آنا ہیر
کہان صادق آتا ہی کہ مصدق
حدیث کے ہو وین مگر مہدوی
لوگ فقط لفظ خراسان کا دیکھ کہ
اپنے واسطے سند ٹھہراتے ہین
اور سراسر تحریف معنوی کرکے
اپنا بر جا سے ہین چنانچہ سید عیسی
مہدوی مصنف رسالہ جدید
نے رسالہ معارضۃ الروایات مطبوعہ
سنہ ۱۲۸۴ ہجری کے صفحہ ۵۳ مین
معنی حدیث مذکور کی یون لکھے

جھوٹ جانکر ترک کرین اور ہمارے امام برحق مہدی موعود کی تصدیق کرین اگر وہ تحریف نہین تو مسود کی لائی ہوئی آیت وحدیث کے معنے معتبر تفاسیر وغیرہ سے اور آیات واحادیث دنیا واہلِ دنیا کی حقیقت مین جو بیان ہوئے ہین انکا ردبدلایل بتلاوین کیونکہ ان آیات اور احادیث سے یہی ثابت ہوا ہی کہ دنیا حق کافرون کا ہی اور کمالِ ایمان ترک دنیا اور رسول صلعم فرماتے ہین کہ مہدی عم دین کے کامل کرنے کو اللہ تعالی کے طرف سے مبعوث ہوگا اور مسود کہتا ہی کہ دنیا کی دولت کو کامل کریگا **فائدہ فقیرونکی مرتبت مین** امام محمد غزالی رح رکنِ منجیات کے اصلِ چہارم مین فرماتے ہین بدانکہ حق تعالی میگوید کہ للفقراء المہاجرین درویشی را پیشِ ہجرت داشت رسول گفت خدایتعالی دوست دارد درویش معیل پارسا را وگفت ای بلال جہد کن تا چون بخدای رفت ازین دنیا درویش باش نہ توانگر وگفت درویشانِ امت من در بہشت روند پیش از توانگران بپانصد سال و دریک روایت بچہل سال مگر باین درویش حریص خواستہ باشد وبآن درویش خورسند وراضی وگفت بہترین امت من درویشانند وزود ترین کہ در بہشت بگردد ضعیفانند موسی عم گفت بار خدایا دوستان تو از خلق کیانند تا ایشان را دوست گیرم فرمود ہرجا کہ درویش ہست درویش یعنی درویش تمام رسول صلعم گفت درویش را روز قیامت بیارند چنانکہ مردمان از یکدیگر عذر خواہند خدایتعالی از وی عذر خواہد وگوید بندہ من نہ از خواری بود کہ دنیا را از تو باز داشتم لاکن از آن بود تا خلعتہا وکرامتہا من بیابی برو درمیان این صفوف خلایق وہرکہ ترا روزی برای من طعام یا جامہ دادہ ہست دست وی بگیر کہ اورا درکار تو کردم وخلق آنروز در عرق غرق باشند او در رود وہرکہ باوی نکوئی کردہ باشد دست گیرد وبیرون آورد وگفت با درویشان آشنائی گیرید وبا ایشان نکوی کنید کہ ایشان را دولت راہ ہست گفتند آن چیست گفت در قیامت ایشانرا گویند کہ ہرکہ پارۂ نان وشربتی آب وخرقہ جامہ دادہ ہست دست ایشان گیرید وبہ بہشت برید وعلی رض روایت کند کہ رسول صلعم فرمود ہرگاہ کہ خلق روی بجمع دنیا وعمارتِ آن آورند ودرویشان را دشمن دارند خدایتعالی ایشان را بچہار چیز مبتلا کند قحط زمان وجور سلطان وخیانت قاضیان شوکت وقوتِ کافران ودشمنان ابن عباس رض میگوید ملعون ست کیسکہ بسبب درویشی کسی را خوار دارد وبسبب توانگری عزیز دارد انتہی اگرچہ مراتب ومدارج فقیرون کے ایسے ہین کہ جسکے بیان کو نہایت نہین یہان اتنے پر ہی اختصار ہوا پس اب دیکھئے کہ مسود بسبب فقیری کے ہمارے مذہب کی حقارت کرکے دولتِ دنیوی کا خواہان ہی اللہ تعالی فرماتا ہی جو کہ دنیا کا ارادہ رکھتا ہی ہم اسکو کچھ دیتے ہین اور نہین آخرت مین کچھ اسکا حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین **شعر** رضینا قسمت الجبار فینا لنا علم وللاعداء مال الخ

دلیل دوازدہم کا ثبوت رجا حاصل کلام دوام ہین الخ **ہدایت** پہلے معلوم کرین کہ امیر المومنین

علی کرم اللہ وجہہ کے فرمان مین کتنے امر کا قید ہی یعنے اول بعد زمان کہ راوی نے اس امر پر اشارہ بھی فرمایا سال رجل عن المہدی کہ حرف عن معنے تجاوز اور بعد پر دلالت کرتا ہی اسکے جواب مین جناب امیرؑ لفظ ہیہات فرمائے کہ بعد زمان پر دال ہی اور یخرج فی آخر الزمان کہ اسی سے متعلق ہی البعد از منہ پر دلالت کرتا ہی دوسرا عقد قسعہ کہ یہہ اشارہ بھی متعلق خروج کے ساتھہ ہی جو وہ مقید ہی آخر زمانے مین تیسرا بیعت عند اللہ نہ کسی دوسرے دینوی طورسے چوتھا اجتماع قوم کریان پانچوان تالیف قلوب فیما بین چھٹا کسی اپنے کے خروج سے غمگین ہونا ساتوان کیسکے اپنے مین آنے سے خوش ہونا آٹھوان اجتماع اصحابؓ مہدیؑ بقدر اصحاب بدرؓ اور طالوتؑ کے ہونا نوان آگے پیچھے کے مومنین انسے کوئی نہ بڑہنا جب یہہ قیودات معلوم ہو چکے غور کرین کہ مسود اسمین کیا کیا تحریفات کیا ہی **رجا** صفات مذکورہ خصایص مہدی سے ہنین الخ **ہدایت** ہر شخص سمجہ سکتا ہی کہ جناب مرتضویؓ ان صفات کو بطور علامت ممیزہ کے بیان فرماتے ہین اور مسود کہتا ہی کہ یہہ خصایص مہدی سے ہنین غرض امیر المومنینؑ کی یہہ ہی کہ مہدویت کا دعوی کرنیوالے کے لئے یہہ علامت ضروری ہین باین طور ان سے اگلے پچھلون کو سبقت ہو گو کہ دوسرے مین ہون یا ہنون کیونکہ یہہ علامت انبیاؑ اور ان کے حضوری لوگون کے خصوصیات سے ہین اور ما بعد مین تھا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مدعی اس امر بزرگ کا یا اللہ کی طرف سے دعوی کریگا یا اپنے نفس کے اغوے و فریب شیطان سے اول کے لئے یہہ علامت واجب ہین کہ یہہ امور دروغ زنمین ہرچند جمع ہونگے اور ثانی کو رغبت اسکی طلب دولت دنیا و جاہ سے خالی ہوگی اسمین ممکن ہنین کہ یہہ امور جمع ہون نہ یہہ کہ مہدیؑ تمام زمانے کے انبیا و اولیا اور صلحا کے خلاف پر کوئی بات لاوے **رجا** مراد متقدمین سے الخ **ہدایت** انبیا کو علیہم الصلوۃ والسلام اصحاب مہدی پر سبقت ہونے مین جو مسود نے داخل کیا محض نافہمی ہی کہ یہان انبیا کا بالکل جناب مرتضویؓ نے ذکر ہنین فرمائے مگر صحابہ کو ذکر بھی کئے کہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کل انبیا کے اصحاب اُس سابقین مین داخل ہین کہ ہم جنس ہین جیسا اللہ تعالی انکی جنسیت پر خبر دیا ہی قولہ تعالی و آخرین منہم جیسا اور پرولین یا زدہم مین اس آیہ کا مذکور ہوا اور عیسیٰؑ کے اصحاب جو بعد تشریف لانیکے ہونگے وہ آخرین مین داخل ہین اسکا بیان باب التسویہ مین بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** اس کمال نفسانی کا اثبات رفقاء شیخ جونپوری مین الخ **ہدایت** اسکی اثبات کے چند دلیل ہین کہ ادنی عقل رکھنے والا سمجہ سکتا ہی اول یہہ کہ باوجود اس گریہ و بکا کے ان کے اعلی سے ادنی تک طالب دنیا ہنین بلکہ ان کے نزدیک طالب دنیا کافر ہی دوسری یہہ لوگ احکام شریعہ پر ایسا استوار ہین کہ کسی بدعت کے مرتکب ہنین کیا اعلی کیا ادنی کیا پیر کیا مرید اگر کوئی بدکار شاذ و نادر کہ النادر کالمعدوم ہی کوئی بدعت کا کام کر لیا اگر اسکے برادرون کو معلوم ہو تو اسکو سرزنش کرتے ہین اور وہ

97

نادم رہتا ہی خصوصاً انکے فقرا اور مشایخین ہر چند کسی نوع کے منہیات کے مرتکب نہین ہوتے ہین اگر کسیکو منظور ہو

آزمالیوے تیسرا اُن کے یہان ادنا فقیر وار دنیا پر گناہ جان کر نہین جاتا جیسا کہ آیات اور آحادیث سے اوپر گذرا فاما

کوئی ضرورت قویہ داعی ہوا اور جاوے تو نادم رہتا ہی اور اسکے مثل کے لوگ اسکو از بس حقیر سمجھتے ہین چوتھی یہہ کہ اُن کے

مشایخین کے یہان مانند مشایخین مخالفین کے بالکل اسباب شان و تزک نہین بلکہ انکا عمل یہہ ہی جو آوے ایثار کرتے

ہین پھر اب کوئی کہے اُن کے ریاضات وگریہ وبکا بریا وحب جاہ ہین تو اسکا کہنا بے دلیل ہی کیونکہ ریا کا اصل مطلب

حصولِ اسبابِ دُنیوی ہی اور انکا دعوی مدلل با دلایل واضحہ ہی اور اعتقاد ان کا البتہ مطالعہ سے اس رسالے کے صاف

ظاہر ہوگا کہ قطعاً ویقیناً مطابق اہل سنت وجماعت کے ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا فقط تعصب وعناد سے

ہی اسپر یہہ بھی دلیل کذب مسود ہی کہ لکھا ہی کتاب واجماع کے مخالف جابجا اس رسالے سے ثابت ہی الخ اور یہہ خادم

الفقرا اوپر اسکے افترے ودروغ گو یان جو بیان کیا ہی اور آیندہ بھی بیان ہونگے البتہ انسے اہل انصاف جان لینگے خصوصاً

ہمارے امامؑ پر یہان افترا کرکے کہتا ہی کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے حال کے مخالف ہو اسکو مین تسلیم نہین

کرتا ہون فرماے ہین اور اسکی تحقیق عقیدۂ شانزدہم مین بیان کیا ہی اور یہہ خادم الفقرا اسکا جواب بھی وہان لکھ چکا

ہی بلکہ وہ دلایل ہمارے کُتب سے جو وہان لاتا ہی اُسی سے اسکا کذب ثابت ہی کہ اسمین یہی مذکور ہی کہ جو حدیث

غیر متواترہ مخالف احوال واقوال امامؑ کے ہون اسکے راوی کی غلطی ہی ایسا ہی ائمہ اور محدثین بہت آحادیث مین بیان

کئے ہین چنانچہ کسی راوی کے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہی تو دوسرے کے نزدیک وضعی ہی اور ایک امام نے ایک حدیث

کو صحیح جانکر اسکو اپنی دلیل بنایا تو دوسرے نے اسکے خلاف صحت کیا اور مقتدیون کو انکے بھی اپنے امام کی صحت وصواب

یقین لازم ہی اور دوسرے کی خطا پس مہدیؑ کہ معصوم ہین اپکا مخالف واجب ہی کہ مخطی ہووے اور یہہ تقریر دلیل مقدم

کی ابتدا مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی عذب اللہ لمن کذب اور عقیدہ مذکورہ مین یہہ بھی ثابت ہوچکا کہ ہمارے امامؑ

بارہا یہی دعوی کئے کہ مین رسولؐ کا تابع ہون اور مسود نے یہان مثال خوارج اور جوگی براگی وغیرہ کے بتاکر ایسکے ساتھ

بداعتقادی وبدمذہبی کو سبب بیکاری اعمال بیان کیا سو سچ ہی کہ خدا کے نبیونؑ سے جو منکر ہوتا ہی یا باوجود اقبال

کے ایسا اعتقاد بد پیدا کرتا ہی کہ اپنے نبی کی میزان شرع سے خارج ہوا اسکے عمل بیکار ہوتے ہین ہمکو یعنے مہدویہ کو

نہ کسی بتنے سے انکار ہی نہ انکا اعتقاد مخالف ضابطہ شرع رسولؐ ہی بلکہ یہی خاصے سنت وجماعت کے پیرو ہین اسکا

ثبوت اوپر عقاید کے بیان وغیرہ سے ہوچکا باقی شبہات بھی انشاء اللہ تعالی آگے دفع ہوجاوینگے جب ثابت ہوا

کہ مہدویہ بینات خدا کے مومن ہین اور اعتقاد اُن کا موافق میزان شرع کے موزون ہی بموجب اس فرمان جناب

مرتضوی کے یہی مہدی موعود ہین اور یہ معلوم ہو چکا کہ ریا کار اور بد مذہب کی غرض کہ فی الحقیقت اسکا ہر کلام اغوا
شیطان سے ہی بجز طلب دنیا ہو گی حقیقتا اسکے عمل کو اثر نہین کہ موجب نجات اخروی ہو ایسا ہی ظاہر مین بھی اسکے
وعظ و بیان مین ہر چند تاثیر نہو گی کیونکہ اسکا مددگار نفس و شیطان ہی کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کو کیونکر صحیح
بیان کر سکیگا کہ اسکا اثر لوگون کے دلون مین ہو کر اسکے مطیع اور منقاد کیسا ہونگے پس بیہان تو مسود قایل ہی کہ
ہمارے امام سے لیکر تو ان تک جب قرآن کا بیان کرتے تھے سننے والون مین ایسی تاثیر ہو جاتی تھی کہ مطیع بنجاتے تھے
گو کہ مخالف ہون چنانچہ باب دوم مین متعدد جائیون مین یہہ ذکر کیا ہی ابتداء باب مذکور مین لکھتا ہی کسی مورخ سنی
یا شیعی نے بجز ترک و تجرد اور تاثیر وعظ و بیان کے کہ لوازم ترک و تجرد سے ہی کوی کرامت ظاہر و باہر شیخ موصوف
کی یا اُن کے خلفا کی نقل نکی الخ اور دوسرے محلوں مین بھی لکھا ہی چنانچہ میان شیخ علائی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت بھی
ایسی ہی لکھا ہی کہ بادشاہ آپ نے بیان سے متاثر ہوتا تھا جب تاثیر بیان مین قرآن کے کہ مقدمہ ظاہری ہی پیدا ہوئے
پیروی قرآن کہ بعض اسکا متعلق باموز ظاہری ہی مانند عمل صالح کے سوا اسکا بھی مسود مقر ہی کہ لکھا ہی کہ ریاضت بھی
سب بیکار ہو جاتے ہین الخ اور اسکا معتقد الشیخ علی بھی لکھا ہی کہ و لہذا تری الجہال و العوام یعتقدون بہذہ الطایفۃ
المبتدعۃ لانہم یرون اعمالہم الظاہرۃ فی الصلوۃ والصوم والانزواء من الخلق الخ دلیل ثبوت مقدمہ باطن ہی کہ وہ
اعتقاد اور خلوص فی العمل ہی یہان تک کہ جو تصدیق اور ترک دنیا کیا اسمین یہہ سب باتان پیدا ہوتے ہین گو کہ قبل
اسکے وہ کیسا بھی فاسق و فاجر رہے اب جاننے کہ جوگیون وغیرہ کا حال خود ظاہر ہی اور فقراء الحدیہ بھی از ان قبیل ہین
اور خوارج بسبب اپنی بد اعتقادی کے عدیم التاثیر فی بیان القرآن والعمل ہوتے ہین اور انکے کئی ایسے بد عقیدے ہین
بخلاف مہدویہ کے کہ انکا کوئی امر خلاف اتفاق اہل سنت و جماعت نہین بلکہ جن کے عمل ہباء منثورا ہین انکی خبر اللہ تعالیٰ
یون فرماتا ہی قولہ تعالیٰ قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ذلک جزاؤہم جہنم بما کفروا واتخذوا
آیاتی ورسلی ہزوا پس ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر نظر کرے کہ جو طالب دنیا ہی اور اللہ تعالیٰ
کے بیننے سے منہہ پھیرا وہی جہنمی ہی کہ اسکے عمل بیکار ہین اور جو کہ خالصاً للہ بے شائبہ طلب دولت دنیوی عمل کرتے
ہین اُن کی خبر اللہ تعالیٰ یون فرمایا ہی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقناہم سرا و علانیۃ
ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لہم عقبی الدار جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم والملائکۃ
یدخلون علیہم من کل باب پس مہدویہ کا ظاہر انکے اعدا کے مقولے سے ہی موافق اہل سنت و جماعت کے پاک و صاف

٩٩

ثابت ہی عملاً و اعتقاداً پھر اب بھی انکے باطن پر اعتراض کرنا محض تعصب اور جہالت ہی اور حدیث جو خوارج کے لئے

مسود بیان کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قرآن اُن کے حلقوم سے تجاوز کرکے مصعد قبول کو نہ پہنچیگا اور یہان مہدوی

مین یہہ بات ہی کہ جب بیان قرآن کرین معتقدین کے قطع نظر مخالفین متاثر ہوجاتے ہین کہ یہی دلیل قبول ہی رجا

دوسرا امر یہہ ہی کہ الخ **ہدایت** یہہ امر مہمل تر از اول ہی کہ نو برس مہدیؑ کی سلطنت دوسری روایتون مین رہنے

سے اسکا فرض کرین تب بھی سلطنت دینی مراد لینا درست ہوگا نہ سلطنت دنیوی کیونکہ خلیفۃ اللہ کو حصول سلطنت

دنیوی دلیل حقیت نہین کسی نبی کے لئے یہہ بات دلیل و معجزے کے طور پر نہ ہوی خصوصاً مہدیؑ کے فقیر ہونے پر

بہت دلایل اوپر گذرے ہین اور آیندہ بھی آوینگے فاما اس کلام مین کہ بالکل سلطنت کا ذکر نہین سلطنت مراد لینا

کسی طور کی ہو تحریف معنوی ہی کیونکہ امر اول کے جواب مین معلوم ہوچکا کہ اشارہ عقود کا متعلق خروج کے ساتھ ہی اور

خروج مقید ہی الجد زمان سے کہ لفظ ہیہات و آخر زمان اُسپر دال ہین پس ثابت ہوا کہ یہہ اشارہ نوسو کا ہی اور

وضع عقود کی مانند وضع اعداد کے ہی کہ موافق قرینے کے وہی دلیل احاد و عشرات و مأتہ والوف ہوسکتے ہین اور

ایسا ہی غیاث اللغات وغیرہ مین بھی موجود ہی پس معلوم ہوا کہ جناب امیرؓ نوسو پر مہدیؑ کے خروج کی خبر دئے ہین

نہ نو برسکے سلطنت کی کہ یہان کنایۃً بھی کسی وجہ سے سلطنت پائی نہین جاتی اگرچہ سوال مبہم ہی لاکن جواب سے

ظاہر ہی کہ غرض سایل کی بھی دریافت خروج سے تھی نہ سلطنت سے کہ اسکو جناب امیرؓ نے اول بیان فرماے کہ

الجواب معاد للسوال ہی اور جواب اس حدیث کے موافق ہی کہ رسولؐ فرماے ہین ان صلحت امتی فلہا یوم وان فسدت

فلہا نصف یوم یواقیت کے ساتھ پر پانچوین مبحث مین لکھا ہی کہ تقی الدین ابی منصور اس حدیث کی تفسیر مین لکھا ہی

کہ یہان یوم سے مراد یوم رب ہی کہ جسکے ہزار برس ہوتے ہین اور اسکے نیچے لکھا ہی مرادہ ان بالالف قوۃ سلطان

شریعتہ الی انتہاء الالف ثم تاخذ من ابتداء الاضمحلال الی ان یصیر الدین غریبا کما بدا، وذلک اضمحلال یکون بدایتہ من مضی

ثلاثین سنۃ فی قرن الحادی عشر فہناک یترقب خروج المہدیؑ یعنے مراد کی ہزار سے آپکی شریعت کی دلیل کی قوت ہی

انتہاء ہزار تک پس لیا جاوے ابتدا اضمحلال سے یہان تک کہ ہووے دین غریب جیسا کہ ابتدا ہوا اور ابتدا اس اضمحلال

کی تیس برس گذرے بعد ہے کہ گیارہوین قرن مین پس یہان امید ہوتی ہی مہدیؑ کے خروج کی انتہی اور اکثر اہل لغت کے

نزدیک ایک قرن اسی برس کا ہی پس گیارہوان قرن آٹھ سو یکتالیس ہجری سے شروع ہوا کہ جسمین ہمارے امامؑ کا تولد اور

ظہور مہدویت ہی جیسا کہ سود خود بابؑ یم مین لکھا ہی کہ آٹھ سو ستالیس ہجری مین تولد اور آٹھ سو ننانوے ہجری سے ظہور مہدیت ہوا اور رہی مہدیؑ کے

خروج کا وقت ہی جبیر ابی منصور اور عبد الوہاب نے اتفاق کیا کہ بچشم خود زمانے کا حال دیکھتے تھے پس معلوم ہوا

کہ منکر درود خروج مخالف فرمان علیؑ بلکہ فرمان رسولؐ ہی آسپر اجتماع قوم گریان اور تالیف قلوب باہم دلیل فقیری

کی ہی کہ دنیا دارون کے دل بسبب کثرت اسباب بعدہ عن طریق حق کے سخت و متفرق ہوتے ہین کہ یہہ امر بدیہی ہی

اور مسود کا یہان یہہ سلطنت اور نو برس کا قید قایم کرنا مانند یہود و نصاری کے علما کے معانیون کے ہی جو ہمارے رسولؐ

کے لئے روایات پاتے تھے اسمین ایسے توجیہات کرتے تھے کہ اللہ تعالی اُن کے لئے فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ

بعینہ مسود کا حال ایسا ہی ہی اور روایت ابو نعیم عند الصدق و الصحت بھی بچند وجہ اسکے ابطال و سقوط کی دلیل نہین

ہی ایک یہہ کہ شاید یہہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے سننے کے آگے ہی آپ اپنے قیاس سے اس حدیث کے موافق

کہ رسولؐ فرماے ہین عن ابی قتادہ قال قال رسولؐ اللہ الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ من مشکوۃ کہے ہون

اور بعد اس فرمان کو سنے ہون دوسرا یہہ کہ جسنے آپ سے سنا وہ غلطی کیا ہو تیسرا یہہ کہ اغلب ہی کہ یہہ وضع شیعہ ہی

چنانچہ اس امر مین وہ لوگ بہت احادیث وضع کئے ہین تاکہ امام محمد بن حسن عسکریؑ کی مہدویت تحقیق ہو کہ وہ ابعد دوسو

کے ہین پس اب بتحقیق و ظاہر ہی کہ مدلل و معقول خروج مہدی اس روایت سے نوسو ۹۰۰ برس پر ہی اور اس سے مراد نو برس کی

دولت لینا کہ اس مین بالکل ذکر سلطنت نہین نہایت جہالت و پوچ گوئی ہی الزم بالزم اب انصاف والون کو بعد

تحقیق معانی کلام مرتضویؑ کے چاہئے کہ نظر کرین دینداری طلب دنیا مین ہی یا طلب مولا مین اللہ تعالی فرماتا ہی من کان

یرید الدنیا نوتہ منہا و مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور رسولؐ فرماتے ہین طلب الدنیا راس کل خطیئۃ پس جو دنیا کا طالب

ہی اُس سے بیزاری کرنا ہر مسلمان کو چاہئے علی الخصوص علما جو طالب دنیا ہون اُن سے بڑا ضرر دین ہوتا ہی کہ لصوص الدین

وقطاع الطریق اُن کے حق مین وارد ہی اور دلیل یازدہم مین انکا احوال بدلایل ساطع گذر چکا اور تارکان دنیا کے لئے

اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا اور رسولؐ اللہ فرماتے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ

یہی حال فقرا و علماء مہدویہ کا ہی کہ دلیل انکے حقیت کی ہی **دلیل سیزدہم کا ثبوت رجا** محجب اس قوم کی

خیانتین الخ **ہدایت** بارہا مذکور ہوا کہ جس دلیل مین شبہ ہوا اور حاجت تحریف و تبدیل کی رہے وہ نزدیک

مومنین ہر بینہ کے قابل استدلال نہین کیونکہ جو دلیل اُنکی مخالفت پر نظر آوے وہ اُن کے نزدیک صحیح نہین ہی مثلا بہت

روایات انبیاء سالفہ سے رسولؐ کے لئے وارد ہین پس جو کہ موافق حال کے ہی ہمارے نزدیک وہی صحیح ہی کہ ہم اسکو قابل

استدلال سمجھتے ہین اور جو مخالفت پر ہو ہم یقین جانتے ہین کہ وہ جس کے نام سے مشہور ہی انکا کلام نہین بلکہ وہ تصحیف

ہمارے رسولؐ کے منکرین کی ہی ایسا ہی حق مہدیؑ مین بھی جو دلیل آپکے احوال و آثار کے مخالف ہو وہ بالکل بے اعتبار

ہی پھر ایسی بے اعتبار دلیل مین حاجت تحریف و تصحیف نہین فاما اگر کوئی شخص کسی کلام کے معنے مین سہوا یا خطاء

برابر یاد رہی اونکی روایت یہی یہ عبارت ہی عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتتل عند کنزکم ثلثۃ کلہم ابن خلیفۃ لا یصیر الی واحد منہم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقاتلونکم قتالا لم یقتلہ قوم ثم یجی خلیفۃ اللہ المہدی فاذا سمعتم بہ فاتوہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج

کمر وبیشی کرے حجت ابطال مذہب نہین الحاصل اعتراض او رمعنی کلام جناب مرتضویؓ کا جو مسود نے لکھا ہی بچند وجہ نا معقول
ہی ایک یہہ کہ لفظ طالقین کہ جمع ہی اسکو تثنیہ فرض کیا دوسرا یہہ کہ معنی اسکا ہاتھ کھولے نیکی کرنیوالے یعنے بہت خوشی و
محبت وخلوص سے نیکی کرنیوالے ہی سو اسکو قریہ یا پرگنہ مقرر کیا تیسرا سونے چاندی کے نہین کہنے سے ایمان یا ثواب آخرت
وغیرہ کے خزانے صاف نظر آتے پر قریہ یا پرگنے مین خاص کر لیا بالفرض اگر اسکا معنی کسی مقام کا ہو اہل مقام مراد ہونگے کہ
لایق رحمت مومن مخلص مطیع ہوتے ہین نہ مطلق قریہ کہ جسمین عاصی کافر دوسرے حیوانات گھر زمین وغیرہ بھی داخل ہین
جب مومنین اُس سے مراد ٹھہرے خزانون کے محل وقوع بھی وہی ہوے پھر لفظ لاکن کسی ابہام کے رفع کے لئے ہی بااین ہمہ ارجا
سراسر بیکار محض ہوا بہرکیف اتنی قطع وبرید وتبدیل وتحریف پر بھی مسود کے معنے مین یہہ امر نہ کھلا کہ یہہ خزانے کس کے لئے
ہین اب یہہ خادم الفقرا فرمان جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالبؓ کے کلام کا معنی لکھتا ہی اہل انصاف کو چاہئے کہ بنظر
دیانت ملاحظہ کرکے تصدیق امر حق اور انکار امر باطل کرین۔ معنی یہہ ہی رحمت ہووے کھلے ہاتھ نیکی کرنیوالون کے لئے
پس سچ ہی کہ خاص اللہ تعالی کے خزانے اُس نیکی کے بدلے ہین کہ نہین ہین وہ خزانے سونے چاندی سے لیکن اُس نیکی
کے لئے مرد ہین کہ پہچانے ہین اللہ تعالی کو جیسا کہ حق اسکے پہچان کا ہی اور وہ مرد انصار مہدی کے ہین اب اس معنے سے
مسود کی تحریف وتسویہ کو ملا کر دیکھین پس جو دنیا طلب ہی وہی شیخ سدو کا پیرو ہی **رجا** علاوہ یہہ کہ تمہارے
میران الخ **ہدایت** جیسا احادیث مین اقسام ہین ایسا ہی نقلون مین بھی اقسام ہین اور روایت کا اعتبار اکابرین
علماے مذہب کے اتفاق اور تحقیق پر ہوتا ہی اسی لئے ہی کہ مسود یہان کسی راوی کا پتا ندیا **دلیل چہاردہم کا**
ثبوت رجا روایت اول مین الخ **ہدایت** احادیث کی صحت اور سند مین سواے ایمہ مجتہدین کے سب علما
کالعوام ہین کہ عمل واعتقاد مین حدیث کی پیروی کرنا اُن کو حرام ہی پس مسود کا قول دوسرے احادیث صحیحہ الی آخر خلاف
عقیدہ سنت وجماعت ہی اسکی تحقیق اسی باب کے ابتدا مین دلایل گذری اور ابطال وجود ولایت عامہ حکومت تامہ
دلیل دوم مین بیان ہوچکا اور جس امر کو رسالت مآبؐ خصایص مہدی سے فرماوین اسکا انکار کرنا عین انکار ذات ختم
رسالتؐ ہی فاما سبب اپنے کور باطنی کے کہ نتیجہ انکار جناب ختم ولایت محمدیہؐ رہے حقیقت کلام ختم رسالت مسود نہ سمجھا یعنے
مراد فرمان جناب رسول اکرمؐ یہہ ہی کہ مدعی مہدویت ضرور مامور باین امر ہو چنانچہ کسی نے کہا رومی ضرور ہی کہ سرخ
وسپید ہوگا اس سے یہہ بات صادق نہین آتی کہ رومی کے سواے کوی سرخ وسفید نہووے بلکہ علامات اہالی روم
سے یہہ بھی ایک علامت ہی اور جواب حب جاہ کا دلیل دوازدہم مین گذرا اس تقریر سے ساتوین روایت کا ثبوت
بھی ہوچکا **رجا** دوسری روایت الخ **ہدایت** معنی حسب منطوق حدیث کو کہ جسکی صحت پر مسود آپ ایسا قایل ہی

کہ کہتا ہی اسپر دوسرے شواہدات بھی ہین با این فکر رایگان کہنا جہل مرکب ہی اور صدہا روایات ضرورۃ الرعایت کو کہ مخالف حال ہین الی آخر کہنا محض تعصب کہ تمیز کرنا درمیان روایت ضروریہ وغیر ضروریہ کے کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر گذرا اور یہہ بھی اوپر مذکور ہوچکا جو راوی مخالفت پر ہمارے امامؑ کے احوال و اقوال کے کچھ روایت کرے وہ بالکل بے اعتبار ہی کہ وہ اپنی روایات مین مخطی ہی اور یہی حال خدا کے خلیفون کے سب مخالفین کا ہی پس ہمارے نزدیک جس روایت کو اعتبار ہو اسکی تبدیل و تحریف کی کیا حاجت فاما دلیل ہمارے صدق اور مسود کے کذب کی اپنی روایت کی صحت و تحریف سے ظاہر ہی اگرچہ اس کتاب کے اکثر مقام مین مسود کے تحریفات ظاہر ہین الغرض اس مقام مین بتقدیر وجود لفظ ارض بھی ہمکو یہہ روایت دلیل واثق ہی پھر حاجت تحریف کیا ہی یعنے یہہ حدیث مطابق اس آیت کے ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذین خبثت لایخرج الانکدا ترجمہ جو زمین پاک ہی نکلے موتر اسکا اسکے رب کے حکم سے اور جو بری ہی نکلے اسمین موتر مگر ناکارا سب مفسرین یہان مراد پاک زمین مومن کا دل اور پلید زمین کافر کا دل اور موتر سے مراد اعتقاد و عمل ہی کرکے لکھے ہین چنانچہ حسینی مین ہی این مثلی است کہ حق سبحانہ تعالی ایراد فرمودہ در شان مومن و کافر تشبیہ کردہ است دل مومن را بزمین پاکیزہ و دل کافر را بزمین شورزار پس ہرگاہ کہ باران مواعظ از صحاب کلام رب الارباب بر دل مومن بارد انوار طاعات و عبادات بر جوارح او ظاہر گردد و چون کافر استماع سخن حق کند زمین دلش تخم نصیحت قبول نکند و از وہیچ صفتی کہ بکار آید بظہور نیاید ع زمین شور سنبل بر نیارد کو درو تخم عمل ضایع مگردان کو اور شیخ اکبر صاحب تاویلات وغیرہ بھی ایسا ہی لکھے ہین چنانچہ ماتحت اس آیت کے قولہ تعالی (ان فی خلق السموات والارض) ای ان فی ایجاد سموات الارواح والقلوب والعقول وارض النفوس (واختلاف) النور والظلمت بینہما و فلک البدن التی تجری فیہا بحر الجسم المطلق (بما ینفع الناس) فی کسب کمالاتہم (وما انزل اللہ من السماء) ای الروح من ماء العلم (فاحیا بہ) ارض النفس بعد موتہا بالجہل الخ اب خوب بغور و تامل نظر انصاف سے دیکھین کہ مسود کا معنی جس سے محض طلب دنیا ظاہر ہی درست ہی یا ہمارا معنی کہ جسمین محض خدا طلبی ہی کہ مہدیؑ کا آنا فقط اسی لئے ہی کہ بفحوای حدیث سے ثابت ہی اور ریاضات و زہد و تقوی جو بسبب تصدیق جناب امامؑ کے مصدقین کو حاصل ہوے شہرۂ آفاق ہین کہ خود معاندین اسکے قایل ہین سو یہہ بھی بہ نسبت اُن کے عمل کے عشر عشیر ظاہر نہین کیونکہ ہمارے یہان اخفی اس امور کا ضروریات سے ہی فاما مطابق اس مصرع کے کہ ع عشق و مشک را نتوان نہفتن کچھ ایک بے ساختہ ظاہر ہی سو لوگ دیکھتے ہین پس حدیث ابی نعیم اور دار قطنی اور طبرانی کی روایت بھی اس معنے پر دال ہی نہ یہہ کہ زمین کے ثمرات کو مہدی اگاوے چنانچہ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز مین ع ظہور کل او باشد بخاتم کو بدو یابد تمام دور عالم

کی شرح کے اندر یہہ حدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا و لا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی تتمنی الاحیاء الاموات کے بعد لکھتے ہین یعنے زندگان تمنا کنند کہ کاشکے مردگان زندہ شدندی تا فایدہ و غرض حیات حاصل کروندی و عارف حقیقی گشتندی پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ارض و سما سے مراد روح و دل نفس وغیرہ کی ہی اور نعمتون سے مراد نعمات دینی ہین کہ زہد و تقوی عرفان رویت اللہ ہی نہ نعیم دنیا کہ ثمرات مال وغیرہ مگر بہت احادیث سے ثابت ہی کہ یہہ کام دجال کا ہی کہ دولت دنیا یا تتا آئیگا پس اہل انصاف کو معلوم ہووے کہ یہی تاثیر عجیب ہی کہ اللہ تعالی نے اہل حق کو جو مومنین ہین ایسی معانی عامعنہ سمجھاتا ہی کہ

فرمایا قولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین ترجمہ آیا جسکا کہ کھولا اللہ تعالی سینہ اسلام کیلئے پس وہ روشنی مین ہی اپنے رب کے طرف سے پیچھے خرابی ہی اونکو کہ جنکے دل سخت ہین اللہ تعالی کی یاد سے وہ ظاہر گمراہی مین پڑے ہین اصحاب رسول اللہ سے عرض کئے اس کشادہ دلی کی کیا علامت ہی تو فرمائے کہ تمام تر طلب آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور تمام تر دنیا سے پھر جانا اور موت کے لئے تیار رہنا حسینی مدارک وغیرہ مین ہی اور رسول فرماتے ہین جو شخص خلوص سے چالیس دن بزہد و تقوی للہ عبادت کیا اللہ تعالی اوسکے دل سے علم کے چشمے جاری کرتا ہی پس یہی حال مہدویہ کا ہی ترک دنیا ذکر دوام کہ دلیل موت کی تیاری کی ہی انمین موجود ہی کہ یہی سبب خلوص و حقیقت زہد و تقوی ہی اور مخالفین انکے دنیا طلب اور ذکر الہی سے بیزار ہین اور فرمایا اللہ تعالے

من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی جیسا آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک امت دعوت دشمن ہوکر قتل و ایذا پر کمر باندہے اور اسی موافق رسول کی امت اجابت مین علماء ربانی یعنے اولیاء اللہ کو صحابہ سے لیکر اس زمانے تک بسبب بیان معارف و حقایق قتل کئے اور کئی طرح سے ایذا پہنچاے اور علماء ظاہر کفر پر ان کے فتوی دئے انتہی پس ظاہر ہووے کہ جن معانیون پر موافقین مذہب اولیاء اللہ کو قتل کئے اور کافر کہے کہ تابع انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے تھے مہدویون کو بھی جو انھین کے موافق معانی کرتے ہین یون کہنا کچھ عجب نہین یہہ معانی کرنا انکا حق تعلیمی اور تحقیقی ہی اور وہ ظلم کرنا قولا و فعلا اونکا حق قدیمی اور تقلیدی ہی یہہ معانی فہمی تھی اب مسود کی لغت دانی بھی دیکھئے سب اہل لغت دوس کا معنی پایمال لکھتے ہین اور کدس بالضم کا معنی خرمن اب تکلف کسکے معنے مین ہی ملاحظہ کرین اگر یہان دوس کا معنی لیوین بے تکلف لفظی و معنوی یہی حاصل ہوتا ہی کہ مال پایمال کیا گیا یعنے مہدی کے مومنین کے پاس مال بقید رہوگا کیونکہ مصدر کبھی معنے مین مفعول کے آتا ہی جیسا کتاب معنے مین مکتوب کے اگر موافق تجویز مسود کے کدس فرض کرین تکلف لفظی و معنوی اسمین یہہ ہی کہ اسکو کدوس بنا کر جمع

۱۰۴

مقرر کرنا کہ معنی اسکا خرمہرہا ہی پس خرمن خود ایک کثرت اجتماع پر دال ہی اسپر خرمہرہا کہنا تکلف بارد ہوا بلکہ گُدس کی جمع متعارف اہل لغت کے نزدیک اگداس ہی نہ کدوس جیسا صراح و قاموس وغیرہ مین ہی باین مال کے لفظ و معنی سے مناسبت خرینے اور کنز کو ہی نہ خرمن کو کیونکہ خرمن اہل لغت کے نزدیک اصالتاً معنے مین گھانس کی انبار کے ہی کہ جسکو ہندیمین ھنبی یا گری کہتے ہین گُدس کا بھی یہی معنی ہی نہ مال کی ڈھیر کا مال جہان آوے لغت عرب مین مراد پیسے ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا فلکم راس اموالکم یعنے تمکو تمہارا اصل پیسا ہی یا سونے چاندی سے اگر مراد رسول کی یہان زیادتی مال سے ہوتی اسکے مناسب الفاظ فرماتے چنانچہ مال کے واسطے فرماے ہین حدیث کل مال لا تودی زکوتہ فہو کنز الخ اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کے معنے غلط ہین اور اس محل مین جو آحادیث مذکور ہین سب ہماری دلیل ہین مگر دارقطنی کی روایت مین کدوسا جو الف کے ساتھ ہی یقین ہی کہ یہہ کسی کی تحریف ہی یہان تو ایک الف ہی مسود سر یکے وضاعین بری بری تکلیف کئے ہین بعینہ کئی آحادیث وضع کر دیئے البتہ جنکو علم و دیانت ہی حق و باطل سمجھ سکتے ہین اور عالم نامدار مومنین کے نزدیک وہی ہی جو عالم ربانی ہی نہ طالب دنیاے فانی **ہ** رضا منہم ہین قسمت پر خدا کی دیا علم ہمکو اور دشمن کو دنیا ؂ **تیسری روایت کا ثبوت** رجا مشرق سے مراد الخ **ہدایت** ای منصفو اثراِ انکار مہدی موعودؑ سید محمد بن سید عبداللہ جونپوریؑ یہہ ہی کہ مسود کو تمیز جہات بھی نہ ہی ہر آدمی سمجھ سکتا ہی کہ متکلم جسکا واقعہ بیان کرے اگر اُسکا ٹھکان ظاہر کر دیوے تو البتہ اُسکے واقعات مین اُسکی جہات بیان کرنیکا دستور ہی اگر اُسکا مکانِ و مقر بیان نکرے اُسکے جہات کہ متعلق اُسی کے مکان سے ہوتے ہین کیونکر بیان کر سکتا ہی بلکہ عادت یہہ ہی کہ ایسے محل مین متکلم اپنے جہات بیان کرے اِسکی تحقیق دلیل سوم مین ہو چکی اور یہان سلطان معنے مین دلیل کے ہی نہ سلطنت کے جیسا اللہ تعالی فرمایا لقد ارسلنا موسی بآیاتنا و سلطان مبین یعنے سچ ہی کہ ہمنے بھیجا موسٰی کو ہمارے نشانیان اور دلیلون کے ساتھ اِسکی تحقیق مسود کی بدخلقی ششم مین بھی لکھے جائیگی - انشاء اللہ تعالی یہان دلیل ثبوتِ مہدویت شہادتِ صدیقِ ولایت بندگمیان سید خوندمیرؓ ہی کہ مشہور ہی اور یہہ حدیث اُسکی خبر ہی اور ہمارے امامؑ سے بھی اس بشارت کی پیش خبری بیان ہو چکی تھی **روایت چہارم کا ثبوت** رجا مہدی مذکور نے الخ **ہدایت** اثبات اسکا دلیل چہارم کی روایتِ اول کے ثبوت سے اور اِسی دلیل کی دوسری روایت کے اعتراضات کے رو سے ہو چکا یعنے اگر بقعۃ من الارض سے زمین بھی فرض کرین تو ثبوت مہدویت ہمارے امامؑ کا وقتِ طفولیت سے ہی چہ جائیکہ واقعہ مسواگ تو سفر دکھن مین ہوا اگر اُس سے مراد حقیقی جو دل ہی لین تو اِسی دلیل کی روایتِ دوم کا ثبوت ہی عین اُسکا ثبوت ہی باقی رہا اثبات اِس امر کا کہ

یہہ کام جناب امام سے ہوا ہی یا نہین اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی کس لئے کہ مدعیان متعصب بھی سب کے سب قایل ہین جو تصدیق ہمارے امام کی کیا اسکو ایسی توفیق و ترک و تجرد اور ریاضات و عبادات ہوتی ہی کہ بیان قرآن مین اتنی تاثیر اسکے پیدا ہوجاتی ہی موافق کے قطع نظر مخالف بھی متاثر ہوجاتے ہین جیسا دلیل دوازدہم کے ثبوت مین گذرا اگرچہ چھٹی روایت کا ثبوت بھی اسی سے ہی لاکن مسعود دستی حالت پر ہمارے فقراء وقت کی نظر نہین کیا جب آج ایسے لوگ موجود ہون جناب امام کا اور آپ کے اصحاب و توابع کا حال کیا کچھ ہوگا کس لئے کہ بناوٹ اور طلب جاہ کہ فریب شیطانی ہی جسکو منظور ہوتی ہی اسکے اعمال اور احوال مخالف شرع ہونے کے قطع نظر دور و دراز کے توابع تک کہان متاثر ہو سکتے ہین جسکے اعمال و احوال ظاہری مسایل اعالیہ شرعیہ کے موافق ہون تو اسکے باطن پر ایسے لوگ اعتراض و وہم پیدا کرین کہ جن سے امور مخصص شرعیہ بھی برابر ادا نہون دلیل تعصب و کور باطنی ہی چنانچہ اکثر اولیا اللہ پر ایسے کور باطن حکم تکفیر بھی کر چکے ہین فاما مسعود کی اس بلادت پر عجب ہی کہ لکھا ہی اثبات اسکا خصم کے نزدیک بھی مسلم ہو الخ یہی بات اسکے بطلان اور ہماری حقیقت کی دلیل ہی یعنے اگر خصم اپنے مخالف کے کہے کو تسلیم کرے حکم کس بات کے لئے مقرر ہی بلکہ یہہ بات سب انبیاؑ کے منکر کہتے ہین چنانچہ اسمت عیسوی اپنی کتاب دین حق کی تحقیق کے چوتھے باب مین لکھا ہی یہہ دعوی محمدیون کا ہم تسلیم نہین کرتے ہین دلیل ایسی ہو کہ اسکو سب قبول کرین نکہ اپنے چند عرب قبول کرین انتہا خلاصہ مفتاح الاسرار تحفۃ المسلمین ہدایۃ المسلمین وغیرہ کتب عیسویہ مین بھی ایسا ہی ہی اور احادیث و آثار کی صحبت کرنا ایمہ مجتہدین کے اسنے ہی نہ عالمان قطاع الطریق لصوص الدین کے قس علی ہذا الباقی **پانچوین روایت کا ثبوت** رہا عمال کا الخ **ہدایت** معنی عمال کا آپ ہی عاملان خدمات بادشاہی لکھتے پس اغنیا کر تعبیر کرنا غلط جاننا مسعود کی خوش فہمی کی دلیل ہی خود نصیحت و دیگران را نصیحت باین بیان عمال مقابلے مین مساکین کے ہی پس بلازمان و خادمان پادشاہ کو اغنیا لکھا جاوے تو پھر غنی کون ہی چونکہ مہدی امام برحق ہین لازم ہی کہ اہل دنیا سے سخت رہین کہ یہی پیشہ سب انبیا کا تھا **دلیل پانزدہم کا ثبوت** رہا حقیقت حال یہہ ہی الخ **ہدایت** کذب مسعود کے کلام کا اسکے مقولے سے ظاہر ہی چنانچہ اوپر اکثر جایون مین اس رسالے کے اسکا ثبوت ہو چکا الغرض ابتدا مین اسباب کے معلوم ہو چکا کہ حدیث کی پیروی عوام کو عمل مین درست نہین چہ جائیکہ حدیث کی صحت و سند سے اپنا اعتقاد ثابت کرین اگر کہین کسی امر مین مجتہدون سے سند نہ ملے کیا کیا جاہئے تو ہم کہتے ہین ان علما کی اتباع کرین جو طالب دنیا نہون اور انکا حال مانند اصحاب رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے صدق و ریاضت و تجرد و ترک دنیا مین رہے سو وہ مہدویہ ہین یا قطعیات کی اتباع کرے اور ظنیات مین توقف نہ مانند شتر بے مہار کے بہکے آدھم برہم مطلب

روایت اول مین نصفِ اخیر لکھہ کر جسکو مسود بالکل ناموافق ہمارے امامؑ کے مقرر کرلیا ہی اسکو بنظر غور اولی
علم و عقل رکھنے والا دیکھا تو جان لیگا کہ کہنا مسود کا غلط ہی اور حدیث موافق ہمارے امامؑ کے یعنے مسود اُس
تمام حدیث سے چار بات مقرر کیا ایک نسب سوا اُسکا احوال ثبوت دلیل اول مین ظاہر ہی دوسرا کمال دینداری دُسیر
حدیث جبرئیلؑ لاکر کہا کمال دینداری اسلام یعنے شہادت اور قیام نماز اداے زکوٰۃ صوم رمضان حج بیت اللہ
ہی واے بر ین فہم معوج اگر مسود کے کہے موافق کمال دینداری یہی تھی تو یہہ فرمان رسولؐ کا بیفایدہ ہوا کہ مہدی
دین کمال کو پہنچاویگا مشہور ہی کہ ناقص چیز کامل ہوتی ہی کامل پھر کیا کامل ہوگی اب اہل انصاف کو لازم ہی کہ
حدیث جبرئیلؑ پر نظر کرین کہ کمال دینداری کا کس امر پر ہی حدیث جبرئیلؑ یہہ ہی عن عمرؓ قال بینما نحن عند رسول اللہؐ
ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی
النبیؐ فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہؐ ان تشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت
فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر
خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال
فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربہا وان تری
الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاۃ الشاۃ یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم پس اس حدیث سے ثابت ہی کہ ابتداء دین اسلام ہی
اور منتہاے کمال اسکا احسان اور قولہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم ... کہ بیضاوی وغیرہ معتبر تفسیرون مین
لکھتے ہین کہ اسلام سے یہان علم توحید اور ابلاغ شرع کی کمالیت مراد ہی جو محمدؐ پر نازل ہوئی کہ وہ معرفت اور دیدار
الہی ہی سو وہ مہدی سے ہوا کہ یہہ خبر رسولؐ فرما چکے ہین یختم اللہ بہ الدین یعنے کامل کریگا اللہ تعالی مہدی سے دین کو
کمالیت دین ترک دنیا اور دیدار الہی ہی اور ہر وقت مین ہر نبی کے مومن منکرین سے کم رہے چنانچہ ہمارے رسولؐ
کے مومنین منکرین کے بہ نسبت کمتر ہین اللہ تعالی فرماتا ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون بلکہ آج تیرہ سو
برس ہوتے ہین باوجود کثرت تناسل اور دولتمندی غالبہ ماضیہ و مغلوبہ حالیہ کے کئی درجے امت محمدیہ منکرین سے
کم ہی پھر یہان تو نہ دولت ہی نہ زمانہ دراز گذرا یا این اگر حقیت کثرت پر ہو تو عیسوی بہت ہین اور کفار رسولؐ
کو بھی کہے اور کہتے ہین کہ اسکو شیطان بہکایا ہی لعنت اللہ علی من قال چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یقول شاعر او مجنون

١٠٧

دلیل پنجم
مشکوٰة

یعنے کفار کہے کہ شاعر یا جن کے بہکاے پر ایمان لاے ہو بلکہ سورہ والضحیٰ کا نزول اسیلئے ہی کہ چند روز وحی موقوف
ہونے سے بعض کفار کہے اسکو سکھا نیوالا شیطان چھوڑ دیا اور عرض کرنا جناب باری مین ہمارے امامؑ کا عین رحمت
علی الامت تھا لاکن قضاے الٰہی ایسی ہی جاری ہو چکی تھی کہ قرآن مین اکثر جاے اللہ تعالیٰ فرما چکا ہی اور رسولؐ سے
بھی وارد ہی کہ اہل حق آخر زمانے مین کمتر و غریب ہو جاوینگے کہ یہی دلیل کثرت اہل باطل ہی چنانچہ اکثر مقام مین اسکا
ذکر ہوا تیسری بات فتنے سے نجات پانا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جو لوگ ایمان لاے حب دنیا کہ سب گنا ہونکا ہی اور تفرقات
مذاہب باطلہ وغیرہ کے فتنے سے چھوٹتے نہ کہ مہدیؑ کے سبب سے ساری جہان سے فتنہ اٹھ جاوے رسولؐ کا بعث
ساری عالم کے واسطے ہوتے پر آپ کی ذات سے یہ تمام جہان کا فتنہ نہ اٹھا بلکہ تھوڑے لوگ فتنے اور شرک و کفر
وغیرہ سے بچے اور بہت سے اُسی گرفتاری مین رہگئے یا خاص اُمت محمدیہ سے فتنہ نکلی وے سو یہہ بھی محال ہی کیونکہ
بہت احادیث صحیحہ اسبات پر وارد ہین کہ قیامت تک امت محمدیہ مین اہل حق اور اہل باطل کے درمیان جنگ ہوتا رہیگا
اور اسلام آخر زمانے مین ضعیف و غریب ہو جائیگا اسکا بیان دلیل دوم مین بتفصیل گذر چکا چوتھی بات عداوت نکل جاکر
آپسمین اتفاق و اُلفت ہو جانا سو ہمارے امامؑ کے مصدقین مین ایسی الفت دینی ہی کہ ہر ایک دوسرے کے لئے اپنی
جان دینا احسن سمجھتے ہین فاما مسعود کی دالنست پر یہہ عجوبہ ہی کہ لکھا ہی لسبب اتحاد ضمایر کے الخ یہہ کہان سے نکالا کہ اتحاد
ضمایر سے اتحاد مرجع یا مفہوم مرجع لازم ہی تھوڑا علم نحو جاننے والا بھی اسکلام کی قباحت سمجھ سکتا ہی مولانا عبدالرحمن
جامی فواید ضیائیہ کے خطبے مین لکھتے ہین الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلی آلہ اب یہان باوجود اتحاد ضمایر کے مراجع مخالف
کیون ہین باین اگر مسعود کے قول کو تسلیم کرین لازم آتا ہی کہ مہدیؑ طبقۂ صحابہ پر مبعوث ہون کیونکہ شرک سے وہی چھوٹے
ہین نہ یہہ کہ اُن کے اولاد کہ پیدایش کے مسلمان ہین جیسا حدیث مین وارد ہی کہ ہر مولود فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہی
گو کہ ماں باپ اُسکو یہود یا نصاری وغیرہ بنادین یہہ بات ہر گلستان پڑہنے والا جانتا ہی فرضاً اگر یہہ معنی بھی لین اکثر
احادیث و آیات کے قطع نظر کوی قرینہ اس قید پر دال نہین بلکہ سادات کے لئے شرک سے چھوٹنے کی اولاد ہونے سے
داخل اُس حکم مین ہین کہنا جہل تر ہی کہ جناب مرتضویؓ قبل بلوغ ایمان لا چکے ہین کہ ابھی آپکو حقایق شرکیہ سے خبر نتھی
اور مسعود نے ہمارے چوہتر فرقے جو لکھا ہی عدم فہم کا سبب ہی ہمارے امامؑ فرمائے رسولؐ تہتر فرقے فرماے ہین
بندے کے نزدیک چوہتر فرقے ہین یعنے خلاصہ اس فرمان کا یہہ ہی کہ رسولؐ ستفرق امتی فرماے کہ سین معنے مین
قریب آنے والیکے ہی اور مہدیؑ کے واسطے زمانہ بعید فرماے چنانچہ اسی دلیل کی روایت پنجم سے ظاہر ہی بلکہ یہی
روایت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس اختلاف کے بعد پھر یہہ اتفاق ہونیکی خبر رسولؐ فرماے ہین اسی سے لئے

جیسا کہ نووی نے ذکر کیا اور الیٰ ولی صادق سید محمد گیسو دراز نے ایک ملفوظ مین کہا ہی اور طبری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا کہ مہدی نوسو پانچ پر ظاہر ہونگا اور ذات کا ظہور بھی ایسی تاریخ پیہہ ہوا انتہی اور شواہد الولایت مین اونتیسوین باب مین حدیث کے اخیر مین یہ عبارت زیادہ ہی کہ وفی الامۃ الی عشرۃ الاخیرۃ لایکون سوی المہدی انتہی

ہمارے امام ع فرمائے کہ موافق فرمان رسولؐ کے تہتر ہوچکے کہ اب بسبب اتحاد و تالف باہدیگر کے ایک فرقہ جو باہی چوہتر وان ہی کیونکہ اُن تہتر سے ایک سنت جماعت جو ناجی تھے بسبب انکار فرمان رسول اللہؐ کے کہ تصدیق مہدیؑ موعود ہی ہالک ہوچکے اب انصاف پسندون سے پوچھا جاتا ہی بآیات محکمہ و احادیث صحیحہ ثابت ہی کہ اُمت محمدیہ مین قیامت تک اختلاف و جنگ رہیگا چنانچہ اسکا بیان دلیل دوم مین ہوچکا پھر مہدیؑ پر تمام امت ایمان لانا کیونکر صادق آسکتا ہی جب ایسا ہو مخالف مہدیؑ گو کہ عقیدہ سنت جماعت پر بھی رہے ہالک ہی یا نہین صورت ثانی باطل ہی وگرنہ مجی مہدیؑ بیکار محض ٹہر گئی پس پہلی صورت کا ثبوت اسبات پر دلیل ہی کہ چوہتر فرقے مہدیؑ کے مصدقین سمیت امت محمدیہ مین ہون اس سے ثابت ہوا کہ فتنے سے وہی بچینگے جو اختلاف کو چھوڑے اور تصدیق مہدی موعودؑ کی کئے

روایت دوم کا ثبوت رہا جبتک مہدیؑ کی سلطنت الخ **ہدایت**

مسعود کو بسبب اپنے تعصب و عداوت کے بھلا بُرا کچھ سوجھتا نہین لفظ اقبض صاف دلالت کرتا ہی کہ اُس معطی جناب امام محمد باقرؓ کو ہی زکوۃ دینے چاہا کیونکہ معنی قبض کا مال کو اپنے ملک مین لینا ہی جیسا صراح قاموس وغیرہ سے مستفاد ہی اور اسوقت مین خمس خمس وغیرہ سادات کو ملا کرتا تھا اسلئے وہ مال ان پر مکروہ تھا جب خمس خمس وغیرہ سادات کو پہنچنا موقوف ہوچکا علمانے فتوی دیئے کہ زکوۃ سادات لے سکتے ہین اور ان کو دینے سے انکا دینا

افضل ہی جیسا ہدایہ مین ہی ولا یدفع الی بنی ہاشم لقولہؑ یا بنی ہاشم ان اللہ حرم علیکم غسالۃ الناس واوساخہم و عوضکم منہا بخمس الخمس یعنے رسولؐ فرماتے ہین کہ اے بنی ہاشم اللہ تعالی لوگون کے مال کی پلیدی تمپر حرام کیا ہی اسکا بدلہ تم کو خمس الخمس کیا ہی جب وہ خمس اُنسے موقوف ہوا جواز پر فتوی ہوا مثلاً خزانۃ الروایت مین ہی فی العتابیہ ویکرہ للہاشمی عند ابی یوسف رح خلافاً للمحمد رح وروی ابوعصمہ عن ابی حنیفہ رح انہ یجوز دفع الزکوۃ الی الہاشمی فانما کان لایجوز ذلک الوقت اور ایسا ہی حمادیہ وغیرہ سے بھی مستفاد ہی خدا تعالی زکوۃ کا مصرف یون یاد فرمایا ہی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیہ یعنے نہین ہی صدقہ مگر خاص فقرا اور مساکین وغیرہ کو اللہ تعالی یہان انما کے قید سے فرمایا کہ صدقہ محتاجون کو ہی دینا ہی اسی لئے اغنیا پر اسکا صرف منع ہوا اور غنیا کو زکات لینا حرام خزانۃ الروایت مین ہی فی الظہیریہ وقال الہشام سالت عن ابی یوسف رح عن رجل لہ مایۃ و تسعۃ وتسعون درہما فتصدق علیہ بدرہمین قال یاخذ واحدا و یرد واحدا یعنے کسی کے نزدیک ایک کم دوسو درہم ہون اسکو زکوۃ دو درہم دیئے تو ایک لے لیوے ایک پھیر دیوے کیونکہ ایک کے لینے سے اسکے نزدیک برابر دوسو دینار ہوجاتے ہین کہ غنی ہوتا ہی بہرکیف خلاصہ اس تقریر کا یہہ ہی کہ امام محمد باقر اس لئے بھی نہین لئے کہ یا نو درہم

۱۰۹

وانا من شیخ محی الدین عربی دوازدہ روز والناس سید محمد گیسو دراز دو ماہ دعوی کردند عاشر سید محمد مہدی موعود دعوی مہدویت کردہ تا زیست مصرمانند حدیث مذکور از صحیح مسلم اُمیدہ سنہ نہصد و اعلا ط

جواب غرض کہ مہدویون کے خزانے مین جھوٹ کی پھوٹی کوڑی نہین اور طوفان کذب و بہتان کا انکی کتابون مین صحیح زن ہی

ایک مشت ایک شخص کو دینا درست نہ سمجھے اور فرماے مہدئ کے ساتھہ کہ بہت فقیر ہینگے اسکو زکات سے یکمشت اتنے مال کا بھی لینا درست ہوگا کہ وہ باوجود فقر اور محتاجی کے مال برابر پایگا کہ جسکو عدالت کہہ سکتے ہین کیونکہ جواب محتاج ہو وہ سب کے برابر اپنے کو بھی رکھنا امر عجیب ہی نہ یہہ کہ تونگر و بادشاہ ایسا کرے اور عدالت محتاجی مین مشکل ہوتی ہی نہ فراغت مین اور آیہ خذ من اموالہم صدقۃ سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ حکم رسولؐ کو ہوا کہ کفار کو یہہ عادت نہین تھی جب ایمان لائے اُن سے لینے کا حکم ہوا چنانچہ بعد وفات رسولؐ کے اکثر اعراب اسی سبب سے مرتد ہوے تھے بعدہ تری محنت سے انکا اسلام تازہ ہوا نہ یہہ کہ یہہ آیہ دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ ہر وقت بادشاہ مسلم رہے اور زکوۃ لیا کرے اسپر مسود کو دعوی ہی کہ اسی پر زمانہ نبوت سے آجتک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی واہ رے علم و دیانت کونسا بادشاہ ہی جو اسکے وقت احکام شرعیہ برابر جاری ہوے چہ جائیکہ زکوت وغیرہ برابر لیوے اور خرچ کرے بلکہ رسول اللہ خلافت کے بعد انکے بادشاہون کو پہاڑ کہاتے گئے اور ظالم فرمائے ہین کہ یہہ بات بہت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی یا این آپ ہی کہتے ہین کہ اس زمانے کے سلاطین چونکہ زکوۃ کو موقعے پر صرف نکرتے تھے مرحبا اس چالاک طبعی اور خوش سمجھی کی اسکے قطع نظر بیان کونسا قرینہ اسبات پر دال ہی مگر یہہ تفسیر بالرای ہی کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے جو اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر کیا اسکا ٹھکانہ دوزخ ہی اب اس روایت سے یہی پایا جاتا ہی کہ مہدئ درویش و فقیر ہینگے نہ بادشاہ لاکن مسود دولت طلب دنیا کا ایسا محب ہی کہ ہر ہر سخن سے دولت دنیاوی ڈہونڈہتا ہی اُسکے بطلان پر یہی دلیل بس ہی فرضاً اگر کوئی اپنے مریدین اور عیال کے ساتھہ عدل و انصاف کا پیشہ اختیار کیا ہو وہ بھی عجوبہ ہی مگر غرض امام باقرؑ کی یہہ ہی کہ مہدئ سرپکا یہی کام کرنیوالا دوسرا نہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ آپ جناب امامؑ کی روز فاقہ رہے اور سب ادنی اعلا قریب و بعید کو برابر جو کچہ ملتا تھا سویہ کردیتے تھے چنانچہ حج کے وقت بعد چالیس فاقون کے بطریق سوال کچہ ملا سو آپ تناول نہین فرماے اور اصحاب پر علی السویہ تقسیم کروادئے پس موافق فرمان جناب امام محمد باقرؑ کے ہمارے امامؑ کی اطاعت و نافرمانی خدا کی اطاعت و نافرمانی ہی **روایت سوم کا ثبوت** رجا دعوئ محض سے الخ **ہدایت** یہہ اعتراض بعینہ اہل کتاب کے اعتراض کے برابر ہی کہ ہمارے رسولؐ پر کئے ہین چنانچہ اسکا ذکر کچہ باب دوم کی ابتدا مین ہوا اور یہہ آیہ اُسپر دلیل ہی قولہ تعالی ان الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتہم الآیہ اُسکے نیچے صاحب حسینی لکھا ہی بقول بعضے مفسران جدال کنندگان یہود بودند کہ حضرتؐ را گفتند تو صاحب ما نیستی بلکہ او ابو یوسف بن مسیح بن داؤد است یعنے دجال کہ سلطنت او به بر و بحر فرا رسد و جوئیہای آب با او روان شوند و بادشاہی بما باز گردد و او آیتی است از آیتہای خدا تعالی این آیہ نازل شد کہ ان الذین یجادلون

آبانکہ منازعت کنند در باب دجال واو را آیۃ اللہ میدانند در دلہائی الشان کبریت یعنی ہوا، حکومت وسلطنت کہ
بدان نخواہند رسید الخ ایسا ہی مصادرہ علی المطلوب ہر نبی کے واسطے ہی کہ وہ جہان کہین اس نمط کی دلیل بتاوین
منکرین یہی بول سکتے ہین فاما جب ثابت ہوا ذکر مہدیؑ کا اسفار انبیا مین ہی پس مہدیؑ موعود حقیقی میرا ذکر اسفار
انبیا مین ہی کہے یا نہ کہے ثانی باطل ہی کیونکہ ہر خلیفۃ اللہ کو ضرور ہی کہ اپنے احوال و مراتب سے اپنے مومنونکو خبر دیوے
چنانچہ ہمارے رسولؐ بھی ایسا ہی فرمائے اور علمائے یہود و نصاری بھی یونہین اعتراض کئے پس اول مسلم ہوا جب
یقین ہوا کہ مہدیؑ موعود کا ذکر اسفار انبیا مین ہی قرآن مین ہونا بطریق اولی لازم آیا کہ یہہ سب کتب سماویکا خلاصہ ہی
اور اللہ تعالی فرمایا ہی کوئی رطب یابس نہین جو اس کتاب مین مذکور نہین پس ذکر مہدیؑ کہ آیہ کبری سے ہی قرآن
مین ہونا واجب ہوا گو کہ لوگ نہ سمجھین یا نہ بیان کرین جیسا توراۃ و انجیل سے علماء یہود و نصاری ہمارے رسولؐ
کے ذکر کو چھپائی پس مہدیؑ موعود حقیقی کہ جسکا ذکر ہی اسکو اللہ تعالی کیطرف سے معلوم ہونا ضرور ہی کہ مبین قرآن
ہی اور کعب الاحبار رضؓ اسفار انبیا مین مہدیؑ کا ذکر دیکھا ہون کہنے سے یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ قرآن مین نہین اور
صحابہؓ سے لیکر حین خروج تک ہمارے امامؑ کے یہہ بھی کسی نے نہ کہا کہ مہدیؑ کا ذکر قرآن مین نہین عجب مسعود کی
اس جرأت پر ہی کہ دلیل پنجم سے عمر دنیا کے بحث مین حدیث الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ انا فی آخرہا الفا کے نیچے رفیع الدین
دہلوی کی کچھ تفسیر لکھ کر کہتا ہی بعضی بات متاخرین کے ذہن مین ایسی آجاتی ہی کہ اگر متقدمین سنتے نہایت تحسین کرتے الخ
اُسپر یہہ قول دلیل کے طور پر لکھا ہی وکم ترک الاول للآخر یعنے کتنے امر ہین کہ چھوڑ دیا اول والون نے آخر والون کے لئے
جب عوام علما اگلون سے چھُٹی بات بیان کرین اور اُسکو لوگ ایسا مانین کہ یہہ کہنے لگین اگر اگلے یہہ بات سنتے نہایت
تحسین کرتے پس مہدیؑ کہ خلیفۃ اللہ معصوم عن الخطا ہی کوئی امر قرآن سے من جانب اللہ بیان کرے کیا ممانعت ہی
بلکہ بعض اکابر مفسرین اور اولیاء اللہ سے کہتے ہین کہ قرآن کا بیان مراد اللہ مہدیؑ کا کام ہی اور مہدیؑ کو رسولؐ طبقہ
انبیاؑ مین داخل رکھے ہین جیسا عبد الرزاق کاشی شیخ اکبر وغیرہ اور دوسرے علماء حدیث و اصول وغیرہ کہین کہ تاخیر بیان
وقت حاجت تک جواز ہی اونسے نووی ہی کہ شرح مسلم مین اسامہ رضؓ قتل کئے سو ذکر مین لکھا ہی اور صاحب طوالع اور ابو شکور
سلمی صاحب تمہید مین اور احکام ہمارے امامؑ کے ظلم و عیب سے پاک رہنا دلیل مقدم سے کہ اخلاق کا بیان ہی ظاہر ہوگا
انشاء اللہ تعالی پس جن امور کو منکرین متعصبین عیب و ظلم سمجھین اور وہ مطابق کتاب و سنت ہو عین عدل و انصاف ٹھہرے کہ الزام
خصم اور ثبوت مدعا کے لئے دلیل قوی ہی اور ایسے دعوے سب انبیاؑ اور مومنین کئے اور منکرین ایسا ہی انپر معترض رہے
فاما مصادرہ جب ہوتا ہی کہ دو امر مین ہر ایک دوسریکا موقوف علیہ ٹھہرے یہان تو مہدویت کی ثبوت کے کئی دلیل ہین کہ

روایت چہارم کا ثبوت بیان اسکا مجملاً اسی باب کے ابتدا مین گذرا اور مفصلاً تو یہہ ساری کتاب ہی **رجا** غرض کہ سکینۃ الخ **ہدایت** جسقدر کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مثلاً رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا دئے مگر آپ نے انکے لئے کبھی بد دعا نہین کئے بلکہ یہہ عرض کئے کہ یا اللہ انکو سیدھی راہ دیکھا ویساہی ہمارے امام باوجود اُس تکلیف دینے کے کہ مسود اسے تھوڑا ذکر باب دوم مین کیا ہی اور اسمین آگے کچھ شمہ لکھتا ہی کبھی دعا بد نہین کئے باوجود جانتے تھے کہ اگر بد دعا موذیون کے لئے کرین تو ہلاک ہوجاوین **رجا** امر اول مین بھی الخ **ہدایت** منکرین بر خلیفۃ اللہ کے افعال واقوال مین متردد رہے ویساہی آپ بھی متردد رہنا لازم ہی فاما عزۃ اللہ تعالی اپنے نبیون کو اور مومنین کو دیا ہی نہ کفار کو قولہ تعالی ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم الآیہ بلکہ رسول کے وقت مین کفار کو قید کئے باندی غلام بنائے اور ان کے عورات بے نکاح حلال ہوے اور جزیہ لئے اور کئی طرح کی بیعزتی کئے فقط پگڑی نکالنا کیا بیعزتی ہی اسیطور سے منکرین کے ساتھ پیش آنا عین عدل و انصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ و وقار چنانچہ مسود کے لائے ہوئے آیات سے یہی ثابت ہی کہ مومنین آپس مین ملامت وعفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالی مومنون کے لئے فرماتا ہی رحماء بینہم واشداء علی الکفار بلکہ توہین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور یہی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امام ع نے بھی تعلیماً ایسا کئے کہ منکرین سے گو کہ قاضی بھی کہلاوے اُسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبۂ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر **رجا** اور حال امر دوم الخ **ہدایت** مسود یا مراد انصاف نامے کے عبارت کی نہ سمجھا یا عمداً موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع و برید کیا یعنی انصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا مین ہی سو اسکا برعکس لکھہ دیا انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی باب سوم در نماز بدنبال منکران مہدی گزاردن حضرت مہدی نماز گزاردن بدنبال منکران مہدی منع کردند و فرمودند اگر نماز گزارده باشید بگردانید ونیز نقلست کہ از انکہ در شہر بھتہ مخالفت ظاہر شدہ تا بجدیکہ لشکر یا نامزد کردند دران روز بعضے از یاران مہدی پیش میرانؑ عرض کردند کہ امروز مدان شہر رفتہ بودیم ونماز با امام مخالف مہدی گزاردیم حضرت میرانؑ فرمودند کہ نماز باز گردانید بعدہ یاران عرض کردند کہ اگر یکان دوگان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بروید ونماز با جماعت بگزارید پھر ایساہی بہت نقلین لکھ کر یہہ نقل لکھے ہین ونیز نقل ست کہ در موضع بہدریوالے اکثر مہاجران ومیان نعمت اللہ بعد از ظہر مجضرہ کردہ بودند وگفت وگو ہمین بود کہ دنبال منکران مہدی نماز نگزارند بعدہ بعضے یاران فرمودند کہ میرانؑ نماز جمعہ وہر دو عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روا نبودی چرا گزاردندی بعدہ میان سید خوندمیر ومیان نعمت وبعضی کسان فرمودند کہ ما درین کیفیت نہ افتیم آنچہ میرانؑ امر کردند آن بکنیم وآنچہ منع کردند از ان باز مانیم دران مجلس این ناقل حاضر بود حکم این نقل حکم نقلہای ماقبل ست یعنے عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

اب اہل انصاف کو چاہئے کہ آگے کے نقلوں سے ظاہر ہی کہ قبل انکار کفر کے دعویکے نماز پڑہا کرتے تھے جب حکم انکار
کفر کا ہوا منع اقتدا مین کل نماز کے حکم شدید خود جناب امامؑ سے وارد ہی اسپر اتفاق کل اصحاب کا بھی ہو چکا مگر بعضے
جو کہے وہ بھی اسی قبیل سے ہی کہ خود ناقلؒ فرماتے ہین کہ اس نقل کا حکم بھی آگے کے نقلون کے مانند منع اقتدا مین ہی چنانچہ
اسکی تفصیل دوسرے کتب مین ہمارے موجود ہی کہ جناب امامؑ قبل اس دعویکے کبھی اقتدا کئے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ اسکی
تفصیل و توضیح مسعود کی بدخلقی یازدہم مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی **رجا** باقی رہا امر سیوم الخ **ہدایت**
یہان مسعود معنی حق سے ازبس تجاہل کیا ہی کیونکہ جہان مین کوئی ایسے فرد نہین کہ محتاج نرہے مثلا آدمی کھانے کپڑے کا
بقدر ضرورت اور مکان کا اور مرد عورت کا اور عورت مرد کی اور بیمار طبیب کا محتاج ہی چونکہ اسنے محتاجی رسول بیان
کیا ہی چہ جائیکہ دوسرا مگر یہان امام رضہ وبحاجتہ الناس الیہ ولا یحتاج الی احد فرماتے یعنے معرفت مہدیؑ سے یہہ بھی
ہی کہ لوگون کو اسکی طرف حاجت رہیگی اور مہدیؑ کسی کے محتاج نرہینگے معنی حاجت کا یہان قصد کرنا ہی کہ ارادیکے
معنے مین ہی چنانچہ دلیل دوازدہم مین جناب مرتضویؓ سے روایت کئے گئی مہدیؑ کے اصحاب نہ کسی پنے کے جانے سے
غمگین ہونگے نہ کسی کے آپنے مین آنے سے خوش اور فقر معنے مین تھوڑی چیز رکھنے کے اور درویشی کے ہی اور حدیث
مین بھی یہی غرض ہی کہ جناب رسالتمآبؐ کو اس کپڑیکے لئے قصد تھا یعنے محتاجا الیہا ای قاصدا الیہا یہان یہہ مسعود کدہر کا
معنی کدہر لگا دیتا ہی شاید اسکو فارسی یا ہندی سمجھا اور مراد یہان حاجت اور عدم حاجت سے یہہ ہی کہ لوگون کو جناب
امامؑ کا ارادہ ہوگا یعنے آپکے مرید ہونگے کہ فیض کمال دینداری جسکے سبب حاصل کرین اور مہدیؑ کو کسیکے طرف
کچھ قصد نہوگا کہ کوئی آوے یا نہ آوے اور کوئی دیوے یا نہ دیوے پس یہہ امر خود مسعود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی
سوال نکرنے سے حاجتمندی رفع ہنین ہوتی ہی اور لکھا ہی کہ بواسطہ فقر کے چہ آٹھی مرید اُن کا مر گیا الخ پس انصاف سے
دیکھیں کہ باوجود ان سختیون کے سوال حرام رکھنا عدم حاجت آدمیونکی طرف ہی یا نہین اور امر عجیب یہی ہی کہ باوجود
ایسی فقر کے کوئی حاجت نرکھین نہ یہہ کہ بادشاہ ہووین اور حاجت نرکھین یہہ امر کچھ عجیب نہین بلکہ ہر مالدار ایسا ہی
ہی چہ جائیکہ بادشاہ ہو بلکہ آپنے فرماے مرید و مشغول دنیا و مافیہا کافر ہی پھر مہدیؑ کو کیونکر حاجت خلق سے ہوگی
محتاجی کا معنی درویشی ہنین ہی سب کتب لغت چنانچہ صراح قاموس وغیرہ مین ایسا ہی ہی جو یہہ خادم الفقرا لکھا اور
مسعود کا لکھنا سب کا خلاف ہی عقلا و نقلا **رجا** اپنے ملکون سے الخ **ہدایت** ہر بنی کو منکر ایسا ہی
کئے بلکہ اکثر اولیاء اللہ کو کہ پیروان خاص انبیا ہین ایسا ہی اُن کے معاندان اخراج کئے ہین مگر یہان ایسا کوئی قرینہ
دال ہنین کہ ساری جہان مہدیؑ کی محتاج رہے البتہ مخالف بیزار ہونا واجب ہی اسپر طرفہ ماجرا یہہ کہ مطلقا لکھا ہی

کہ ثابت ہوا لوگ انسے مستغنی تھے الخ باوجودیکہ کئی آدمی آپکے محتاج تھے جسمین سب قسم کے لوگ تھے یعنے بادشاہ امرا اغنیا

فقرا وغیرہ **رجا** بلکہ دین مین بھی الخ **ہدایت** اُسکا نام محتاجی نہین معنی محتاجی کا مذکور ہو چکا ایسے امور کی مصلحت

بجز اللہ تعالی کے خلیفون کے دوسرونکو کب خبر ہوتی ہی مثلا رسولؐ عبداللہ بن اُبی منافق کی میت پر نماز پڑہنے چاہے اور

عمرؓ بشدت عرض منع کئے تب بھی نمانے آخر وحی اسکے منع مین وارد ہوئی اور بدر کے قیدیون کے قتل وغیرہ کے باب

مین بھی موافق عمرؓ کے وحی آئی اور رسولؐ محرم کی دسوین تاریخ روزہ آپ رکھے اور اصحابؓ کو روزہ رکھنے حکم کئے

تو عرض کئے کہ یا رسولؐ اس روز کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہین تو فرمائے کہ اگر اگلے سال رہون تو دوسرے روز بھی

البتہ روزہ رکھونگا یہہ ابن عباسؓ کی روایت سے بخاری مسلم مین موجود ہی کیا اس سے یہہ بات صادق آتی ہی

کہ رسولؐ امور دینی مین اپنے اصحاب کے محتاج تھے یا این مسودہ نقل جو دلیل لایا ہی کچھ متواتر نہین **روایت**

پنجم کا ثبوت رجا دونون روایتون مین الخ **ہدایت** اہل انصاف کو چاہئے کہ خوب بنظر غور دیکھین کہ سارق

کون ہی چور کے دل مین چوری بسے یعنے اس حدیث مین حصون الضلالت اور قلوبا غلفا متعلق ہین یفتح کے ساتھ اور رسولؐ

حصون الضلالت یعنے گمراہی کے قلعے فرمائے نہ گمراہون کے قلعے اگر قلعے حقیقی منظور ہوتے حصون المضلین کیون نفرماتے

اور یہہ تفسیر اسی لئے فرمائے کہ اندیشہ دلونکے لوگ کہین الٹا معنی نکرلین پس معنی ظاہری یہی ہی کہ مہدی کھولیگا گمراہی کے

قلعون یعنے دلون کے پردون کو جو وہی ضلالت ہی اور یہان گمراہون کے قلعے معنے کرنا خلاف ظاہر ہی کیونکہ الفاظ حدیث

ظاہر اسبات پر محمول ہین کہ گمراہی کے قلعے جو پردہ ضلالت قلبیہ ہی اُسکو کھولے نہ پتھر گچ اینٹ وغیرہ کے چنانچہ اکثر

محاورۂ عرب مین یفتح قلوبا غلفاً بولتے ہین جیسا جلال الدین سیوطی نے جلالین مین اپنی تفسیر کی ابتدا مین جو تتمہ بقیہ ہی

لکھا ہی عسی اللہ ان ینفع بہ نفعا جما ویفتح بہ قلوبا غلفا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی قالوا قلوبنا غلف کس لئے کہ یہہ بات ظاہر

ہی زمین آج کل امت اجابت محمدیہ یعنے سب قسم کے مسلمانون سے بھری نہین ہی ایسا ہی سب زمین کفر و ضلالت سے

بھی پر نہین ہی اگر اکثریت سے مراد لین تو مسلمان جو کہلاتے ہین اُن سبہون کے نسبت کرتے کفار کی حصے زیادہ ہین

باوجود اسکے کہ رسولؐ اپنے وقت مین فرمائے کہ یمحو اللہ بالکفر یعنے میری دعوت سے اللہ تعالی کفر محو کر دیا کہ اُسوقت

تو اسوقت کے اسمی مسلمانون سے ہزارون حصے کمتر تھے نہایت ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی کم و بیش وقت وفات جناب

رسالتمآبؐ کے مسلمان ہوئے تھے پس بنسبت بنی آدم کے یہہ لاکھون حصہ بھی نہین ہوتے اور شعیبؑ کے وقت کی خبر

اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اُسوقت سوائے شعیبؑ کے دو بیٹیون کے ان پر کوئی ایمان نہ لایا پر یہی فرمائے لاتفسدوا فی الارض

بعد اصلاحہا یعنے فساد مت کرو زمین پر بعد درستگی زمین کے اس آیت مین لفظ ارض مطلق ہی ویسا ہی حدیث

۱۱۴

مذکور مین کہ یہان تو کرہ ورہ وان حصہ بلکہ کرہ ورہ وین حصے کا کرہ ورہ وان حصہ مقصود نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہان زمین کیفیت

سے بھرنا ہی نہ کمیت سے پس کیفیت سے بھرنا یہی ہی کہ جہان تک کہ امت محمدیہ ہی سب پر دعوت امام ظاہر ہو چکی چنانچہ

قبل تین سات سے تین سو برس کے مکہ معظمہ سے وہان کے علما ہمارے لوگون کے قتل پر فتوے ہندوستان کو بھیج چکے ہین

جہ جاے کہ آج کوئی ایسی جا نہین کہ وہان یہہ خبر نہ پہنچی ہو پس جہان جہان کہ امت محمدیہ ہی وہان وہان تذکرۂ مذہب مہدیہ

ہی اسکے سوا حیدرآباد مین ۱۲۳ کی شہادت کی خبر تمام ملک انگلستان مین کہ جسکو انگریزی یوروپ کہتے ہین اخباری کو اعذات

پہنچ گئی ہی اور تشبیہ برابر ہو کر یہہ بات ثابت ہو چکی صاحب سراج الابصارؒ نے بعد روایت حدیث کے لکھے ہین وہذا معنی یملأ

الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما اسکا ذکر دلیل دوم مین مفصلا لکھا گیا ہی کہ یہی معنی زمین کو عدل سے بھر دینے کا ہی اور

فقرۂ آخر اس حدیث کا جو روایت ابو نعیم ہی کہ وہ بھی اسی معنی پر دال ہی حذف کہان ہوا کہ جسکو سرقہ کہا جاوے یہہ بھی اگلے بہتان

سر رکھا ہی اور صاحب سراج الابصارؒ سب حدیث بیان کئے اور معنی مطابق روایت و درایت کئے ہین اور مسعود قولہ تعالیٰ

افتؤمنون الآیہ کا مسعود ہی کہ طالب دنیا ہی اور اصل مطلب سے حدیث کے منکر اور روایت احمد بن حنبلؒ مین بھی مسعود نے

یہی پیشہ اختیار کیا ہی ورگرنہ کوئی اپنا مطلب ایک دلیل سے ثابت ہونے پر دوسری دلیل جو اپنے مطلب کو بگاڑے بطور شہادت

و مدد کے کاہیکو لاتا الحاصل روایت احمد بن حنبلؒ کے ترجمے کے بعد مسعود لکھا ہی صاحب سراج الابصار کسقدر رجا الخ ہدایت

خلاصہ اس روایت کا سات امر ہین ایک یہہ کہ مہدیؑ عترت رسولؐ سے ہونا یہہ دلیل اول کے ثبوت سے ظاہر ہی دوسرا

اختلاف و زلازل امت جو ہوے ہین پر ظاہر ہین یعنے مذاہب و ملل فرق باغیہ و باطلہ بفرق کثیرہ کہ زلازل جمع زلزلہ کی

پاؤن پھسلنے کی معنی مین ہی جیسا خصیصہ کی جمع خصائص ہی نہ جمع زلزلۃ الارض کی اور عطف اسکا اختلاف پہ ہی

تیسرا عدل سے زمین کو بھرنا یہہ بھی دلیل دوم کے ثبوت مین اور اسی دلیل کی روایت ابو نعیمؒ کی ثبوت مین قریب مذکور ہوا

بلکہ اور متعدد جاے مین اسکا بیان ہو چکا ہی چوتھا راضی رہنا اہل سما کا امر اعتقادی ہی کہ متعلق ہی صحت مہدیؑ

کہ اسکا ثبوت فقط مومنین کے لئے ہی اور راضی رہنا اہل ارض کا ایسا کہ جیسا زمین کو عدل سے بھرنا ہی اگر کل اہل ارض

مراد لین تو خود الفاظ حدیث مناقض ہین یعنے غنا مقید اور متعلق ہی قلوب امت محمدیہ کے لئے نہ تمامی اہل ارض کے

اور امت محمدیہ مین قیامت تک جنگ رہنا دلیل دوم مین آحادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا غنی کرنا قلوب امت محمدیہ کا

بھی مانند زمین عدل سے بھر نیکے ہی اسمین چند نکتے ہین اول یہہ کہ تمام امت کے دلونکو مہدیؑ غنی کرنا بہت آیات و احادیث

کا خلاف ہی کیونکہ امت محمدیہ تمام مہدیؑ کے مطیع رہنا نہ عقلا ممکن نہ نقلا کہ ابتداء جہان سے رسولؐ تک کسی نبی کے

وقت مین یہہ اتفاق نہوا بلکہ عیسیؑ کے وقت مین بھی محال ہی کس لئے کہ رسولؐ فرماتے ہین میری امت مین تلوار قیامت تک

رہیگی پھر مہدی کہ وسط امت مین ہی خواہی نخواہی واجب ہی کہ بعضی امت محمدیہ مہدی کی مخالفت کرے پس مہدی
اپنے مخالف کو کیونکر غنی کر سکتے ہین ثانی یہہ کہ اس روایت مین کوئی قید تمام امت کا نہین کہ اس سے ثابت ہووے
کہ جتنی امت ہی سب کو مہدی غنی کردے بلکہ مطلق امت محمد کرکے مذکور ہی کہ شامل ہی بعض اور کل کو جب کل بدلایل
ممنوع ہوا بعض کا غنا ثابت ہوچکا ثالث یہہ کہ آدمی کا دل بجز قناعت کے غنی ہونا ممکن نہین اور اس روایت مین بھی قید
دلون کے غنی ہونیکا مقابلے مین محتاجی کے ہی نہ مال سے غنی کہلاینگے جو فقیر اور مسکین کے مقابلے مین ہی اور بہت احادیث
سے ثابت ہی کہ آدمی کا دل کثرت مال سے ہرچند غنی ہونیوالا نہین امام محمد غزالی رح کیمیاے سعادت کے رکن سیوم
کی اصل نہم مین فرماتے ہین رسول میگوید اگر آدمی را دو وادی از زر بود وسیم وادی خواہد وجز خاک درون آدمی را سیر
نگرداند وہر کہ توبہ کرد خدا وی را توبہ دہد وگفت ہمہ چیز از آدمی پیر گردد مگر دو چیز کہ جوان میگردد امید زندگانی دراز ودوستی
مال بسیار وگفت خنک کسیکہ راہ اسلام باو نمودند وقدر کفایت باو دادند وبآن قناعت کرد اب مسود سے پوچھا جاتا ہی
رسول فرماتے ہین آدمی کو سواے قناعت کے حصول استغنا متصور نہین اگرچہ تمام جہان کی دولت بھی ملے اور آگے بڑھنے کا
ارادہ رکھتا ہی پس جہان کہین کہ اُسکا دل اسباب دنیوی پہ قرار کرے اسی پر غنا اسکو حاصل ہوگی کہ یہی مطلب قناعت
کا ہی پس ہر آدمی کو مہدی کتنا مال دینگے جو دل اسکا غنی ہوگا اگر کہے ہر ایک آدمی کو کرور اشرفی دینگے بفرض محال ایسا بھی
ہو تو اسی پر قناعت کئے بغیر اُسکا دل غنی نہوگا پس قناعت دینداروں کی قدر کفایت پر ہی جیسا حدیث مین مذکور ہوا
اور قدر کفایت لباس سے بقدر ستر عورت اور غذا سے بقدر حفاظت جان وقس علی ہذا الباقی اور ہمارے امام ع کی جو
تصدیق کئے اُن کا دل ایسا غنی ہوا کہ دنیا ومافیہا پر انکو بالکل التفات نہ تھا کہ خود مسود باب دوم مین اصحاب مہدی کا
حال لکھا ہی اس سے بھی ثابت ہوا کہ مہدی بسبب نور ہدایت کے دلونکو غنی کرینگے نہ مال دیکر کہ اسکو انتہا نہین پانچوان
مال بالسویہ بانٹنا کہ علی الاطلاق حدیث مین مذکور ہی اور کوئی قرینہ کثرت پر دال نہین اور دوسرے روایتان بھی اسی پر دال
ہین اور کثرت کی حقیقت تو معلوم ہوچکی اور ہمارے امام ع کا علی السویہ تقسیم کرنا مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اسی دلیل کی
روایت دوم کے بیان مین یہہ عبارت لکھا ہی ورنہ مال خیرات کر دیتا نہ ہاتھ لگے اسکو چیلون بالکونمین بالسویہ بانٹ
کھانا کونسا مقدمہ عظیم الشان تھا الخ چھٹا منادی ندا کرنا اور ایک ہی شخص کا مال طلب کرنا اور پھر اُسکا اُسکو رد کرنا یہہ بھی
ہمارے امام ع کے وقت ہوچکا کہ آپکا حکم یہی تھا کہ ہر شخص آوے اور اپنا مقصود پاوے جیسا کہ رسول فرماے کہ مہدی کی طرف سے
یہی ندا ہوگئی من لہ حاجۃ الی یعنے کون ہی جو اسکو حاجت ہی میرے طرف یہان حاجت مطلق ہی نہ فقط مال کی حاجت اور
آپکی طرف سے ہر مصدق یہی دعوت کرتا تھا اور ایک صحابی کہ نام انکا ملک بخن ہی حاضر ہوکر عرض کئے کہ مجھے بے مال موفق

بجنجح امرانہ ہوسکے نزد سکو نکلا تو انکو ویسا ہی ملا اور آخر اس سے باز آگر ایسی فقیری کئے کہ ان کے دیکھنے بعد جو حضور مین امام
کے انکا انتقال ہوا یہہ بشارت ہوئی کہ ملک نجن انجا خورد وا نجا برد ساتوان نو برس تک بعد دعوے امام ؑ کی بقا مسود
اسکا خود قایل ہی کہ باب دوم مین بتفصیل ذکر کیا پس اس سے ایک تکرا ذکر کرنا بطور سرقہ و خذف نہین بلکہ اسلئے ہی کہ وہ
فقرہ سائل ہی تمام حدیث کے معنیونکو اور اسکے بعض کی معانیان دوسری روایتون سے ثابت ہوچکے ہین مثلا تقسیم مال
بالسویہ اسی دلیل کی روایت دوم سے اب اہل انصاف کو واجب ہی کہ بغور تمام مسودے سوادکو اور اس خادم الفقرا کے
کلام کو ملاحظہ کرین اور داد حق پرستی کی دیوین عذب اللہ لمن انکر عن الحق **روایت ششم کا ثبوت**
رجاء ہانے بدعات سے الخ **ہدایت** ویسا ہی ہمارے امام ؑ کل بدعات مستخرجہ امت کو جو بعد رسول ؐ کے اپنے
وقت تک مروج پاچکے تھے ایسا نابود کئے کہ آج وفات جناب امام ؑ سے کچھ کم چار سو برس ہوتے ہین ہمارے یہان
کوی بدعت عملی اور اعتقادی کو دخل نہین فاما کل امت سے مرفوع ہونا عقلا و نقلا ممنوع ہی کہ دلیل دوم سے یہانتک
کہی جاے اس امر کا ثبوت ہوچکا کہ مہدی ؑ سے مخالفت کرنا بعض امت محمدیہ ؐ کا امر ضروری ہی پس امت مخالفہ سے دہانا ہرچند
اس روایت سے مستفہم نہین کہ کما ضع رسول ؐ اسپر دلیل ہی کہ بعض اہل کتاب و مشرکین اس جناب پر ایمان لاے نہ سارے
جہان اور منکرین ایسا ہی اعتراض کئے کہ جس کا بعث کل اہل زمان کے واسطے ہوچاہئے کہ اسکے تمامی اہل زمان مطیع ہون
اور اسکو یقین کرین مثلا ہمت عیسوی نے اپنی کتاب کے ۵۶ صفحے پر چوتھے باب مین لکھا ہی جب خدا کسی نبی کو ایک
قوم کے لئے بھیجتا ہی تو انکو ایسی سند عنایت کرتا ہی کہ اس قوم کے لوگ سمجھ سکین یا اگر تمام دنیا کے واسطے بھیجے تو اسے ایسی
سند دیگا کہ تمامی عالم اسکو نبی برحق جانے و بدل و جان مانے انتہی پس ایسا ہی مہدی ؑ پر بھی جو ازلی مومن تھے ایمان
لاے اور انہین سے بدعت مرفوع ہوچکی کہ امام محمد باقر رض یہہ فرماتے ہین نہ یہہ کہ بدعت بذاتہ جہان سے مرفوع و نابود
ہوجاوے اور یہہ قول مسود کا کہ خطاے مجتہدین کی حکم نبی کے واسطے بہت بڑا علم چاہئے الخ عدم علم حدیث پر دلیل ہی
جو مہدی ؑ کے شان مین ہین اور بزرگان دین جو احوال مہدی ؑ بیان کئے ہین اس سے جہالت یا انکار کر بے محابہ ایسا
لکھ دیا کیونکہ رسول ؐ مہدی ؑ کو خلیفۃ اللہ فرمائے پس چاہئے کہ خلیفۃ اللہ کا علم قطعی و یقینی ہو کہ جس سے قیاس متعلق نہ ہو
قیاس متعلق علم ظنی کو ہی اسی لئے رسول ؐ مہدی ؑ کو لایخطی فرمائے کہ جسکے بیان مین صاحب یواقیت نے شیخ اکبر کے
حوالے سے ۶۵ وین مبحث مین لکھا سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ کہا شیخ اکبر نے کہ مہدی ؑ معصوم اپنے حکم مین ہین کیونکہ رسول
مہدی ؑ کی شان مین لایخطی فرمائے اور مہدی ؑ کو انبیا مین گنے ہین اور مہدی ؑ پر قیاس حرام ہی کیونکہ وہ اپنی جانب سے
کچھ نہ کہینگے اور کہے کہ اگر رسول ؐ مہدی ؑ کے وقت ہوتے تو جو مہدی ؑ کہے وہی حکم کرتے اور علما انکے وقت مین اجتہاد موقوف

117

کرکے اور اپنے مجتہدون کے خلاف حکم کرتے ہین کرکے اُن سے منہہ پھیر لینگے چنانچہ عقیدہ شانزدہم مین بھی اسکی تفصیل و توضیح گذری اور مہدی کا علم ماخوذ من اللہ ہی بخلاف مجتہدین کے کہ انکا علم ماخوذ من افواہ الرجال ہی بلکہ مہدی کہ وہی خاتم ولایت محمدیہ ہین انہین سے ساری جہان کو فیضان علم ہی کیا نبی کیا ولی کیونکہ وہ باطن خاتم الانبیا ہین جیسا کہ شیخ اکبر فصوص شیثیہ مین لکھتے ہین ولیس ہذا العلم الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیا وما یراہ احد من الانبیا والرسل الا من مشکاۃ الرسول الخاتم ولا یراہ احد من الاولیا الا من مشکاۃ الولی الخاتم حتی ان الرسل لا یرونہ متی راوہ الا من مشکوۃ خاتم الاولیا فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدًا فالمرسلون من کونہم اولیا لا یرون ماذکرناہ الا من مشکاۃ خاتم الاولیا فکیف من دونہم من الاولیا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جسپر سکوت حاصل ہو یعنے علم یقینی سوائے خاتم الرسل اور خاتم الاولیا کے دوسرے کو نہین بلکہ سب رسولونکو بھی بجز خاتم الاولیا کے فیضان اس علم کا نہین ہی کیونکہ وہ بھی حقیقتاً ولی ہین اور اسکے بعد لکھتے ہین فخاتم الرسل من حیث ولایتہ نسبتہ مع خاتم الولایۃ لنسبۃ الانبیا والرسل معہ فانہ الولی الرسول النبی وخاتم الاولیا الولی الوارث الاخذ عن الاصل المشاہد للمراتب اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیا سے ہی علم کو حاصل کرتے ہین کیونکہ خاتم الولی اصل مشاہد سے یعنے ذات باری سے فیض حاصل کرتے ہین اور اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالی مسود کے باب ہشتم کے جواب مین بدلایل ساطعہ بیان ہوگی القصہ جسکو کہ اخذ علم ذات باری عز اسمہ سے مشاہدۃً طور پہ ہو پھر اسکو قیاس کی کیا حاجت اسکا ہر حکم قطعی اور یقینی ہی اور مہدی کو قیاس کی نسبت لگانا بیدینی ہی **روایت ہفتم کا ثبوت** رجا اسواسطے کہ وہ تارک سنت الخ **ہدایت** سنت وہ ہی جو رسول آپ کئے یا فرمائے یا راضی رہے اور بدعت وہ ہی کہ بعد رسول کے وہ کام نیا ایجاد ہو یا این سنت مین موکد و غیر موکد ہی موکد فعلی وہ ہی کہ ترک اسکا دو بار سے زیادہ نہو اور قولی وہ کہ رسول اسکے عمل کی تاکید واجب کا بیان کرین اور اسکے تارک کے لئے عذاب اکثر وقت بشدت فرماوین اور سنت رضائی وہ کہ عامل سے اسکے خوش ہون اور اسکے عمدًا تارک سے ناخوش اور بدعت مین بھی اقسام ہین چنانچہ مسود کا مقتدا شیخ علی اپنے اُس رسالے مین جو ہمارے مذہب کا رد لکھا ہی کہ سراج الابصار اسکا جواب باصواب ہی لکھتا ہی کہ ابو محمد نے قواعد القضایا مین لکھا ہی بدعت منقسم ہی واجبہ محرمہ مندوبہ مکروہہ اور مباحہ طرف پس جو کہ موافق قواعد شرعیہ واجب کے حکم مین داخل ہو واجبہ ہی اور حرام مین داخل ہو حرام وقس علی ہذا پس یہہ بھی لکھا ہی کہ شافعی رح نے کہا ہی کہ بدعت کتاب و سنت کے مخالف ہو تو ضلالت ہی اگر موافق ہو تو مذموم نہین پھر کیف مسود نے نماز کو بدعت کہا یعنے دوگانہ لیلۃ القدر کو اور عشر کو بھی کہ داخل صدقات ہی بغور و انصاف ملاحظہ کرین کہ اسکے شیخ نے تراویح کو اسی بیان مین جو اوپر گذرا بدعت لکھا ہی باوجودیکہ تراویح رسول پڑھے ہین لیلۃ القدر

کے دوکانہ کی اور عشر کی فرضیت کا ثبوت باب ہشتم مین جہان کہ تحقیق سید میرانجی کے رسالے کی ہوگی بیان کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالی **رجا** جہاد کہ بری سنت ہی الخ **ہدایت** فرمائے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر پس لفظ رجعنا
سے کہ معنے مین پھر جانے کے ہی صاف ظاہر ہی اسکا ترک رسولؐ کئے ہین اسی لئے جہاد نفس کہ جہاد اکبر ہی اسکو مہدیؑ
قایم کئے اور ترک زیارت معہ دیگر سنن جو اسکے توابع سے ہین سو اسکا سبب یہہ ہی کہ مراد روضۂ مطہرہ کے جانے سے
محض تعظیم روح مقدسۂ جناب رسالت مآبؐ ہی نہ مکان کا دیکھنا کیونکہ زیارت فی الحقیقت کہ معنے مین ملاقات کے ہی
جسکو علی الدوام روح مبارکؐ سے حاصل ہو مکان سے کیا مطلب ہی بااین حکم بھی ہوا کہ گجرات کو جاؤ اور زیارت کو آؤ
جیسا مسود اپنی بدخلقی سیزدہم مین لکھا ہی اور مطلع الولایت وغیرہ کتب مین ہمارے بصحت مسطور ہی کہ امامؑ نے سفر
کی تیاری کرلیکر کرایہ دے چکے تھے الخ اور اسکی تحقیق مسود کی بدخلقی سیزدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور تحقیق
اس امر کی کہ ہمارے امامؑ شرع تازہ نہین لائے بلکہ فقط دین محمدیہ کی تکمیل آپ سے ہوئی ہی عقیدۂ شانزدہم مین
مذکور ہی یعنے دین تازہ وہ ہی جو مخالف کتاب و حدیث ہو جب قرآن و حدیث سے احکام بیان کرے اسکا نام
شرع تازہ نہو اور گرنہ ایک مجتہد کے تابع دوسرے مجتہد کو بہی بول سکتے ہین کہ اسکا امام شرع تازہ پیدا کیا ہی نعوذ باللہ
من ذلک اب ہر انصاف پسند مطالعہ تقریر یا سبق سے مسود کے کذب و بہتان کو خوب سمجھے گا اور آگے بھی اسکا یہی پیشہ ہی
پس مسود کی یہہ تسوید ہی موجب سواد الوجہ فی الدارین ہی اور دوسرے روایات کہ اُن کے دوسرے کتابون مین مذکور ہین الخ
جو لکھا ہی یہہ بھی کذب محض ہی مشتی نمونہ خرواری جب سنے معانی آحادیث صحیحہ مین ایسے غلطیان اور اپنا تعصب ظاہر کیا البتہ
کلام امامؑ مین اسکو تحریف کرنا واجب ہی انشاء اللہ تعالی قریب وہ بھی آویگا **دلیل شانزدہم کا ثبوت** و حل اشکال
مسود **رجا** اول نو مہینون مین اتنے مہینے الخ **ہدایت** اسمقام مین مطلع الولایت اور شواہد الولایت کی تقریر
سے یہہ مدت اقامت کہ جسمین بحث وغیرہ سب کچھ ہوا لکھا ہی پھر نو مہینونکا قیام سب کتب مہدویہ سے ثابت ہی لکھنا
اُس مانند ہی کہ دروغ کو یم بر رو دیتو بلکہ مسود آپ عمر دنیا مین اور بعث مین رسولؐ کے لوگون نے سیکرون برس کا تفرقہ بیان
کیا ہی کر کے لکھا اگر اسمین بھی خلاف ہو تو کچھ دلیل البطال نہین کیونکہ ایسے اختلاف رسولؐ کے وقت بھی بہت پائے جاتے ہین
فاما جب یہہ بات سند نہو کہ کم و بیش چودہ مہینون کا عرصہ اقامت کا مقرر کرسکین پھر نو مہینون کی اقامت کا تعین قطعی
و یقینی کیسا ہو سکتا ہی پس بسبب اختلاف کے خود تعین مدت مین ظن واقع ہوا تو یہہ کہنا غلط ہوا کہ نو مہینون مین اتنے مہینے
کیونکر داخل ہوسکتے ہین یہہ دلیل جہالت ہی کیونکہ اعتراض مسئلہ اتفاقی پہ ہی نہ اختلافی پہ **رجا** دوم سرزمین ہند الخ
ہدایت دین کا قیام بادشاہت پہ موقوف نہین بلکہ یہہ متعلق خلافت کے ساتھ ہی چونکہ نبوت مین خلافت دینی

١١٩

ودیتوی دونور رہتے پر بعض بعید شہرون سے اسلام مطلقاً جاتا رہا چنانچہ اسمت عیسوی دین حق کی تحقیق سے جو چھٹے
باب کے اخیر مین لکھا ہی مگر ہر ایک ملک مین دین نے جڑ نہین پکڑی بلکہ حکومت کے ساتھ نسبت ہوا جیسا اسپین اور سسلی
مین ہوا تھا الخ ہمارے یہان تو فقیری ہی اور کوئی خلیفہ اُس ملک مین نرہا اسلئے وہان مذہب مہدویہ زیادہ شیوع
نپایا فاما بہت لوگ وہان کے اطراف سے آئے ہوئے کہے کہ ہم امام ع کی مہدویت پر قایم ہین مگر اُن کو دین کے آئین
معلوم نتھے فاما اسمین یک حکمت بالغۂ الٰہیہ ہی کہ اکثر انبیاؑ بعث شام و یمن وغیرہ کی طرف ہوا ہمارے رسول ص کا بعث مکہ
معظمہ مین اور مدینہ منورہ مین اور ہند مین کوئی نبی مبعوث ہوا تھا مگر رسول کی امت مرحومہ کی اشاعت ہو کر اکثر اولیاء اللہ
سے کچھ قیام دین ہوا پس مہدی ع کہ امام الانبیا اور سید الاولیا ہین انکے بعث اور شیوع مذہب کی جاے ہند مقرر ہوئی
کہ جیسا کفر پہلے بدرجہ کمال تھا اب ایمان بھی ہند مین درجہ کمال کو پہنچا کہ حدیث مین وارد ہی مہدی ع سے دین کمال کو پہنچیگا
اور معنی املاء قسط و عدل کا برابری مین جور و ظلم کے کیفیتا یہی ہی اور عدم ذکر تاریخ عجم مین ہونے کے لئے کئی امر ہین اُس وقت
کوئی تاریخ شاید تیار نہوئی ہو اگر ہوئی ہو تو بعد دعوت امام ع کے منکرین سے یہہ امید کب ہی کہ آپ کا ذکر کرین چنانچہ
عیسویون نے بھی اپنے کتابون مین جو مسلمانون کے رد مین تیار کئے ہین یہی لکھتے ہین کہ محمد بادشاہ تھے اور جناب
رسالتمآب ص کے معجزات کا صاف انکار کرکے کہتے ہین اگر ایسے بڑے معجزے ہوتے ہمارے مورخین کیون نہ لکھتے
اہل تاریخ کا نا لکھنا دلیل البطال نہین اور ہمارے بعضے لوگ روضۂ مطہرہ جناب امام ع کی زیارت کو جب جاتے ہین
وہان کے لوگ بڑی تعظیم سے پیش آتے ہین اور تاریخات ہندوستان مین سے تاریخ فرشتہ مین فقط میان شیخ علائی کے
قصے کے سواے اور کیا ذکر کیا ہی اسکے سواے بندگی میان سید خوندمیر الشہید رض کی شہادت کی خبر کس مورخ نے لکھا ہی یا جو دیکھیہ
یہہ واقعہ بھی کچھ چھوٹا نہین اور جناب امام ع کی دعوت یا اصحاب میران ع کا احوال کہین مذکور نہین الغرض تارک نے ان نیت
سے ترک کیا ہو کہ کہین ذکر باقی نرہے اور ذاکر نے محض اہانت کے طور پر بیان کیا ہی مورخین کے ذکر پر اگر صداقت ہو تو
بہت واقعات انبیاؑ کے اور ہمارے رسول ص کے تواریخات منکرین مین مذکور نہین ہین کیا سب باطل ہین نعوذ باللہ -
رجا سوم چار سوال بس قابل تھے الخ **ہدایت** اہل دیانت و انصاف جو علم و عقل سے تھوڑا بھی بہرہ رکھتے ہون
سمجھ سکتے ہین کہ یہہ سوال کیسے ہین اور جواب کیسے فاما مسود سر کے اندھے دل والون کو نہ سوال کی حقیقت سے خبر ہی
نہ جواب کی صحت و بلاغت سے پھر اسپر آپ کہتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین مذکور ہین الخ واہ یہہ کیا درست اندازہ ہی
کہ ہمارے رسول ص کے لئے بھی منکرین ایسے اندازے کئے اور جن کے حصے مین ایمان تھا وہ ایمان لاے مثلاً روح کے لئے
سوال کئے کہ کیا شی ہی تو حکم ہوا قل الروح من امر ربی پس ازلی کافر یہی قیاس کئے کہ یہہ بات ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہی

اور ایسے کتنے امور بعض بعض وقت کفار پوچھے رسول اللہ اللہ تعالی کے حکم سے فرماے کہ اللہ تعالی جانتا ہی بلکہ عند
طلب معجزات کہ بتانا اسکا اہم مہمات سے ہی حکم ہوا کہ بولو ای محمد معجزے اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہی ہین مین فقط ڈرانیوالا
ہون اسی سبب سے آج منکرین رسولؐ وقوع معجزات کے بھی منکر ہین اسکا ذکر ابتداے باب دوم مین گذرا اسکا بھید بجز انبیا اور
اہل ول کے دوسرونکو کیا خبر مگر حقیقت اُسکی قریب سوال و جواب کے بیان مین لکھے جائیگی انشاء اللہ تعالی رجاء چہارم سوال و
جواب اول الخ ہدایت مطلع الولایت کی عبارت یہہ ہی گفت شنیدہ میشود کہ شما مہدی موعود گویانید پس ازکجا میگوئید
انتہی مسود ترجمہ اسکا یون لکھا ہی تم اپنے تئین مہدی موعود کہتے ہو کس دلیل سے کہتے ہو اور کہان سے کہتے ہو مطلع الولایت
کے عبارت کو اور اس ترجمے کو مسود کے دیکھئے کس دلیل سے کہتے ہو جو کہا کون سے لفظ کا ترجمہ ہی بلکہ از کجا میگوئید کا
ترجمہ کہان سے کہتے ہو ہوتا ہی پس لفظ کہان سے کہنے کی یہی مراد ہی کہ اللہ تعالی کے حکم سے کہتے ہو یا اپنی قیاسی کسی دلیل سے
پس اب اہل انصاف سے پوچھا جاتا ہی کہ ہمارے امام ؑ نے جو فرماے مین حکم سے اللہ تعالی کے کہتا ہون کہ یہی حقیقت
بھی تھی سوال مذکور کا یہ معقول تر جواب ہی یا نہین اگرچہ سوال بھی معقول ہی کیونکہ ایسے امر کے مدعی سے یہی استفسار
چاہئے چونکہ سایل جناب امام ؑ کے احوال و اخلاق سے یہی پاتے تھے کہ یہہ ذات جھوٹ کہنے کے لایق نہین کسواسطے کہ
وہ اہل بصیرت کاملہ تھے اور جنکو بصیرت حاصل نہو معجزہ طلب کرنا چاہئے نہ یہہ کہ کسی محدث یا مجتہد کی روایت کو مہدی
موعود اپنی مہدویت کی دلیل بتاوے کہ اس امت مرحومہ مین سواے عیسیؑ اور مہدی ؑ کے سب کو خطا جواز ہی پھر مہدیؑ
یا عیسیؑ اپنی صحتِ دعوت پر کسیکی روایت کو دلیل کرین تو معصوم کی صحت مخطی پر ہوی یہہ باطل ہی اسی لئے سایل بھی کہ
غرض انکی اسی جواب کی تھی بحسن قبول تصدیق کئے یعنے صحت مدعی کے دعوے کی گواہونکی عدالت پر موقوف ہی پس
چاہئے کہ خلیفۃ اللہ کا گواہ اُس سے اعدل ہو یہہ امر ازبس مہمل ہی اسی لئے رسولؐ کی رسالت کی گواہی کفار طلب کرنے
سے حکم ہوا قل اللہ شہید بینی و بینکم یعنے کہو ای محمد میرے اور تمہارے مین اللہ تعالی گواہ ہی پس منکرین کے نزدیک یہہ بھی
یک دعوے محض اور جواب بیجا ہی اور مومنین کو قبول ایسے شخص کا کہ اخلاق انبیاؑ سے موصوف ہو بس ہی رجاء
پنجم سوال دوم کا جواب الخ ہدایت رسولؐ کو بھی یہہ سوال ہوا تھا یعنے آنحضرتؐ سے یہود وغیرہ کے علما پوچھے کہ
تم کس پر ایمان لاے ہو تو آپ نے جواب دئے جو اللہ تعالی مجھ پر اور ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور عیسیؑ پر بھیجا ہی اسپر جنکے
نصیب مین ایمان تھا تصدیق کئے اور کفار ازلی کہے کہ تم سے بُرے مذہب والا دنیا مین کوئی نہین جیسا مسود
ہمارے امام ؑ کو کہا ہی ویسون کے حق مین اللہ تعالی فرمایا ہی قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما
انزل الینا وما انزل من قبلنا وان اکثرکم فاسقون پس ویسا ہی ہمارے امام ؑ نے بھی فرماے کہ ہم مذہب مصطفی

لکھتے ہین النقی یہی مہدی کی شان ہی کہ یقفو اثری رسول کا فرمان ہی **رجا** ششم سوال سیوم کا جواب الخ **ہدایت**
یہان جہالت مسود کی صاف ظاہر ہی کہ مفسرین اور محدثین کو اکثر معانی آیات و روایات احادیث مین اختلاف ایسا ہوا
کہ زمین آسمان کا فرق نمودار ہی خصوصاً ایمہ مجتہدین استنباط مسایل مین ایسا فرق کئے ہین کہ حسب ضابطے ایک کے
دوسرا کافر ہو جاتا ہی اگر صحت و صدق ہر ایک کی جانب مین فرض کرین کہ وہی مراد کلام رسول اللہ ص و فرمان خدا
تھرا دین اصل دین مین خلل واقع ہوگا الغرض مراد فرمان ع کی یہی ہی کہ مفسرین اور محدثین فہم معنی اور حفظ الفاظ مین کتاب
وسنت کے مخطی ہین اگر میرے مخالف ہین کیونکہ مہدی ع معصوم ہین اور آپ جو کہ اللہ تعالی او روح رسول اللہ ص سے علم
قطعی و یقینی حاصل تھا جیسا رسول ص کو کتب سماویہ سالفہ سے نہ یہہ کہ فرمان خدا تعالی و رسول خدا غلط ہی وای برین
قیاس معوج کہ فرمان رب العزت جل جلالہ حسب حال مسود ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون اور ثبوت اس
امر کا کہ دعوی آپ کا اللہ تعالی کی جانب سے ہی مانند ثبوت دعوی رسول اللہ ص کے ہی کہ احتمال کذب ایسی ذات سے
ممکن نہین کہ جسکی صحبت سے ایسے ایسے لوگ بنے ہین کہ جنکے اخلاق مانند اخلاق انبیا ع کے ہین چہ جاے کہ ان سے ایسی
حرکت بیجا صادر ہو و گرنہ سب انبیا ع کے لئے یہی احتمال ہو سکتا ہی گو کہ معجزہ بھی بتا دین منکرین حاضرین سحر کہہ سکتے ہین
اور بعد والے ساخت و پرداخت معتقدین جیسا اسمٰت عیسوی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ اسکا ذکر باب دوم کے
ابتدا مین ہوا جہان کہ مسود نے بھی اسکی پیروی کیا **رجا** ہفتم صاحب مطلع الولایت الخ **ہدایت** سقم مسود کے
کلام کا اسکی تقریر سے ظاہر ہی کہ رویت دنیاوی کو محال فرض کر لیا باوجودیکہ اکثر متکلمین اسکے جواز کے قایل ہین اور
ناحق صاحب مطلع الولایت رح اس امر کا اتہام کیا بلکہ غرض مولف مطلع الولایت رح کی یہہ ہی کہ علما نے اس امر کے ثبوت کو
محال سمجھ کر سوال کئے نہ اصل رویت معنوی کو چنانچہ دلایل اسکے عقیدہ دوازدہم مین بیان ہو چکے ہین **رجا** ہشتم میران نے الخ
ہدایت رسول ص سے کفار عرب کے سردارون نے عرض کئے تمھارے دعوے پر یعنے تمھاری نبوت پر اور قرآن
کتاب اللہ ہونے پر یہود کہ صاحب کتاب ہین انکار کرتے ہین اتنے مین چند یہود بھی حاضر ہوے ان سے حضرت رسالت
پناہ شہادت طلب کرنے سے وہ انکار کئے اور کہے ہم تمھاری کتاب کو اور تمکو نہین جانتے ہین تب اللہ تعالی فرمایا
لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا
ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا اب یہان کس نے دیکھا
اور کون نظر آیا اور کس نے آواز سنا یا اور کس نے سنا پس معلوم ہوا کہ مومنان ازلی کو فقط اس امر کے مدعی کی گواہی بس ہی
کہ اللہ تعالی ہمارے رسول اللہ ص کے لئے فرمایا انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا اور اختلاف مولف مطلع الولایت

اور مولف شواہد الولایت کا مانند اختلاف حدیث کے روایات کے ہی کہ بعضون نے مختصر بیان کیا اور بعضون نے مطول اور بعضون نے بعض امر کو ذکر کیا اور بعضون نے اسکو ترک کیا یہہ امر تری احتیاط کا ہی جسکو جتنا یاد رہتا اور جتنے سند صحیح ملتے استنے ہی بیان کرتا ہی یہان غرض اثبات گواہی سے ہرچند مقصود نہین کیونکہ مومنون کے نزدیک فقط ایک بقیۃ اللہ کی گواہی امر قطعی ہی پھر اسکو مدد کی کیا حاجت مدد اسکی گواہی کو ضرور ہی کہ جسکے لئے خطا و کذب کا احتمال ہوتا کہ دو آدمی برابر کہین تو احتمال صدق ہو نہ یہہ کہ جب بھی اُس امر کو قطعی تصور کرین اور ابتدای ظہور نبوت سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا کہ مومن ازلی اللہ تعالی کے خلیفون کے فرمان کو شہادت طلب نہین کئے فقط انکو اُن کے دعوے مین صادق پاکر ایمان لاے اور کافران ازلی یون ہی عذر شہادت درپیش کئے چنانچہ نزول وحی کے لئے بھی منکر یہی گمان کئے کہ یہہ اپنی ذات سے کہتے ہین رجاء نہم آیات مذکورۃ الصدر الخ ہدایت مسود کو ہرگز علم تفسیر سے بہرہ نہین اب ہم معتبر علما کے تفاسیر وغیرہ کتب سے ثابت کرتے ہین کہ یہہ آیات دلیل رویت دنیوی ہین چنانچہ آیہ اول افمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہان مسود نے مراد لقاء رب سے رجوع طرف اللہ تعالی کے لیا ہی سو یہہ از بس دور مفسرین اور معنی لغوی سے بھی بعید ہی کیونکہ لغت مین لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی مثلا اللہ تعالی فرماتا ہی فہو ملاقیکم یعنے وہ تمہاری روبرو آنیوالی ہی اور فرماتا ہی اذا لقوا الذین امنوا یعنے جبکہ روبرو ہوتے ہین کفار ایمان لاے ہوؤن کے پس ان آیتون سے ثابت ہوا کہ لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی نہ رجوع کا اسلئے حسینی مین لکھا ہی در بحر آوردہ کہ عمل صالح متابعت پیغمبر است و سلوک منہاج سنت او بظاہر کہ ترک دنیا و اختیار فقر و دوام عبودیت است و بہ باطن کہ تبرا ست از خلق و پیوستن بحق یعنے دیدہ ہمت کہ از مشاہدہ ماسوی بربستن و جز بشہود حضرت وی ناکشودن کما قال اللہ تعالی مازاغ البصر وما طغی ع روا زہمہ برتافتم وسوی تو کردم رو چشم از ہمہ بربستم و دیدار تو دیدم ؂ اِس تقریر سے ثابت ہوا کہ یہہ ایت دیدار دنیوی پر دلیل ہی کہ وہ متعلق ہے کان منقطع سے کہ دلالت کرتا ہی حال کے معنے کو مانند قولہ تعالی کان اللہ غفورا رحیما اِسی کے لئے حسینی مین اشارہ کیا کہ چشم از ہمہ بربستم یہہ جب ہی کہا جائیگا کہ اسکو قدرت آنکھین باندہنے کی ہی کہ ابھی دوسری طرف دیکھ رہا ہی اور بقیہ اس کلام کا ہی کہ اللہ تعالی فرمایا قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الایہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ یہود مسلمانون سے کہتے کہ کبھی تمھارے پیغمبر کا خدا کہتا ہی من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور کبھی کہتا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تب اللہ تعالی فرمایا کہ بول مین تم سر یکا آدمی ہون جو اللہ تعالی بھیجا کہتا ہون پس یہان یہود علم و منزلت کو مسلمانون اور ہمارے رسول صلعم کے گھٹتا نا چاہتے تھے اللہ تعالی اپنی عظمت و جلال کو بیان فرماکر اشارہ کیا کہ جو کہ اس مذہب مین آیا اسکو

بسبب عمل صالح کے بے طلب ہم اپنا دیدار بتاتے ہین گو کہ تم اپنے ہی سے اس امر کو طلب کیے اور محروم رہے کیونکہ کمال علم رویت ہی کہ یہی خیر کثیر ہی اور مراد قلیل سے بہ نسبت ذات باری عز اسمہ ہی اور یہہ آیت اسکی فرضیت کی دلیل ہی کہ عمل صالح علت اور رکن اسکا واقع ہوا جیسا قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع الآیہ اور اس آیت مین امر غایب اس لئے مذکور ہی کہ مورد اسکا موجود نتھا یعنے یہہ فرض آیندہ ہونیوالا تھا اور دوسری آیت من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی بھی دلیل رویت دینوی ہی اگرچہ مسعود نے لکھا ہی جو نعمتین اس جہان کی ربکم الذی یزجی سے تفصیلا تک مذکور ہین الخ مگر غرض ابن عباس رض کی نہ سمجھا یعنے مراد ابن عباس رض کی یہہ کہ اللہ تعالی جلشانہ نعیم دنیا کو یاد فرمایا کہ مثال ہی نعیم آخرت کی یعنے مومنونکو یہان حاصل ہوئی اُتنی بینائی آخرت مین بھی حاصل ہوگی تو یہان کمال بینائی دیدار الہی ہی کہ یہی کمالیت انسانیت ہی چنانچہ رویت سر کے آنکھون سے دار دنیا مین ہونیکے دلایل کہ جن پر اتفاق صوفیہ رحمہم اللہ اجمعین ہی عقیدۂ دوازدہم کے جواب مین گذر چکے اور کمال دینداریکا بھی حدیث جبرئیل سے کہ جسکی صحت پر اتفاق ہی رویت دار دنیا ہی ہی یعنے جبرئیل ع اول اسلام بعد ایمان بعد احسان سے سوال کئے تو آنحضرت فرماے اسلام اداے ارکان خمسہ اور ایمان توحید باری و رسالت وغیرہ اور احسان دیدار ہی الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دنیا مین دیدار الہی دیکھہ کر عبادت کرنا کمال دینداری ہی کہ جو ایسا ہو وہی انسان کامل ہوا کہ اسکی بینائی پوری ہوئی اور وہ آخرت مین کمال نعیم حاصل کریگا پس جسکو اس امر مین یہان جتنی بینائی ہی اتنی ہی بینائی دار آخرت مین ہوگی اور جو یہان بالکل اندہا رہا وہان بھی اندہا رہیگا جیسا کہ صاحب یواقیت نے بادلیسوین مبحث مین شیخ اکبر رح کے حوالے سے لکھا ہی کہ مومنین آخرت مین اللہ تعالی کو جیسا دنیا مین جانتے تھے ویسا اپنے اپنے یقین کے موافق دیکھینگے پس بعضونکو لذت عقلی ملیگی یعنے کوئی چیز عقل سے سمجہ کر جیسا دنیا مین لذت پاتے ہین اور اعتقاد اُنکا دنیا مین بھی یہی تھا کہ اللہ تعالی کو ہم یہان عقل سے پاسکتے ہین نہ حس سے اور بعضونکو لذت نفسی یعنے خواب کا سا اور بعضونکو لذت حسی یعنے جیسا سر کے آنکھونسے دنیا مین دیکھتے تھے ویسا ہی وہان بھی دیکھینگے یہی معنی ہی کہ ابن عباس رض نے فرماے نہ یہہ کہ یہان جو دریا کا سیر کرتا تھا وہان بھی دریا کا سیر کریگا بلکہ یہہ بات ہی کہ دریا کے سیر مین جو شخص خدا کی عبادت یعنے حج بیت اللہ کے ارادے سے جاوے اور اتنا سمجھے کہ اسکا بدلا بہشت ہی تو وہان بھی اتنا ہی لذت دیکھیگا اور جو اُس سے مراد لقاء جناب صاحب خانہ رکھے اور اُسکے دیدار سے اس خلوص کے سبب مشرف ہووے وہان بھی دیدار الہی سے بالبصر لذت پاویگا چنانچہ حافظ رح فرماتے ہیں

شعر جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو خانہ می بینی و من خانہ خدا می بینم

اور رابعہ بصری رح فرماتے ہین الجار ثم الدار یعنے بہشت جب منظور ہی کہ اسکے صاحب سے ملاقات ہو اسی لئے حسینی مین اس آیہ کے نیچے بعد یک

بیان طویل کے یہہ ابیات لکھا ہی **نظم** آمد آئینہ جملہ کون و لی ٭ ہمچون آئینہ نہ کردہ جلی ٭ نمود ندو بوجہ کمال ٭ صورت ذو الجلال و الافضال ٭ زانکہ بود این تفرق عددی ٭ مانع از سر جامع احدی ٭ گشت آدم جلای این مرات ٭ شد عیان ذات او بجملہ صفات ٭ مظہری گشت کلی و جامع ٭ سر ذات و صفات از و لامع ٭ شد تفاصیل کون را مجمل ٭ بر مثال تعین اول ٭ بود این دایرہ مکمل شد ٭ آخر این نقطہ عین اول شد ٭ ان ابیات سے بھی یہی ظاہر ہی کہ کمال جامعیت ذات انسان ہی کہ نہایت اسکا رویت الہی ہی نہ یہہ کہ یہان نعمتون کو دیکھ کر سمجھے کہ یہہ نعمت الہی ہی پس وہان بھی وہی سمجھا ہی بلکہ جیسی بینائی وہان ہی یہان ہی اور جیسے یہان ہی وہان اور آیت مذکور کے نیچے فضیلت انسانی مین حسینی مین لکھا ہی کہ اما کرامت روحانیہ خاصہ آنست کہ انبیا علیہم السلام و اولیا و مومنان را بدان گرامی ساختہ از نبوت و رسالت و ولایت و ہدایت ایمان و اسلام و ارشاد و اکمال و اخلاق و آداب و سیر الی اللہ و فی اللہ و باللہ و عبور بر مقامات و ترقی از مضایق ناسوتی بجذبات لاہوتی و فنا از انانیت و بقا بہویت الخ پس یہہ بھی دلیل رویت ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ بندہ جبتک نمرے خدا کو نہین دیکھ سکتا جب اُس فنا کے مرتبے کو پہنچا تب بقاے ابدی اسکو حاصل ہوتی ہی جیسا قولہ تعالی اومن کان میتًا فاحییناہ وجعلنا لہ نورًا الآیہ اسکی تفسیر مین حسینی مین لکھا ہی محققان گفتہ اند موت بہوای نفس است و حیات بمحبت حق یا موت بنکرت است و حیات بمعرفت در کشف الاسرار آوردہ کہ حیات معرفت دیگر است و حیات بشریت دیگر عالمیان بحیات بشریت زندہ اند و دوستان بحیات معرفت روزی باشد کہ حیات بشریت بسر آید کل نفس ذائقۃ الموت و ہرگز حیات معرفت بسر نیاید فلنحیینہ حیات طیبۃ و از ینجاست کہ المومن حی فی الدارین ؎ نمیرد ہر کرا جانش تو باشی ٭ خوشا جانیکہ جانانش تو باشی ٭ شاہ کرمانی قدس سرہ این آیت بر خواند کہ اومن کان میتًا فاحییناہ گفت نشان این حیوۃ سہ چیز است از خلق عزلت و دوام ذکر بزبان و دل و بزرگی این معنی را در نظم فرمودہ **نظم** بروی خلایق در صحبت مگشای ٭ میباش بکلی متوجہ بخدای ٭ غافل مشو از ذکر دل و ذوق زبان ٭ تا زندۂ جاوید شوی در دو سرای ٭ اور حال مہدی موعود کے مصدقون کا ایسا ہی کہ ہمارے امام ع کے طفیل سے اکثرونکو یہہ مقام حاصل ہوا اور حدیث مین آیا ہی موتوا قبل ان تموتوا یعنے مرو تم آگے اُس کے کہ مروگے تم جسکو یہہ موت حاصل ہوتی ہی اسکو دار دنیا مین رویت الہی بچشم سر حاصل ہوتی ہی کہ اسکی تحقیق عقیدۂ دوازدہم مین گذری اب اس تقریر سے ثابت ہوا کہ رویت الہی دار دنیا مین ممکن ہی محال نہین اور جو کہ محال کہا مخالف اجماع صوفیہ کرام رحمہم اللہ اجمعین بلکہ سب علما اہل سنت و جماعت ہی اور اس امر کے منکرین کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی اور تیسری آیت بھی معنی حال پر دال ہی کہ مسعود خود ترجمے مین بکل شی محیط کے ہر شی کو گھیر رہا ہی کرکے لکھا ہی اور بقا کا معنی

١٢٥

تو پہلی آیت کے بیان مین مذکور ہوا اور خود مسود بھی ملاقات کرکے لکھا ہی اور یہان کوئی قرینہ ایسا نہین کہ
جسکو زمانہ آیندہ بعید پر محمول کرین اور چوتھی آیت کے بعد آپ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی کہ تفسیر و بیان
آیہ سابق ہی قولہ تعالی قد جاءکم بصایر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا و ما انا علیکم بحفیظ ترجمہ تحقیق ہی
کہ تمکو بہیجی پہچان کی صورتین تمہارے رب سے پس جو دیکہا سو اسکی ذات کے لئے ہی یعنے وہ بصارت اور جو اندہا
رہا سو اسی پر ہی اسکی برائی اور موضح القرآن کے فایدے مین لکھا ہی کہ آنکھہ مین یہہ قوت نہین کہ اسکو دیکھ لے
مگر جو وہ آپکو بتاوے اور جلالین مین اسکے نیچے لکھا ہی لا یجوز فی غیرہ ان یدرک البصر و ہو لا یدرک ترجمہ نہین جایز
ہی اللہ تعالی کے غیر مین یہہ کہ دیکھے اسکو آنکھہ اور وہ نپایا جاوے اسکو یعنے ہر شی کو دیکھتے ہی پای جاتی ہی کہ
یہہ شئ ایسی ہی لاکن اللہ تعالی جلشانہ کو دیکھہ سکتے ہین مگر پا نہین سکتے چنانچہ بجلی کو ہم دیکھتے ہین اور خوب
پا نہین سکتے باوجودیکہ وہ بھی ایک مقدور و مخلوق و مقید ہی اور یہان اللہ تعالی قد جاءکم فرمایا کہ تحقیق متعلق
زمانۂ ماضی کے ساتھہ ہی پس اس بصارت کا ثبوت دار دنیا مین ہوا نہ دار آخرت مین اور لفظ عمی بھی ماضی
ہی کہ متعلق اسی کے ساتھہ ہی پس بصارت و عمی کہ دیکھنا اور اندہے ہونا ہی دونون زمانۂ ماضی مین متحقق ہو چکے
پہر اسکو دار آخرت پر کون سے قرینے سے حمل کرسکتے ہین اور جیسا معتزلہ دار آخرت کے دیکھنے مین اندہے
ہین ویسا لوگ ہین جو دار دنیا کے دیدار سے انکار کرتے ہین کیونکہ جیسا بیکم و کیف و بیچون و چگون قیامت
مین دیکھتے ہین یہان دیکھنے کے لئے خود جناب باری جل جلالہ فرماوے پر کونسا شک ہی اسکا ذکر بہ تحقیق تمام
عقیدۂ دوازدہم مین گذرا اور آیہ پنجم کا بیان بھی عقیدۂ دوازدہم مین بوضوح تمام ہوا ہی دیکھہ لین کہ یہہ آیہ
دلیل ثبوت رویت دنیوی ہی اور سب متکلمین بھی لکھتے ہین کہ جو امر ذات باری عز اسمہ کے لایق نہو اسکا
سوال کرنا انبیا کو روا نہین بلکہ حرام ہی اگر رویت دار دنیا مین جایز نہوتی تو موسی ہرگز سوال نکرتے
اور سب مفسرین بھی یہی لکھے ہین پر کسی متکلم یا مفسر یا محدث نے یہہ نہین لکھا کہ رویت دار دنیا مین ہرگز
جایز نہین صاحب حسینی نے اسکے نیچے لکھا ہی بدانکہ طلب موسی رویت را دلیل جواز است چرا کہ اگر رویت
محال بودی موسی ع سوال نکردے چہ طلب مستحیل از انبیاء روا نیست ہ ای بسا بلبل کہ پیش از نوبہار
می سراید بہر کل بر شاخسار ۔ اب ان آیات کے بیان سے معلوم ہوا کہ کل سنت و جماعت کا یہی اعتقاد ہی

کہ رویت الٰہی دار دنیا مین ممکن الوقوع اور جواز ہی اور مسود خلاف عقاید سنت وجماعت کے تری چوری

سے عدم جواز پران آیات کو استدلال کیا علاوہ برین یہہ زعم بیجا بلادلیل ہی کہ سب نے مشیخ جونپور کے

خلاف معنی بیان کئے ہین لعن اللہ علی من خالف الحق اور عجب تر یہہ ہی کہ لکھا ہی رجا شیخ نے عجب

نادر استدلال کیا الخ **ہدایت** یہہ کہنا سراسر نادانستگی مسود ہی کیونکہ لن ترانی صیغہ نفی مستقبل ہی اور

یہہ حکم عند المکالمہ ہوا کہ وہی وقت دیدار کا تھا یواقیت کے بائیسوین مبحث مین فتوحات کے ۱۳۳ باب

کے حوالے سے لکھا ہی کہ موسیٰؑ بغیر وحی سوال رویت کرنے سے بطور مواخذہ جواب لن ترانی ملا پس نظر آیا

اللہ تعالی لطیف نظر آیا اور پہاڑ کو بھی رویت حاصل ہوئی باوجود کہ وہ بھی محدثات سے ہی اور لکھا ہی

بعضے عارفون نے کہا کہ پہاڑ جب اپنے رب کو دیکھا تو موسیٰؑ کو کیا ممانعت تھی کہ دیکھے اور نفی زمانہ

استقبال مین ہی اور یہہ آیت اثبات پر محمول ہی کہ موسیٰ نے بھی دیکھے کہ نفی انکے سوال کی نہتی پس کہے

تبت الیک وانا اول المومنین بسبب واقع ہونے اس امر جواز کے تمام ہوا خلاصہ یواقیت کا اسکا بیان عقیدہ

دوازدہم مین مفصل مرقوم ہی اور مدارک مین اس آیت کے نیچے لکھے ہین وہو دلیل لاہل السنۃ علی جواز

الرویۃ فان موسیٰ اعتقد ان اللہ تعالی مرئی حتی سالہا واعتقاد جواز مالا یجوز علی اللہ کفر قال لن ترانی بالسوال

بعین فانیۃ بل بالعطاء والنوال بعین باقیۃ ودلیل لنا ایضا لانہ لم یقل لن ارنی لیکون نفیاً للجواز ولو لم یکن

مرئی لاخبر انہ لیس مرئی الحالۃ حالۃ الحاجت الی البیان خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ آیت جواز رویت دنیا پر اہل سنت

کو معتزلہ وغیرہ کے رد کی دلیل ہی کہ موسیٰؑ رویت کو جواز جان کے سوال کئے جو اللہ تعالی کے لئے جواز نہین

اسکے جواز کا اعتقاد کفر ہی اللہ تعالی فرمایا عین فانی سے نہ دیکھیگا تو بلکہ عطا وبخشش کے سبب عین

باقی سے دیکھیگا اور یہہ بھی نہین فرمایا کہ مین نہ دیکھونگا تجھے اگر نہ دسنے والا ہوتا تو البتہ خبر کرتا کیونکہ حالت

حالت حاجت بیان ہی انتہی اور بیضاوی مین لکھا ہی الاستدلال بالجواب علی استحالتہا اشد خطاءً

اذ لا یدل الاخبار عن عدم رویتہ ایاہ تعالی علی ان لا یراہ ابدا وان لا یراہ غیرہ اصلا فضلا من ان یدل

علی استحالتہ ودعوی الضرورۃ فیہ مکابرۃ وجہالۃ بحقیقۃ الرویۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جواب سے دیدار نہونے پر

دلیل کرنا بڑی سخت خطا ہی کیونکہ موسیٰؑ کے نہ دیکھنے پر یا انکے غیر کے نہ دیکھنے پر یا کبھی نہ دیکھنے پر آیت

١٢٧

ہرگز دلالت نہین کرتے ہین چہ جائیکہ بالکل نہو نیوالی ہوائیکے نہونے پر دعوی کرنا مکابرہ ہی اور رویت کی
حقیقت سے جہالت اور قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار کے نیچے بیضاوی مین لکھے ہین لاتدرکہ لاتحیط بہ الابصار
جمع بصر وہی حاسۃ النظر وقد یقال للعین من حیث انہا محلہا واستدل بہ المعتزلۃ علی امتناع الرویۃ وہو ضعیف
لیس الادراک مطلق الرویۃ ولا النفی فی الآیۃ عاما فی الاوقات فلعلہ مخصوص ببعض الحالات ولا فی الاشخاص فانہ
فی قوۃ قولنا لا کل بصر یدرکہ مع ان النفی لا یوجب الامتناع اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ بصارت اللہ تعالی کو احاطہ
نہین کرسکتی اور معتزلہ منع رویت پر جو اسکو دلیل کئے ہین ضعیف ہی کہ مطلق رویت ادراک نہین اور آیت
مین سب وقت کی نفی بھی نہین ہی امید ہی کہ بعض وقتون مین بعضونکو ہوجاوے باوجود اسکے کہ نفی موجب امتناع
نہین یعنے نہی موجب امتناع ہوتی ہی اور مدارک جلالین وغیرہ مین بھی ایسا ہی ہی اب انصاف سے اہل دیانت
نظر کرین کہ اکابرین مفسرین لکھتے ہین کہ یہہ آیات ثبوت وقوع رویت کے دلایل ہین اور جو اسکو عدم
وقوع رویت پر حمل کرے وہ جاہل ہی اور مسود کہتا ہی کہ یہہ آیات عدم وقوع رویت پر دلالت کرتے ہین
فرضا اگر مسود کے قول کو بھی تسلیم کرین کہ ممکن الجواز جانتا ہی اسکے مدعی کو بلا دلیل منع مورد طعن ومحل انکار
جاننا کیسی جہالت ہی باوجودیکہ اسکے وقوع پر مدعی کے جانب دلیل قوی ہووے **دلیل مقدم کا**
ثبوت رجا یہہ دلیل مہدیون کی الخ **ہدایت** یہہ دلیل سب انبیاکے لئے جزاعلاء ثبوت نبوت
ہی خصوص ہمارے رسول کے لئے اکابرین علماء سلف اصل استدلال ثبوت ختم نبوت مقرر کئے ہین کہ خود مسود
سراج الابصار کی عبارت کا ترجمہ تھوڑی تبدیل وتحریف سے لکھا ہی سوا اسکے ثبوت کے لئے بس ہی اسکے
لکھنے پر مسود کو شرم نہ آئی کہ یہہ دلیل مہدیون کی عمدہ شواہد اور طرہ دلایل ہی کرکے تحریر کیا اب مسود
جو سراج الابصار کی عبارت کے ترجمے مین تحریفات کیا ہی لکھے جاتے ہین یعنے شیخ علی نامی ایک مسود کے
ہم مذہب نے ہمارے مذہب کے رد مین ایک عربی رسالہ کہ نام اسکا فقط رد ہی لکھنے سے ہمارے ایک عالم
ربانی میان عبدالملک سجاوندی نے جواب مین اسکے سراج الابصار لکھے ہین سو اس شیخ نے اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہی
کہ شان مہدی مین جتنے حدیث وارد ہین اگر مدعی مہدویت پر صادق ہون مگر تھوڑے تو باقی کے احادیث
بیفائدہ ہوتے ہین اور وقت واحد مین کئی مہدی پانا لازم ہوگا ایسا عیسی ع اور دجال انتہی تب ہمارے عالم

جواب مین اسکے یون لکھے کہ اگر شیخ مجتہدون کی استدلال پر نظر کرتا ہرچند یون نہ لکھتا کیونکہ کوئی
باب امور دینی سے ایسا نہین کہ جسمین مجتہدونکا اختلاف نہین مثلاً رفع یدین مین کئی احادیث صحیحہ
ہوتے پر امام ابو حنیفہ رح نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان مین بہت سے آیات و حدیث
رہتے ہوے انہون نے اسکو ماؤل ٹہرایا اور ایسا ہی قلتین کی طہارت مین بہت احادیث ہین پس مہدی
کے لئے جو احادیث وارد ہین اگر ائمہ کو اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علما بھی اسمین
اختلاف و توقف کئے ہین پس اسصورت مین اس امر کے لئے دعوت اور اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ مرضیہ
ضروری ہی تاکہ فرق جھوٹے اور سچے مین ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہون چنانچہ ہمارے
رسول ؐ کے لئے ہی کہ اللہ تعالیٰ مقولہ کفار کا فرمایا اذا راؤہم قالوا ان ہؤلاء لضالون الآیہ یعنے جب مسلمانونکو
کفار دیکھکر کہتے کہ یہہ گروہ گمراہونکی ہی مگر قیامت مین اُن کے مرتبے دیکھکر شرماکر کہینگے کہ یہہ وہی ہین کہ
انکی ہم مسخری کرتے تھے اور بدکہتے تھے پس مہدی کی تصدیق بھی ایسی ہی ہی کہ اُس سے شیخ کو غفلت ہی کہ
ہمکو جیسا نبوت کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہین اسلئے کہ بعض احادیث اسکی تحقیق پر
دلالت کرتے ہین اور بعض دوسرے اعتقاد کے لئے صلاحیت نہین رکہتے اور اقوال علما بھی مختلف ہین یہانتک
کہ بعضون نے مہدی کی تحقیق مین توقف کیا پس ہم استدلال بالاخلاق کے دلیلون کو ذکر کرتے ہین ان دلیلون سے
ایک وہ ہی جو شرح عقاید مین لکھا ہی اور ایک اُنمسے وہ ہی کہ ذکر کیا طوالع مین اور یہان مسود تمام برابر ترجمہ
کیا اور اُن دلیلون سے کلام راغب کا ہی کہ انہون نے لکھا ہی ہر نبی کو دو نشان ہین ایک عقلیہ کہ اسکو تیز
پہچانت والے سمجھتے ہین مانند چمکتے نورون کو جو اُن پر ہوتے ہین اور اخلاق جو اُن کے لئے خاص ہین
اور علوم روشن باین طور کہ ہووے کلام انکا غالب دلیل والا اور روشن کہ تشفی بخشے سننے والونکو
اور یہہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتھ بینائی معجزے کو مگر اس حالت مین کہ دشمنی ہو اور دوسرا
معجزہ ہی کہ ضروری ہی قاصر کو کلام راغب سے مسود جو نقل کیا اسمین یہان تک عبارت چھوڑکر اسکے بعد ازکی

۱۲۹

عبارت کا برابر ترجمہ کیا کیونکہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ بعد ثبوت اخلاق کے طلب معجزہ فقط
عداوت ہی کیونکہ خرق عادات جادو سے بھی ہو سکتا ہی مگر اخلاق کی درستگی بجز خلیفۃ اللہ کے یا اسکے
تابع کے دوسرے مین جو جادوگر کا ذب ہی ہو نا ممکن نہین اور قول راغب کا تفسیر رحمانی مین قولہ تعالی
انعمت علیہم کے نیچے ہی پھر یہان صاحب سراج الابصار فرماتے ہین کہ جب کوئی ایسا طبیب روح کے
بیماریون کا علاج کرنیوالا کہ اسکی صحبت سے امراض روحانیون کا علاج ہو یعنے ہر طرح کا فاسق و فاجر
زاہد بنجاوے نظر آوے کہ اسکے روبرو دلیل احاد ظنی باطل ہی اسکے دعوے کو کیونکر رد کر سکتی ہی اور
فرماتے ہین کہ قسم ہی اللہ تعالی کی مین نے دیکھا بہت اپنے اصحاب کو رونیوالے جدائی کے درد سے یعنے
جناب باری کی محبت مین اور راتون کی نماز و دن کے بہتون کے پاؤن سوجھے ہوئے اور رونے اور
جاگنے سے انکھین پھولے ہوے اور کئی ایسے کہ اللہ تعالی کے خوف کے مارے بھوکے بہت چلا کر روتے
اور کئی ان سے کمتر سے آہ و نالہ کرتے اور کئی ایک عاجزی سے رونیوالے یعنے کہ طاقت انکو اٹھنے کی نہین
اور کئی تپ سے پکارتے بے اختیار پس یہہ سب لوگ اصحاب مہدی کے تابعین ہین جبکہ اصحاب مہدی کی
صحبت کے فیض سے یہہ صورت ہو پھر تجھے مہدی کی ذات پر کیا خیال ہوگا انتہی اور ان دلایل سے ایک
وہ ہی کہ کہا ہی نیشاپوری نے امام فخر الدین رازی کے جواب مین امام فخر الدین رازی کے اشکال یہہ ہین
ابلیس کے بیچ نہونے اور جھوٹ اور مکر سے معصوم ہونے کو ہم نہین جان سکتے ہین مگر سننے سے دلیلونکے
اور ان دلیلون کی صحت محمد کی سچائی پر موقوف ہی کہ وہ موقوف ہی اسپر کہ قرآن معجزہ ہی اللہ تعالی کی
جانب سے نہ شیطان پلید کی طرف سے اور اسکی پہچان اسبات پر موقوف ہی کہ جبرئیل ع سچے ہین اور
مکر و فعل شیطانی سے پاک ہین اور اب لازم آتا ہی دورا اور یہہ مقام سخت ہی یہان تک امام رازی کے
اشکال ہین جواب نیشاپوری کا یہ ہی کہ ذکر کئے ہم کئی بار یہہ کہ فرق معجزے اور جادو مین یہہ ہی کہ
معجزہ بتانیوالا نیکی کی طرف بلاتا ہی اور جادوگر بدی کی طرف ۔ اور فرق فرشتے اور شیطان مین یہہ ہی

کہ فرشتہ نیکی کو طرف سے اللہ تعالی کے دلمین ڈالتا ہی اور شیطان اسکے ضد مین دلون مین وسوسے ڈالتا ہی
جب ایسی صورت ہو تو معجزہ جادو کے ساتھ کیونکر شباہت رکھے اور جبرئیل شیطان کے ساتھ اور کہان سے
لازم آیا دور آور یہہ تفسیر مذکور مین قولہ تعالی اتی امر اللہ فلا تستعجلون کے نیچے ہی انتہی اسکے بعد صاحب سراج
الابصار فرماتے ہین کہ انہون نے نیکی جو کہا ہی تمامی نیک اخلاق کو جامع ہی اور بدی جو کہا ہی سب بد اخلاق
کو شامل ہی جب ایسی صورت ہو منصف کو شبہ باقی نرہیگا اس شخص مین کہ وہ اور اسکی قوم مکارم اخلاق
انبیاؑ سے موصوف ہو اور مسود یہان تمامی تقریر سے اغماض کرکے تھوڑا اشارہ کیا کیونکہ اس دلیل سے
اپنا بطلان اور فریب اور ہماری حقیت اور راستی ثابت ہی یعنے امام رازی شبہ کیا ہی کہ ابلیس کا جھوٹ
ہمکو رسولؐ کی سچائی سے ثابت ہونا قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کا من جانب اللہ ہونا جبرئیلؑ کی سچائی
پر سو وہ بھی ہم رسولؐ سے سنے ہین پس یہان دور لازم آیا کہ رسولؐ کی سچائی جبرئیلؑ پر اور جبرئیلؑ کی سچائی
رسولؐ اللہ پر رہی پس نیشاپوری نے اسکے دفع مین لکھا ہی کہ جھوٹا اخلاق شر سے متخلق ہوگا اور سچا اخلاق
خیر سے یعنے شیطان اپنے تابع کو دنیا پرستی وغیرہ طرف کہ عقل سلیم بھی جسکو بد سمجھتی ہی رجوع کریگا اور اللہ تعالی نے
اپنے خلیفے کو اخلاق نیک کہ ترک دنیا وغیرہ ہی کہ عقل بھی جسکو اچھی سمجھتی تعلیم کریگا کہ جسکے علامت ظاہر ہو
ہین مثلا ہمارے امامؑ اور اس جناب کے توابع کے لئے مدعیان متعصب بھی قایل ہین کہ تارک دنیا اور
عبادت و ریاضت و زہد مین یکتا تھے کہ جسکے سبب بیان قرآن سے ان کے مخالفین متاثر ہو جاتے تھے چنانچہ
یہہ تقریر اکثر جاہون مین مسود کی کتاب سے ظاہر ہی اور ان دلیلون سے وہ ہی امام ابو محمد نصیر آبادی نے سرح
لکھا ہی کہ مسود اسکو تمام ترجمہ کیا مگر معجزہ ظاہر مین سحر سے مشابہ ہوتا ہی کرکے جو لکھا ہی اسکے بعد یہہ عبارت
ترجمہ اڑا دیا فلذلک من لم یومن بالاخلاق جعل المعجزۃ سحرا فلم یومن ابدا یعنے پس اسواسطے جو کہ اخلاق پر
ایمان نہین لایا سو معجزے کو سحر سمجھا پس وہ کبھی ایمان نہ لاویگا یہہ عبارت مسود اسلئے نکالدیا کہ ہمارے
امامؑ کے اخلاق مین آپ جو اعتراض کیا ہی ایسے ہی واہی اعتراضات منکرین خاتم الرسلؐ بھی کئے ہین

چنانچہ یہہ سلسلہ علماء عیسویہ مین آج جاری ہی کہ خود مسود انخیین کا پیروی اور یقین ہی کہ اسکے دفع وجواب مین بہت دلایل ہین جب اخلاق مرضیہ حسنہ ثابت ہون جاے قرار اور محل انکار نہین اگر یہہ عبارت نکالی جاوے معجزے مین امکان شبہات اور جاے گریز باقی ہی کہ اسکا ثبوت آج عسیر ہوتا ہی جیسا کہ علماے عیسویہ بہی کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب کوئی معجزہ نہین تہا سب تراش وخراش دوسو برس بعد جناب رسول کے معتقدین بنالئے ہین اور روایت بخاری کے بعد کرمانی کے قول کا ترجمہ نہین لکہا ہی وہ یہہ ہی ان خصال الخیر سبب السلامۃ من مصارع السوء والمکارم سبب لدفع المکارۃ یعنے نیک خصلتین بدی کے رسوائیون سے سلامتی کا سبب ہوتے ہین اور جوانمردی وخوش خلقی دفع فریب کا سبب ہی پس اس سے ظاہر ہوا خدیجہ نے اخلاق سے نبوت کو پہچانے کہ اسی لئے کرمانی نے کہا کہ خلق نیک اور جوانمردی دلیل ہی اور امام محمد غزالیؒ کے قول کے آخر کا فقرہ کہ جس سے تمام مطلب کلام کا ثبوت ہی ترک کر دیا وہ یہہ ہی فہذا القدر من حقیقۃ النبوۃ کاف فی الغرض الذی اقصدہ الآن یعنے بس اسی قدر نبوت کی تحقیق سے بس ہی اس غرض مین کہ اسکا مین اب قصد کرتا ہون مراد اس کلام سے یہہ ہی کہ ہمارے نبیؐ کے مکارم اخلاق پر کہ دلیل نبوت ہین وہی احادیث بس ہین جو ہم کتب مین پاتے ہین اور لوگون سے سنتے ہیں وگرنہ جالینوس کی طبابت اور شافعیؒ کی فقہ دانی بہی غلط ٹہریگی یعنے اسکو بہی کتب اور سماعت سے پاے ہیں بعد اسکے صاحب سرج الابصار فرماتے ہین کہ ہمارے مہدیؑ موعود علیہ الصلوۃ واکمل التحیات افضلہا وعلی آبائہ الکرام کے احوال واقوال اور تاثیرات یہہ ہین کہ کئی ظالم بڑی جاہ وتکبر والے کہ لوگون کا خون بہاتے تہے جبکہ ایک دو روز امامؑ کی صحبت مین داخل ہوے تو سب اپنے بدخصال چہوڑ کر اپنا سب مال عند اللہ صرف کرکے فقر وقناعت اختیار کئے اور کئی چور وراہ زن ونقب انداز یک دو روز مین سب بدیون کو چہوڑ کر ذکر وفکر وشغل مع اللہ یون اختیار کئے کہ وہ بدمرض روحی صاف ان سے دفع ہوکر تجرد وتفرقہ اور فاقون پر صبر کرنے اور راتون کو عبادت کرنے اور جاگنے اور قناعت اور عزلت اور مراقبے مین صوفیہ کے ہمقدم ہوگئے

١٣٢

اور یہی تاثیر جناب امام ع کے تابعون کی صحبت مین بلکہ تابعون کے تابعون مین موجود ہی سچ ہی کہ تجربہ
کیا مین اس بات کو ہزارون آدمیون مین پس ای منصف ان اخلاقون پر اگر مہدی کی تصدیق مین تجھے یقین
حاصل نہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعد اہل زمان کو کیونکر حاصل ہوا ہوگا اور جناب امام کی دعوت
مین یہہ تاثیر تھی کہ جو صدق دل سے سنا اسکو شوق وجد بے اختیار ہوا اگر بیہوش بھی ہوا تو بسبب تجلیات
اور مشاہدات کے استغراق کے بحر معائنہ مین فنافی اللہ باقی باللہ ہو گیا اور امام علیہ السلام کا ہر کلام
خدا کے حکم سے اور کلام اللہ سے تھا اگر فرض کرین ہم کہ یہہ ذات انبیا کے بعث کے زمانے مین ہو کر دعوت
کرتی تو بسبب موصوف ہونے اُن صفات کے البتہ قبول کرنا لازم ہوتا نظر کرتے دلایل مذکورہ کے
پس مہدویت کی دعوت مین کیونکر جھوٹا بول سکتے ہین اور احاد ظنیہ آپ کے مقابلے مین کیونکر معتبر ہو سکتے
ہین ۔ اب ہمارے امام کے منکرون سے پوچھا جاتا ہی کہ جناب ختم الرسالت کی تصدیق کے لئے کیا دلیل رکھتے ہو
اگر کہین کہ قرآن سر بسر معجزہ ہونے پر دوسری دلیل کی کیا حاجت ہی جواب اُسکا امام فخر الدین رازی کے
شبہات سے معلوم ہو نیکے قطع نظر عیسائیون نے بھی اسمین بہت احتمالات درپیش کئے ہین اسکے لئے کہو گے
کہ اُسکے جوابات اور دفع احتمالات بھی بدلایل ساطعہ ہو چکے ہین تو ہم کہتے ہین اسے اپنے جواب پر قیاس
کرین کہ ہم بھی تمہارے سب شبہات واحتمالات کا حل ودفع بحجج قاطعہ کر چکے ہین پھر کونسی بات تصدیق کے لئے
مانع ہی از راہ عدل وانصاف پیش کرین فاما اوپر کے سب دلیلون سے یہی ثابت ہوا کہ اخلاق سب انبیا کی
تصدیق کے لئے اہل بصیرت کے نزدیک اعظم الدلایل ہی کہ معجزہ کی صحت بھی اُسپر موقوف ہی وگرنہ سحر بھی
خرق عادت ہی مثلاً دو مدعی نبوت یا مہدویت کے ایک وقت مین فرض کرین اور ہر ایک اپنی صحت
خارق عادت کوئی کام بتا دے یعنے جہاز کو بلانا پتھر کا بات کرنا سخت بیمار کو ایک آن مین درست کرنا
تو بجز وجود اخلاق حسنہ مرضیہ مطابق اخلاق انبیاء سابقہ کے غیر محال ہوتی ہی ایسا ہی کو اہی بھی جسکے اخلاق
دلیل عدالت ہین اوسکی معتبر ہی اور بعد وفات مدعی وامتداد زمان کے معجزون اور اخلاق کی صحت

۱۳۴

دلیل ششم

موقوف ہی اُن کُتب پر کہ جسمین وہ مذکور ہین اور احوال پر مصدقین کے کہ ظاہرًا اتباع شریعت اور باطنًا طریقت پر رسول اللہ ؐ کے کہ احتیاط صوم و صلوۃ و ترک دنیا و ریاضات ہی قایم رہین وگرنہ اسکے دفع و عدم صدق پر منکرین ہر نبی کے اتفاق رکھتے ہین خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہر امر مین مصاحب اور مشاہد کی گواہی معتبر ہوتی ہی گو کہ سامعین اُسمین اعتراض کرین صاف تعصب و عداوت ہی مگر کہ گواہ معتبر ہون یعنے اوامر کے ادا اور نواہی کے ترک مین استوار ہون کہ انمین احتمال کذب نرہے نہ یہہ کہ گواہ جانب چاہیے اگر یہہ قید ملحوظ ہو تو ہمارے نبی ؐ کے لئے بھی یہی واقعہ درپیش ہی جب اخلاق مرضیہ حسنہ کا ثبوت ہو چکا اُسکے احوال و اقوال کے مقابلے مین دلیل ظنی کو ہرچند اعتبار نہین جیسا اوپر علماے مشاہیر سے اسکی تحقیق ہو چکی جب دلیل ظنی کو جسکے مقابل پایہ اعتبار نہو تب علما کے قیاس کا کہان ٹھکانا ہی اب اہل انصاف کو غور و تامل چاہیے کہ اتفاق اہل اسلام کا ہی کہ سواے مجتہد کے دوسرے کو حدیث کی پیروی درست نہین اور اکثر علما کا قرار داد ہی کہ جب کوئی ولی اس امت مرحومہ مین موصوف لصفات انبیا ہو اسکے روبرو دلیل ظنی بے پایہ ہی پھر ہمارے امام ؑ کے منکرین کو منہہ کہان ہی کہ جناب ختم الاولیا کے مقابلے مین احاد ظنیہ یا قیاس سے معارضہ کرین بلکہ احادیث صحیحہ سے ایمۂ مجتہدین کے قیاس کا معارضہ منع ہی باوجودیکہ انکو خطا جایز ہی اور امامت انکی نصی نہین بسبب انکے صحت اخلاق کے کہ علت صدق ہی اور علم باحادیث کے کہ اُن کی سند از روی ظاہر کے استوار ہی نہ انکی ولایت کے سبب سے اگر کہین انکی امامت پر اجماع ہو چکی ہی جواب اگر اجماع معتقدین کو اعتبار ہو تو ہمارے امام ؑ کے لئے بھی اجماع ہی وگرنہ ایمۂ مجتہدین کے لئے بھی شیعہ معتزلہ تم سرکے معترض موجود ہین پس جبکہ کوئی ولی موصوف باخلاق حسنہ مرضیہ کہ شبیہ باخلاق خاتم الرسل ہو اور دعوی مہدویت کا کہ جسکا ہونا قطعی الثبوت ہی حالت صحت و صحو مین بامر تام کرے وہی مہدی موعود ہی کہ جسکی امامت و معصومیت اور خلافت من اللہ نصی ہی اسکے معارضے مین ظنیات کیا وجود رکھتے ہین کہ اسکا علم من جانب اللہ قطعی ہی اور ہمارے امام ؑ کے اخلاق اور

۱۳۵

مہدویت کا ثبوت اہلِ انصاف کو اس رسالے کے دیکھنے سے خوب ظاہر ہوگا مگر اہل تعصب کو قرآن بس نہوا

اسی لئے اللہ تعالی فرمایا یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا یعنے اللہ تعالی قرآن سے بہتون کو سیدہی راہ بتاتا ہی

اور بہتون کو گمراہ کرتا ہی اور یہہ بھی فرمایا اللہ تعالی جسکو گمراہ کرے بس اسکو سیدہی راہ پہ کوئی نہین

لاسکتا ہی یہان تک دلایل جو بیان ہوئے مسود بھی انکا قایل ہی فاما غرض مسود کی یہی ہی کہ اگرچہ

اخلاق مرضیہ حسنہ دلیل قوی معرفتِ مہدویت ہین لاکن جناب سید الاولیا والنبیین امام الاولین والآخرین

سید محمد جیونپوری صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ نہین پائے جاتے ہین کس لئے کہ وہ تابع رسول اللہ کے نہیں

تھے اُسپر عبارت عقیدہ شریفہ کی دلیل لاکر بعد یہہ لکھا ہی رجا کتاب وسنت کو الخ ہدایت جاننا چاہئے

جو شخص کہ تھوڑا علم بھی رکھتا ہو خوب معلوم کرسکتا ہی کہ مسود یا بسبب تعصب عناد کے اپنی لائی ہوئی دلیل کے

خلاف پر غرض بیان کر رہا ہی یا خود بسبب اُس پردے کے جو انکار کے سبب سے حاصل ہی اتنی سمجھ بجھا یعنے خود

مسود کے لکھے سے معلوم ہوتا ہی امام ع کا فرمان یہہ ہی کہ مین جو بیان کرتا ہون اور عمل کرتا ہون تعلیم سے

خدا تعالی کے اور اتباع سے مصطفی ع کے ہی اور میرا صدق اتباع کلام اللہ اور رسول اللہ سے معلوم کرین

اِس سے صاف معلوم ہوا کہ جو کچھ خلاف کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ ص ہی ہمارے امام ع سے کبھی

ظہور مین نہ آیا فاما مسود نے لکھا ہی ہمارے امام جو حدیث کہ موافق حال اس بندے کے ہی وہ صحیح ہی الخ

فرماے ہین سو یہہ چوری مسود کی ہی کس لئے کہ عبارت عقیدہ شریفہ کی یہہ ہی و ہر کسیکہ با حدیث و برایشن

بحجت آمد میفرمود کہ در احادیث اختلاف بسیار ست این صحیح شدن مشکل است ہر حدیثیکہ موافق

کتاب خدا تعالی و با احوال این بندہ باشد آن صحیح است چنانچہ مصطفی فرمود ستکثر لکم الاحادیث من بعدی الخ

و بعضے احادیث را بیان ہم فرمودہ آن خلاف عقیدہ و فہم الیشان آمد پس اس فرمان سے یہہ کہان ثابت ہوا

کہ نفس حدیث کے مخالفت ہی مگر یہہ بات بدیہی ہی کہ یہہ مخالفت مفسر اور محدث کے ہی اور اختلاف

مفسرین اور محدثین کا صحابہ سے لیکر آجتک جو کچھ کہ ہوا ظاہر ہی پس یہہ بات ایسی ہی کہ ایک مفسر نے

تحریف سوم

تحریف چہارم

دوسرے کا خلاف کیا اور ایک محدث نے دوسرے کی مخالفت پر روایت کی اور ہر شخص مین شک و ظن و ہر روایت مین وہم تردد لازم آیا اسپر اتفاق اہل سنت ہی کہ مجتہد کو خطا و صواب ہی مگر ہر فرد کا دعوی یہی ہی کہ مین حق پر ہون وگرنہ ضرور ہوا کہ ہر شخص کا اعتقاد اور عمل اسکے نزدیک مظنون و موہوم ہوجاوے اسی لئے وارد ہی کہ مہدی اپنے آگے کے اختلافات کو اٹھا دینگے جیسا کہ رسول گئے گو یا کہ اسلام تازہ بناوینگے جیسا دلیل یازدہم مین عبداللہ بن عطا کی روایت سے ثابت ہوا اور مہدیؑ کو رسول اللہ فرماے کہ خطا نکرینگے یعنے معصوم عن الخطا ہین اس صورت مین ضرور ہوا کہ مہدیؑ سب سے مخالف رہین مگر جسمین صحابہ رضہ سے لیکر آجتک اتفاق رہا چنانا اگر خلاف اجماع بھی بیان کرین تو صحت مہدیؑ ہی کی جانب ہوگی کیونکہ یہہ معصوم ہین اور وہ سب مخطی ایسا ہی توضیح کے بحث اجماع اور تنویر المنار مین ہی مثلا عیسیٰؑ کے حواریون سے لیکر وقت بعث رسولؐ تک کسی ایک امر پر عیسویون کا اتفاق فرض کرین اور فرمان ہمارے رسولؐ کا اوسکے مخالف ہو صحت کس کے جانب ہوگی یون کوئی مسلمان نہ کہیگا کہ وہ اتفاق اقوی ہی ویسا ہی فرمان مہدیؑ بھی کہ جسکے لئے رسولؐ یقفو اثری و لا یخطی فرماے اور معنی لا یخطی کا عقیدہ شانزدہم مین مع شان مہدی موعودؑ مذکور ہی اور باب ہشتم مین بھی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی بااینہمہ ہمارے امامؑ سے کوئی امر ایسا مروی نہین کہ جسکے خلاف پر اجماع قطعی ہو بلکہ بعض قدما محققین اسکے موافق ہین جیسا بعض انسے اوپر مذکور ہوے مانند رویت فی الدنیا کے اور بعض کا آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر موافق فرمانے شیخ اکبرؒ کے علماے منکرین مانند شیخ علی اور اس مسود ہدیہ مہدیہ وغیرہ کے جو متعصب ہین احکام کو ہمارے امامؑ کے کہ مہدی موعود ہین اپنے مذہب عندیہ کے خلاف پاکر جو جی چاہتا ہی طعن کئے کہ یہہ بھی دلیل ہماری حقیقت پر ہی مگر عجب تر اور طرفہ تر یہہ بات ہی کہ مسود نے بسبب مخالفت مفسرین اور محدثین کے اتباع قرآن و حدیث کو مقطوع کردیا باوجودیکہ ہمارے امامؑ مذہب سنت و جماعت کی ہی صحت کرتے ہوے اور یہہ فرماتے ہوے کہ مین قرآن و حدیث کو

۱۳۶

تعلیم خدا تعالی اور تحقیق محمد مصطفیٰ سے بیان کرتا ہوں اور تابع ہوں چنانچہ خود مسود بھی لکھا ہی پھر بیدلیل کہتا ہی کہ یہہ اتباع کتاب و سنت کے نہین بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہہ کہنا تھا کہ یہہ اتباع اور بیان خلاف سنت ہی جیسا عقیدۂ اول مین لکھا ہی اور یہہ ساری کتاب اسکا جواب ہی۔ جاننا چاہئے کہ اس تقریر بالا مذکور سے کل شبہات واہیہ مسود کا رد ہو چکا لاکن پھر بھی ہم اسکے ہر شبہے کا دفع بیان کرتے ہین۔ اول یہان اتنا معلوم کرنا چاہئے کہ علم مہدیٔ کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفۃ اللہ ہین اور علم دوسرونکا صحابہ سے لیکر آجتک ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اسکی کہ علم مہدیٔ کا ماخوذ من اللہ ہی باب ششم مین بوضوح بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مہدی معصوم ہین خطا سے جیسا اوپر گذرا۔ اب یہان سے مسود کے جہالتون کا بیان ہی جہالت اولٰی رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہوئے ہدایت۔ الخ مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہین وگرنہ ہر مفسر کے لئے یہہ کہنا درست ہوگا کیونکہ ایک نے ایک تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلا امام اعظم رح اذا قرء القرآن فانصتوا کی تفسیر کئے کہ جب کوئی قرآن پڑہے دوسرا خاموش رہے حتی کہ امام کی قراءت سے مقتدی کی قرأت ساقط ہوجاتی ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہین کہ جسکو حصر وحد نہین جیسا اوپر مذکور ہوا پس اس سے یون کہنا ایک دوسرے پر کب لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہین بلکہ تابع اپنے نفس کا ہی نعوذ باللہ من ہذا الباطل دوسری جہالت رجا اگر کہین کہ قرآن کو الخ ہدایت یہہ کہان سے ثابت کیا کہ ہم قرآن کے معنے کو تابع کرتے ہین مسود عقیدۂ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت محرفہ جو لکھا ہی اسمین اسکا شامہ بھی نہین کیونکہ اسمین ذکر مخالفت تفسیر وغیرہ کا ہی گوکہ تبعیت اور غیر تبعیت ہو یا نہو نہ نظم ومعانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر مراد اللہ ہونے پر قطع ویقین ہو تو اختلاف مفسرین سے اختلاف فرمان الٰہی لازم آتا ہی فہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب منزلہ الٰہی جانتا اور اسکے احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہو آپ اخذ معانی کرے بطریق سمع یا قیاس اور مفسر

۱۴۷

فقط اپنی صحت بیان کرے اور غیر مجتہد اتباع کسی امام کی کرے نہ یہہ کہ ساری امت قرآن کو بلاخلاف
ایک معنے پہ قرار دین بلکہ اختلاف کو مجتہدین و مفسرین کے دفع کرنا قولا و عملا مہدی کا کام ہی جیسا اوپر
مذکور ہوا فاما بیان ہمارے امام ع کا ہرچند قاعدہ عربیہ کے خلاف نہین کہ وہ تعلیم خاص متکلم جل جلالہ
عظم برہانہ ہی اور عمل خاص پیروی رسول اللہ ص اور جو معانی و روایات آپکے مخالف ہین نہ مراد اللہ
ہی نہ پیروی رسول اللہ بلکہ وہ خطاے مفسر و راوی ہی پھر اب دور کہان رہا پس مہدی جسکو صحیح جانین
وہی صحیح ہی وگرنہ صاف موضوع - تیسری جہالت رجا وہ احادیث و تفاسیر الخ **ہدایت**
یہہ بات عبارت مدلولہ مین کسی نوع سے مذکور و مفہوم نہین اور اسپر تقریر مسود کی نہ زمین کی ہی نہ
آسمان کی اسکو بھی وہی جواب ہی جو اوپر مذکور ہوا چوتھی جہالت رجا غیر متواترہ ظنیہ الخ **ہدایت**
ظنیات مخالف قطعیات ہونگے یا موافق یا مخالف نہ موافق مخالف قطعیات خود قابل اعتبار نہین
اور موافق تو حکم مین قطعیات کے ہین اور جو مخالف نہ موافق ہون آپس مین معارض ہونگے یا نہونگے
پس متعارض ساقط الاعتبار ہین اذا تعارضا تساقطا اور جو بے تعارض ہو اسکا اعتبار موقوف
ہی اسکے مفسر اور راوی پہ تو ہمکو اتباع افضل کی لازم ہی جبکہ مبین اسکا معصوم ثابت ہو تو اسکی صحت
قطعی ہوئی چونکہ افضل غیر معصوم کی اتباع لازم اور انحراف اسکی اتباع سے حرام ہی جیسا ابتدائین
اسباب کے حدیث کی سند مین مذکور ہوا تو افضل معصوم کی اتباع واجب اور انحراف اس سے کفر ہوا
ایسا ہی جو علما کہ ہمارے امام ع پر ایمان لائے اس جناب کو دیکھے کہ انکا پایہ اعتبار مانند پایہ اعتبار
رسول اللہ ص کے ہی کہ کوئی امتی ایسا ہونا ممکن نہین پس سمجھے کہ یہہ اپنے کلام مین صادق ہین از ان قبیل
طبقہ تابعین بھی بطریق مشاہدہ احوال صحابہ اور سمع احوال امام ع کے یقین لائے مثلا معتقدین امام ابو حنیفہ رح
کے انکی صحت کو صحت جانے اور ان کے رد کو رد ایسا ہی شافعیہ مالکیہ حنبلیہ اگر کوئی کہے کہ وہ سب ناقص
الاخلاق تھے مہدی چاہئے کہ کامل ہووے یعنے تابع تام جواب یہہ ہی کہ مدعی مہدویت جب اگر ایسے

امور مین کہ بداہتًا و قطعًا اُسکے دعوے کے صحت پر دلالت کرین صادق اور عامل اور حاکم ہی واجب ہی کہ ظنیات مین بطریق اولی صحت اُسکے حکم اور عمل پر موقوف رہی پس جسکو صحیح نہ کہے اور عمل اُس پر نکرے وہ بے اعتبار ہی پس مخالفت غیر معتبر کی موجب نقصان نہین بلکہ عین کمالیت ہی اور ایسے امور مین شہادت اہل مشاہدہ کی معتبر ہی گو کہ بعضے سامعین معترض بھی ہوون چنانچہ ہمارے رسول کے لئے بھی آجتک ہی مناظرہ درپیش ہی اگر کسیکو ضرور ہو ہدایت المسلمین وغیرہ جو عیسویونکی تالیفات ہین دیکھ لین کہ گویا مسعود اُسکی پیروی کیا ہی کہ نام اپنے سواد کا بھی ہدیۂ مہدویہ رکھا پس اب جانئے کہ جن علامات وغیرہ مین کہ مسود اعتراضات و احتمالات درپیش کیا ہی اُسکا ثبوت ور دور رفع بیان تک جو ہوا اسی سے اہل انصاف معلوم کر سکتے ہین کہ ذات ہمارے امام ؑ کی جامع جمیع کمالات خاتم الانبیا تھی اور آگے بھی جو کذب و مفتریات مسود کے بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی اُس سے بھی ظاہر ہوگا کہ منکرین ہر نبی کے حق مین ایسے ہی احتمالات درپیش کئے ہین اور ذات پاک امام ؑ عیوب مشخصۂ معاندین سے پاک ہی

اِس تقریر سے دوسرا احتمال مسود کا بھی مہمل تر از اول ہوگیا تب بھی کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہی **دوسرے** احتمال کا حل رجا بہت سے احادیث ظنیہ مشترک المعنی الخ **ہدایت** کذب مسود کے اس مقولہ کا اوپر بحث دلایل مین مذکور ہوچکا کہ جو آثار لفظًا یا معنًا متواتر ہین سب جناب امام ؑ مین موجود اور آپکے موافق تھے پس جو روایات ظنی کہ مخالف امام ؑ ہوون اُنکے راوی مخطی ہین اور موافق حکم متواتر مین داخل ہین بقدر اشتراک لفظی یا معنوی وغیرہ جب ان دلایل سے ثابت ہوچکا کہ یہی ذات مہدی موعود ہی آپکا موافق مقبول اور مخالف مردود ہوا **تیسرے** احتمال کا حل رجا اس تین سو پچاس برس مین الخ **ہدایت** تمام قطعیات و ظنیات پر کسیکا عامل ہونا ہرچند ممکن نہین کیونکہ بعد ائمہ اربعہ کے یہان تک سب انھین کے تابع ہین اور وہ آپسمین مخالف ہین پس ایک کا امر قطعی دوسرے کے نزدیک ظنی بلکہ مردود و موضوع و بدعت ہی پس ہر قسم کے خُلق محمدی کر موصوف کہنا جہل مرکب ہوا

یہہ خصیصہ مہدی کا ہی کہ اسپر خود مسعود بھی قایل ہی اور اسکا ثبوت دلیل ہشتم کے تحریف دوم مین ہو چکا اور خرق عادات کرامت اور عمل موجب حصول ثواب و مراتب ہونا موقوف ہی صحت ایمان پر کہ تصدیق مہدی موعود ہی پس اوپر ثابت ہو چکا کہ مہدی موعود ہمارے امام ہین پس انکا منکر و مخالف مخالف و منکر رسول ہی پھر کہان سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کے خلق محمدی کر متصف ہون اور خرق عادت کرامت ہو وگرنہ کفار اور ساحران سے بھی بہت سے خرق عادات ہوتے ہین وہ استدراجات کہلاتے ہین **چوتھے** احتمال کا حل **رجا** صحابہ کرام سے لیکر اجتک الخ **ہدایت** افسوس ہی کہ مسعود کو عقل سلیم سے بالکل بہرہ نہین کیونکہ مہدی کے لئے یقوم بالدین فی اخر الزمان کا قیمت ہہ فی اول الزمان رسول فرماے ہین پس واجب ہی کہ مہدی موعود سب مخالف ہون کہ رسول کیسکے لئے نہین فرماے کہ میری موافقت کریگا اور خطا نکریگا مگر مہدی کو اور وارد ہی کہ مہدی اپنے آگے کے مخالفات و تفرقات دینی کو اٹھا دینگے جیسا رسول کئے اور مہدی سے دین کمال کو پہنچیگا پس خلافت مہدی موعود کی نصی ہی کہ یہہ بات نہ صحابہ کے واسطے ہی نہ دوسرے کے پس اس اخبار و آثار سے ثابت ہوا کہ مہدی موعود اس دعوے کے مستحق ہین اور واجب ہی کہ مہدی موعود کا حال سب امت کے خلاف پر اختلافات امت کو اٹھانے مین رسول کے برابر ہووے **پانچوین** احتمال کا حل **رجا** شیخ مذکور کا دعوی یہہ بھی ہی الخ **ہدایت** مہدی موعود کا یہی کام ہی کہ ظن کو دفع کرے اور قطع و یقین پر عمل کرے یعنے جو رسول سے ثابت ہی یا مراد اللہ ہی عملاً و قولاً ظاہر ہووے کیونکہ مہدی خلیفۃ اللہ اور بلا واسطہ اخذ فیض من اللہ و من روح رسول اللہ ہی اسکے دلایل عقیدہ شانزدہم مین گذرے اور باب ہشتم مین لکھے جاوینگے انشاء اللہ تعالی نہ یہہ کہ مہدی بھی ظنیات اور مشکوکات کا حاکم اور عامل رہے اور اسکی توجیہ و تفصیل اوپر صاف گذر چکی **چھٹے** احتمال کا جواب **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی کیونکہ انکا ابتدا تا انتہا اسکا جواب ہی۔

١٤١

اب جاننے کہ البتہ ہر عاقل کو اس تقریر بالا مذکور سے ظاہر ہوگا مسود اصل حقیقت مہدویت سے جاہل اور تعصب و عداوت میں اپنے اخوان سابقین و متعصرین سے فاضل ہی باایں اس امر کا قایل ہی کہ اگر صحت اخلاق ہو تصدیق لازم و واجب ہی کہ لکھا ہی ثبوت ولایت موقوف ہی مطابقت اخلاق پر کتاب و سنت کے ساتھ الخ اور اخلاق جناب امامؑ میں چند اعتراض و شبہ کیا سو آگے ظاہر ہوگا کہ موافق کتاب و سنت ہیں یا مخالف جب موافق ہوں پھر انکار محض تعصب اور صرف تعسف ہی **مسود کی بدخلقی اول** دست اندازی بال غیر میں الخ **ہدایت** اس محل میں مسود بڑی چوری سے تحریف و تبدیل عمل میں لایا جیسا پیشہ اہل کتاب کا تھا یعنے نقل کے آخر میں مولف رض لکھے ہیں کہ الیشان از خدا روگردانیدہ میروند اگر حقتعالی بندہ را قوت دہد یا امر کند از ایشان آنچہ ہست زدہ بستانم انتہی بیہان اور کچھ نہیں ہی اب اسکا خلاصہ لکھا جاتا ہی کہ ہجرت جن لوگوں پہ کہ جناب امامؑ کے ہمراہ تھے فرض تھی جیسا کہ اسکا ذکر کچھ عقیدۂ پانزدہم میں ہوا اُس سے روگردان ہوکر جاتے تھے کہ اُن کے جانیکا سفر حرام تھا گویا کہ اللہ تعالی سے روگردان ہوکر جاتے تھے جیسا کہ امام باقر رض سے مروی ہی جو مہدیؑ سے منہہ پھیرا خدا سے منہہ پھیرا یہہ روایت دلیل پانزدہم میں گذری ہی اسی سلئے جناب امامؑ فرماے کہ مدد عاصی کی موجب عصیان ہی چنانچہ یہہ اُسپر اشارہ ہی کہ اگر اللہ تعالی امر فرماوے انکو مار کر چھین لوں اور مولف رض نے احتیاطاً دو لفظ یاے تردیدی کے ساتھ فرماے کہ قوت دہد یعنے زور دیوے فرماے یا امر کند یعنے حکم دیوے پھر زیادہ اپنے طرف سے کا ہیکو کچھ لکھتے فرضا اگر ہو بھی اسکا جواب یہہ ہی کہ صحیحین میں ہی کہ بعد رسولؐ کے جو لوگ زکوۃ وغیرہ ترک کئے باوجودیکہ مسلمان تھے ابوبکر صدیق رض اُن کے قتل کا حکم دئے **حدیث** ان اباہریرۃ قال لما توفی النبی صلعم واستخلف ابوبکر رض کفر من کفر من العرب قال عمر رض یا ابابکر کیف تقاتل الناس قد قال رسول اللہ صلعم اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ و

حسابہ علی اللہ بل ہو مخلص ام لا قال ابوبکرؓ واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکاۃ فان

الزکاۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یودونہا الی رسول اللہ صلعم لقاتلتہم علی منعہا قال عمرؓ

فواللہ ما ہو الا ان رأیت ان قد شرح اللہ صدر ابی بکرؓ بالقتال فعرفت انہ الحق خلاصہ اسکا یہہ ہی
کہ بعد رسولؐ کے ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ دونون اتفاق سے جو مسلمانون نے زکوۃ ترک کئے
انکو قتل کئے ہین پھر مال تارک فرض کا لینے کو حکم کرنا کیا برا ہی بلکہ مسودہ کی لائی ہوئی آیہ اول سے بھی
یہی ثابت ہی بطور باطل کے تم آپس مین کسیکا مال مت کھاؤ یہان تو حق بجہہ وجہہ ثابت تھا ایک یہہ
یہہ فرض کے تارک تھے کہ جنکا قتل بھی اگر حکم ہوتا واجب ہوتا دوسرا سفر انکا موجب عصیان تھا
انکو مال دینا مدد عصیان کی تھی تیسرا یہہ کہ تین دن کے بعد حرام بھی حلال ہوجاتا ہی اور فاقے امامؑ
کے اصحاب کے مشہور ہین اور دوسری آیہ بھی اسی پر دال ہی کہ وہ اسکے اداکے اہل نہین تھے اور
آخر کے تینون آیتون سے بھی ظاہر ہی کہ ان عاصیون اور نا اہلون کو دینا اللہ کے بھیجے فرمان پر
عمل نکرنا ہی جسکو مہدیؑ بالمشافہ اللہ تعالی سے معلوم کرلیتے ہین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا معنے
مسودہ بالکل نہ سمجھا اور حقیقت فرمان امامؑ کی ذری بھی نہ جانا یعنے اتمام واکمال انزال احکام ہوچکا نہ
دین کی تمامیت کہ وہ موقوف ہی بیان اور عمل پر اسیلئے وگرنہ یہہ فرمان رسولؐ کا کہ مہدی سے دین
کمال کو پہنچیگا خلاف اس آیہ کے ہوگا کیونکہ کامل شی کو پھر کیونکر بول سکتے ہین کہ آیندہ کامل ہوگی بلکہ
یہہ آیہ اس امر کی دلیل ہی کہ مہدیؑ کا خروج دسوین صدی پر ہونا ضرور ہی کہ اللہ تعالی فرمایا الیوم
پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کے نزدیک کا ایک روز دنیا کے ہزار برس ہین پس اس ہزار مین اتمام دینا
ہونے سے بھی یہی غرض ہی کہ دین کمال کو پہنچے اور اسی تکملے پر ہی اتمام دور دنیا ہووے چنانچہ اسباب
مین جو احادیث وارد ہین بعض اس سے مسودہ دلیل پنجم مین جہان عمر دنیا بیان کیا لکھا ہی واللہ اعلم
یعنے معنی کمال کا پورا کرنا ہی کہ رسولؐ ختم اللہ بہ الدین فرماتے ہین اور آیہ ماکان محمد ابا احد الآیہ کا

معنی عقیدۂ شانزدہم مین کچہ مذکور ہوا ہی اور باب ہشتم مین بھی انشاء اللہ تعالی لکھا جاویگا بلکہ اوپر
کی تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ کا فرمان قرآن اور حدیث کا بیان ہی نہ مخالف کہ جسکو
شریعت تازہ کہہ سکتے ہین اور مال اُس امت محمدیہ کا کہ جناب امامؑ کے منکر ہین نہ لینا اور ان مرتدین کا
لینا اس معنی پر تھا کہ لوگون کو خبر ہووے کہ حکم انکا اُنسے سخت ہی یہہ تہدید و تحذیر ہی جیسا وارد ہی کہ
جہاد مبتدع افضل ہی جہاد کفار سے

مسود کی بد خلقی دوم کذب و افترا الخ ہدایت

عذب اللہ لمن افتری وکذب وحرف الکلام عن مواضعہ ای منصف انصاف کرو مسود اسمقام مین
کیا کیا چوری کیا ہی اب انصاف نامے کی عبارت بعینہ لکھے جاتی باب نوزدہم درانکہ بعضی کسان مہدیؑ
با مہتر عیسیٰ ملاقات کنند نقلست کہ ہر یکی از مہاجران مہدیؑ سید محمود و سید خوندمیر و میان نعمت اللہ
و میان دلاور واکثر مہاجران میرانؑ را پرسیدند کہ کسان مہدیؑ مہتر عیسیٰ را ملاقی میشوند فرمودند آرے
پس مشہور ترین ہمین نقلست ولیکن مہاجران مہدیؑ در میان خویش اینچنین میفرمودند بعضے فرمودند کہ
حضوریان کسان ملاقی باشند و میان ملک جیو فرمودند کہ ما چہ میدانیم کہ چند کسان مہاجران مہدیؑ
ہستند خدا داند کہ میرانؑ ملکہا گشتہ اند بسیار کسان را فیض رسیدہ است خدا داند کہ کجا ظہور شود
اور اٹھارویں باب مین ہی جب اصحابؓ عرض کئے کہ یاران مہدیؑ عیسیؑ سے ملاقات کرینگے تو آپ
فرماے کسان مہدی ملاقات کنند پس لفظ کسان سے یاران خاص کرنا تعصب و بد دیانتی ہی یہہ اُس
مانند ہی کہ علی رضؓ نے رسولؐ سے عرض کئے امنا آل محمد ان المہدی ام من غیرنا تو رسولؐ فرماے بل منا
کیا اُس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ انہین حاضرین مین مہدیؑ رہے پس لفظ کسان مطلق ہی گو کہ سوال
مقید بھی ہو بلکہ آج ہمکو کسان مصطفی بول سکتے ہین اگر فرضاً اسمین بعض یارؓ احتمالا بعد جناب امامؑ
کے قیاساً کہے بھی ہون کچہ قباحت نہین کہ ایسے اختلافات صحابہ رسولؐ سے بہت مروی ہین اب
مسود کے خطابات مسود کو مبارکباد

مسود کی بد خلقی سیوم

کہ دوم مذکور کی ہمجنس ہی الخ

ہدایت مسودے کے اندہے بنے کو ہدایت نہین یعنے اول یہہ مکاشفہ ہی جیسا تعبیر خواب کو ہوتی اُسکو بھی تاویل ضروری ہی پس جیسے کا ویسا حمل کرنا جہالت ہی یواقیت کے چالیس پر ساتوین مبحث مین لکھا ہی فان الولی اذا اتی فی کشفہ بما یخالفہ ما کشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل وعلمنا ان ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ نوعاً من التاویل بفکرہ فلم یقف مع کشفہ فہو کصاحب الرویا یخبر بما راء وکشفہ صحیح ولکن اخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخطی ابداً وانما المتکلم فی مدلول ذلک یخطی ویصیب الا ان کان یخبر عن اللہ تعالی فی ذلک انتہی اس تمام عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ کشف اولیا کا صحیح ہی اگر اسکی تاویل انہون نے خلاف رسولؐ کے فرمان کے کیا تو انکی اس تعبیر مین خطا ہی اب ہم مسودے سے پوچھتے ہین تم جو جناب صدیق ولایت رضہ کا کشف بیان کئے ہو اسکی تاویل کی بھی جناب مکشوف علیہ سے کچہ سند رکھتے ہو یا آپ ہی قیاس کے کوے اڑاتے ہو بلکہ اُسکی تاویل ناقل نے جو کیا بہت احسن اور موافق فرمان علام الغیوب جل جلالہ کے ہی کہ جسکے تم منکر ہو اور یہہ اعتراض آپکا بدا ہتا آپکی جہالت و حماقت کی دلیل ٹھہری کہ مکاشفے کو مشاہدہ قیاس کرلئے ہو مگر مین سمجھتا ہون کہ آپ اس امر مین معذور ہو کہ جدہر آپ کا معلم پھراتا ہی پھر جاتے ہو آپ یہہ نہین دیکھے کہ اللہ تعالی قیامت کیلئے جہان قریب فرماتا ہی وہان مفسرین معنی تحقیق کا لئے ہین مثلا قولہ تعالی انا انذرناکم عذابا قریبا کی معنی یہہ ہی سچ ہی ڈرایا ہمنے تمکو سچی مار سے یعنے مراد کلام امامؑ سے یہی ہی کہ مانند قیامت کے عیسیٰؑ کا آنا ہی کہ علامات کبرے قیامت سے ہی چونکہ یہہ امر قابل انکشاف تھا کہ رسولؐ بھی اسکی خبر تحقیقا نہین فرماے بندگیمیان سید خوندمیر سید الشہدا صدیق ولایتؓ کو یاد نرہا کہ عیسیٰؑ سے پوچھ لین کا ئسکے پوچھتے تو بھی اُسکا کشف ممکن تھا کہ قیاس اسی بات کو مقتضی ہی چنانچہ رسولؐ لیلۃ القدر کو بھول گئے اُسکی توضیح باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے لوگون نے جو عیسیٰ ہونے کا دعوی کیا ہی انکو مغالطہ تھا یا حصول مقام کہ اسکو اعتبار نہین

مسودے کی بدخلقی چہارم

یہ بھی الخ **ہدایت** یہہ خلاف مانند اختلاف تاریخ وفات نبی ؐ کے ہی وہان تاریخ اور
روز کا بھی خلاف ہی مثلا جنھون نے دوسری تاریخ وفات جناب ختم الرسل ؐ مقرر کیا ہی روز پیر کا
ہو تو بارہوین جمعرات ہوتی ہی پس جسکے نزدیک دوسری وفات جناب رسول ؐ ہی پیر کا روز ہی
جسکے نزدیک بارہوین ہی جمعرات کا روز ہی اور ایسے اختلاف بعد ہمارے رسول ؐ کے بھی بہت ہوے ہین
بلکہ یہہ بھی دلیل برابری کی ہی مثلا اگر کسی امر دینی مین راویونکو اختلاف ہو مجتہد کا تقریر یا اتفاق
اجماع کی بات صحیح ہوتی ہی اور مخالف و منکر کا امر مختلف فیہ پر اعتراض کرنا داب مناظرے سے
بعید ہی ورگرنہ راویون کے اختلاف سے متکلم کو مورد اعتراض کرنا لازم ہوگا ہذا باطل اور علم
غیب کے لئے مسود کا مقتدا ابن حجر مکی شرح ہمزیہ مین لکھا ہی فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض
خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن رسول اللہ ؐ فی خمس لا یعلم الا اللہ لانہا جزئیات
معدودات لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ یعنے غیب سے اللہ تعالی اپنے خاص بندونکو اطلاع دینا
منع نہین یہان تک کہ وہ پانچ بات سے بھی کہ جسکے لئے رسول ؐ فرماے کہ اسکو سواے اللہ تعالی کے
کوئی نہین جانتا اور معتزلہ جو اسکے منکر ہین مکابرہ ہی پس مسود بھی یہان اعتقاد معتزلہ بیان کیا ہی
نہ سنت جماعت کا اسکی تحقیق عقیدہ ہفدہم مین بوضوح تمام ہوئی **مسود کی بدخلقی بحکم**
انصاف نامے کے باب ہفتم مین الخ **ہدایت** مسود کو نہ معنی النسخ سے خبر ہی نہ کسی کے کلام
فہمی کا اثر نہ خوف خداے جہان ہی نہ شرم اہل زمان یعنے صاحب انصاف نامہ لکھے ہین
بدان ای عزیز قرآن منسوخ نشدہ ہست تا قیامت پیروی قرآن فرض است و بعضے کسان میگفتند
کہ ہجرت وقت رسول ؐ فرض بود در وقت مہدی ؑ فرض نیست پس ازان دو کسان براے
ملاقات آمدند برادری از وایہ خبر آورد کہ فلان کس از احمد آباد آمدہ اند بندگیمیان سید خوندمیر
بندگیمیان شاہ نظام ؐ را فرمودند کہ میان نظام چونست کہ نومن ببعض ونکفر ببعض الآیہ دران

مجلس اکثر مہاجران مہدی و این ناقل حاضر بود بندگیمیان شہ نظام فرمودند انکس ظالم است باز میانؑ فرمودند ہر کہ نقل مہدیؑ را تاویل کند کہ فرمودہ اند ہمہ قرآن تا قیامت ناسخ است اورا منسوخ گوید بندگیمیان شہ نظامؓ فرمودند انکس کافر است اما انکہ آمدہ بود ند رجوع بحق کردند انتہی

اس نقل کی مراد یہہ ہی کہ قرآن تا قیامت ناسخ ہی اور معنی نسخ کا اصطلاح مین رفع کرنا اصل آیت کا ہی پس منسوخ وہی آیات نازلہ ہین جو قرآن مین موجود نہین چنانچہ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہین اقرئنی رسول اللّٰہ آیۃ فحفظتھا و اثبتھا فی مصحفی فلما کان اللیل رجعت الی حفظی فلم اجد منہا شیئ و غدوت الی المصحف فاذا الورقۃ بیضاء فاخبرت النبیؐ بذلک قال یا ابن مسعود تلک رفعت البارحۃ اور السیا ہی (پایا مین اس سے کچھ اور صبح کیا مین کرتے مصحف کا ورق خالی تھا سو خبر دیا مین نبیؐ کو انہون نے فرمایا یا ابن مسعود وہ اٹھ گیا) ابن انسؓ سے بھی روایت ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ آیات بھی اسی پر دال ہین کہ اللہ تعالی جن آیات کو چاہا رفع کیا کہ انکا نشان نرہا اور اسکے بدل مین جو چاہا حکم بھیجا نہ یہہ کہ اس قرآن موجودہ مین بھی آیہ منسوخہ لکھے ہوئے ہین کہ نہ اللہ تعالی فرمایا ہی نہ رسولؐ سے اسکی سند ملتی ہی اگرچہ علمانے اپنے قیاس سے ناسخ و منسوخ مقرر کئے ہین پس اس قرآن کے کل آیات کو ناسخ کہنے سے خلاف قرآن کیونکر ہوا بلکہ خلاف علما کے قیاس کا ہوا کہ یہی کام مہدیؑ کا ہی اور مسعود خود بھی بیان کر رہا ہی کہ متقدمین پانسو تک پہنچے او سیوطی نے بیس ہی خاص کر لیا اور شاہ ولی اللہ نے تو پانچ پہ ہی اختصار کیا پس عقلمند کے نزدیک خود مسعود اپنے مقولے سے آپ ملزم ہی پھر کیا اعتراض کریگا اور آگے ہمکو توجیہ و تفسیر سے آیات مشخصہ شاہ ولی اللہ کے بھی کچھ حاجت نہی کیونکہ پانسو کہنے والے کا مخالف بیس کہنے والا ہی اور بیس کہنے والے کا مخالف پانچ کہنے والا ہوا اور کچھ ذکر نسخ کا عقیدۂ شانزدہم مین بھی ہوا ہی

مسعود کی بد خلقی ششم تحریف آیات قرآنی الخ ہدایت

پہلے یہہ بات خوب جان لیوین کہ مسعود یہان تک جو اپنی کتاب مین تسوید و تحریر کیا ہی سچ ہی یا جھوٹ بھی ہی چنانچہ تعداد اسکے جھوٹ کا کئی جاے مین ہوا خصوصاً باب دوم کے ابتدا مین

اسکے چند دلایل بیان ہوے ہین اور یہان بھی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی **مسود کی تحریف**
اول پنجفضایل مین الخ **ہدایت** منکرین رسولؐ کو بھی ایسا ہی کہے کہ جسکے لئے اللہ تعالی
فرماتا ہی قولہ تعالی ما ضل صاحبکم وما غوی الآیہ یعنے کفار طعنہ کرنے لگے کہ یہہ دیوانہ ہو کر بہکے باتان
کر رہا ہی اور اپنی طرف سے بناوٹ کرتا ہی تب اللہ تعالی فرمایا کہ تمھارا رفیق یعنے محمد بہکا نہین
ہی اور خدا کی راہ سے پھر کر ٹیڑہی راہ نہین چلا بلکہ اُسکو جو اللہ تعالی کہا سو کہتا ہی اور کرتا ہی پس
مہدیؑ کہ تابع تام رسولؐ ہین آپ کی خدمتین بھی منکرین یہہ گستاخیان کرنا لازم ہی الحاصل صاحب
پنجفضایل یہہ لکھے ہین کہ امامؑ بندگیمیان سید محمود رض کے حقمین سورۂ نجم سے نو خصلت جو سالک
کو حاصل ہوتے ہین بشارتاً فرماے ہین اور یہہ خبر جناب بندگیمیان سید محمود ثانی مہدیؑ کے حصول
معراج کی ہی اسکی تحقیق اسی باب کے تتمے مین جہان مسود بندگیمیان سید محمود رض کے کہ عرف مبارک
اُنکا سید جی خاتم مرشد ہی معراج پر اعتراض کیا ہی لکھے جائیگی انشاء اللہ تعالی نہ یہہ لکھے ہین کہ یہہ
سورہ یا اس سے چند آیت اُنکی شان مین نازل ہوے ہین کہ کے امامؑ فرماے ہین لعنت اللہ علی
من کذب وافتری اور معنے آیات مذکورہ کا یہہ ہی پس وحی بھیجا اپنے بندے کے طرف اللہ تعالی
نے جو بھیجا جھوٹ نہ کہا دل کی بناوٹ سے جو دیکھا اب کیا جھگڑتے ہو تم اس سے اُسپر جو اُس نے دیکھا ہی
اور سچ ہی کہ دیکھا اسکو دوسرے مرتبہ نزدیک سدر یعنے جہاڑ کے اُسکے نزدیک جنت الماوی
ہی جب چھپا یا تھا سدرے کو جو چھپایا تھا کُند ہوئی وسکی بصارت اور حد سے نہ گذرا
البتہ سچ ہی کہ دیکھا نشانیون سے اپنے رب کی بہت بڑی۔ تمہید مین عین القضات رح لکھتے ہین
ہر کہ دو بار نزاید یعنے ہر کہ از شکم مادر نزاید این جہان ببیند وہر کہ از خود بزاید آن جہان را ببیند
ابدانہم فی الدنیا وقلوبہم فی الآخرۃ این معنی باشد یعلم السر فی السموات والارض کتاب وقت او
شود من عرف نفسہ فقد عرف ربہ او را روی نماید یوم تبدل الارض در گذشتہ بود وبغیر الارض رسیدہ

۱۴۷

را وقلبی ربی ببنید ابیت عند ربی لیطعمنی ویسقینی بجشید فاوحی الی عبده ما اوحی البشنو والنخ پس یہہ مقامات جب ثانی مہدیؓ کو حاصل ہو چکے تو جناب امامؑ آپکو اس بشارت سے مشرف کئے کیونکہ جب سالک مقام فنا کو پہنچتا ہی کہ رسولؐ فرماے ہین موتوا قبل ان تموتوا کہ حسینی مین یاایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیہ کے نیچے یہہ بیت لکھا ہی ؎ گر بقا خواہی فنا شو کز فنا کمترین چیزیکہ میز اید بقاست اسکو شہود ذاتی کا حصول ہوتا ہی کہ جسکے لئے وارد ہی کہ اللہ تعالی اسکی سمع بصر ہاتھ پاؤن ہوتا ہی اسی لئے شیخ اکبر اور صاحب تاویلات قولہ تعالی کذب الفواد ما رای کے نیچے لکھے ہین فی مقام الجمع والفواد ہو القلب المترقی الی مقام الروح فی الشہود الشاہد للذات مع جمیع الصفات الموجود بالوجود الحقانی وہذا الجمع ہو جمع الوجود لا جمع الوحدۃ الذی لا فواد فیہ ولا عبد لفناء الکل فیہا المسمی باصطلاحہم عین جمع الذات واما ہذا الجمع فیسمی وجہ الباقی ای الذات موجود مع جمیع الصفات نہ یہہ کہ امامؑ فرماے کہ یہہ آیات رسول اللہؐ کے شان مین نازل نہین ہین بلکہ حضرت بندگمیان سید محمودؓ کی شان مین نازل ہین واہ کیا الٹی سمجھ ہی مسود کی

تحریف دوم شواہد کے باب ہفدہم مین الخ **ہدایت** مسود خود سلطان کے معنے مین اختلاف بیان کرتے ہوے جزماً فقط بادشاہ کرکے خاص کرنا تفسیر بالراے ہی الغرض اکثر مفسرین بیان دلیل واضح کرکے لکھے ہین چنانچہ مختصر حسینی ہی اسمین بھی حجۃ اور قوت لکھا ہی اور ایسا ہی بیضاوی ومدارک تاویلات وغیرہ مین اسپر اللہ تعالی جل شانہ کئی جاے پر معنے مین دلیل وحجت کے اس لفظ کو یاد کیا ہی مثلاً قولہ تعالی ما انزل اللہ بہا من سلطان یہان تمام مفسرین حجت کا معنی بیان کئے ہین اور فرمایا اللہ تعالی شانہ جل سبحانہ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا الآیہ اور فرمایا تعالی شانہ اتریدون ان تجعلوا اللہ علیکم سلطانا مبینا اور فرمایا اللہ تعالی شانہ انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا الآیہ

ان سب آیتون مین دلیل و حجت کا معنی ہی نہ بادشاہت کا بلکہ اور بہت جائیون مین
ایسا ہی اللہ تعالی یاد کیا ہی اور اسپر یہہ بھی دلیل ہی اگر آیۂ مذکور سے مراد بادشاہ مددگار لئے
تو بہت آیتون کا خلاف ہوتا ہی مثلا اللہ تعالی رسولؐ کو فرماتا ہی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن
اتبعک من المومنین مدارک مین اسکے نیچے لکھتے ہین والمعنی کفاک اللہ وکفی اتباعک من المومنین
اللہ ناصر النبیؐ اور مفسرین لکھتے ہین کہ یہہ آیت اسوقت نازل ہوئی کہ عمر فاروقؓ وغیرہ مرد وعورت
ملکر چالیس آدمی ایمان لائے تھے باوجود اسکے اللہ تعالی آپ مددگار ہونے پر رسولؐ کو حکم کرتے ہے
پھر بادشاہ دنیا کی مدد مانگنے کیون حکم ہوتا اور کاہیکو مانگتے بلکہ اللہ تعالی یہہ بھی فرمایا قولہ تعالی
یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبون مائتین الآیہ یا این
دعا جناب رسالتمآبؐ کی قبول ہوئی یا نہوی شق ثانی مردود ہی کیونکہ خود جناب باری عز اسمہ
اسپر تعلیم فرماتے ہوے عدم قبول کسی وجہ متصور نہین اور شق اول بھی ویسی ہی کیونکہ رسولؐ
اپنے بعد خلافت فرمائے نہ سلطنت اور فرمائے کہ بعد اس خلافت کے بادشاہ کتون سر کیے
رہینگے پس اس سے ظاہر ہوا کہ خلافت جُدی ہی اور سلطنت جدی کہ جس سے ضرر دینی ہی اور
فرمائے عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم
ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ رسولؐ بسبب بادشاہون کے دینداری کی بگڑاش بیان فرمائے نہ حکم خدا ہوا
کہ تم بادشاہ مددگار مانگو نہ آپ مانگے۔ اب معلوم کرین کہ شہادت بندگمیان سید خوندمیرؓ
ہی حجت روشن اظہار واکمال ختم نبوت کے لئے ہی کیونکہ رسولؐ خبر دئے کہ میری آل سے میرا
ہمنام مہدیؑ ہوگا کہ میرے سر کا دین کو قایم کرکے کمال کو پہنچا دیگا پس ویسا ہی مہدی
موعودؑ کے اور خبر دئے کہ یہہ میری ذات کا بدلہ ہوکر شہید ہونگے اور ویسا ہی ہوا کہ یہان

تمام حجت بوضوح تمام ہوئی چنانچہ لفظ لدن بھی اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا مین اُسی پر
دلالت کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے دلیل آوے نہ صاحب سلطنت دنیوی اور یہہ وسط مین
ہووے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا (بول اے محمد داخل کر مجھے قبر مین دخل مرضیہ کرکے اور اٹھا مجھے قیامت
مین خروج مکرمہ کرکے اور بنادے میرے لئے ان دونون مین تیرے نزدیک سے حجت روشن) اور
ایساہی ہوا کہ موافق درخواست رسول کے باوجود قلت ہمراہیون کے کہ اعداء مقابل کے نظر کرتے
بندگیہا انؐ کے ہمراہیان عشر عشیر بھی نتھے بلکہ بلاکم وکاست ہزار کو ایک کے شمار مین تھے اول روز
غالب رہے چنانچہ یہہ بات مسود کی بدخلقی اول اور پانزدہم سے ظاہر ہی کہ لکھا ہی میان خوندمیرنے
بعد جنگ کے کچھ اسباب مخالفین کا نہ لیا اور لینے سے منع کیا پس مال لینا یا چھوڑ دینا غالب کا کام ہی
نہ مغلوب کا اب دیکھنے کہ یہی دلیل حقیقت ہی وگرنہ شہادت کے لئے تو امام حسین رضؓ باوجود حق پر
ہونے کے جو واقعہ اعداکے طرف سے گذرا ظہر ہی اور جیسا وہان شہادت کبریٰ ہوئی یعنے
مارے جانا اور مال گھر وغیرہ جل جانا اور حرم تاراج اور بےستر ہونا اور ہمراہی سب کے سب قتل ہوجانا
اور سران اُٹھالیجانا اور دفن بھی برابر نہونا یہان بھی ہوئی کہ وہ بدلہ رسولؐ کا تھا اور یہہ بدلہ مہدی
مراد اللہ کا اور جناب مرتضویؐ حامی دین نبیؐ اس لئے بدلہ نہوے کہ شان خلافت کبریٰ سے بعید ہی
کہ شہادت کُبریٰ حاصل ہو وگرنہ بشارات وہان بھی کچھ کم نہین ہین فاما معاندین کیا وہان بھی زبان
طعن نہ کھولے بلکہ اطلاق کفر کئے اور اُس شہادت کو بھی شہادت نجانے جیسا خوارج مسود

کی تحریف سیوم پنج فضایل مین لکھا ہی الخ **ہدایت** مسود کو لطائف
قرآنیہ اور نکات کلام الٰہیہ سے بالکل بہرہ نہین بےمحابہ اُس سے انکار کرتا ہی اور ہرچند متکلم جل جلالہ
عظم برہانہ سے نہین ڈرتا ہی دیکھئے اس رمز کے جاننے والے کیا کیا معانی کئے ہین تاویلات
مین ہی قولہ تعالیٰ (ان فی خلق السموات والارض الیٰ آخرہ) ای ان فی ایجاد سموات الارواح والقلوب

والمعقول وارض النفوس اور قولہ تعالیٰ (الم تران اللہ یزجی) کے نیچے لکھتے ہیں بریاح

النفحات والارادۃ سحاب العقل فرعاً منتزعۃ من الصور الجزئیۃ ثم یولف فیہ علی ضروب المتالفات

المنتجۃ (ثم یجعلہ رکاما) حججا وبراہین (فتری) فوق النتایج والعلوم الیقینیۃ (یخرج من خلالہ

وینزل من) سماء الروح من جبال انوار السکینۃ والیقین الموجبۃ للوقار والطمانیۃ والاستقرار

(فیہا) ای فی تلک الجبال من برد الحقایق والمعارف الکشفیۃ والمعانی الذوقیۃ او من جبال فی

السماء وہو معادن العلوم والکشوف وانواعہا فان لکل علم وصنعۃ معدنا فی الروح ثابتاً فیہ بحسب

الفطرۃ یفیض منہ ذلک العلم ولہذا یتاتی لبعضہم بعض العلوم بالسہولۃ دون بعض ویتاتی لبعضہم اکثرہا

ولا یتاتی لبعضہم شئی منہا وکل میسر لما خلق لہ ای ینزل من سماء الروح من الجبال التی فیہا برد المعارف

والحقائق اور قولہ تعالیٰ (ولقد اتینا داؤد) کے نیچے لکھے ہیں الروح (منا فضلا) یا جبال العلو الرتبۃ

وتسبیح المشاہدۃ والمناغاۃ فی المحبۃ مع مزید العبادۃ والتفکر والکمالات العلمیۃ والعملیۃ بان قلنا

یا جبال الاعضاء اور قولہ تعالیٰ (یوم تمور السماء مورا) کے نیچے لکھے ہیں ای تضطرب الروح وتجی

وتذہب عند السکرۃ ومفارقۃ البدن (وتسیر الجبال) ای تذہب العظام وترم وتصیر ہباءً منبثاً -

اور ایسا ہی تفسیر شیخ اکبر بھی ہی - اب انصاف پسندون سے التماس ہی اگر معنی ہمارے امامؑ

کا کہ مہدی موعود ہین لغت اور محاورے کے خلاف ہو تو شیخ اکبر اور عبد الرزاق کاشی کو کیا کہو گے

بلکہ اکثر تفسیرین مانند کشف الحقایق وکاشف الحقایق والبطن وغیرہ جو ایسی ہی معانیون سے پر ہین

سب تحریفات ٹھہرے اور تفسیر کبیر مین آیہ مذکور مسود کا معنی امام فخر الدین رازی یہہ لکھے ہین -

فی الامانت وجوہ کثیر منہا من قال ہو التکلیف وسمی امانۃ لان من قصر فیہ فعلیہ الغرامۃ ومن وفر

فلہ الکرامۃ ومنہم من قال وہو قول لا الہ الا اللہ وبعید فان السموات والارض والجبال بالسنتہا

ناطقۃ بان اللہ واحد لا الہ الا ہو ومنہم من قال الاعضاء فالعین امانۃ ینبغی ان یحفظہا والاذن

کذلک والید کذلک والرجل کذلک والفرج واللسان ومنہم من قال معرفۃ اللہ بما فیہا واللہ اعلم

اب نظر کرین ضمیر ہا کی حملہا مین جو امانت طرف راجع ہی اسکو بعضون نے تکلیف مقرر کئے جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ چنانچہ اوسکے نیچے حسینی مین ہی و در موضع فرمودہ کہ نماز ست و روزہ و زکوٰۃ و جہاد و حج الخ پس تکالیف شرعیہ احکام الہیہ ہین کہ جسمین ایک حکم شہادت بھی اعظم تکالیف ہی اسکا خاص ہونا اور اعظم واکرم اعضا کہ سر ہی اسکا عند اللہ نثار کرنا لغت اور محاورۂ عرب سے

اس آیت کی معنی مین کیونکر بعید ہوگا اور امام رازی لکھتے ہین فی السموات والارض وجہان احدہما ان المراد ہی باعیانہا والثانی المراد اہلوہا ففیہ اضمار تقدیرہ ان عرضنا الامانت علی اہل السموات والارض جب ارض وسما سے مراد اہل سما و ارض لئے جاوے اہل سما تو قابل تکلیف ہین خاص کر اہل ارض پس مراد انبیا کی سما سے اور اولیا کی ارض سے کہ بنسبت انکے اسفل ہین اور مراد علما کی جبال سے لینا کونسی قباحت ہوئی اوپر تاویلات کے حوالے سے بھی لکھا گیا کہ سما سے مراد روح اور ارض سے مراد نفس اور جبال سے مراد اعضا ہی اور کان ظلوما جہولا مین کی ضمیر کا مرجع ہونے سے مسود جو قباحت سمجھا سراسر دلیل مسود کی نادانی کی ہی کیونکہ یہان ظلوم وجہول مدح ہی نہ ذم یعنے اپنے نفس پر بہت ظلم کرنیوالا اور ماسوا اللہ سے بہت غافل چنانچہ حسینی مین لکھا ہی در تفسیر خواجہ محمد پارسا مذکورست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ امانت را بر اہل آسمان و زمین وجبال عرض کرد ابا نمودند از حمل آن بجہت عدم استعداد وچون انسان را استعداد حمل آن بود بمضایقہ ومبالغہ قبول نمود واو ظلوم است بر نفس خود کہ افنا میکند ذات خود را در ہویت مطلقہ وجہول است کہ غیر حق را نمی شناسد و بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا میکند در فتوحات فرمودہ کہ امانت اتصاف ست باسماء حسنیٰ کہ بر ہمہ موجودات عرضہ کردہ اند وانسان قبول کرد واو ظلوم بودی اگر بر نداشتی وجہول است یعنے عالم است زیرا کہ نہایت علم باللہ اعتراف است بجہل وعجز از معرفت حق مصرع العجز عن درک

١٥٢

وسیلہ دوازدہم

الا دراک ادرک ہو و حضرت میر قاسم انوار قدس سرہ در بعضے از رسایل خود امانت را بر خلافت
ربانی فرود آوردہ و گفتہ کہ ظلم و جہل ضد علم و عدل است اما بمعنی اذا جاوز الشئ حدہ انعکس ضدہ
و اینجا جلوہا داد با وظلوم و جہول صیغۂ مبالغہ است ہرگاہ کہ این دو صفت از حد متجاوز گردند آیینہ
لیعنہ خود مبدل خواہند گشت در روح الارواح میگوید ظلوم و جہولا این جا مدح است نہ ذم آدم
بار ہمت بر داشت کہ فوق الطاقت بود و گفتند ظلم کردی بر نفس خود ندانستی کہ بار گران است گفت
از غیر حق جاہل بودم آوازۂ ظلومی و جہولی او در دور عالم افتاد و عالمیان از سر این غافل اور
لوائح کے حوالے سے یہہ بیت لکھا ہی ع عاشقانرا در دو بد نامی خوشست ہو عاشقانرا سود
ناکامی خوشست ہو اور امام فخر الدین بھی لکھے ہین کہ ان المراد منہ آدم ع ظلم لنفسہ بالمخالفۃ الخ **رجا**
دوسری صریح غلطی الخ **ہدایت** مسود کے اس کلام سے بہت عجب ہی اسکو حقیقت شہادت
سے بھی خبر نہین کہ اسمین کتنے قسم ہین اگر سب کا جہاد و قتال برابر ہوا در مسلمانون سے لڑنا شہادت
ہو تو امام حسینؓ کی شہادت کو کہ یہہ قتال مسلمانان موافقین کے ساتھ ہوا اور اُن کے قاتلون کیلئے
اہل سنت سے کسینے اطلاق کفر یا قطع دوزخ کا حکم بھی نہین کیا اور اُس قتال کے سبب مسلمانون مین
ایسا فساد برپا ہوا کہ ہزارون علما اور صلحاے صحابہ کا قتل ہوگیا اور مسجد نبویؐ مین کئے مہینے
گھوڑے بندے گئے کیون شہادت کبری اور بدلہ ذات رسول اللہ قرار دئے ہین پس یہہ بھی
شہادت کبری اور بدلہ ذات مہدی مراد اللہ ہی کہ ایسا امر کسی سے نہوا جیسا ذات مہدی
کے مانند سواے ذات ہمارے رسول اللہ کے نہین ہی اس شہادت کے مانند سواے شہادت امام
حسینؑ کے نہین ہر گروہ تابعین مین بقول بعض اور بقول بعض عوام صحابہ مین ہین اور بندگیمیان
سید خوندمیرؓ اکبر اکابرین صحابۂ مہدیؑ سے ہین آپکی ہی شہادت امانت الٰہی ہونا صحیح ہی -
رجا معلوم رہے الخ **ہدایت** یہہ سراسر کم فہمی اور غلط گوئی ہی کیونکہ امام فخر الدین لکھتے ہین

کان اللہ غفورا رحیما ای کان غفورا للظلوم ورحیما علی الجہول پس مغفرت اور رحمت ثابت
ہین مومنون کے واسطے ہی نہ منافقین اور کفار کے لئے اس سے معلوم ہوا کہ ہم نے ظلوم اور
جہول کا معنی اوپر جو بیان کیا وہی صحیح ہی کیونکہ یہان اثبات مغفرت اور رحمت ظلوم وجہول
کے واسطے ہی اگر یہان مراد ظلوم اور جہول سے منافقین اور کفار لین تو بڑی قباحت لازم آتی
ہی کہ منافقین اور کفار لایق مغفرت ورحمت کبھی نہین ہین بلکہ اوپر ثابت ہوچکا ظلوم وجہول
اس جگہہ مین ذم نہین بلکہ مدح ہی پس قابل مدح منافقین ومشرکین ہرچند نہین ہوسکتے
ہین اور لیعذب اللہ الآیہ متعلق ہی کلام سابق کے ساتھہ کہ اللہ تعالی اوپر سے فرماتا ہی ان اللہ
لعن الکافرین واعد لہم سعیرا خلدین فیہا ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوہہم فی النار
یقولون یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا
ربنا اتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی
فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا
یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما انا عرضنا الامانۃ علی
السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما
جہولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المومنین
والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما اب اس سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی اوپر سے ذکر کافرون
اور مومنون کا کیا ہی کہ یہہ بھی اسی سے متعلق ہی کہ یہان بھی فرمایا البتہ عذاب کرنیوالا ہی
اللہ تعالی منافقین اور مشرکین کو اور رحمت طرف پھرانیوالا ہی مومنین اور مومنات کو جیسا
قریب اسکے اوپر گذرا کہ فرمایا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم کیونکہ کان ظلوما جہولا کی ضمیر کا
مرجع جب مخصوص ہوجاوے اور ظلوم وجہول مدح ٹھہرے لیعذب اللہ کو اس سے متعلق کرنا

قباحت عظیم ہوتی ہی واسے بدین قیاس واثرہان کہ خلاف مفسرین کے بہکے جاتا ہی مسنو

کی تحریف چہارم رجا شواہد الولایت کے باب ہفتم مین الخ ہدایت صاحب

شواہد الولایت بعد بیان اس بشارت کے لکھے ہین قد ثبت ان الکوثر خیر الکثیر ہو اسم الولایۃ المحمدی الخ خلاصہ اس سے یہہ ہی کہ جناب صدیق ولایت کو بسبب فنا فی ذات المہدی کے یہہ مرتبہ حاصل تھا کہ سرتاپا ولایت محمدی مین آپکو استغراق تھا اس لئے مبشر اس بشارت عظمی کے ہوئے چنانچہ لسبب کثرت وقوع عدل کے زید سے زید عدل کہتے ہین حسینی مین اسکی تفسیر مین لکھا ہی کہ صاحب تاویلات فرمودہ کہ کوثر معرفت کثرت است بوحدت وشہود وحدت در عین کثرت واین نہریست در بوستان معرفت کہ ہر کہ ازان سیراب شد ابدًا از تشنگی جہالت ایمن است واینمعنی خاصۂ حضرت نبی واکمل اولیائے امت اوست پس یہہ بشارت اسی معنی پر دال ہی کہ عین مراد لایزال ہی اور آیۃ اللہ نور السموات آخر رکوع تک بھی بیان مراتب سالک ہی اس لئے اُس مراتب کے حصول کی بشارت سے مبشر فرمائے چنانچہ حسینی مین واللہ بکل شئی علیم کے نیچے لکھا ہی از کلمات امام است یعنے فخر الدین رازی رح طیب اللہ دمہ کہ نور ایمان را بچراغی تشبیہ کرد بجہت آنکہ در ہر خانہ کہ چراغ بود دزد پیرامن آن نگردد ہمچنین در ہر دل کہ ایمان باشد شیطان را بدو راہ نبود یا آنکہ بچراغی داخل خانہ روشن بود از روزنہائے خانہ پرتوے بخارج افتد وآنرا نیز روشنی بخشد ہمین منوال نور ایمان دل را روشن گرداند وازانجا شعاع معرفت بروزنہائے حواس افتادہ انوار طاعات بر اعضا وجوارح پدید آید سیماہم فی وجوہہم **مصرع** سیما ہر کس از دل او مید ہد خبر ۔ و تشبیہ فرمود دل مومن را بآبگینہ تا آنرا بسنگ ظلم وجفا نشکند کہ آبگینہ شکستہ بہ کار نیاید و زخمیکہ بدل شکستہ رارسد مرہمی نپذیرد **ع** چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ہر چند بیشتر شکنی تیز تر شود ؎ وگفتہ اند آن نور نور معرفت اسرار الٰہی است یعنی چراغ معرفت

۱۵۵

در زجاجۂ دلِ عارف مشکوٰۃ سینہ را فروختہ است از برکت زیت یقین شجرہ وجود مبارک محمدی صلعم
کہ نہ شرقی است و نہ غربی بلکہ مکی است و مکہ ناف عالم و از فراگرفتن عارف آن اسرار را از تعلیم سید
ابرار سر نور علی نور معلوم توان کرد و قول آنست کہ آن نور قرآن است و قلب مومن زجاجہ در زبان
او مشکوٰۃ و قرآن مصباح و شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ مخلوق است و نہ متخلق نزدیک است کہ ہنوز قرآن
ناخواندہ دلایل و حجج او بر ہمگنان واضح شود پس چون قرأت بدان کنند نور علی نور شود در
روح الارواح آوردہ کہ نور نور محمدی است مشکوٰۃ آدم ع باشد و زجاجہ نوح ع و زیتونہ ابراہیم
کہ نہ بیہودیت مایل است چہ یہود غرب را قبلہ ساختہ اند و نہ بنصرانیت چہ نصاری رو بشرق آوردہ
و مصباح حضرت پیغمبر ما یا مشکوٰۃ ابراہیم است و زجاجہ اسمعیل و مصباح حضرت رسالت پناہ
و شجرۂ نبوت کہ نہ کذب است و نہ ہزل یا مشکوٰۃ سینہ مشروح آنحضرت صلعم و زجاجہ دلِ صافی
مظہر اوست و مصباح علم کامل او و شجرہ خلق شامل او کہ نہ در جانب غلو و افراط است و نہ طرف
تقصیر و تفریط بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا واقع شدہ و صراط سواے عبارت از انست
و در عین المعانی فرمودہ کہ نور محبت حبیب با نور خلت خلیل نور علی نور است **ف** پدر نور و
پسر نور است مشہور ؎ در ینجا فہم کن نور علی نور انتہی بعد اسکے لکھا ہی کہ یہہ کتاب مختصر ہونے سے اسکے
اور نکات باقیہ بسباطت کے ساتھ جواہر التفسیر مین لکھا ہون اور اخیر رکوع کے بعد یہہ نظم لکھا ہی
نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ؎ لاجرم نور علی نور آمدند ؎ کافر تاریک دل را
نکر انست ؎ حال و کارش ظلمت اندر ظلمت است ؎ اور تاویلات اور تفسیر شیخ اکبر مین
بھی یہی بیان ہی چنانچہ تھوڑا اُس سے لکھا جاتا ہی قولہ تعالی (نور علی نور) ای ہذا المشرق
بالاضاءۃ من کمال الحاصل نور زاید علی نور الاستعداد الثابتۃ المشرق فی الاصل کانہ نور

متصفا عف (یہد اللہ لنورہ) الظاہر بذاتہ المظہر لغیرہ بالتوفیق والہدایۃ (من یشاء) من اہل

العنایۃ لیفوز بالسعادۃ (واللہ بکل شئی علیم) یعلم الامثال وتطبیقہا ویکشف لاولیائہ تحقیقہا۔

(فی بیوۃ) ای یہد اللہ بنورہ من یشاء فی مقامات (واللہ) ان یرفع بناؤہا وتعالی درجاتہا

(ویذکر فیہا اسمہ) باللسان والمجاہدۃ والتخلق بالاخلاق فی مقام النفس والحضور والمراقبۃ والاتصاف

بالاوصاف فی مقام القلب والمناجات والمکالمۃ والتحقیق بالاسرار فی مقام السر والمناغات

بالمشاہدۃ والتحیر فی مقام الروح والاستغراق والانطماس والفناء فی مقام الذات الخ معلوم

کیجئے کہ یہہ بھی بشارت حصول مراتب ہی جیساکہ اوپر تفاسیر معتبرہ سے مذکور ہوا کہ اس مقام کا

حصول موجب کمالیت انسانی ہی اور یہہ بھی سمجھیں کہ ائمہ تفاسیر کیسی کیسی مثالین اور کیا کیا نسبتین

بیان کئے ہین مصباح ومشکوۃ وزجاجہ کو پیغمبرون کی مثالین دیئے اور آسمان وزمین کو روح

اور نفس سے نسبت کئے کیا یہہ بھی باطنیہ تو نہ تھے فاما بیان ہین قل ہو اللہ احد کے لم یلد ولم یولد

تک جب پہنچے اور بندگیمیان شاہ دلاورؓ یلد ویولد فرماے تو اسکی توضیح جناب بندگیمیان

عبد الملک سجاوندیؒ کرتے پر مسود نہ سمجھا کہ خود اُس تقریر کو بیان کیا اگر سمجھتا ہرچند نہ لکھتا۔

جاننا چاہئے کہ خود جناب باری عز اسمہ وعظم برہانہ جہان قرآن مین توحید بیان فرمایا وہان

کثرت کا ذکر کیا اور جہان مومنین کے بشارات اور وعدے فرمایا وہان کفار ومشرکین کے انذار

ووعید بھی ادا فرمایا اور یہی عادت اہل وعظ وبیان کی بھی ہی کہ جہان احدیت ووحدت کا

ذکر ہی وہان کثرت اور جہان نور کا بیان ہو وہان حقیقت ظلمت اور جس جگہہ حدوث کی تحقیق ہی

وہان قدم کی تدقیق اور جب عدم کو بیان کرین وجود کو بھی واضح کرتے ہین اس لئے آپ نے بیان

وحدت ذاتیہ مین ظہور کثرت امکانیہ بھی بیان کئے کہ اسپر بندگیمیان عبد الملک سجاوندیؒ نے اشارہ

فرماے ورنہ مبیّن کو خبر نہو تی کہ اللہ تعالی لم یلد ولم یولد نہین بلکہ یہہ اعتقاد رکھے ہین کہ اُسکو اولاد ہی

١٥٧

۱۵۸

اور ماں باپ بھی ہیں بندگیمیاں عبدالملک سجاوندیؒ کہ جنکی کتاب سراج الابصار مشہور ہی ایکے اقتدا کرتے بلکہ ادنی مسلمان یہہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی کو ماںباپ اور جورو لڑکے بالے نہیں اس عقیدہ کے ہزار ہا مسود کے ہم مذہب ہونگے چہ جائیکہ علما کیونکہ جسکو ذات باری عز اسمہ کے جننے اور جنے جانے سے خبر نہو اُس سے علما قرآن کا بیان کیونکر سنینگے اور ویسے شخص کی اقتدا کسطور پر کرینگے چنانچہ احوال میں درویش احمد کے صاحب رشحات نے لکھا ہی و شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ دیدہ شد کہ در مقام کہ فرمودند میان ما و تو نسبت پدر و فرزندی باشد چنانچہ در میان ما ئی د تو تی نباشد یعنے اپنے میں خدا میں اور ایسا ایک اشارہ بیان کے طور پر قولہ تعالی قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین کے نیچے حسینی میں لکھا ہی کہ در نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ست کہ اصل و منشاء و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق ست و آن حقیقت محمدی و نور احدی است کہ صورت حضرت واحدی احدی است جامع جملہ کمالات الٰہی و کیانی و واضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات ملکی و حیوانی و انسانی آن حضرت است الخ الحاصل جبکہ بیان توحید و تنزیہ تھا کثرت و تشبیہ کا ذکر بھی اُس جگہہ لازم ہونے سے جناب بندگیمیاں شہ دلاورؒ نے یلد و یولد فرماے اور اسکا بیان بھی مگر ناقل نے بسبب اختصار کے کہ تحریر اور تبین میں بڑا فرق ہی اُتنا ہی ذکر کئے یعنے حقیقت محمدیہ بھی کہ اسکا ظل ہی اُسکو بھی وحدت کہتے ہیں کہ جسکے سبب سے رسولؐ فرماے انا من نور اللہ وکل شئی من نوری اور بافضل المسبلاوت کی تفسیر مین حسینی میں لکھے ہیں کہ از حسین بن منصور منقول است کہ فرمودہ اند غائب از حقائق سوال است چگونہ جواب دہد پس امر مخاطب و مجیب بغایت نازل است ﴿ تو درمیان ہیچ نہ ہرچہ ہست اوست کہ ہم خود دالست گوید و ہم خود بلی کند ؛ فاما اسکا نام تفسیر و تاویل ہی نہ تحریف و تبدیل کیونکہ یہاں لم زاید ہی کہیں یا بیجا تو تحریف و تبدیل بول سکتے ہیں بلکہ بندگیمیاں عبدالملک سجاوندیؒ نے اسکو صاف کردیا کہ آپ شان و لایت بیان کرتے ہوئے

مبینؒ نے اسکو قبول کر لیا کہ خاموش ہو رہے آپکی غرض بھی وہی تھی پھر اسکو تحریف کہنا فقط جہالت

ہی افسوس اسبات پر ہی کہ مسود ہمکو باطنیہ کے ساتھ مقابلہ دیکر کہتا ہی کہ مہدویہ بھی فرقہ باطنیہ

کو بد جانتے ہین اسکا نام چوری بھی پھر سرزوری ہی بھلا ہمارے یہان کس نے کہا کہ معانی ظاہری

غلط اور شریعت کے احکام معتبر نہین ہین بلکہ ہمارے امامؑ سے لیکر آجتک سب کے سب مستعد

قیام احکام شریعت اور مستہدم آثار بدعت ہین اور منکر شریعت کو ہمارے امامؑ نے کافر

فرمائے کہ ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی اور فرقہ باطنیہ منکر معانی ظواہر نصوص ہونیکے قطع نظر منکر

شریعت ہین جیسا ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھے ہین وہم الملاحدۃ وسموا الباطنیۃ

وہ ملحد ہین کہ نام رکھے انکا باطنیہ

لادعائہم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لہا معان باطنیۃ لا یعرفہا الا المعلم وقصدہم بذلک نفی

بسبب دعوی انکی کہ نصوص قرآنی اپنے ظاہر معانی پر نہین ہین بلکہ انکو باطن کی معانی ہی کہ نہ جانتے اسکو کوئی مگر معلم اور قصد انکا اس بات سے

الشریعۃ بالکلیۃ اب دیکھئے امام رح پہلے لکھے ہین کہ باطنیہ سب نصوص کو یعنے سارے قرآن کو

شریعت کی تمام نفی تھی ١٢

کہتے ہین اپنے ظاہری معنے پر نہین اور تمام تر احکام شرع کے منکر ہین اور ہمارے امامؑ اسطورح

احیاء احکام شریعت فرمائے کہ آج فقراے اس گروہ کے کوئی امر شرعی فروگذاشت نہین اور

چند بات جو احکام ولایت کو متعلق تھے آپ بیان فرمائے کہ کوئی نہ کوئی مفسر اسکے برابر لکھا ہی

اور قاعدۂ عربیہ سے بہت مناسب مثلاً آیۂ اللّٰہ نور السموات ہین کہ جسکو مسود نے مثل ٹھرایا

مفسرین بھی مشکوٰۃ آدمؑ زجاجہ نوحؑ زیتونہ ابراہیمؑ مصباح ہمارے رسول اللّٰہ ہین کرکے

لکھے ہین اور شیخ اکبر اور تاویلات کی تقریر سے اوپر ظاہر ہوچکا کہ آسمان سے روح قلب عقل اور

زمین سے نفس اور جبال سے اعضاء مراد لئے ہین الغرض صوفیہ تمام قرآن مین اکثر آیات کو اور متکلم

بھی بعض آیات کو معانی ظاہری پر محمول نہین کئے چنانچہ صاحب یواقیت فصل ثالث مین لکھا ہی

فان قیل فلم لم یقتصر ہؤلاء الصوفیۃ علی المشی علی ظاہر الکتاب والسنۃ فقط الیس ذلک کان یکفیہم کما

پس اگر کہا جاوے کیونکر نہ ٹھہری یہ گروہ صوفیہ ظاہر کتاب اور حدیث پر چلنے فقط کیا نہین برابر ہوتا انکو یہ کہ کافی تھا جیسا بس ہوا

کفی غیرہم فالجواب ہذا الاعتراض بعینہ علی الائمۃ المجتہدین ومقلدیہم فانہم لم یقفوا علی ظاہر النصوص

انکے غیر کو سو جواب یہی ہی کہ یہ اعتراض بعینہ ائمہ مجتہدین پر ہی اور انکے مقلدون پر کیونکہ وہ بھی نہین ٹھہرے ظاہر نصوص پر

بقیہ احادیث و آثار سراج الابصار

دلیل یازدہم

ولا اقتصروا علیہ بل استنبطوا فی النصوص ما لا یحصی من الاحکام والوقایع کما ہو مشاہد الخ اِس

یہہ بات معلوم ہوئی کہ صوفیہ اور متکلمین سب کے سب فقط ظاہر نصوص پر تفسیر کو اختصار نہین کئے بلکہ

بہت احکام عملی اور اعتقادی کو معانی باطنیہ سے اُن کے اخذ کئے اور اطلاق اُس امر کا ہمیر مسعود

کی نادانی اور تعصب پر صاف دلیل ہی کیونکہ مہدی کا خاصہ ہی کہ مراد اللہ اور مراد رسول بیان

کرے اللہ تعالی کی تعلیم اور رسول اللہ کی تحقیق سے نہ کہ اپنی قیاس اور راویوں کی تحقیق کو بیان

کرے کہ وہ معصوم ہی اور یہہ مخطی ہین باین اور عقیدہ شانزدہم وغیرہ مین ثابت ہوا کہ قرآن کو

ظاہر ہی اور باطن بھی پھر فقط ظاہر پر اقتصار کرنا مشبہ کا اعتقاد ہی نہ سنت وجماعت کا مسعود

کی **بدخلقی منقتم رجا** احادیث کا ذبہ اور بے اصل روایت کرنا الخ **ہدایت** یہہ کام

منکران کوردل اور مضلان جاہل کا ہی نہ خلیفۃ اللہ اور اُسکے توابع کا علیہم السلام الحاصل

سید محمد بن جعفر المکی جو خلفاے نصیر الدین اودہی کے ہین اپنی کتاب بحر المعانی کے چودہوین

مکتوب مین لکھے ہین کہ خواجۂ عالم فرمودہ است الولایۃ افضل من النبوۃ منی اور اِس حدیث کے

اوپر یہہ بھی لکھے ہین باینطور حضرت رسالت علیہ السلام رمزی ازین اولیاء خود نمودہ وگفتہ کہ

انی رایت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج یریہم اللہ فی مقامی اور اسی مکتوب مین لکھتے ہین

کہ الولایۃ افضل من النبوۃ اکابرین اولیا سے کسی کا کلام ہی پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو ولایت

حدیث مین مذکور ہی اُس سے مراد ولایت مقیدہ ہی اور جو کلام اولیاء اللہ سے ہی اُس سے

مراد ولایت مطلقہ ہی جواب ثانی سند احادیث مین اکثر سلف سے لیکر آجتک اختلاف

رہا پس اب کسیکو یہہ طاقت نہین کہ بول سکے یہہ حدیث نہین ہی اگر کوئی کسی سے حدیث کی

روایت کرین کیونکہ صحت احادیث فقط صحاح پر یا محدثین کے کتب پر ہی موقوف نہین بہت

احادیث اولیاء اللہ سے بھی مروی ہین چنانچہ اوسکا ذکر اوپر بدلایل گذرا اور آگے بھی آئیگا انشاء اللہ تعالی

بلکہ مسود خود اکثر جا اختلاف علمائے ظاہر بیان کیا ہی مثلا باب سوم دلیل پنجم مین خاتم
الحفاظ سیوطی اور ایک اُن کے محل ادب کسی بزرگ کے لئے ایک حدیث مین الیا خلاف
بیان کیا ہی یا سیوطی اسمین مخطی ہوکر مورد وعید ہی یا وہ بزرگ اور اسی دلیل مین الدنیا
سبعۃ الاف سنۃ الخ کو محل خلاف لکھا علی ہذا القیاس علمائے ظاہر کو اولیاء اللہ کی حدیثون کی
سند مین الیا کلام رہا کر انکی تکفیر پر فتوے دئے اور بہت سے فضلاے متاخرین ان متقدمین کو
جاہلہ بدلایل قویہ بنا دئے مثلا بحر العلوم کی شرح منار مین ہی الہام حجت قاطعہ ست اگر مخالف
قیاس باشد آن قیاس خطاست و اگر مخالف خبر مروی افتد این الہام دلیل افتد بانکہ
این خبر صحیح نیست اور یہہ عبارت شاہ محی الدین صاحب ویلوری اپنی کتاب فصل الخطاب
کے مقدمۂ دوم مین بھی حاشیتاً لکھے ہین اور لکھے ہین امام ربانی نے لکھا ہی اجتہاد مستند
براے است و الہام مستند بخالق رائے پس در الہام یک قسم اصالت پیدا شد کہ در اجتہاد
نیست و الہام شبیہ اعلام نبی است کہ ماخذ سنت است پس اب جانئے جواب اول سے ثابت
ہوچکا کہ حدیث مین ذکر ولایت مقیدہ کا ہی اور قول مین کسی بزرگ کے ذکر ولایت مطلقہ کا
تو فرمان ہمارے امامؑ کا محی الدین ابن عربی رح کے لئے درست اور یقین ہوا اور انکا لکھنا بھی
سچ ٹھہرا رجا سوال دیگر الخ **ہدایت** یہان مراد نبی سے محمد نبیؐ ہین نہ اسم جنس کیونکہ جواب
سے ہمارے امامؑ کے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا رسولؐ نے فرمائے الولایۃ افضل الخ
اور ولایت محمدی ذات مہدیؑ ہی اسکا بیان انشاء اللہ تعالی باب تسویہ مین ہوگا اور
مسود نے ولایت محمدیہؐ کو اوصاف اور اعراض سے جو فہم کیا ہی دلیل نادانستگی ہی کیونکہ
اوصاف الثانیہ زاید بر ذات ہین ولایت اور نبوت ہمارے رسولؐ کی ذاتیات سے
ہی جیسا رسولؐ فرمائے ہین کنت نبیا و آدم بین الماء والطین اور شیخ اکبر فصوص کے فص

شیشیہ مین اس حدیث کے بعد فرماتے ہین کذا خاتم الاولیا، کان ولیا وآدم بین الماء والطین
اور دوسرے اولیاؑ وانبیاؑ کی ولایت ونبوت صفات وعوارض سے ہی اور غرض امامؑ کی
فرمان کی یہہ ہی کہ یہہ بات نئی اب نہین کہتا ہون رسولؐ خود آپ کہہ چکے ہین جیسا قریب گذرا
رہجا اشکال دیگر الخ **ہدایت** اسکا حل یہہ ہی کہ نبوت تشریعی ولایت کی فرع اور تحت
مین اُسیکے داخل ہی چنانچہ فصوص کے فص حکمۃ قدریہ فی کلمۃ عزیزیہ مین محی الدین ابن عربیؒ
لکھے ہین واعلم ان الولایۃ ہی الفلک المحیط العالم ولہذا لم تنقطع ولہا الانباء العالم اور اسیکے تھوڑے
بعد لکھے ہین فمرجع الرسول والنبی المشرع الی الولایۃ الخ خلاصہ ان دونون عبارتونکا یہہ ہی
ولایت مانند آسمان کے محیط اور مرجع رسول ونبیؐ کا ہی اور فرماے ہین کہ نبوت تشریعی کو
انقطاع ہی اور ولایت کو انقطاع نہین چنانچہ فصوص الحکم کے فص شیشیہ مین لکھتے ہین
فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا انتہی اب
جاننے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسود کو علم اولیا سے کہ علم حقایق اور معارف ہی بالکل بہرہ
نہین اسلئے اسکو نہ ولایت کی معنی کی خبر ہی نہ نبوت کی حقیقت جانتا ہی نہ مراتب رسول اللہؐ
سے آگاہ ہی نہ مدارج مہدی سے سنگا یہہ بیان انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین مفصل مرقوم ہوگا
اب اتنا جانے ولایت ونبوت خاتمین مانند تخم اور جہاڑ کے ہی کشف اس امر کا بجز کسی شیخ
کامل کے ہونا محال ہی بچارے علماے ظاہر اس مقام مین کالاعمی ہین یہہ رسالہ اس سے زیادہ
بیان کی گنجایش نرکھنے سے لکھا نہین گیا وگرنہ یہہ بحث بہت دور دراز ہی اگر کسیکو ضرور ہو تو میر
پیرو مرشد کہ قطب المدار اس عصر کے ہین مدظلہ القدس انکے قدم پکڑے اور مراد حاصل کرے
پس اب مسود کے سب اشکال واعتراضات جو بسبب نادانستگی کے تھے ہباء منثورا ہوگئے فاما
مسود کی اس جرأت پر حیرت ہی کہ کس بے باگی سے لکھدیا کیونکہ ماہیت الساعیۃ مین سب افراد

متساوی الاقدام ہین حتی کہ انبیا بھی فرماتے ہین انما انا بشر مثلکم الخ واسے برین کور باطنی

یہہ بھی نہین دیکھا کہ جناب خاتمین کو سایہ نہین اور بول وبراز کسی نے دیکھا نہین اور کسی کو اگر ہات

لگ جاوے تو بہہ خوشبو پیدا ہو کہ مدت تک نہ نکلے پس آپکا جسم مبارک ہمارے روح سے

لطیف تر تھا چنانچہ بعضے اولیاء اللہ لکھتے ہین قومی از محمد صورتی و تنی مثل ہمی مییدیدند

والبشر و بشریتی با بینندگان ظاہر می نمودند کہ قل انما انا بشر مثلکم است تا ایشان در مقام گفتند

وقالوا ما لہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اما جان او را بہ اہل بصیرت بحقیقت

نمودند تا بہ بیان جمال حقیقت او بدیدند بعضے گفتند اللہم اجعلنا من امۃ محمد و بعضے گفتند لاتحرمنا

من صحبتہ و بعضی گفتند ارزقنا شفاعتہ محمد اگر درین حالت و درین ولایت او را بشریت چو بدیدند

یا او را بشر گویند کافر گردند برخوان فقالوا البشر یہدوننا فکفروا بہ تا وی نیز بیان گردانیدہ است

کاند منکم من تمہید ہمین القضات ہمدانی رح رجا مثال دوم صاحب شواہد الولایت الخ

ہدایت اگرچہ صحت احادیث مین خلاف اہل ظواہر اور اہل باطن کو متعدد مقامون مین

ہم نے بیان کیا بلکہ ابھی اسی بحث مین مسعود کی تحریر سے ثابت کیا گیا کہ علمائے ظاہری صحت

احادیث مین ایسا خلاف کئے ہین کہ کسی حدیث کو ایک نے صحیح جانا تو دوسرے نے اسکو

وضعی کہا اور چند احادیث جو یہان جسکو مسعود نے بے اصل جانا ہی اسکی صحت کتب معتبرہ

سے باب اول کے تتمہ مین ہوچکی اور اسی بحث مین بحر المعانی کے حوالے سے بھی ایک حدیث

گذری کہ وہ رایت رجالا من امتی الخ ہی اور شیخ کبیر صدر الدین قونوی تبصرے مین لکھتے

ہین طائفہ را کہ از کمال اولیاء امۃ محمد از اذواق طور او صلی اللہ علیہ وسلم نصیبی است والیشانرا

انبیا اولیا خوانند و خلفاء و ورثہ و اخوان حضرت مصطفی علی الحقیقت ایشانند و اشوقا الی

لقاء اخوانی من بعدی اشارہ بدین طائفہ مخصوص است و علماء امتی کانبیاء سایر الامم ہم

۱۶۳

ایشا نند الخ اور اس عبارت کو مولوی شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم اور فایدہ چہارم مین لکھے ہین اور باقی احادیث کی صحت بھی اسی پر قیاس کرین۔ خصوصاً مسودہ تعیین ختم اولیا مین کہا ہی کہ یہہ اصطلاح حادث ہی الخ ودلیل کم فہمی ہی واے برین عقل واژون فرمان بندگیمیان سید خوندمیر صدیق ولایت کا خلاصہ یہہ ہی خبر مہدی کی عین یقین ختم اولیا ہی مگر جیسا احکام ولایت مخفی اور محتجب رہے ویسا ہی بیان ختمیت ولایت بھی پوشیدہ رہا فاما مہدی ہی خاتم الولایت ہونے سے تعیین و ذکر مہدی کا ہی تعیین و ذکر خاتم اولیا کہنا کچھ ممانعت نہین رکھتا کیونکہ کمالیت دین ختم نبوت پر بسبب اتمام نزول احکام کے ہی اور کمالیت دین ختم ولایت پر بسبب اتمام بیان اسکے اور حصول مقام کے کہ معارف الہی مین ہوتا ہی اسی لئے رسول کو اللہ تعالی جل شانہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اسواسطے مہدی کے لئے رسول فرمائے یختم اللہ بہ الدین یہہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہی کہ حدیث مین مراد کمال دین سے بیان معارف الہی اور حصول مقام کی ہی یعنے آج کے دن جو اللہ تعالی فرمایا سو دن اللہ تعالی کا ہمارے ہزار برس کا ہی کہ خروج مہدی اسی مین ہوا پس یہی اشارہ ختمیت ولایت پر کہ ختم ولایت بیان معارف الہی و حقایق توحید ذات نامتناہی ہی کہ مہدی اسکی حقیقت رکھتے ہین چنانچہ سعد الدین حموی رحمہ فرمائے کہ مہدی علیہ السلام کے شراک نعلین سے آثار معارف اور توحید ظاہر ہونگے مگر اس حقیقت پوشیدہ کا کشف جب اولیاء اللہ کو ہوا بسبب قرب وقت خروج جیسا ہمارے نبی کے بعث کے وقت مین ہوا تھا تردد مین پڑے کیونکہ یہہ مقام اعلی ہی انکے بعض کا قیاس اسمین قاصر رہا بسبب ورود اخبار مختلفہ کے اور بعض کو جو یقین ہوا بیان برابر کردئے کہ مہدی خاتم الاولیا ہی اور نو سو کے بعد یعنے ہزاری مین آپکا ظہور ہی اور ایسا ہی ہوا اور الہام اولیا امور غیبیہ مین محدثین اور

۱۶۴

مجتہدین کے روایات اور قیاس سے اتباع کے لئے افضل ہی جیسا شاہ محی الدین صاحب قادری
اپنے فصل الخطاب کے مقدمہ دوم میں لکھے ہیں امام ربانی در مکتوب پنجاہ و پنجم جلد دوم میفرماید
پس رواست کہ خواص اہل اللہ در معارف ذات و صفات و افعال او تعالی بعضے از اسرار و دقائق
فہم کنند کہ ظاہر شریعت از ان معارف ساکت ست علماء ظواہر در امور دین اخبار غیبیہ را مخصوص با خیار
پیغمبران میدانند و دیگر انرا در ان اخبار شرکت نمی دہند امعنی منافی وراثت است و نفی است مر
بسیاری از علوم و معارف صحیحہ را کہ بدین شین تعلق وار داری احکام شرعیہ مربوط باو لا ربعہ ست
کہ الہام را در ان گنجایش نیست اما امور دینیہ کہ ما در او احکام شریعت ست بسیار ست کہ اصل خاص
در انجا الہام ست تو ان گفت کہ اصل ثالث الہام ست بعد کتاب و سنت این اصل تا انقراض عالم
برپاست پس دیگر انرا باین بزرگواران چہ نسبت بود اور دواقیت کے فصل ثالث میں لکھا ہی
شیخ اکبر نے فرمایا ہی اولیاء اللہ کا معلم خدا ہی اور علماء ظاہر کا معلم اونکا قیاس و فکر پس جنکا معلم خدا ہو
وہی اتباع کو بڑے حقدار ہیں **مسعود کی بدخلقی ہشتم** رجا جو فعل کہ حضرت رسالت پناہ ص
نے الخ **ہدایت** مسعود ہمارے امام اور اُن کے توابع کے ہر کلام میں بیگے معانیان
کرتا ہی یہان بھی مانند کور مادر زاد کے متحیر تمام کہتا ہی کہ یہہ عجب رنگ ڈہنگ ہی الخ
بلکہ حقیقت تو یہہ ہی کہ ہر حقیقۃ اللہ کے منکر ین ایسا ہی متحیر رہے ہین یعنے یہان مراد تعین
وظائف وادرارات سلاطین وامراکی ہی کہ ہر فرع تعین کا وہی اصل ہوتا ہی کیمیا سعادت کے
دوسرے رکن سے چوتھے اصل کے چوتھے باب میں ہی جو چیز اس زمانے کے سلاطین کے پاس ہی
جسکو مسلمانون سے بطور خراج یا جرمانہ یا رشوت کے لئے ہون سب حرام ہی اور تین قسم کے
مال حلال ہین ایک وہ جو مال کفار سے لوٹے ہون یعنے حربیون سے دوسرا وہ جو ذمیون سے لئے ہون
شرع کے طور پر یعنے جزیہ کے طور پر تیسرا مال میراث ہی ایسے کا جو مر جاوے اور اسکا کوئی وارث نہو

کہ یہہ مال مسلمانون کے کام کا ہی اور جب اس زمانے مین ایسا مال حلال نا درہی اور اکثر مال
خراج و تاوان کا ہی تو اُن سلاطین سے کچھ لینا درست ہنین انتھی اور اسیکے فصل اول مین لکھے
ہین معلوم کیجئے کہ علما اور غیر علما کو سلاطین اور عمال کے ساتھ تین حالتین ہین ایک یہہ کہ نہ وے
اُن کے پاس جاوین نہ وہ اُنسے ملین ایسمین دین کا بچاؤ ہی دوسری حالت یہہ کہ انکے پاس جاکر
سلام اپر کرے یہہ بات شرع مین نہایت بدہی مگر یہہ کہ کچھ ضرورت داعی ہو یعنے وہ بجبر بکڑا
منگاوین یا اپنی آبرو جاتی ہو یا جان کا نقصان نظر آتا ہو پھر لکھے ہین یک بار حضرت امراے
ظالم کی صفت بیان کرتے تھے پھر بولے جو اُن سے پرہیز کریگا بچیگا اور جو اُن کے ساتھ دنیا
کی حرص مین پڑیگا وہ بھی اُن مین داخل ہی اور حضرت فرماتے ہین کہ میرے بعد بادشاہان
ظالم پیدا ہونگے جو اُن کے دروغ اور ظلم کو عفو کریگا اور راضی رہیگا وہ میری امت سے
نہین ہی اور قیامت مین میری حوض کے طرف اسکو راستہ نہ ملیگا اور ابو ذر رضؓ نے سلمہؓ سے کہا
کہ بادشاہ کی درگاہ سے دور رہا کر اُن کی دنیا سے جسقدر تجھے پہنچے گا اُس سے زیادہ تیرے
دین کا نقصان ہوگا عبادہ بن الصامت نے کہا ہی کہ علما اور زہاد کی دوستی تونگرون اور
امراؤن کے ساتھ نفاق اور ریا کی دلیل ہی اب دیکھئے اصحاب اپنے وقت کے بادشاہونکا
مال بُرا جانتے اور امام محمد غزالی حرام فرماے اب کا وقت تو کچھ اور ہی باینہمہ امام جنکے دعوی
مہدویت کا کئے اکثر امرا و سلاطین آپ کے منکر رہے پس اصل بر تعین کا مال منکران تھا الا بہ
نادر اسی لئے مطابق للاکثر حکم الکل کے تعین کو تعین فرماے اور جو حلال تھا اسکو لینے حکم کئے
مسودا تنی صاف بات بھی کہ موافق شرع کی تھی نہ سمجھا اور اس وظایف و ادرارات بادشاہان
اور امراے ظالم کو رسول اللہؐ اور خلفاے راشدینؓ کے تعین معاش اور یومیہ جات پر قیاس کیا
کر دلیل جہالت و بعلمی ہی لاکن عجیب تر یہہ مقدمہ ہی کہ مسودہ بیجا بہ لکھ دیا بلکہ آجتک امت کا اُسی پہ

۱۶۶

پیرعمل ہی الخ اور رسولؐ فرماتے ہین کہ میرے بعد کے بادشاہون کا موافق میری امت سے نہین
پھر امت کہلانا بڑی شرم کی بات ہی اب جانئے کہ مسود کو توکل کے معنے سے بالکل خبر نہین
اگر ہوتی یہہ نہ لکھتا کہ اگر ہزار جاے سے معین ہووے الخ کیونکہ توکل کی بنا زہد پر ہی کیمیا سعادت کے
توکل کے اعمال کے بیان مین لکھے ہین کہ توکل بغیر زہد کے ممکن نہین پس زاہدی توکل کی شرط
ہی انتہی اور زہد کی حقیقت مین لکھتے ہین سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ایک شخص کے نزدیک
یخ ہی اسکے گلنے کے خوف سے پیسون کے باقی رہنے کی تعین پر اسکو بیچ ڈالے ایسا ہی
دنیا فنا ہونے کی نظر سے عاقبت کے بدلے مین ترک کرنے کو زہد کہتے ہین یعنے عمداً اتّقی
ہوئی دنیا کی متاع جو مباح ہی اسکو اپنے اختیار سے چھوڑ دیوے یہہ ادنیٰ مرتبہ ہی اعلیٰ
مرتبہ وہ ہی کہ دنیا و آخرت دونون سے دست بردار ہو انتہی خلاصے کا اور توکل کے اعمال کے
بیان مین لکھتے ہین وہ صوفیان جو خانقاہ مین گوشہ نشین ہوتے ہین اور ان کے خادم
مریکسب وغیرہ کے لئے باہر جاکر کچھہ لاتے ہین انکا توکل ناقص ہی جیسا کہ کسب کرنیوالے کا
توکل ضعیف ہی اگر کسی مشہور جگہہ پر بیٹھے پس بازاری سر بیکا ہی اگر اسکا دل اہل خلق کے
لانے طرف ہو تو یہہ بھی کاسب سریکا ناقص ہی خلاصتاً اور رکن چہارم کی اصل چہارم
زاہد قناعت کرنے کے بیان مین لکھتے ہین اور آیندہ کھانیکی چیز رکھنے مین اعلیٰ درجہ یہہ ہی
کہ ایک وقت کے قوت سے زیادہ نرکھے اور عایشہ صدیقہؓ روایت کرتے ہین کہ رسولؐ
کے گھر مین کبھی ایسا ہوتا کہ چالیس دن چراغ نہ لگتا اور کھجور و پانی کے سوا کھانا نہ ہوتا اور
لکھتے ہین کہ ایک روز رسولؐ سفر سے تشریف لاتے ہوے فاطمہؓ کے دروازے پر پہنچے
اور دروازے پر پردہ اور ہاتون مین بی بی کے دو چاندی کے کڑے دیکھکر کراہت سے
واپس ہوئے فاطمہؓ اسبات کو سمجھکر دو تیر درم کو کڑے بیچ اُس پردے سمیت خیرات کر دیئے بعد

بعد رسول خوش ہو کر فرماے کہ اچھا گئے اور لکھتے ہین عایشہ صدیقہ رض روایت کرتے ہین
ایک روز رسول کے نزدیک کچھ مال آیا رات تک سب تقسیم کرکے چھے دینار باقی رہے پس آپ
تمام رات آرام نفرماے پچھلی رات مین جب کسی کو وہ دے چکے آرام کئے اور فرماے کہ اگر مین
مرتا اور یہہ چھہ دینار باقی رہتے میرا کیا حال ہوتا اور ایک وقت عایشہ کے دروازے پر ایک پردہ
دیکھ کر رسول فرماے یہہ پردے دیکھنے سے مجھے دنیا یاد آتی ہی فلان کو دیدو انتہی ای مقصود
مسود کی دنیا طلبی پر نظر کرو کہ کہتا ہی ترک اسباب کا نام توکل نہین ہی الخ پس رسول کیون ترک
اسباب کئے اور حکم فرماے چنانچہ روایت ہی کہ جب رسول کی وفات ہوئی عایشہ صدیقہ نے
ایک کمل اور ایک موتی ازار لا رکھے اور فرمائے کہ یہی حضرت کا اسباب ہی اور لکھے ہین روایت
ہی کہ ایک روز ایک کپڑا بوتہ دار جناب رسالتمآب کو ہدیہ آنے سے پہنے اور اسیوقت نکال کے
فرماے یہہ ابوجہیم کو دیدو اور اسکی فلان کمل لاؤ کہ اسکے بوتے میری آنکھ کو اپنی طرف لگالئے ہین اب
کونسا ایسا ہی کہ رسول سے زیادہ زاہد و متوکل ہو کہ باوجود جمع اسباب کے اسکے طرف نظر نکرے
اسی لئے زہد وہ ہی کہ ترک اشیاء مباح کرے کہ اصل توکل ہی جیسا اوپر گذرا اگر بقدر کفایت
اسمین داخل نہین کہ وہ بھی حلال ہو جب ترک اسباب کفایت سے زیادہ ضروری ہی ترک بیہودہ
اور تعین کہ جسکا ذکر قریب گذرا الطریق اولی واجب ہوا اور لینے والا اسکا ملعون کہ الدنیا ملعونۃ
وملعون ما فیہا وارد ہی اسی لئے کیمیای سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل سے مال کے آفتون مین
لکھتے ہین سو خلاصہ اسکا یہہ ہی آدمی کو قدرت مال پر ہو کر معصیت مین پڑا تو ہلاک ہوگا اگر صبر کریگا
تو محنت مین پڑیگا کیونکہ یہہ بڑی دشواری ہی اگر کیا بڑا دیندار ہو مباح چیزون کی لذت سے
بچنا دشوار تر ہی کہ جسکی پناہ کے لئے ضرور بادشاہ کی کمک کا محتاج ہوگا کہ اسکے آفات بہت سے
ہین اسی لئے رسول حب الدنیا راس کل خطیئۃ فرماے پس یہہ آفت ایک نہ دس نہ سو بلکہ

بیحساب ہین اور یہہ ایک غار دوزخ کا سا ہی کہ جسکو نہایت نہین اگر تنعم اور حظ سے بچے تو
بھی اسکا تعلق خدا کے ذکر اور اسکے عظمت کے خیال سے کبھی نہ کبھی باز رکھیگا حالانکہ تمام عبادتونکا
خلاصہ ذکر ہی پس جو کوئی چاہتا ہی دنیا کے اسباب کے ساتھہ خاطر جمعی ذکر کی حاصل کرے وہ
اس شخص کے مانند ہی کہ پانی مین ڈوبے اور ارادہ کرے کہ نہ بھیگون اسی لئے عقلمند دنیا سے
قدر ضرورت پر اکتفا کئے اور حضرت رسالت پناہؐ اپنے اہل بیت کے لئے دعا مانگی کہ
یا اللہ میری آل کو قوت بقدر کفایت دے انتہی عرف شرع مین کفایت و ضرورت یہہ ہی کہ
موٹا کھانا اتنا کہ جان بچے اور کپڑا موٹا ایسا کہ بدن ڈھپے اور گھر ایسا کہ دھوپ اور بارش
ٹھنڈ کی پناہ رہے اور اگر ضرور ہو نکاح کرے گھر بھی عورت کو یا جورو والے مرد کو چاہئے
وگرنہ مسجد و یا خانقاہ بس ہی یہی خلاصہ کیمیاے سعادت اور احیاء العلوم کا ہی اسی لئے امام
حسنؓ بعد اتمام ایام خلافتِ کبری جو چھے مہینے تھے ترک قصد حکومت کئے **مسود کی
بدخلقی نہم** رجا ترک کسب حلال الخ **ہدایت** مسود کی عبارت سے جعل سازی
صاف نظر آتی ہی یعنے جواب مذکور سب صوفیہ کا عقیدہ ہی نہ فقط ہمارا اور قول مسود کا اسواسطے
ہم کسب نہین کرتے ہین الخ محض افترا ہی کیونکہ اُنکا کسب نکرنا اسواسطے ہی کہ کاسب کا توکل
ضعیف ہی جیسا مسود کی بدخلقی ہشتم مین اُسکا بیان ہوا اور اُنکا ہر امر موافق اس فرمان
رسولؐ کے ہی ان اللہ یحب معالی الامور و اشرافہا و یبغض سفلہا اسی لئے اہل بیت رسولؐ
سچ ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی بہتر بزرگی کاموںکو اور دشمن رکھتا ہی ہلکے کاموںکو
اور اکثر اصحاب رسول اللہ مانند اصحاب صفہ وغیرہ کے اور اکثر مشایخین کبار کسب وغیرہ ہرگز
نہین کئے چنانچہ آج یہہ بات اُن کی اولاد مین جو مسود کے ہم مذہب ہین جاری ہی اور بعض
انبیا و اولیا جو کسب کئے یا تعلیم کے واسطے کئے جیسا رسولؐ نماز بھی قضا کئے وگرنہ شان رسولؐ
کی اس موافق نہین کہ نماز قضا کرے یا اپنے توکل کو چھپانے چنانچہ کیمیا کے چوتھے رکن کے

آٹھوین اصل سے توکل کے اعمال کے بیان مین ہی ابوجعفر حداد رح جو خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ
کے پیر ہین فرماتے ہین کہ مین توکل کے چھپانے کو بیس سال کسب کیا مگر کبھو اُس کسب کی کمائی
سے ایکدرم ویکر حمام کو ہینین گیا سب خیرات کردیا خلاصتاً الغرض بعض انبیا اور اصحاب کا
کسب اسلئے تھا کہ انکو سلطنت دینوی سے بھی علاقہ تھا اور اُس سے کچھ لیکر کھانیکو مکروہ
جانتے تھے کیونکہ وہ حق سب مومنین کا ہوتا ہی جیسا داؤد و سلیمان علیہما السلام نہ یہ کہ
انکو یقین تھا کہ ہمکو بن کسب کی روزی نہ ملیگی یہہ کام ناقصون کا ہی اور اسی کے نیچے
کیمیا مین لکھتے ہین اُس مقام مین توکل کے تین درجے ہین پہلا درجہ جنگل مین بھی بے توشہ
جانا یہہ سب سے عالی ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ کسب نکرے اور جنگل مین بھی بے توشہ نجاوے
بلکہ کسی مسجد مین اقامت اختیار کرے پر لوگون سے توقع نرکھے تیسرا درجہ یہہ ہی کہ کسب سنت
اور شرع کے موافق کرے انتہی خلاصہ اور اسکے بعد لکھے ہین کسب کرنا توکل کا ادنی مرتبہ ہی
اور اُسکی حالت پیدا کرنے کی تدبیر مین لکھتے ہین کہ ایک عابد متوکل کسی مسجد مین تھا وہان کا
امام اسکو کہا کہ کچھ کسب کرنا تجھے بہتر ہی عابد نے کہا مجھے پڑوس کا ایک یہودی دو روٹی کا
روز کفیل ہی تو امام نے کہا کہ ایسا ہو تو کسب نکرے بعد اس نے کہا کہ تجھے خدا کے بھروسے سے
یہودی کا بھروسا زیادہ ہی تو امامت مت کیا کر اور ایک مسجد کا امام کسی سے پوچھا کہ تو
روٹی کہان سے کہاتا ہی اوسنے کہا ذرہ صبر کر پہلے جو مین نمازان تیرے پیچھے ادا کیا ہون
پھیر لون کیونکہ تجھے اللہ پر ایمان نہین ہی اور حذیفہ مرعشی اور ابراہیم ادہم اور ابو یعقوب
بصری رحمۃ اللہ علیہم کے حکایات بیان کئے ہین کہ بھوک پر بسبب توکل صبر کئے اور باوجود بھوک سے
مضطر ہونیکے کسب نہین کئے اور صاحب عیال کے توکل مین لکھتے ہین کہ اگر بھوک کی سختی پر
صبر نکرسکے تو کسب کرے کہ یہہ ادنی درجہ ہی اگر سختی کرسکتا ہی اور عیال بھی راضی ہون کسب نکرنا

اولی ہی کہ اعلی درجہ ہی انتہی خلاصہ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقہا اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ کسیکو بن کسب کے قوت حلال اسیاملے کہ اسکی جان بچے
اور اسکے عبادات مین خلل واقع نہو اور اسکو اللہ تعالی کی رزاقیت کامل پر بھروسا ہے
سوا سکو بھی کسب کرنا ضرور ہی یا نہین اگر کہے کہ اسکو بھی کسب کرنا فرض ہی تو یہہ سب مشائخین کا
خلاف ہی بلکہ اکثر علمائے ظواہر کا بھی کیونکہ بہت علمائے سلف بھی ایسی روزی سے عمر بسر کئے اور
کرتے ہین ہمارے امام ع کا دعوی توکل تمام کا تھا کہ بن زہد کے آدمی متوکل نہین ہو سکتا
پس زہد تو بن ترک طلب حلال حاصل نہین بلکہ کمال وہ ہی کہ بہشت بھی بچا ہے جیسا کہ احیاء وغیرہ
سے اسی بحث مین اوپر لکھے گیا اور مسعود کی بدخلقی یازدہم مین بھی اسکا جواب معلوم ہوگا کہ وہان
ایسے لوگون کا ذکر ہی کہ اپنی عمر عزلت مین آخر کئے ہین اور ان کے اسما اور اقوال بھی لکھے
جاوینگے انشاء اللہ اور مسعود نے حدیث جعل رزقی تحت ظل رمحی کا معنے یا بسبب بے سمجھی کے
ایسا لکھا ہی یا بسبب تحریف معنوی کے کیونکہ رسول فرماتے ہین رجعنا عن جہاد الاصغر الی
جہاد الاکبر ترجمہ پھر گئے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی طرف پس اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ حضرت آپ ہی جہاد اصغر سے جہاد اکبر طرف پھر گئے ہین اور مہدویہ اسیکے عامل ہین اور اہل دنیا
مانند کتون کے دنیا کے لذات مین دانت لگائے ہین جیسا حدیث مین آیا ہی الدنیا جیفۃ و
طلابہا کلاب با این اگر کہین کہ رسول کا کسب جہاد اصغر ہی ہی اور مخالف اپکا ذلیل و صغیر
پس اسمین دوسرے کسب کے کاسب اور کسب بالکل نکرنیوالے برابر ہوے آب ہم حدیث کے صحیح
معنے بیان کرتے ہین اہل انصاف کو ضرور ہی کہ داد انصاف کی دیوین یعنے رسول فرماتے
ہین کہ اللہ تعالی مجھے کفار سے جہاد کرکے انکا مال لیکر تصرف مین لانیکو حلال کیا ہی بخلاف
دوسرے انبیا کے کہ انکو مال کفار کا لینا درست تھا اور فرماتے ہین گرا دے گئی ذلت اور

ہلکائی اُسکو جو میرے حکم کا خلاف کیا یعنے اسلام نہ لایا یعنے عورتوں کو منکرین کے بے نکاح
اپنے علاقے میں لانا اور بندے بنانا اور گھروں سے نکال دینا میرے واسطے اللہ تعالی نے
حلال کیا ہی کہ یہہ بھی دوسرے انبیا کو نہتھا نہ یہہ کہ جو شخص مسلمان جہاد نکرے وہ بھی
ذلیل و صغیر ہو بلکہ ایک وقت فقراء صحابہ رسول سے عرض کروائے کہ ہم بسبب محتاجی کے
نہ خیرات کر سکتے ہیں نہ جہاد تو آپ نے ان کے رسول کی بڑی تعظیم کرکے فرماے کہ
تمھاری ایک تسبیح اغنیا کے ہزار دینار کے خیرات اور بندونکے آزاد کرنے اور جہاد کرنے
سے افضل ہی کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ جہاد اکبر میں مصروف تھے اور رسول سے منع کسب مروی

ہی عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ لا تتخذ والضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی
ابن مسعود رضہ نے کہا کہ فرماے رسول صلعم مت اختیار کرو تم بیپار کو سو رغبت کرکے تم دنیا میں روایت کیا اسکو ترمذی اور
فی شعب الایمان — عن جبیر بن نفیر مرسلا قال قال رسول اللہ ما اوحی الی ان اجمع المال
بیہقی نے شعب الایمان میں — جبیر بن نفیر نے بطریق ترسیل روایت کرکے کہا کہ فرماے رسول نہیں آئی وحی میری طرف یہ کہ جمع کروں میں
واکون من التاجرین ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک
مال اور رہوں میں بیپاریوں سے مگر وحی آئی میری طرف یہ کہ تسبیح کر اپنے رب کی حمد کی اور ہو سجدہ کرنیوالوں سے اور عبادت کر اپنے رب کی
حتی یاتیک الیقین رواہ فی شرح السنۃ وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سلم اور مسعود حدیث
جبتک کہ آوے تجھے یقین روایت کیا اسکو شرح سنت میں اور ابونعیم حلیہ میں ابی سلم سے
اطیب ما اکلتم من کسبکم الخ جو دلیل لایا ہی مسعود کے جہل مرکب کی دلیل صریح ہی کیونکہ یہہ
دلیل ہماری ہی کسواسطے کہ ایک حدیث دوسرے حدیث کی تفسیر ہوا کرتی ہی رسول
فرماے ہیں کہ تمہارے تین باپ ہیں ایک وہ کہ جس سے جنے گئے ہو دوسرا اسسرا
تیسرا جو علم دین سکھایا پس مریدین فرزندوں میں داخل ہیں کہ انکی وساطت سے
جو پہنچے پیروں کے لئے بھی اطیب ہی اس حدیث کے موافق اور امام احمد رح کی روایت
کا خلاصہ یہہ ہی کہ بے صبر آدمی کو بھیک مانگنے سے کسب کرنا اچھا ہی چنانچہ ایک شخص
رسول سے سوال کیا آپ نے فرماے کہ کچھ تو رکھتا بھی ہی تو اُسنے عرض کیا کہ ایک
کاسہ چوبین اور ایک چادر آپ نے کاسہ منگوا کر فروخت کرکے ایک تیشہ منگا کر اسکو

دیکھ فرماے لکڑی کاٹ کر اسپا گذر کرنا بھیک نہ مانگنا اگر اپنے ہات کے کسب کا ہی مال پاکیزہ

ہوتا اصحاب رسول کوئی اسبات سے محروم نرہتے کیونکہ انکو ایسے باتون کی بڑی حرص تھی

اور بیہقی رح کی روایت مین جو فضیت بیان ہوا مضطر کے لئے ہی کہ اسکو بن کسب کے کچھ نملے

اور جان کا خوف ہو یا بھیک مانگنا ضرور ہے کہ حرام ہی نہ یہہ کہ سب پہ فرض ہی جیسا نماز

روزہ وغیرہ بلکہ یہہ فرض نکاح کے مانند ہی مضطر کے لئے افسوس ہی کہ یہہ تحریفات حدیثونکی

معاینون مین کیا اور عالم کو راہ حق سے فریب دیکر پھرا دین کی چوری ہی اسی لئے رسول

فرماے کہ علما دین کے چور اور رہزن ہین کسواسطے کہ اکثر اولیاے کبار جو اُن کے بعض کا ذکر

مسود کی بدخلقی یازدہم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی بلکہ اکثر اصحاب رسول اللہ بقول مسود

کے خدا کے گناہ گار ٹہرے کہ مانند جہدیون کے کسب نہین کئے اور آج بہت مشایخ مسود کے

ہم مذہب کسب نہین کرتے ہین کہ اونکا مریداونکی خدمت کرتے ہین **مسود کی بدخلقی**

دہم رجا دعوی اہل سنت وجماعت مین ہونیکا کرنا الخ **ہدایت**

یہہ اعتراض بھی مسود کا مانند اعتراضات ماقبل کے یا دلیل جہل مرکب ہی یا دین کی چوری

کیونکہ اول اُس نے کلام امام مین تحریف کیا دوسرا اکابرین صوفیہ نے جس امر کی تحقیق کی

اسکو اعتقاد خوارج بیان کیا پس لازم ہوا کہ اکثر لوگ جو سنت جماعت کہلاتے ہین انکا اعتقاد

بھی خوارج کے اعتقاد سے ملا یعنے جو لوگ اولیاء اللہ کے مرید اور معتقد ہین سب کے سب

خوارج بنے مگر چند مسود سر یکے جو منکر اولیاء اللہ ہین وہی سنت جماعت ٹھرے الحاصل

حسینی مین لکل وجہۃ ہو مولیہا الآیہ کی تفسیر مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک

کے گھٹ سے ایک چیز نکلے اور ہر ایک کے دل سے ایک چاہت ظہور کرے کہ وہ اُسکا قبلہ

ہی اور یہہ ابیات بھی لکھا ہی **نظم** قبلہ شاہان بود تاج وکمر قبلہ ارباب دنیا سیم وزر

۱۷۳

قبلۂ صورت پرستان آب وگل ۞ قبلۂ معنی شناسان جان ودل ۞ قبلۂ زہاد محراب قبول ۞ قبلۂ بدسیرتان کار فضول ۞ قبلۂ تن پروران خواب وخورش ۞ قبلۂ انسان بدانش پرورش ۞ قبلۂ عاشق وصال بی زوال ۞ قبلۂ عارف جمال ذوالجلال ۞ اور یا ایہا الذین آمنوا آمنوا کی تفسیر مین لکھا ہی از حضرت سید الطائفہ جنید قدس سرہ منقول است کہ فرمودند یا ایہا الذین آمنوا آمنو پنجاہ سال است کہ در ایمان آوردم و در ایمان تازہ کردن ہنوز در انم

مثنوی

دمی بیحق زدن محض گناہ ہست ۞ بجز و مشغول گشتن کفر راہ ہست ۞ ترا ہر دم کشد پندار ہستی سوی ظلمت سرای خودپرستی ۞ خودی کفر است نفی خویش کن زود ۞ کہ جز حق در حقیقت نیست موجود ۞ اور علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاؤ الدین آبری کے انفاس قدسیہ قسم دوم کے بارہوین رشحے مین لکھا ہی مولانا موصوف نے اس امر کو بیان کرکے شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ کا یہ شعر دلیل لائے ہین

شعر

ہر آن کو غافل از حق یک زمان است ۞ در آندم کافر است اما نہان است ۞ اگر آن غافلی پیوستہ بودی ۞ در اسلام بروی بستہ بودی ۞ اور خواجہ امامی اصفہانی کے پہلے رشحے مین لکھا ہی کہ فرماتے ہین فکر در حقایق و توجہ بجزیات عین کفر است

مصرع

با خودی کفر و بیخودی دین است ۞ اور بہت سے اولیاء اللہ سے ایسا ہی منقول ہی اور جو منکر اولیاء اللہ ہی اسکا قول مجہول ہی فاما جسکو اس امر کی تحقیق منظور ہی انصاف نامے کا باب پنجم دیکھین کہ اسمین اس امر پر جو آیات کہ دال ہین سو بھی لکھے ہین مگر یہان اسقدر پر ہی کفایت ہوا اور امام محمد غزالی احیا اور کیمیا وغیرہ مین یہی لکھے ہین کہ کوئی شخص جسکے قید مین اور جسمین مشغول ہوا وہی اسکا خدا ہی کہ یہی فرمان امام ع کا ہی چنانچہ انصاف نامے کے باب مذکور مین یون ہی نقلست کہ حضرت میران علیہ الصلوۃ والسلام فرمودند وجود حیات دنیا کفر است یعنی

174

زیستن بجان ہر کہ خواہد ہستی و خودی گوئیم اموال و اولاد و جز آن متاع حیات دنیا نام کردند پس مراد اس نقل سے یہ ہی کہ جو اللہ تعالی سے غافل ہو کر اپنی ہستی یعنے دنیا کی محبت اور زندگی مین مشغول ہوا کہ وہ مال و زن و فرزند و غیرہ اسباب زندگی دنیا ہی کافر ہوا کہ اللہ تعالی سے منہہ پھیرا پس یہی معنی کفر کا ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین الآیہ رجا اب سوال یہہ ہی کہ زنان و فرزندان الخ

ہدایت

یہہ سوال بھی دلیل نا وانستگی مسود ہی کیونکہ دنیا کے تین درجے ہین ایک درجہ مقدار ضرورت کا کہ کہانا لباس گھر مرد کو عورت اور عورت کو مرد وغیرہ آدمی کو بجز اسکے گزر نہین یہہ اشیا بقدر کفایت داخل دنیا نہین چنانچہ رسولؐ دعا مانگے ہین یا اللہ قوت آل محمد بقدر کفایت دے اور ابراہیم ع ایک وقت اپنے ایک دوست سے قرض مانگے وحی آئی کہ یا ابراہیم مین تیرا دوست ہون تو قرض میرے سے کیون نہین چاہا تو عرض کئے کہ یا الٰہی مین جانتا ہون کہ دنیا تیری مغضوب ہی اسلئے مین ڈرا پھر وحی آئی کہ بقدر ضرورت دنیا نہین ہی چنانچہ حدیث مین آیا کہ رسولؐ فرماتے ہین دنیا کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ دو کہ جسنے اسکو حاجت سے زیادہ لیگا وہ اسکی ہلاکت کا سبب ہوگی دوسرا درجہ مقدار حاجت کا ہی تیسرا درجہ مقدار زینت کا لاکن جو مقدار ضرورت پر اکتفا کیا وہ زاہد ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرمایا ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی مشکات کے باب القیامت مین ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین شرم ڈہانپے اتنا کپڑا اور بھوک دفع کرے اتنی روٹی اور گرمی سردی سے بچے اتنا گھر روز قیامت داخل پرسش نہین اور جو زینت کو اختیار کیا ہلاک ہوا کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی من کان یرید الدنیا نوتہ منہا مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور حاجت کے مقدار پر جو اسکے استعمال سے انبیا اولیا علیہم الصلوۃ والسلام ڈر کر قدر ضرورت پر ہی اکتفا کئے تصرف کرنا

۱۷۵

از بس خطرناک ہی یہہ سب خلاصہ کیمیاء سعادت کا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ بقدر کفایت دنیا مین داخل نہین ہی کہ ترجیح بلا مرجح کہا جاوے اور ترک اسکا بالکلیہ رہبانیت ہی اور یہان جب مسعود سے کچھ بات بن نہ آئی تیتر بتیر کی بولی پر آیا ایسون کے لئے اللہ تعالی فرمایا ہی عہم کالانعام بل ہم اضل سبیلا

مسعود کی بدخلقی یازدہم - رجا -

سنت اجابت دعوت الخ **ہدایت** خود مسعود کے کلام سے چوری اور تحریف ظاہر ہی یعنے لکھا ہی کہ دائرے کے باہر موافقین مذہب کے مکان پر بھی واسطے ضیافت کے نجانا الخ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دایرے کے اندر ضیافت کو جاتے تھے پھر ترک مطلق ثابت نہوا اور باب ہشتم انصاف نامے کا ترک ملاقات تارکان ہجرت اور اہل دنیا مین ہی چنانچہ انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی باب ہشتم میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت حضرت میران علیہ الصلوۃ والسلام منع فرمودہ اند و درین باب آیات قرآن و نقلہاے حضرت میران علیہ السلام بسیار است اس عبارت سے دیکھئے کہ بنائے باب یا ترک اجابت دعوت مین ہی یا ترک صحبت تارکان ہجرت مین اور چند نقل بھی اس سے لکھے جاتے ہین نقل است از حضرت میران علیہ السلام اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ باشد و قرابتان او در گجرات باشند و میل دل او سوے قرابتیان باشد آنکس ظالم است و در حق ایشان این آیتہا خواندند یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا آباءکم و ابناءکم و اخوانکم اولیاء الآیہ - قولہ تعالی والذین لم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیئ حتی یہاجروا الآیہ نقلست کہ حضرت میرانؑ و مہاجران کہ در خانہ کسی نہ از جہت طعام خوردن و نہ در مرض و نہ در معذرت رفتند مگر درون دائرہ نقلست از میان عبدالقادر برادری از احمدآباد آمدند و از سید مصطفی عرف غالب خان میران سید محمود را سلام آوردند میران بسیار زجر کردند کہ آنجا چرا رفتی کہ سلام آوردی نقلست کہ وقتی ملک

الہداد رضہ با دائرہ نزدیک نہر والہ چند روز ماندند فرمودند کہ مبادا کسی برای ملاقات فرابتان روند ور شہر پس باز در دائرہ نیایند ہر جا کہ خواہند بروند یا ہمانجا بانند دیکھئے کہ ان نقلون سے ترک اجابت دعوت ہی یا ثبوت سنت عزلت کہ جسپر اکثر اکابرین اہل تصوف کا اتفاق ہی اللہ تعالی

فرماتا ہی قل اللہ ثم ذرہم یعنے اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول رہ اور اہل دنیا کو چھوڑ اور فرمایا واہجرہم

ہجرا جمیلا یعنے چھوڑ اہل دنیا کو پورا چھوڑنا اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا کہ رسول صلعم فرماتے ہین ایک زمانہ آویگا کہ آدمیونکا دین سلامت نرہیگا مگر بھاگے ایک جا سے دوسری جاے کو اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کو اور ایک سوراخ سے دوسری سوراخ کو مانند لومڑیون کے جو اپنے کو لوگون سے چھپاتے ہین ابن سیرینؒ سے روایت ہی فرماے عزلت عبادت ہی اور رسولؐ ایک مدت غار حرہ مین عزلت اختیار کئے تھے اور مالک بن انس رضہ اور سعید بن زید رضہ کہ اکابرین صحابہ سے تھے ایسا عزلت اختیار کئے تھے کہ تا دم مرگ نہ جماعت کی نماز مین حاضر ہوئے نہ جنازے مین نہ کسیکی ملاقات کو نہ عیادت کو بلکہ عزلت کی فضیلت کو اکابرین سلف اتفاق کئے ہین مثلا سفیان ثوری ابراہیم ادہم داؤد طائی فضیل عیاض ابراہیم خواص یوسف اسباط حذیفہ مرعشی بشر حافی رضی اللہ عنہم اجمعین وہم رضوا عنہ یہہ خلاصہ کیمیاے سعادت کا ہی بااین اس عزلت مین اتنا اعتدال بدرجہ کمال ہی کہ جس سے کوئی فرض یا واجب یا سنت ترک نہین ہوتا اور اکثر آفات و منہیات سے بچاؤ ہی مثلا نماز جنازہ اور اشاعت اسکی اور نماز جماعت وغیرہ اور ترک صحبت اہل دنیا کہ جسکے لئے رسولؐ عائشہ صدیقہ رضہ کو فرماے کہ مجھہ سے اول بہشت مین ملنا چاہتی ہی تو اہل دنیا کی صحبت ترک کر اور فرماے صلعم دنیا کو اہل دنیا کے ساتھہ چھوڑ و بلکہ دنیاداروں کی دنیا کو دیکھنا منع فرماتے رسولؐ کو اللہ تعالی فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا الایہ اور رسولؐ فرماتے مت دیکھو تم ان کی دنیا کو کہ وہ

۱۷۷

تمہارا فتنہ ہی اور یہہ بھی سبب تھا کہ دائرے کے باہر رہنے والونکو فاسق جانتے تھے چنانچہ
کیمیا کے تیسرے رکن سے پانچوین اصل مین ہی ایک روز عیسیؑ کا گذر ایسے مقام مین ہوا
کہ جہان مردون کے بہت ہڈیان پڑے تھے آپ نے حواریون سے فرمایا کہ یہہ لوگ خدا کے
غضب سے مرے ہین حواریون نے انکا کشف حال چاہنے سے آپ نے پکارے ای اہل قریہ
سو ایک شخص آواز دیا آپ نے پوچھے تم کیا مرے اُس نے کہا دنیا کو دوست رکھنے کے سبب سے
ہمپر خدا کا غضب ہوکر سب ہلاک ہوکر دوزخ مین ہین آپؑ نے کہے کہ تو ہی جواب دینے کا کیا سبب
وہ عرض کیا سب کے منہہ مین لگام ہین میرے منہہ مین نہین اُسکا یہہ سبب ہی کہ مین اُنمین تھا مگر
دنیا کو دوست رکھنے مین اُن مین داخل نتھا الخ اور حدیث مین آیا ہی کہ فاسق کی دعوت قبول نا
کرنا ہنے اور امر معروف کرنے نکرنے کی آفت سے بچنا ہی۔ اور مسود احادیث کے معانیون مین
بھی از بس تحریف کیا یعنے اجابت کہ معنی مین قبول کرنیکے ہی اسکو حاضر ہونیکا معنی کہدیا اور ترک
دعوت کہ بعذر منع ہی اسکو مطلقاً حل کیا یہہ کہنا اسیکا ہماری دلیل ہی چنانچہ لکھا ہی اسی لئے
تھا جب کھانا دایرے کے اندر لایا جاتا تھا کھاتے تھے الخ پس معلوم ہوا کہ دایرے کے باہر
بسبب اندیشہ وقوع آفات کثیرہ کے نہ جاتے تھے کہ یہہ ترک اجابت نہین ہی بلکہ عین اجابت
ہی کہ یہی سنت ہی اب جاننے کہ مسود جیسا احادیث کی صحت امامؑ کے موافقت پر منحصر ہونے مین
ہمپر افترا کیا ہی ویسا ہی یہہ سب اُسیکے مفتریات ہین کہ اسکا ذکر عقیدہ ہفتم اور دلیل ہفدہم
مین بدلایل قاطعہ ہوچکا عذب من کذب **مسود کی بدخلقی دوازدہم**
رجا کہ راس واصل تامی بداخلاقیون کی ہی الخ **ہدایت** مسود کو دروغ گوئی مین
اتنا کمال ہی کہ اس مثل کی حد تک پہنچا یعنے دروغ گو نیم بر وی تو کیونکہ ہمارے امام علیہ فرضیہ
پڑہنے مین تاکید شدید فرماتے تھے چنانچہ انصاف نامے کے باب نہم مین کہ مسود جسکا

حوالہ دیا ہی یون مذکور ہی نقلست از بندگمیان ملک جوبن برخوردار رض کہ بعضے خراسانی پیش

میران گفتند کہ یاران شما نماز گزاردن ہم نمیدانند میران علیہ السلام زجر کردند و فرمودند کہ این

مقدار ریش کجا دراز کردید نماز گزاردن ہم نمیدانید فرمودند میان یکدیگر بیاموزید نقلست

از بندگمیان لاڈ شاہ رض کہ حضرت میران علیہ السلام فرمودہ اند کہ علم لابدی میباید تا نماز و روزہ

و مانند این افعال درست خواہد نقلست از میان عبد الفتح کہ در شہر نہروالہ بدست

بندگمیان شاہ نظام رض کتابی میران ع دیدند حضرت میران ع پرسیدند چہ میخوانید عرض کردند کتاب

پس از دست میان گرفتند و برفتند و بعد از چند روز در ناگور باز بدست میان مذکور کتاب

دیدند باز منع کردند بعدہ ہوس خواندن علم تمام منقطع کردند بعد مدتی در خراسان میان

مذکور را حضرت میران ع فرمودند چیزی علم حدیث بخوانید چونکہ کسی کامل شد زیان ندارد

نقلست از میان نظام غالب در خراسان بحجرہ ملک معروف رض و میان مذکور متصل بود

میان نظام غالب را ملک معروف پرسیدند شما را چیزی خواندن می آید گفتند اندک اندک

فرمودند بعد از مشغولی گاہی چیزی بخوانید باز ملک مذکور فرمودند کہ حضرت میران ع را پسر

پس ہر دو پیش میران رفتند حضرت میران ع در خلوت نشستہ بودند ہنوز این معاملہ بسمع مبارک

نرسیدہ بود کہ این رباعی خواندند **رباعی** علمی بطلب کہ با تو ماند تو آن دم کہ ترا ز تو رہاند

آن علم فریضہ را بخوانی تو تحقیق صفات حق بدانی تو و نیز فرمودند کسیکہ بسیار خواند بسیار خوار شد

یا طلب دنیا کند یا عجب بسیار شود بعدہ فرمودند آنچہ بندہ ذکر کردن گوید بکنند تا بینائی خدا

حاصل شود اب جاننے کہ پہلی دوسری نقل سے ثابت ہوا کہ امام ع علم رسمی لابدی پڑہنے

کہ وہ بھی علم فریضہ مین داخل ہی زجر و تاکید فرمائے ہین کسواسطے کہ علم ظاہری علم باطنی

کے لئے مانند وسایل کے ہی جیسا کہ نماز کو وضو اور طہارت ظاہری کہ جسکا ذکر آگے قریب

ہوگا انشاء اللہ تعالی تیسری نقل سے یہی تحقیق ہوا کہ سالک مبتدی کو زاید حاجت سے
تہ بہنا منع ہی کس سے کہ بندگیان شاہ نظام رضہ جب اباد ے حضور مین آئے طالب العلمی
کر چکے تھے جیسا مسودہ اپنی کتاب کے دوسرے باب مین پچیسوین صفحے پر لکھا ہی اور امام
محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے زاہد قناعت کرنیکے چیزون کے بیان مین
لکھے ہین کہ جنید بغدادی رح فرماتے ہین دوست نہین رکھتا ہون یہہ کہ صوفی کچھ پڑھے اور لکھے
اور علی بن الحسین نے مولانا علاؤ الدین آبری رح کے احوالات مین لکھا ہی مولوی گفتند کہ در مبادی
حال در ہرات تحصیل علوم اشتغال داشتم چون ملازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ اختیار
کردم فتوری در مطالعہ پیدا شد متردد بودم کہ آیا بتمام ترک تحصیل نمایم یا گاہی مشغولی کنم
درین اندیشہ روزی از شہر بیرون آمدم چو بدر مدرسۂ میر فیروزشاہ رسیدم بجماعت خانۂ وی
درآمدم و در را از اندرون بستم و پشت بمحراب نشستم و در اندیشہ تحصیل و ترک آن افتادم ناگاہ
از گوشۂ محراب آوازی شنیدم کہ گوینده گفت ترک نما و بیا سا، حال بر من بگشت از انجا
بیرون آمدم و روی بخیابان نہادم تا بتل قطبان رسیدم دران گورستان دیوانہ بود نجم الدین
عمر نام ناگاہ از دور پیدا شد و باخود زمزمہ میکرد گفتم پیش وی روم و بہ بینم کہ درین باب چہ میگوید
چون نزدیک او رسیدم گفت حالیکہ در مسجد فیروزشاہ بودی نہ ترا گفتم کہ ترک نماء و بیاساء
متحیر شدم و از پیش برگشتم و داعیہ ترک و تجرید غالب شد بہمان قدم بملازمت مولانا سعد الدین
قدس سرہ آمدم و دران محل ایشان تنہا در مسجد جامع جائی مراقب نشستہ بودند چون پیش ایشان
نشستم سر برآوردند و فرمودند کہ اطرح و افرح مثل مشہور است حاصل آنکہ ترک تحصیل
بی حاصل میباید کرد و بتمامی روی درین نسبت میباید آورد و ازین سخن کہ ایشان فرمودند
خاطرم بتمام از تردد خلاص یافت اور مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سرہ کے

احوالات مین لکھا ہی مولانا عبدالرحیم کاشغری کہ از دانشمندان مقرر ہرات بود چنین میگفته
است کہ تا خدمت مولانا عبدالرحمن جامی ترک مطالعہ نکردند وروی بطریق صوفیہ نیاوردند
مارا یقین نشد کہ بہتر از مطالعہ وتحصیل علوم رسمی کاری دیگر میباشد وفوق مرتبہ دانشمندی
امر دیگر میبوده است اور مولانا سعدالدین کاشغری کے انفاس قدسیہ مین لکھا ہی اہم رشحہ
میفرمودند کہ خواجہ محمد پارسا رح فرموده اند کہ حجاب میان بنده وحق سبحانہ تعالی ہمین
انتقاش صور کونیہ است در دل واین انتقاش بسبب صحبتہای پراگنده وسیرہا ودیدنہاے
الوان واشکال گوناگون زیاده میشود ودر دل خانہ میکنند ومحنت ومشقت تمام نفی میباید کرد
ودیگر از مطالعہ کتب وگفتن وشنیدن سخنان رسمی وکلمات شتی آن نقوش می افزاید واز
مشاہده صور جمیلہ واستماع نغمات وسازہاے طرب انگیز آن نقوش در حرکت وتموج می آید
واین جملہ موجبات بعد وغفلت است از حق سبحانہ تعالی وطالب را نفی از ان کردن واجب
است پس باید کہ از ہرچہ خیال را می افزاید بواجبی اجتناب نماید وبا دل صافی توجہ بجناب
حق کند الخ اور ۷ رشحہ مین لکھا ہی اہم آداب دل را از حضور اغیار نگاہداشتن است چہ خیر وچہ شر
ہر دو برابر است در حجاب بودن از حق تعالی سبحانہ اور ۸ رشحہ مین لکھا ہی میفرمودند کہ حق سبحانہ
تعالی بپیغمبر خود را طریقہ مراقبہ تعلیم کرده است انجا کہ فرموده ما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قرآن و
لا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ اصل مسئلہ اینست کہ حق سبحانہ تعالی فرموده
است وحضرت رسالت را تعلیم کرده خلاصہ کار اینست کہ بجناب حق سبحانہ مشغول باشید حق سبحانہ
بہ بنده از ہمہ نزدیک تر است واز نزدیک تر گفتن ہم نزدیک تر است چرا کہ در حال قرب
عبارت نمی گنجد وقتیکہ قرب را بعبارت در آورند بعد میشود اور دسوین رشحہ مین لکھا ہی
فرمودند کہ ورا ابتدا باید کہ بہیچ چیز مشغول نشود مگر بنفی خواطر آنہا کہ رسایل مطالعہ میکنند وسخنان

۱۸۱

از انجامی چنید ایشانرا ہیچ نفعی نیست اینہا ہمہ بیکاریہاست راہ حق سبحانہ تعالی وکار او رفتنی وکردنی است نہ گفتنی وشنیدنی اگر کسی پیش پادشاہ در بغداد نشستہ باشد ودر حضور بادشاہ دایم تواند بود وبادشاہ مکتوبی بشام فرستادہ باشد ازان مکتوب غائبانہ حظی میگیرند نباید کہ ہر کسیکہ جاہل وبی عقل وغافل باشد کہ حضور بادشاہ باختیار خود دور شود واز برای خواندن آن مکتوب از بغداد روی بشام نہد اور مولانا محمد روجی رہ کے ذکر مین لکھاہی میفرمودند کہ در مبادی حال در سقایہ مسجد بودم وکتاب مثنوی در دست داشتم ناگاہ حضرت مولانا بسقایہ درآمدند وفرمودند از خواندن مثنوی کاری بکشاید سعی کنید کہ معانی آن اندرل شما جوشد میفرمودند کہ وقتی ایشان بحجرۂ من درآمدند ومصحفی برکنار طاق دیدند فرمودند کہ آن چہ کتاب است گفتم مصحف است فرمودند کہ اینہا علامت بیکاریست یعنی مبتدی را باید کہ در بدایت سلوک بطریق نفی واثبات مشغول بود تلاوت قرآن کار متوسطانست ونماز یعنے نماز نوافل گذاردن کار منتہیان اہل بدایت را ہم مہمات نفی واثبات است اور ارشاد السالکین کے مقدمے مین کہ خلاصہ معدن الاسرار کا ہی لکھاہی ودیگر ذاکر را باید کہ در حین اشتغال بذکر تا فراغ آن بجز صلوۃ فریضہ وسنن موکدہ بنماز تطوع واوراد ووظایف بلکہ بتلاوت قرآن ہم متوجہ نگردد ودر رسالۂ ثمرۃ الحیوۃ مکتوب است کہ بہترین عبادات ونیکوترین طاعات در جمیع احوال واوقات ذکر حق است سبحانہ زیراکہ نافی ماسوا اللہ است ومثبت اسرار اوست چوتھی نقل اسبات کی دلیل ہی کہ علم فانی سے علم باقی سیکھنا افضل ہی جسکے سبب اس ہستی موہوم سے رہائی ہو کہ وارد ہی موتوا قبل ان تموتوا اور علوم فریضہ حسب حال ہر ایک شخص کے ہین مگر اُن سے اس علم کو پہ ہے کہ جس سے صفات حق تعالے شانہ جانے اور زاید علی الحاجات پڑہنے والا یا طلب دنیا مین گرفتار رہے یا عجب وتکبر مین

چنانچہ کیمیا کے پہلے رکن کے دوسری اصل مین طلب العلم فریضۃ کی شرح مین ہی کہ علم
ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی یعنے ہر مسلمان یہہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی ہمارا
خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہین اور اُس کے کتابان سچے ہین اور اسکے احکام رسولون
کی معرفت سے بھیجے ہین اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اُس روز سب مُردے اُٹھینگے
اور تقدیر نیکی اور بدی کی اُسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوۃ کے اور حج کے
اور جورو والے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیپاری
کو فرق بیع و ربا کا اور جو اسکے متعلقات ہین جاننا فرض ہی مگر ہر بالغ عاقل مسلم کو اللہ تعالی
کی پہچانت واجب ہی کہ اُسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل نہوگا
پس اسی لئے ثابت ہی کہ یہان جسقدر راندہا وہان اسقدر راندہا ہی - اور آدمی جب منطق
حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اُس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
چیز کھایا جس سے بیماری اسکی بڑھ گئی کیونکہ یہہ علوم اکثر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور نخوت
اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلمین بوتے ہین جتنا زیادہ پڑھیگا اُسکی بیخ دلمین محکم تر ہوگی
اور جب صحبت رکھیگا ایسون سے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہون تو ایسا ہو جاتا ہی کہ ندان
اُس سے توبہ کرنا دشوار ہو - خلاصہ اور معرفت الٰہی بجز ذکر و فکر کے کہ وہ کسی پیر کامل سے بسند
صحیح حاصل کیا جاوے محال ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی سالک کو پہلے
مرتبے مین چند شرط ہین پہلی شرط یہہ کہ اپنے مین اور خدا مین جو پردہ ہو اسکو اٹھا دیوے
کہ وہ مال و جاہ و تقلید و معصیت ہی مال زاید ضرورت سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور
جاہ بھی از بس بد ہی اور تقلید اس لئے بد ہی کہ کسیکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظرے
مین رہیگا اور معصیت دلکو اندھارے مین ڈالتی ہی جب ان سب باتون سے پاک ہوا تو

١٨٤

ایسا ہوا کہ طہارت کرکے نماز کو تیار ہی اب اسکو امام چاہئے سو وہ پیر ہی کہ بن پیر کے یہہ
چلنا نہین ہو سکتا ہی کہ شیطان کے ہزار راہ اُس سے ملے ہین جب پیر پکڑے اپنے کو پیر کے
ایسا سپرد کرے کہ پیر کی خطا کو اپنی منفعت سمجھے یہہ سب مانند پاکی زمین کے ہی اب یہان تخم ذکر
آلہی کا بووے لیکن سلوک سے پہلے اُسکی حقیقت نہ جانا ہو کیونکہ اسکا علم بسبب انتظار معلوم
کے حجاب ہوتا ہی اور اُسکی حقیقت لایق قیل و قال نہین کیونکہ یہہ راہ سلوک ہی یہہ سب کہنے
سے مقصود یہہ ہی کہ آدمی اسپر ایمان لاوے کہ اکثر علما اسبات کے منکر ہین اور جو بات علم
رسمی کے برخلاف ہو اُسے باور نہین کرتے ہین انتہی اِس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسود ہمارے
امام پر افترا کیا ہی اور ہمارے امام ؑ علم بقدر فرض پڑہنے اور سیکھنے ہر شخص کے حال کے موافق
فرماتے ہین اور علم سلوک بغیر اتباع کسی پیر کامل کے حاصل ہونیوالا نہین اور ایسا ہی یواقیت
کے تیسرے فصل اور تیسرے مبحث مین بھی لکھا ہی اور شاہ شرف یحیی منیری رح مکتوب پنجم
مین فرماتے ہین باجماع مشایخ طریقہ رض پیر طلب کرنا فرض ہی کہ یہ علم و سلوک بے پیر ممکن
نہین **رجا** اور میران کا یہہ قول الخ **ہدایت** یہہ مسود کی جہل اور تعصب کی دلیل
ہی یعنے فرمان امام کا یہہ ہی نقلست کہ حضرت میران فرمودند کہ براء فہم معنی قرآن وقتیکہ
بیان کردہ شود نور ایمان بس است مراد اِس فرمان سے یہہ ہی کہ بعد پڑہنے قرآن اور اُسکے
معنے ظاہر سمجھنے کے دقایق و حقایق قرآنیہ سمجھنے نور ایمان بس ہی چنانچہ اُسپر لفظ فہم اور بیان
دلالت کرتا ہی کیونکہ بیان ہر کلام کا بعد اُسکے علم کے ہی مسود داب علما کو بھی خیال نکیا جہان
کچھ دقیقہ ہو فافہم لکھتے ہین اور یہہ فرمان امام ؑ کا مطابق قرآن و حدیث کے ہی جیسا
اللہ تعالی فرماتا ہی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الایہ اُسکی نیچے مدارک
مین ہی بیان والبصیرۃ اور بیضاوی مین ہی المعرفت والاہتدا اور حدیث مین ہی عن ابن

ابن مسعود رضہ قال تلا رسول اللہ من یرد اللہ ان یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ

ابن مسعود رضہ نے کہا کہ پڑہے رسول اللہ آیۃ من یرد اللہ الآیۃ کو پس فرمایے رسول اللہ

ان النور اذا دخل الصدر انفتح رجا اور سارا یہہ دلیل ہی الخ **ہدایت** یہہ بھی سراسر

پر کو بیچ ہی جب داخل ہوتا ہی نور سینے میں تو کھل جاتا ہی

دغا اور بد دیانتی پر اسکے دلیل ہی کیونکہ اوپر کے نقلون وغیرہ سے ثابت ہوا کہ علم منطق

وغیرہ جو زاید علی الحاجت ہو موجب انکار امر حق اور سبب ارتکاب اخلاق رذیلہ

ہوتا ہی اسی لئے تھا کہ عیسیٰ پر چند دہوبی اور ہمارے رسولؐ پر بھی اکثر بیعلم محتاج لوگ

ایمان لائے بلکہ اکثر انبیا پر ایسے ہی لوگ ایمان لائے ہین آب مسعود کے لکھنے سے معلوم

ہوا کہ ہمارے نبیؐ کی بلکہ اکثر انبیا کی نبوت بھی مانند مہدویت ہمارے امامؑ کے ہی پس

یہی دلیل حقیت ہوئی اور مصنف ہدایۃ المسلمین عماد الدین عیسوی نے بھی اپنی کتاب کے

ساتوین باب مین یون ہی لکھا ہی بلکہ ہر نبی کے منکرین یہی تقریر کئے جو مسعود سے بن پڑی

رجا اسکی تحقیق پر کہ اپنے بزرگونکی پیروی مانند فرمان رسولؐ کے بالشت ببالشت گز بگز

کیا رجا میان خوندمیر نے الخ **ہدایت** یہہ بھی قبیل سابق ہی یعنے یہہ حدیث حسن

غریب ہی جیسا کہ مشکات مین ہی اور ذکر کے شرف کے لئے اسی مشکات مین بہت احادیث

صحیحہ بخاری اور مسلم کی روایت سے موجود ہین یعنے ذاکر کو قرب الٰہی حاصل ہی بلکہ مرد

ہی جو ذاکر کے ساتھ بیٹھے گو کہ گنہگار بھی ہو بخشے جاتا ہی اور بسند صحیح اسمین لکھا ہی کہ ذکر

تمامی اعمال سے بہتر ہی پس ان حدیثون کے بہ نسبت حکم ایسی حدیث کا جو غریب ہی ساقط

ہی بلکہ حدیث بیہقی جو عائشہ رضہ سے روایت کیا اسمین فقط تسبیح و تکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور

مسعود ذکر بھی قبیل دعا سے ہی کرکے اوپر جو ذکر کیا عین خطا اور حقیقت ذکر و ذاکر سے

جہالت ہی کیونکہ ذکر سے مراد نفی ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کہ موجب

قرب اور رویت ہی یہان کمال یہی ہی کہ خود باقی نرہے پھر سوال کہان جب سائل

خودفانی ہو اگر موافق مسود کے فرض بھی کرین رویت اور قرب آلہی سے کونسی بات برتر
اور بہتر ہی مگر جو لوگ اِسمقام کو پہنچے ہین انکو دوسرے نوافل و مستحبات سے قرأت قرآن
افضل ہی اسی لئے امام احمد بن حنبل رح کو حکم ہوا افہم اور ذکر دوام فرض ہی کہ اللہ تعالی فرمایا
فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم الآیہ اور فرمایا جل جلالہ فاذکرونی اذکرکم الآیہ اور فرمائے
رسول اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون من فصل الخطاب مولوی ویلوری وہو حال الی نشاء اللہ
پانی پتی فی فائدۃ ۲۴ پس امر عبادات مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی جیسا سب کتب اصول
اُسپر دال ہین اور تلاوت قرآن سنت یا مستحب ہی تلاوت قرآن کو طہارت ظاہری ضروری ہی
اور ذکر کو طہارت باطنی اور ترک تلاوت موجب عصیان نہین ترک ذکر موجب عصیان
بلکہ صوفیہ کے نزدیک کفر ہی اور قرأت قرآن موجب حصول صواب ہی اور ذکر سبب تقرب
ذات باری عز اسمہ بلکہ حصولِ رویت کہ اِسیکا نام ولایت ہی کہ جسکے لئے قرآن مین اللہ تعالی
فرمایا ان اولیآء اللہ لا یموتون اور حدیثِ قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی اللہم بخلاف
قاری قرآن کے یعنے اکثر ذاکر بسبب ذکر آلہی کے مرتبہ ولایت و قطبیت و ابدالیت وغیرہ کو
پہنچے ہین نہ کوئی قاری بسبب قرأت کثیرہ کے بلکہ بعض اولیاء اللہ قرآن پڑھنا بھی نہین جانتے
تھے مگر بقدر ضرورت یعنے حصول ولایت کو ذکر شرط ہی نہ قرأت قرآن چنانچہ علی بن الحسین نے
رشحات مین حضرت مولانا سعد الدین کے خلیفے مولانا شمس الدین محمد روجی رحمۃ اللہ علیہما کے
ذکر مین جو لکھا ہی مع دوسرے چند دلایل کے اوپر مذکور ہوا الغرض موجب حصول نفی
واثبات ذکر لا الہ الا اللہ ہی اور تلاوت قرآن بعد اثبات ذکر کے دوسرے سنن و مستحبات
سے افضل کیونکہ یہ جب ثابت ہو چکا پھر سالک کسی حال مین رہے ذکر اُس سے چھوٹنے
والا نہین جیسا کیمیا کے تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی جب زمین پاک ہو گئی تو اُسمین

تخم ریزی کرے یہان تخم ذکر الٰہی ہی جب ماسواللہ سے خالی ہوگیا گوشے مین بیٹھ کر اللہ
اللہ دل اور زبان سے کہا کرے یہان تک کہ زبان خاموش ہو اور دل گویا رہے پھر
دل بھی خاموش ہوکر معنی اِس کلمے کا دل پر یون غالب ہو کہ اُسمین حرف کا دخل نہ رہے
نہ عربی نہ فارسی کیونکہ دل سے بولنا بھی بات کرنا ہی اور گویائی اِس تخم کا پوست ہی نہ عین
تخم پھر وہ دلمین ایسا نقش ہوکر بلاتکلف دل اُس سے وابستہ ہوجاوے بلکہ تکلف سے بھی
اُس سے نکل نہ سکے انتہی ایسے شخص کو کوئی چیز مانع نہین اب اسکا قرآن پڑہنا دوسرے
سنن ونوافل سے افضل ہوا یہی معنے احادیث کے ہین اور فضل علم وعالم مین جو آیات
واحادیث مسطور ہی برابر ہین لاکن اِن بشارات کے احق علماء باطنی ہین کس لئے کہ ہر علم کا
شرف اسکے موضوع اور معلوم کے شرف کے تابع ہی پس جس علم کا معلوم معرفت صفات
وذات باری عز اسمہ ہوا اسکا شرف سب علوم پر ہوگا پھر عالم اُس علم کا سب سے اشرف و
اکرم وافضل ہوا اور ہر ایک کا مرتبہ موافق اسکے تشبیہ اور تنزیہ کے رہیگا بلکہ جو علم رسمی سے
معرفت ذات الٰہی حاصل کرے فی الحقیقت وہ جاہل ہی چنانچہ یواقیت کے مبحث رابع مین
لکھا ہی فما تقول فی من اخذ معرفۃ الحق تعالی من خلف حجاب الحروف والالفاظ الواردۃ فی
الکتاب والسنۃ فہل یسمی عارفا فالجواب کما قال الشیخ رحمۃ اللہ فی الباب الوصایا من الفتوحات
لیس ہو عارف بل ہو جاہل باللہ تعالی اور حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء کا معنی یواقیت کے
۴۷ وین مبحث مین یہہ لکھا ہی المراد بقولہ العلماء ورثۃ الانبیاء ہل ہم المحدثون او مطلق العلماء
فالجواب المراد بہم کل من کان علمہ لا یستقل بہ العقول ولا الحواس بل تحیلہ العقول من نظرہا وانما
المراد بہم ما یستقل العقول والحواس بادراک علمہم فان ذلک لا یکون وارثۃ فافہم واعلم انہ لا یصح
میراث لاحد الا بعد انتقال الموروث الی البرزخ لان کلما حصل للعبد بغیر انتقال لا یسمی ارثا وانما

یسمی ہبۃً وعطیۃً ویکون العبد فیہا نائبا وخلیفۃ لا وارثا خلاصہ اس عبارت کا یہ ہی کہ جسکا
علم متعلق عقل وحواس سے ہی وہ وارث نہین ہو سکتا کیونکہ مرتبہ تعلق عقلی معلم ومتعلم ہر دو کی
حیات مین بھی متصور ہی مگر مرتبہ باطنی کہ وہ قطبیت وغیرہ ہی بغیر ایک کی انقراض حیات
کے دوسرے کو حاصل ہونیوالا نہین پس ورثہ وہی ہی جو ایک کی موت کے بعد دوسرے کو
پہنچے وگرنہ حیات مین دینے کو ہبہ وعطیہ کہتے ہین نہ وراثت جب وراثت امر باطنی ہی اسکو
علم ظاہری مین کمال وبلاغت ضرور نہین بقدر فریضہ بس ہی چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث
مین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رح کے حوالے سے لکھا ہی قال وکل ذلک لکونہم لا یعتقدون
فی اہل اللہ تعالی انہم یعلمون الشریعۃ وانما ینسبونہم الی الجہل والعامیۃ لا سیما ان لم یقرؤا علی احد
من علماء الظاہر وکثیرا ما یقولون من این اتی ہؤلاء العلم لاعتقادہم ان احدا لا ینال علما الا علی
ید معلم وصدقوا فی ذلک فان القوم لما عملوا بما علموا اعطاہم اللہ تعالی علما من لدنہ باعلام ربانی
انزلہ فی قلوبہم مطابق لما جاءت بہ الشریعۃ لا یخرج عنہا ذرۃ قال تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان
وقال علم الانسان ما لم یعلم وقال فی عبدہ الخضر وعلمناہ من لدنا علما فصدق المنکرون حینما
قالوا ان العلم لا یکون الا بواسطۃ معلم واخطأوا فی اعتقادہم ان اللہ تعالی لا یعلم من لیس نبی
ولا رسول قال تعالی یؤتی الحکمۃ من یشاء والحکمۃ ہی العلم وجاء بمن وہی نکرۃ ولکن ہؤلاء المنکرین
لما ترکوا الزہد فی الدنیا واثروہا علی الاخرۃ وعلی ما یقرب الی اللہ تعالی وتعودوا اخذ العلم من
الکتب وافواہ الرجال حجبہم ذلک عن ان یعلموا ان للہ عبادا تولی تعلیمہم فی سرائرہم اذ ہو العلم
الحقیقی للوجود کلہ وعلمہ ہو العلم الصحیح لا یشک مؤمن ولا غیر مؤمن فی کمالہ انتہی اسکا خلاصہ
یہ ہی کہ علماء ظاہر اولیاء اللہ کا انکار کرکے ان کی تکفیر اور ایذا کے درپی ہونے سے انہون نے
اپنے علم کو ایک اصطلاح مین پوشیدہ کئے اور سبب انکے انکار کا اولیاء اللہ سے یہ ہی

کہ علماء ظاہر یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اولیاء اللہ علم شریعت نہین جانتے ہین اور اولیاء اللہ
کو علماے ظاہر جاہل و عامی جانتے ہین کیونکہ اولیاء اللہ کسی عالم ظاہری سے کچہ پڑہے سیکھے
نہین اور بہت لوگ یعنے علماے ظاہری یہی کہتے ہین انکو علم کہان سے آیا سبب اِسی اُس
اعتقاد کے کہ کسی کو بجز کسی استاد سے سیکھنے کے علم نہین آتا ہی سمجھتے ہین یہہ بات جو سوا
استاد کے علم آتا نہین کرکر کہتے ہین سو اس مین سچے ہین مگر اولیاء اللہ جب اپنے پیر وغیرہ سے
نماز روزے وغیرہ ضروریات کے موافق علم سیکھے پہ عمل کرتے ہین اللہ تعالی آپ انکو تعلیم
کرتا ہی سو نہین جانتے ہین یعنے علماء ظاہر کی یہ خطا ہی کہ بغیر انبیا اور رسولون کے اللہ تعالی
کسیکو تعلیم نہین کرتا ہی کرکے سمجھتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اللہ تعالی جسکو چاہے اسکو علم دیتا ہی
یہان کسیکا قید نہین لاکن یہہ علمای ظاہر زہد کو دنیا مین لگ کر چھوڑ دئے اور محبت دنیا کو
آخرت پر اور اللہ تعالی سے نزدیک ہونے کی راہ جو سلوک ہی اُسپر غالب کئے اور یہہ
مقرر کرلئے کہ علم بجز کتاب کے اور بن استاد کے نہین آتا ہی تو یہہ بات انکی اللہ کی پہچانت کا
پردہ ہوئی کہ اللہ تعالی اپنے خاص بندون کو آپ تعلیم کرتا ہی کہ وہی معلم حقیقی ہی سیکہ
اور وہی علم صحیح ہی کہ کسی مومن اور کافر کو اسمین شک نہین اور بحر العلوم کی شرح مسلم مین
ہی فالعجب کل العجب عن مثل ہذا الشیخ قد رفض وعاء من العلم ولعلہ زعم ان الالہام ما یجد شی
فی القلب من قبیل الخطرات ولیس کذلک اما سمعت ما کتب الشیخ قطب وقتہ ابو یزید البسطامی
قدس سرہ الشریف لبعض من المحدثین انتم تاخذون عن میت عن میت فتنسبون الی رسول اللہ
ونحن ناخذ من الحی الذی لا یموت وان تاملت فی مقامات الاولیاء ومواجیدہم واذواقہم
کمقامات الشیخ محی الدین وقطب الوقت السید محی الملۃ والدین السید عبد القادر الجیلانی الذی
قدمہ علی رقاب کل اولیاء اللہ والشیخ السہل ابن عبد اللہ التستری والشیخ ابی مدین المغربی

والشیخ ابی یزید البسطامی والسید الطایفہ جنید البغدادی والشیخ ابو بکر الشبلی وشیخ عبد اللہ
الانصاری والشیخ احمد النامی وغیرہم قدس اسرارہم علمت علم الیقین ان یلہمون بہ لا یتطرق
الیہ احتمال وشبہۃ بل ہو حق حق مطابق لما لنفس الامر انتہی چنانچہ اسکی تحقیق سید شاہ
محی الدین قادری نے فصل الخطاب مین لکھا ہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی عجب اس شیخ سے
یہ ہی کہ الہام کو قسم خطرات سے سمجھا کیا نہین سنا خواجہ ابو یزید قدس سرہ اپنے وقت کے
علماے ظاہری حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اپنا علم ایک میت دوسرے میت سے لئے
اور اوسکی نسبت رسول طرف کرتے ہو اور ہم اپنا علم حیؑ لا یموت سے لئے ہین پس اس
تحریر وتقریر کا خلاصہ یہہ ہی کہ شیخ ہونیکے لئے علم ظاہر سے بقدر ضرورت بس ہی پڑھے
یا سیکھے نہ یہہ کہ کمال علم رسمی موجب حصول فضیلت شیخیت ولایت یا شرط شیخیت
و ولایت ہی بلکہ جو کوئی یون سمجھا تو اسکا علم معرفت الٰہی کا حجاب ہو گیا جیسا اوپر گذرا
اسی لئے ہی العلم حجاب الاکبر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ علماے ظاہری کی طہارت اور
نماز و روزہ حج اور زکوۃ سر کی علماے باطنی یعنے صوفیہ کی نہین انکی اور انکی عبادت
مین زمین آسمان کا فرق ہی یعنے علماے ظاہری کی طہارت فقط نجاسات ظاہری سے
بدن اور کپڑے کو پاک کرنا ہی انکی طہارت نجاسات باطنی سے یعنے ماسوا اللہ سے پاک
ہونا ہی تمامہ جب ایسی طہارت سے نماز روزہ وغیرہ عمل کرتے ہین تو معرفت خاص ذات
باری عز اسمہ تنزہ صفاتہ کا علم حاصل ہوتا ہی یہی معنے اس حدیث شریف کا کہ من عمل
بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم ہی نہ یہہ کہ علماے ظاہری کو یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی علماے ظاہری
سری کی عبادت تو ہر ادنا مسلمان بھی کر سکتا ہی چنانچہ حدیث ابی داؤد وابن ماجہ
العلم ثلاثۃ الخ اسی پر دال ہی کہ علم یا قرآن ہی یا حدیث یا فریضہ عادلہ یعنے جیسا حدیث

اور قرآن مین فرق ہی ویسا ہی فریضہ عادلہ بھی ضرور ہی کہ دونون سے جدا ہوکر احکام
مستنبطہ عین قرآن وحدیث ہین نہ مغایر مگر عمل اسپر اُس سے جدا ہی کہ کمال اسکا صوفیہ
کو حاصل ہی اسی لئے رسولؐ فریضہ عادلہ فرماے فافہم چنانچہ شیخ الہند نے مشکات سے
کتاب "علم کی شرح مین لکھا ہی کہ مراد علم دین است کہ متعلق است بکتاب وسنت وآن دو قسم
است مبادی ومقاصد مبادی علومیکہ موقوف است معرفت کتاب وسنت بران مثلاً لغت
ونحو وجز آن از علوم عربیہ ومقاصد آنچہ متعلق است باعمال واخلاق وعقاید وانہمہ علم معاملت
است وعلم مکاشفہ نوریست بعد از سلوک طریق حق وصدق معاملت در دل افتد کہ بدان
معرفت حقایق اشیا چنانچہ ہست منکشف گردد ومعرفت ذات وصفات وافعال حق سبحانہ
تعالی روی نماید واین را علم حقیقت وعلم وراثت خوانند بحکم حدیث من عمل بما علم ورثہ
اللہ علم مالم یعلم اور اسکو سید شاہ محی الدین قادری نے فصل الخطاب کے دوسرے مقدمے
مین لکھا ہی یعنے علم عمل کا جیسا صوفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ فاغسلوا وجوہکم سے مراد دنیا کے
الواث سے منہہ دہونا یعنے پھیرنا ہی ایسا ہی ہاتھہ دہونا اور مسح سے غرض اپنے سے گذرنا ہی
کہ یہی علم فریضہ عادلہ ہی اور آیہ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ بھی اسی معنی پر حجت قوی ظاہر
ہی کہ اللہ تعالی فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور آیہ والذین جاہدوا فینا الآیہ بھی صاف
دلیل روشن ہی جو لوگ اللہ کی عبادت مین ریاضت شاق کرتے ہین کہ وہ نفس کا خلاف
اور عمل طریقت رسولؐ اللہ کہ وہ ترک دنیا وطلب مولا ہی انہون کو تعلیم ربانی ہوتی
ہی اور جو علم ظاہر پر عمل کرکے طالب دنیا ہوتے ہین کہ عین اطاعت نفس ہی انکو تعلیم
شیطانی ہوا کرتی ہی پس اب معلوم ہوا کہ علما دو طور پر ہین ایک طبقہ ربانی کہ وہ
دنیا اور اہل دنیا سے بیزار اور محبت مولا کی شراب کے نشہ سے سرشار ہین دوسرا طبقہ

شیطانی کہ دنیا اور اہل دنیا کے طالب اور پرستش مین گرفتار اور رہزنی مین لوگونکے استوار کہ اُن کے واسطے رسولؐ فرماتے ہین کہ یہہ دین کے چور اور رہزن ہین کیونکہ دین کی راہ یعنے خدا کی معرفت کی راہ دنیا کی راہ کے خلاف ہی جو خود دنیا مین گرفتار ہو دوسرے کو بھی اُسپر دعوت کریگا جیسا مسعود عقیدہ چہاردہم مین لکھا ہی کہ مال دنیا کا کتنا بھی رکھین تبر انہین ہی بلکہ مالدارونکی تبری صفت کرتا ہی اور یہہ خادم الفقرا اُسکی برائی بانچجبہ براہین اُسی جگہہ لکھہ چکا اور یہہ مشہور ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین دنیا مُردار ہی اور طالب اسکا کتا پس مسعود جیسا یہہ جھوٹ لکھا ہی کہ مشایخ طریقت سب علما تھے اور اسمین بایزید بسطامی اور جنید قدس سرہما کا بھی نام ہی مگر اقوال اُنکے جو اوپر گذرے اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اُنکا علم خلاف علم ظاہری کے تھا اور علماے علم باطن تھے نہ علماے علم ظاہر جو علماے ظاہری کے عرف مین حد اکتساب ظاہری اسقدر وہ علم رسمی نہین رکھتے تھے بلکہ اس دلایل سابقہ سے یہی پایا جاتا ہی کہ بعضے مشایخ جو علم رسمی مین تبحر رکھتے تھے بعد داخل طریقت صوفیہ ہونیکے اُسکو ترک کئے ہین چنانچہ صاحب رشحات لکھتا ہی کہ مولانا جامی رحہ علم رسمی کو ایسا بھولے تھے کہ بتکلف تام کچھ لکھتے تھے اور مسعود یہہ بھی یک دروغ بیفروغ لکھہ دیا کہ منشا اس غلطی کا یہہ ہوا کہ سن پایا ہی کہ حضرت خاتم الرسالتؐ امی تھے بھلا یہہ کہان سے تحقیق کیا اُسکا پتا نہین بتایا یہہ دروغ اور افترا دلیل تعصب اور بددیانتی ہی کہ صاحب سراج الابصار کو اپنے پر قیاس کیا کہ مشہور ہی المرء یقیس علی نفسہ مگر مسعود کا حال اُس مثل کے موافق ہی کہ چور اور چھنال کی زبان دراز ہوتی ہی۔ جاننا چاہئے کہ اب ہم مسعود کی اس بدخلقی اور اُسکے جوابات کا خلاصہ لکھتے ہین یعنے مسعود اس مین پانچ امر فرض کیا اوّل یہہ کہ ہمارے امام ع علم تہجی سے منع شدید کرتے تھے جو لکھا ہی سو صاف دلایل قویہ سے ثابت

مسود کے اندہے پنے پر امام فخر الدین رازی سری کے فاضل کو علم ظاہر موجب حصول علم
باطن نہوا دوسرا کون ہی کہ بے پیر کے علم ظاہری سے علم باطن کو پہنچے مگر کہ شیطان اسکی راہ
مارا ہو چنانچہ وارد ہی الرفیق ثم الطریق **مسود کی بد خلقی سیزدہم** - رجا
اپنے پیغمبر پر چنانکہ نا الخ **ہدایت** جب آدمی کا دل ظلمت کفر سے اندہا ہوتا ہی
اسکو سیدہی بات ٹیڑہی سمجھ پڑتی ہی اسی سے لئے کفار رسولؐ کو کہے کہ انبیاؑ کے بعثت کا مقام
شام کا ملک ہی تو آنحضرتؐ سفر کی تیاری کئے جب حکم ہوا کہ اسطرف مت جاؤ موقوف
کر دے اور جب بیت المقدس کے طرف سے آپ کعبے کی طرف پھر کر نماز کئے جب بھی
کفار یہی کہے کہ یہہ سب انبیاؑ کے خلاف اپنے آبا و اجداد کے بتخانے کو سجدہ کرنے بات
بنا لئے کہ خدا کا حکم ہی بلکہ عماد الدین عیسوی نے ہدایت المسلمین کے باب ہفتم کی فصل اول مین
لکھا ہی کہ محمد صاحب ریا کی نماز پڑہتے پڑہتے آخر اپنے بتخانہ قدیم کو سجدہ کرنے لگے
بلکہ منکرین قرآن کو سب مفتریات اور کذب سمجھتے ہین الحاصل مسود جو احادیث کو لایا ہی
اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یعنے جناب رسالت مآبؐ فرماتے ہین جو میری قبر کی زیارت کیا
گویا مجھ سے زندگی مین ملا اس سے صاف ظاہر ہی کہ جسکو ملاقات مانند حیات کے روح
مطہرہ سے ہو پھر زیارت قبر سے کیا حاجت ہاں ہمارے امام ؑ بسبب بقاء تقلید کہ مقتدا ہو کر
چند امر کی ادا ضرور ہوتی ہی تیاری سفر مدینہ کر کے کرایہ بھی اونٹون کا دے چکے تھے چنانچہ
وہ مبلغ ساربانون سے واپس نہین لئے اتنا سفر قریب ترک کرنے کو کوئی ایسا امر مانع تھا
بلکہ سکان اہل مدینہ طیبہ اہل مکہ سے بہت نرم دل اور سلیم الطبع ہین بیت اللہ مین دعوی
کرتے پر وہان کرنے کچھ مخالفت نتھی مگر یقین ہی کہ مدینے کے لوگون کے جیسے مین ایمان نہ تھا
اگر امامؑ تشریف لیجاتے اکثر لوگ ایمان سے مشرف ہوتے اور اہل گجرات اس عطیہ کو کیا

مستحق تھے لاکن مسعود نے یہان لکھا ہی گجرات کو جاکر بعد اٹھارہ مہینون کے دعوی مہدویت کا
کئے یہہ بری جعل سازی اور دغا بازی کی بات ہی چنانچہ خود باب دوم مین لکھتا ہی کہ
درمیان رکن ومقام کے مہدویت کا دعوی کئے اور لکھا ہی کہ گجرات مین جاکر بھی طریقہ
وعظ ودعوت کا شروع کیا اور ملک برہان الدینؒ اور ملک گوہر وہین مرید ہوئے فاما
حق یہہ ہی کہ وہان سیکرون آدمی تصدیق کئے مگر پہلا دعوی کہ رکن ومقام مین امامؑ نے
کئے اتنا ہی تھا کہ مین مہدی موعود ہون چنانچہ گجرات مین بھی سیکرون آدمی اسی دعوے پہ
ایمان لائے اور دوسرا دعوی پھر حکم سے خدا کے یہہ کئے جو مجھے قبول کیا مومن ہی چنانچہ
بعد اسکے تیسرا دعوی یہہ کئے کہ جو مجھے قبول کیا مومن ہی اور جو انکار کیا کافر پس اس سے
ثابت ہوا کہ جناب امامؑ حکم سے خدا تعالی اور رسول خدا کے مدینۂ طیبہ کا سفر موقوف
کرکے گجرات کو تشریف فرما ہوے جیسا رسولؐ بیت المقدس طرف جانے اور سجدہ
کرنے کو موقوف کئے اور منکرین ایسا ہی طعنے کئے جیسا مسعود لکھا ہی ایسے لوگون کے لئے
اللہ تعالی فرمایا قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموہم ان کنتم
صادقین فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک رجا اس کشف خلاف شرع پر عمل کیا الخ
ہدایت یہہ کشف عین شرع محمدی ہی مگر مسعود بسبب اپنے اندھے پنے کے اسکو خلاف
شرع لکھا چنانچہ یواقیت کے فصل رابع مین فتوحات کے ۲۷ باب کے حوالے سے لکھا ہی
اعلم ان موازین الاولیاء الکملین لاتخطی الشریعۃ ابدا فہم محفوظون من مخالفۃ الشریعۃ وان
کانت العامۃ تنسبہم الی المخالفۃ فما ہی مخالفۃ فی نفس الامر وانما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم
ممن ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لایقدح فی علم اہل اللہ تعالی خلاصہ اس عبارت کا
یہہ ہی علماء ظاہر اولیاء اللہ کے کامون کو مخالف شریعت جانتے ہین سو غلط ہی کیونکہ

اُنکی سمجھ کوتی ہی جب اولیاء اللہ کے کام علماے ظاہر کے نظر مین نہ آوین تو خاتم الاولیا کے کام پر اعتراض کرنا اُنکا عین جہالت ہی فاما خلاصہ امر یہہ ہی کہ دعوی کرنا مہدی کو فرض ہی اُسکے مقام اور وقت پر جیسا حج نماز وغیرہ ہمپر اور زیارت قبر شریف رسول اللہ سنت مستحبہ ہی فافہم واومن

مسعود کی بد خلقی چہاردہم - رجا یہہ کہ ارادہ اتباع سنت محمدی کا کرنا الخ **ہدایت** مسعود کا یہہ اعتراض بچند وجہ سراسر اُسکی تعصب و جہالت کی دلیل قوی ظاہرہ ہی پہلا حدیث بخاری کے مطلب کو بالکل نہ سمجھا کہ صاف ظاہری ارادہ رسول خدا کا بسبب عائشہ رض کا مکان ہی محل وفات ہونیکے اُسی جاے کی اقامت کا تھا کہ بی بیون نے جناب رسالت مآب کے ارادے کو سمجھ کر اجازت دین دوسرا حدیث متفق علیہ سے ثابت ہی کہ سودہ رض نے اپنی نوبت عائشہ رض کو ہبہ کیا تھا نہ نبی کو جیسا اُن بی بیون نے کیا تھا تیسرا مسئلہ عدل نوبت مین خلاف جمہور لکھا ہی کہ روز داخل نوبت نہین مسئلہ اذا کان للحر او المملوک امرأتان حرتان ان شاء اقام عند کل واحدۃ یوما و لیلۃ وان شاء ثلثۃ ایام و لیالیہا لان المستحق علیہ التسویۃ فمفوض الیہ وہذہ التسویۃ فی البیتوتۃ عندہا للصحبۃ والمؤانسۃ لا فی المجامعۃ لانہا تبتنی علی النشاۃ فلا یقدر علی المساواۃ کما فی المجتبی عن خزانۃ الروایۃ من الکافی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ دو عورت والا ہر ایک کے نزدیک ایک ایک رات دن یا تین رات دن رہے کیونکہ برابری گھر مین رہنے سے صحبت اور موانست کی غرض ہی نہ جماع سے پس اسمین روز کو بھی دخل ہی مگر کوئی ضرورت والا ہو اپنی ضرورت کے لئے باہر جانا منع نہین کہ الضرورۃ تبیح المحظورات ہی چوتھا حد شرع محمدی سے غرض حد مقدرہ الٰہی قیاس کیا واسے براین عقل کج مین بلکہ اس حد سے مراد حد متعارفہ عامہ ہی ہر مسئلہ اور حکم شرعیہ کے لئے ایک حد ہی کہ اُسکی نگاہبانی ضرور ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا تلک حدود اللہ من یطع اللہ

ورسولہ الآیہ اسکی تفسیر جلالین مین لکھا ہی الاحکام المذکورة من امر الیتامی وما بعدہ الخ یعنے
مراد حدود سے یہان یتیمون کے مال کی تسلیم اور تقسیم ترکات ووصایا ہی پس ہر ایک
اللہ تعالی اور رسول اللہ کے حکم کو حد بولنا درست ہوا بہر کیف عدل فی القسمہ واجب ہی
جیسا ہدایہ مین ہی القسم واجب اور ہبہ اور قبول اسکا جواز ہی جیسا خزانة الروایت مین
ہی ان رضیت احدی الزوجات لترک قسمہا لصاحبتہا جاز الخ ترجمہ اگر راضی ہو ایک دو
عورتون مین سے اپنی نوبت دوسری کو چھوڑنے تو جواز ہی پس فعل امام ع مین یہان چند
نکات غریبہ ہین کہ جسکی پہچانت مومنون کا حق ہی ایک یہہ کہ جب کسی امر مین وجوب اور
جواز جمع ہون ادا کرنا واجب کا اولی ہی دوسرا یہہ کہ قبول ہبہ کو موہوب لہ مختار ہی کسی
شی مین ہو کیونکہ ہبہ کا قبول کچہ امر ضروری نہین کہ جسکا خلاف ترک سنت ہو جاوے
بلکہ خلاف سنت وہ ہی کہ اس امر کو ناجائز جانے تیسرا یہہ کہ رسول کے بی بیون نے عائشہ صدیقہ
کو ہبہ کیا تھا نہ رسول کو یہان اسکے خلاف پر ہی کہ بی بی ملکان نے امام ع کو بخشا نہ کسی دوسری
بی بی کو کہ وہان اختیار امام ع کو نہے جب امام ع کو بخشا تو امام ع کو ہی اختیار رہا کہ جہان
چاہین وہان رہین یہان افضل واحق وہی مستحق ہی کہ جسکی نوبت واجب تھی اسی لئے امام
فرماے کہ حد شرع محمدی کہ خدا تعالی کا حکم ہی کون بخش سکتا ہی چوتھا یہہ کہ رسول کو خبر تھی
کہ مکان وفات عائشہ کا گھر ہی اور امام ع کو خبر تھی کہ اپنا مکان وفات بی بی بون کا گھر ہی
پانچوان یہہ کہ بی بی ملکان کے بہ نسبت بی بون کے مکان مین اسباب خانہ کمتر تھا کہ بجز ایک
پرانے بورئے اور ان کے انگ پر کے کپڑے اور کچہ ضروری مٹی کے برتن کے اور کچہ نتھا چنانچہ
عائشہ صدیقہ رض کے یہان بھی ویسا ہی تھا اور مسعودکی آخری بات بعینہ اسکے ترے
بھائی عماد الدین عیسوی مصنف ہدایة المسلمین کی پیروی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب کے

پہلے فصل مین سوال کے جواب مین لکھا ہی کہ وہ جاہل آدمی تھے چال چلن انکا بہت خراب تھا

عورتون کا بہت شوق تھا لعنت اللہ علی طاعنین الخاتمین **مسود کی بدخلقی پانزدہم**

رجا یہہ کہ بسبب اپنے مہدویت کے انکار کے الخ **ہدایت** اسکا جواب اتنا ہی بس تھا

کہ یہہ مصرع لکھین **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی لیکن مگر یہہ کتاب ہندی ہونے سے

کم علم لوگ اس دقیقے کو سمجھنا محال جانکر لکھا جاتا ہی یعنے اسی اپنی بدخلقی کے جواب سوم مین

مسود خود لکھتا ہی پس علامات مہدویت کہ احادیث مین مذکور ہین وہ اُس مدعی مین

موجود چاہیے ہونا تاکہ اُسکی تصدیق لازم ہو اور انکار کفر ہو اس تسوید مسود سے ثابت ہی

کہ مسود کا اعتقاد یہہ ہی کہ مہدی موعود حقیقی گو کہ اپنے منکر پر کفر کا حکم نکرے تب بھی منکر

اُسکا کافر ہی جب مہدی موعود حقیقی حکم تکفیر کرے بطریق اولی ثابت ہوا فاما مسود کو شک

و تردد اسمین ہوا کہ باوجود ہمارے امام ع منکر کو کافر کہنے کے انکا حکم حربیون کا یا ذمیون

وغیرہ کا نرکھے بلکہ اُن کے پیچھے نماز جمعہ و اعیاد بہ یہہ خلاف شرع محمدیہ ہی پہلے جواب کا

رد یہہ ہی کہ انکا کفر عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام جیسا شرح عقاید نسفی مین کبایر کے

بحث مین لکھے ہین ولانزاع فی ان من المعاصی ما جعلہ الشارع امارۃ التکذیب وعلم کونہ

کذلک بالادلۃ الشرعیہ کسجود الصنم والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر

ونحو ذلک مما یثبت بالادلۃ انہ کفر انتہی اور ایمان کے بحث مین لکھے ہین کما فرضنا ان احدا

صدق بجمیع ما جاء بہ النبی وسلمہ واقر بہ عمل بہ ومع ذلک شد الزنار بالاختیار او سجد للصنم

بالاختیار نجعلہ کافرا ب جانے کہ ایسے لوگون پر حکم اہل اسلام کا جاری رکھتے ہوئے کافر

کہنا درست ہی نہ انکو مانند حربیون کے قتل کرنا اور ان کا مال اور انکے عورتون کو لینا

اسی لئے ہمارے امام ع یون ہی فرماتے ہین چنانچہ فرمان ہمارے امام ع کا مسود خود

اپنے پہلے جواب مین انصاف نامے کے باب پنجم کے حوالے سے لکھا ہی کہ میران ع نے
کہا کہ جو کہ کلمہ کہے اُنسے جزیہ نچاہئے لینا اور اُن کے عورتون کو بے نکاح تصرف نچاہئے
کرنا اسیطرح حرمت کلمے کی چاہئے رکھنا جیسا رسولؐ فرماتے ہین اقاتل الناس حتی یقولوا
لاالہ الااللہ فمن قال لاالہ الااللہ عصم منی مالہ ونفسہ الابحقہ وحسابہ علی اللہ اسی لئے بندگمیان
سید خوندمیر سید الشہدا بھی نہ لئے جبکہ موافق بشارت میران ع کے پہلے روز ظفریاب ہو
اور میرانؑ ملاکی درخواست دعا سے فرمائے کہ اللہ تعالی قوت دیوے یعنے حکم کرے تو
جزیہ لیئون پر حکم نہین اسی لئے بندگمیان سید خوندمیرؓ بھی اتنا ہی فرمائے کہ یہہ اب حربی
ہوئے ہین یعنے منکرین طریقہ حربیون کا اختیار کئے ہین کہ مانع تسبیح و صلوۃ ہوتے ہین
چنانچہ آجتک منکرین مین یہہ طریقہ جاری ہی کہ ہمارے لوگون کو تسبیح و صلوۃ سے مانع ہوکر
قتل کر دیتے ہین نہ یہہ فرمائے کہ اُن پر حربیون کے احکام جاری کرنا ہی اب مخالفت و
تردد کہان رہا دوسرے جواب کا رد نماز کے نہ پڑہنے مین بھی خود مسود فرمان امام ع اور
بندگمیان سید خوندمیرؓ کو لکھ چکا ہی مگر اُسمین بعضے اصحابؓ کا شک ہی سو اُسکا خلاصہ یہہ
ہی کہ ہمارے امام ع قبل دعوت پڑہے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ خود مولف انصاف نامہ
نقل مذکور مسود کے اخیر مین لکھتے ہین کہ حکم اِس نقل کا بھی اوپر کے نقلون کے موافق ہی یعنے
اوپر کے نقلون مین میرانؑ سے منع وارد ہی اُسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت چہارم مین
ہو چکی اور بندگمیان عبدالملک سجاوندیؓ منہاج التقویم مین اُسکو مفصلاً بیان کئے ہین
مگر ہمارے یہان اِسوقت کے بعض لوگ جو عید اور جمعہ مین اقتدا کرتے ہین انکو یہہ وہم ہوگا
جو ہی کہ بندگمیان سید خوندمیرؓ فرمائے ہین جمعہ اور عید مین جاؤ تو اِس فرمان سے
غرض فقط جانے کی ہی اظہار رعب کے لئے نہ نماز مین اقتدا کرنے کی۔ تیسرا رد جواب

۲۰۰

یہہ ہی کہ بیان دور سمجھنا عین ناوالستگی ہی کہ مہدویت کا ثبوت موقوف ہی اخلاق و
آثار اور معجزات پر جب انسے مہدویت ثابت ہو چکی وہ مدعی مہدویت کہ وہی موعود
ہی اگر اس حدیث کی صحت بیان کرے بلاشبہ منکر اوسکا کافر ہی اور اگر مسود کا کہنا صحیح ہو تو
یہہ شبہ ہمارے رسولؐ کی رسالت مین بھی موجود ہی چنانچہ اسکا بیان اسی باب کی دلیل
اول مین ہو چکا مگر تعجب یہہ ہی مسود اپنے جواب حقیقی سے کیا مراد رکھا ہی اگر مراد یہہ ہی
کہ خروج کا انکار کفر ہی تو از بس مہمل ہوا یعنے جسکے خروج کا انکار کفر ہو بعد خروج اسکی
ذات کا انکار بطریق اولی کفر ٹھہرا کیونکہ خروج تو اسی ذات کا موعود ہی اگر مراد یہہ ہی کہ اول
خروج کا انکار کفر ہی بعد خروج کے ذات کا تو وہی ہمارا مطلوب ہی کہ ہمارے امامؑ کی ذات
ہی مہدئے موعود ہونے مین اوپر آثار و اخلاق سے ثبوت ہو چکا اگرچہ منکرین ایسے چند امر
مین متردد ہین جیسا منکرین رسولؐ دقایق اوامر الٰہیہ اور حقایق احکام نبویہ نہ سمجھ کر متردد
ہوتے ہین چنانچہ اسمٰت عیسوی نے دین حق کی تحقیق کے پہلے باب مین لکھا ہی اور آیتون
لکھا بھی ہی کہ بدلتے ہین اللہ کی باتین تو بھی دوسرے آیتون سے ثابت ہوتا ہی کہ بدلتے
ہین اللہ کی باتین کیونکہ ایک دوسرے کو رد کرتی ہی اور ایک حکم دوسرے کو منسوخ کرتا ہی الخ
رجا ہر چیز کے واسطے کچھ علامات الخ **ہدایت** اخبار شارع سے آثار کو قابل
صحت و سند خاص کرنا مجتہد کا کام ہی با این اکثر امور دینیہ مین مجتہدونکو حیرت و خلاف
رہا پس امر مہدیہ مین اخبارات کا خلاف اتنا ہی کہ مجتہدونکو بھی طاقت دم زدنی نہوئی
چہ جائیکہ دوسرے قطاع الطریق اس راہ مین قدم رکھین مگر ہمارے امامؑ کے لئے دلایل
مسلمۂ طرفین کہ حکم قطعیت کا رکھتے ہین موافق ہین جیسا اشارہ اسکا اسی باب کی ابتدا
مین مذکور ہوا بلکہ بنظر انصاف دیکھو تو یہہ ساری کتاب حجت واثقہ ثبوت ہی **رجا**

۲۰۱

اب ان مدعیان مہدویت کا ابطال الخ **ہدایت اول** یہہ کہ مسود ان کے بعض کے
فسادات وفسق وفجور اور دنیا طلبی کہ تمام گناہوں کا سر ہی اور انکی باوجود دولت دنیوی
رکھنے کے بربادی اور توبہ بعض کا اس دعوے سے آپ ہی لکھا ہی کہ پھر ان کے ابطال
کو دوسری دلیل کی حاجت نہین بخلاف ہمارے امام برحق مہدی موعود کے کہ یہان بجز
خدا طلبی وترک دنیا کہ سرسب عبادتوں کا اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات مقصود
نہین اور اخلاق ایسے کہ آپکی ایک دو روز کی صحبت کے فیض سے بڑے بڑے فاسق
وفاجر چور زانی خونی شرابی زاہد ومتوکل متقی وصالح ذاکر وشاغل شبخیز وصایم وسخی
وحلیم ایسے ہوئے کہ ہمقدم اصحاب رسول اللہ کے بنے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع
وفاضل متشرع فیضیاب علم باطنی ہوکر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم وصلوۃ وترک
وتجرد وتاثیر وعظ وبیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قایل ہین جیسا شیخ علی اور یہہ مسود
بھی چنانچہ ان کے اس حال کی تسلیم کے مقولے انکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب
سوم کے دلیل دوازدہم کے جواب مین لکھے گئے ہین بلکہ آج کہ چارسو برس کا زمانہ امام سے
گذر چکا ہی فقرا وعلما ہماری قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متخلق
ہین کہ ان کے ادنی کی نظیر ان کے مخالفین کے اعلی مین محال ہی دوسری یہہ کہ باوجود فقیری
اور محتاجی کے مانند دین انبیا کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت وترقی پر ہی گو کہ بعض
بادشاہان وغیرہ مخالفین اس مذہب حقہ کے انہدام وابطال کے لئے صدہا کوشش کئے اور
کرتے ہین پر کچھ سودمند نہوئی یہی دلیل حقیقت بس ہی تیسرا یہہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو
مذہب بعد صاحب مذہب کے تیتیس برس باظہار غلبہ وحجت اور بقیام آثار معتبرہ چلے وہ دین
حق ہی جیسا خاتم النبی کے لئے امام سعد الدین رح شرح عقاید نسفی مین لکھے ہین جو تھا یہہ کہ احادیث

آثار یہ جو اوپر مذکور ہوے اور مسلمہ طرفین ہین یہ سب ہمارے امام عہ کے موافق ہین
اگرچہ انکو مسعود جنکو مورد اعتراض بنایا ہی پانچوان یہہ کہ ثبوت اخلاق حسنہ مرضیہ مکارمہ
مانند خلق خاتم الانبیا کے ہمارے امام عہ مین جو تھے دلیل قوی ہی گو کہ منکرین مانند منکرین
رسول کے اعتراضات بیجا اور شبہات واہیہ کئے ہین مگر معترضین کی جہالت و دروغ گوئی
اس امر مین صاف ظاہر ہو گی جیسا منکرین رسول اللہ صلعم کے لئے ثابت ہوئی چنانچہ مسعود کے لئے
اوپر بیان ہو چکا اور آئندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ان کے لئے جو دعوے ہین کئے
حاجت قیام دلیل نہین کیونکہ مہدویت کو پہلے ایک مدعی چاہئے نہ یہہ کہ لوگ کسی کو مہدی
بنالین اور وہ مہدی نبجاوے باوجود اینکہ وہ خود اپنی مہدویت مین یقین نرکھتا ہو کس واسطے کہ
مہدویت ایک امر جلیل مانند نبوت کے ہی پس کوئی نبی ایسا نہین کہ وہ اپنی نبوت نہ جانے
اور لوگ اسکو نبی بنا دین ہذا جہل مرکب و بہتان عظیم

مسعود کی بدخلقی شانزدہم

رجا شیخ جونپور نے ایسا خلق اختیار کیا الخ

ہدایت

یہہ حکم موقت ہی یا تہدید ی
اسکا ذکر باب اول سے عقیدۂ دوازدہم اور سیزدہم مقرۂ مسعود کے جواب مین گذرا اور
بعضون کے نزدیک یہہ شرک و غیرہ مراتبی و خفی ہی کہ جیسا ابھی باب سوم سے مسعود کی
بدخلقی دہم مین مذکور ہوا اور مسعود کی بدخلقی دوازدہم مین ذکرِ امام کی فضیلت بیان ہوئی
اور امام محمد غزالی رحمہ کیمیا کے چوتھے رکن کی پہلی اصل مین فرماتے ہین اور سب تقصیر کی
جڑ یہہ ہی کہ آدمی حق تعالی کو بھولے اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو اس سے بھی توبہ کرنا واجب ہی
اور اسکے نیچے فرماتے ہین سوال اگر کوئی پوچھے غفلت اور تقصیر درجات کے کمال سے
توبہ کرنا فضایل مین داخل ہی فرض نہین پھر کیون بولے کہ توبہ اس سے واجب ہی ہم
جواب دیتے ہین کہ واجب کے دو قسم ہین ایک یہہ کہ ظاہر فتوی مین عوام کے درجے کے

موافق و دوسرا واجب یہہ کہ عوام کو اُسکے بجالانیکی طاقت نہین انتہی خلاصہ یہان مراد
واجب سے فرض کی ہی جب توبہ اُسکے یک لحظے کے ترک سے فرض ہی تو ذکر دوام بھی
فرض ہی حسب المراتب پس شرک وکفر وغیرہ بھی اسی قیاس پر ہی رجا حالانکہ خود انکے
مذہب کے موافق الخ ہدایت یہہ فریب اور تعصب ہی کیونکہ سید میان صاحب نے
توضیح المراتب مین کہان لکھا ہی کہ مرتے دم کا توبہ قبول نہین بلکہ اُنہون نے لکھا ہی کہ لہو
ولعب وفسق وفجور مین عمر گذارے اور امید رکھے کہ مرتے دم توبہ کرلون تو یہہ فریب نفس ہی
شاید کہ اُسی حال مین مرجاوے اور توبہ نکر سکے تو موافق فرمان رسول اللہ صلعم کے جس حال مین
مرے اُسی حال مین محشور ہوئنہ یہہ لکھے ہین کہ گنہگار مرتے دم توبہ کرے تب بھی مقبول
نہین بلکہ حدیث شریف جو لائے ہین اُس سے صاف ظاہر ہی کہ جہد وبہ سب کے سب پاک
مرتے ہین اور حشر بھی انکا پاکی کے ساتھ ہوگا کیونکہ رسول اللہ فرماتے ہین جیسا تم جیتے ہو ویسا
مروگے الخ تو جہد وبہ سب ادنیٰ اعلیٰ پیر وجوان غریب وتونگر مرد وعورت مرنیکے آگے ہوشیاری
تمام بدرستگی عقل وحواس ترک دنیا وہجرت حقیقی سے مشرف ہوکر مرتے ہین کہ اسکی حقیقت
عقیدۂ پانزدہم مین بھی بدلایل بیان ہوئی کہ بعد ترک بیماری سے صحت پاتے ہین اگر ابھی عمر ہی
قایم رہتے ہین چنانچہ اکثر آدمی ایسے موجود ہین اور حدیث مین مراد عمر بھر کا جینا نہین بعد توبہ کے
حالت ہوشیاری مین یک ساعت کا جینا بھی بس کرتا ہی کیونکہ معنی عیش کا جینا ہی مطلقاً
پس اُٹھایا جانا اُسی جینے پر مرتب اور معتد ہی کہ اُسکو مرتے دم حاصل تھا چنانچہ آیت بھی اُسکی
دلیل ہی اللہ تعالیٰ فرمایا اذا حضر احدکم الموت الآیہ یعنے جب موت حاضر ہوجاوے تو حضور کا
معنی روبرو آنا ہی کہ وہ حالت یاس ہی اگر اُسکو قبل یاس مقرر کین تو سب کے معیدہ وموت ہی کہ
یہہ ایسا امر یقینی ہی اچھے صحیح سالم تندرست کو بھی یک ساعت کی زیست کا اعتبار نہین پس

مسود حدیث مین تعیشون کا معنی عمر گذارنا جو لکھا ہی تحریف معنوی ہی جیسا حدیث مین
تحریف کیا ایسا ہی آیت مین بھی تحریف کیا کہ اِس آیت کو ہوشیاری کی حالتِ زندگی
پر محمول کیا اور حضورِ موت کہ حالتِ نزع ہی وہ زندگی اور موت کے درمیان موت سے
ملتی حالت ہی جیسا شام کہ روز اور شب کے درمیان رات سے ملتا وقت ہی اور اُسی
مانند سید میان صاحب کی تحریر مین بھی تحریف کیا جیسا اوپر مذکور ہوا بلکہ سب مہدویہ
بسبب اپنے نیک نیتی کے بہتر ثواب پاتے ہین کہ رسولؐ فرماتے ہین نیۃ المومن خیر من
عملہ یعنے نیت مومن کی بہتر ہی عمل سے اُسکے اور فرماتے المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ
یعنے نماز کے لئے انتظاری کرنیوالا گویا کہ وہ نماز مین ہی ہی کہ مہدوی لوگ مہدیؑ کی
تصدیق کہ مانند طہارت کے ہی کرلیکر ترک دنیا کو کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ ہی
ہمیشہ مستعد اور منتظر ہین بلکہ منکرین ہمارے امامؑ کے سب حرص تنگ دنیاداری
کرتے مرتے ہین کہ حب دنیا راس کل خطیئۃ ہی اور بے توبہ دنیا سے جاتے ہین کہ اُسی حال
مین انکا حشر ہوگا پس ثمرۂ حصول توبہ کہ نجات اُخروی ہی سب مہدویہ کو حاصل ہی اور
بے توبہ مر جانا کہ ثمرۂ انکار مہدی موعودؑ ہی کہ مآل اُسکا عذاب دوزخ ہی سب منکرین مہدی
موعودؑ کو کہ ہمارے امامؑ ہین نقد وقت ہی **رجا** غرض کہ مہدوی لوگ ہرچند کہ اپنے
مہدی پر بھول رہے ہین الخ **ہدایت** ہم فقط اپنے مہدیؑ ہی پر نہین بھول رہے
ہین جناب ختم المرسلینؐ پر بھی بھول رہے ہین کہ منکرین آتش حسرت سے مخمول ہو رہے ہین
رجا از ینجا رانده و از انجا مانده الخ **ہدایت** یہہ مانند قول عیسویون کے ہی کہ
عماد الدین عیسوی نے اپنی کتاب ہدایۃ المسلمین کے ساتوین باب سے چوتھے فصل مین
لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ تمام دن تسبیح و ذکر کرنا دیوان پن ہی اسواسطے مسیح نے

کہا ہی تم غیر قومون کے مانند بک بک مت کرو اور اسمت عیسوی بھی اپنی کتاب مین حق کہے
دوسری تیسرے باب مین لکھا ہی مسعود کی بدخلقی ہفدہم - رجا
شیخ جونپور کتا پالتے تھے الخ ہدایت یہہ بھی مسعود کا اندھا پنا ہی یعنے آپ جو نقول
بیان کیا ہی اُسی سے صاف ظاہر ہی کہ وہ جن تھا کتے کی شکل سے متمثل ہو کر خدمت امام
مین رہا کرتا تھا جیسا کہ مسعود لکھا ہی کہ مہدی ثانی رضہ کے پاس بھی ایک کتا تھا اللہ نام ایک
روز بی بی ملکان رضہ نے اسکو اینٹ کا ٹکڑا مارا میان نے کہا کہ اگر وہ کتا ہو اسکو مارو لیکن
وہ کتا نہین ہی الخ اور میان ولی یوسف رضہ کی حجۃ المنصفین کے قول مین بھی مسعود تحریف کیا
ہی کہ وہ لکھتے ہین ضرور بانگ نماز کے وقت وہ کتا پکارتا تھا ایسا کہ اگر کبھی موذن بسبب
شب بیداری کی ماندگی یا اور کسی سبب سے غنودگی مین غافل رہے تو ہوشیار ہوتا تھا اور
جنون کے بہشت مین جانے کے باب مین علماے سلف کو اگرچہ اختلاف ہی مگر حق اُنکے
جانب ہی جو انکا دخول بہشت ثابت کرتے ہین کیونکہ نتیجہ تکالیف شرعیہ کا حصول اجر
وثواب اور دخول بہشت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنے نہین پیدا کیا مین جن و انسان کو مگر پیدا کیا تاکہ عبادت کرین اور دخول جو نتیجہ بھی
کو مرتب اُسپر ایذا پاتا ہی جنون کو ثابت ہی تو ویسا ہی دخول بہشت بھی اُن کے لئے
واجب ہوا کیونکہ جو بسبب بدعمل کے سزاوار عذاب ہو جاتے ہین وہ بسبب نیک عمل کے لایق
ثواب ہو اور انسان بھی بعد ترک تعلق فانی کے مجرد روح بہشت مین داخل ہوتا ہی پس
جنی بعد ترک جسم ناری کے داخل ہونے کو کسی ممانعت ہی اگرچہ اسمین بہت دلایل ہین لیکن
یہہ محل اسکے بیان کا نہونے سے اتنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہین معلوم نہین کہ اُس مرد جنی کا
کیا مرتبہ تھا کہ لوگ اسکی برابری کو آرزو کرتے تھے اور جن اشکال مختلفہ سے بدلنا اور اسلام

٢٠٥

لا نا مشہور ہونے سے اسکے دلایل کی حاجت نہوئی فاما ایک نکتۂ نادرہ لکھا جاتا ہی
کہ اگرچہ اللہ تعالی علما سے بے دیانت کو کتے سے مثال دیا ہی مگر علماے کفار کتے سے
کئی درجے بدتر ہین اور کتا اُن سے کئی درجے بہتر یعنے کتا عذاب و عقاب سے پاک ہی
انکو تر اسخت عذاب ہی اور کتا اپنے مالک کو اندھارے اُجالے مین پہچانتا ہی یہہ
باوجود علم و عقل کے اُسکو بالکل نہین پہچانتے ہین اور کتا اپنے مالک کا حکم بجالانے
مین جان تک دریغ نہین کرتا اور انکو بالکل اوامر احکام پر التفات نہین بلکہ اکثر کام
اُسکے حکم کے برخلاف کرتے ہین اور کتا اپنے مالک کے دروازے سے ہرچند نہین جاتا
اگرچہ بھوک سے مرجاوے یہہ باوجود کھانے رہنے کے اپنی ترقی زینت دنیا کے لئے
خدا کے دشمنون کے دروازے پر مرتے ہین اگر کوئی کہے کہ مسلمان جو کتے کی صورت
جو نجس العین ہی کیون اختیار کیا جواب اسکا یہہ ہی کتے کی صورت نجس نہین بلکہ کتے
کی ذات نجس ہی اسمین بڑی حکمت ہی کیونکہ دوسرے جانور یا آدمی کی صورت لیوے تو
بسبب مصاحبت کے راز فاش ہونیکے قطع نظر دوسرے جانور کو اتنی مطلق العنانی
محال ہی بنظر اُن تعلقات کے جو ہر جانور کے ساتھ ہین بہرکیف مسعود کیا بوستان سعدی کو
بھی نہین دیکھا کہ فرماتے ہین **نظم** زویرانۂ عارف ژندہ پوش یکی را بجانب
سگ آمد بگوش بیعنے یک عارف کی جائے سے کتے کی آواز آنے لگی سننے والا تعجب
کرکے اُسکے حجرے پاس گیا تو وہان کتا تھا اُسکے تعجب کو دیکھ وہ عارف کہا چو دیدم کہ
بیچارگی می خرد ٭ نہادم ز سر کبر و رائے خرد ٭ چو سگ بر درش بانگ کردم بسی ٭ کہ مسکین تر
از سگ ندیدم کسی ٭ اور جنید بغدادی قدس سرہ کا مقولہ لکھتے ہین کہ سگ با ہمہ
زشت نامی چو مرد ٭ مرا او را بعد مرغ نخواہند برد ٭ اور لکھتے ہین کہ از ین بروو بیک شرف

داشتند کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند؛ شاید اسی لئے وہ مرد جنی سگتے کی صورت
لیا ہوا اور اکثر صحابہ رضہ سے بھی مروی ہی کہ اپنے کو جنوروں سے کم تر سمجھتے تھے اور کہتے تھے
کہ کاشکے ہم ایسے ہوتے **مسعود کی بدخلقی بجدہم** - رجا شیخ جونپور حج
بیت اللہ سے الخ **ہدایت** اللہ تعالی فرماتا ہی من استطاع الیہ سبیلا اسکا
خلاصہ یہہ ہی کہ جو قدرت بیت اللہ کے طرف کی راہ جانے کی رکھے اور حدیث بھی اسی معنی
پر دلالت کرتی ہی کہ جبکو حاجت ظاہری کسی طور کی مانع نہو اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین
خدا کو حاصل کرنے کی حاجت سے بھی کوئی بری حاجت ہی اگر کہے کہ معرفت الہی سے
اسکا گھر دیکھنا افضل ہی تو اس کلام کی قباحتین ہر ادنی و اعلی پر ظاہر ہین کیونکہ موافق
ضابطے اصول و فقہ کے حج کرنے تمام عمر کی وسعت ہی بخلاف حصول معرفت الہی کہ بمجرد عقل و
بلوغ فرض ہوجاتی ہی جب کوئی ایسا شخص ملے کہ اس سے معرفت الہی حاصل ہو بلکہ دیدار
ذات نامتناہی تو اسکو چھوڑ کر بیت اللہ کا جانا کہ مشروط بشرایط ہی اور اسمین یہہ بھی بسبب
حاجت قویہ ہونیکے داخل ہی ہر چند جایز ہین اسیلئے بایزید بسطامی رح اور کئی مشایخین
کبار حج موقوف کرکے بزرگان دین کی خدمت مین رہے ہین اور جب اس امر اقوی الفروض
سے فراغت پاچکے بیت اللہ کو گئے ہین مثلا مثنوی شریف کے دوسرے دفتر کے ترجمے
مین شاہ مستعان نے لکھا ہی **حکایت** جب کہین جاتے سفر کو بایزید کو جستجو
کرتے بندگون کی مرید کر راہ مین دیکھے کہین یک پیر مرد کو اسکو دیکھے اہل دل وہ شاہ
فرد کو ذات مین تھا اسکے مردون کا کمال کو نہایت درویش اور صاحب عیال کو سو وہ
اسکے ادب سے بیٹھ کر پوچھتے تھے حال اسکا سر بسر کو کہا بولے اسکو کہ ای روشن ضمیر
ہی مجھے کعبے کو جانا ناگزیر کو وہ کہا تم پاس کیا ہی زاد راہ کو وہ کہے دو سو درم اندر گراہ کو

پس کہا اطراف میرے سات بار ہو کر طواف حج سے بھلا کیجیے شمار کو ہی بجان خدمت

مری حمد خدا کو تا سجا تو تم خدا مجھ سے جدا ہو اور زبدۃ الحقایق کی تمہید احسن بیچ کے آخر میں

عین القضات ہمدانی رح بھی یہی نقل لا کر لکھتے ہیں چہ می مثنوی نور بیت کعبۃ الاول

ما خلق اللہ نوری در قالب بایزید بود زیارت کعبہ حاصل آمد اور شاہ محی الدین صاحب

قادری ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھا ہی پس باید دانست کہ در مثنوی

شریف ؎ گفت طوفی کن بگردم ہفت بار الخ آمدہ است بحر العلوم در شرح آن مصرعہا

درین اشارت ست بآنکہ چنانچہ ظہور ذات با اسما و صفات در صورت انسانیہ ست

ہمچنین در صورت کعبہ ست اگرچہ ہر دو ظہور مختلف ست کہ در صورت انسانیہ ظہور ذات

با اسما و صفات الٰہیہ ست با ظہور صفات کونیہ پس انسان مظہر اتم ست بخلاف کعبہ کہ

در وی ظہور جمیع صفات منفعلہ کونیہ نیست و نیست ظاہر در وی مگر ذات با اسما و صفات

الٰہیہ مختص پس کعبہ شریفہ مجلی الہ ست لہذا کعبہ قبلۂ عبادت گردید نہ انسان کما ہیچا مذکور

است شاید در آن وقت در آن قطب الہ مشہود بود نہ صفات کونیہ انتہی و نیز بحر العلوم

در شرح مصرع ؎ تا بہ بینی نور حق اندر بشر گو می نگار و این دلیل ست بر آنکہ در وقت

طواف الہ مشہود بود در بشر پس طواف آن الہ مشہود بود چنانکہ در کعبہ الہ مشہود

می شود بجا رفتن و طواف کعبہ طواف الہ ست و مشاہدہ کہ در طواف حاصل می شود آن

را بایزید درین بشر حاصل شد اور شاہ شرف الدین یحیی منیری رح مکتوب ششم و پنجم

میں فرماتے ہیں سلطان العارفین قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز چہ گفت چون بحرم رفتم و جمال

کعبہ دیدم با خود گفتم من چنین این خانہ بسیار دیدہ ام خداوند خانہ باید بار دیگر سال دوم

چون بحرم رسیدم چشم خیر بکشادم خداوند خانہ دیدم و خانہ گفتم در عالم الوہیت مشارکت

در نگنجد و در عالم وحدانیت رحمت دوئی نه محجوب و خانه و من سته باشد آنکه دو بیند ملحد
بود منکه سته بینم چگونه ملحد بباشم در حال بازگشتم در سال سیوم چون بحرم رسیدم لطف محجوب
مرا در برگرفت و پردهٔ غیریت از بصر بصیرت من برگرفت و شمع معرفت در دلم برافروخت
و هستی مرا بانوار تجلی بسوخت و این خطاب بسرم رسانید ندانت زایری حقا فحق علی المزور ان
یکرم زایره **بیت** چون چشم برکشادم نور رخت بدیدم ؟ تا گوش برکشودم آواز تو
شنیدم ؟ اور رشحات مین مولانا سعد الدین کاشغری کے واقعات مین نفحات الانس
کے حوالے سے لکھا ہی مولانا سعد الدین کو مولانا نظام الدین باوجود قصد قوی کے اجازت
حج نہین دینے آخر وہان سے نکلکر خدمت مین شیخ زین الدین خوافی کے بہت سال
خراسان مین رہکر بعد حصول مقصد کے حج کو تشریف لے گئے فاما صوفیہ کے نزدیک آیہ
مذکورهٔ مسوده مین یک معنی لطیف و نفیس ہی کہ اُسمین کسیکو طاقت انکار نہین کیونکہ
اہل کلام بھی اسبات کے قایل ہین کہ معنی اولیا اللہ کا صحیح ہی جیسا شرح عقاید نسفی مین
لکھتے ہین اما ما ذہب الیہ بعض المحققین من ان النصوص علی ظواہرہا و مع ذلک ففیہا اشارۃ
خفیۃ الی دقایق تنکشف علی ارباب السلوک یمکن التطبیق بینہا و بین ظواہر المراد فہو من کمال
الایمان و محض العرفان یعنے اللہ تعالیٰ جلشانہ پہلے فرمایا و للہ علی الناس حج البیت مراد
اُس سے یہہ ہی کہ حج مقبول جسپر ثواب کامل مترتب ہو کہ نتیجہ اُسکا رویت الٰہی ہی انسان پر
ہی واجب ہی اور انسان صوفیہ کے نزدیک وہی ہی جو اپنے کو بھولکر معرفت الٰہی بکمال حاصل
کرے یا اللہ کی معرفت سے ہی کمال موانست پیدا کرے اگر ایسا ہنو تو علی المومنین یا علی المسلمین
کیون نفرماتا اگر انسان سے مراد نوع انسان لین بالکلیہ قبیح ہی کس لئے کہ کافر بجز ایمان کے
سزاوار تکلیف نہین چنانچہ فتوحات کے باب حج کی وصل شروط حج مین بعد تحقیق اس

امر کے اسکو بھی یک شرط حج لکھتے ہین اور شرط ہر عبادت مین ایسا امر ہی کہ جسکے نہونے
مشروط باطل اور ساقط ہوتا ہی جیسی طہارت شرط نماز اور حکم حاکم عادل شرط جمعہ ہی اور
حدیث مذکورہ مسعود کا معنی بھی یہی ہی کہ رسول فرماتے ہین کہ اسکو کوئی حاجت غالبہ
مانع نہو اور کوئی مرض بھی موجب پابندی پس ہر آدمی کو حصول معرفت الٰہی سے کونسی بڑی
حاجت غالبہ مانع ہی اور مرض روحانی سے زیادہ کونسا مرض حابس ہی جب کوئی رہبر
صادق اور طبیب حاذق راہ معرفت الٰہی بتانیوالا اور مرض روحانی کا علاج کرنیوالا
ملے اسکو چھوڑکر فقط ادائے طاعت بدنی غیر موقت کے لئے اندہی دُہن سے جانا درست
نہین اسی لئے رسول فرمائے ہین ما من رجل نظر الی والدہ نظر رحمۃ الا کانت لہ بہا حجۃ
مقبولۃ قیل یا رسول اللہ وان نظر فی الیوم مایۃ مرۃ قال فان نظر فی الیوم مایۃ مرۃ جیسا خانیہ
اور خزانۃ الروایۃ مین ہی اور باپ شرع مین تین ہین ایک وہ کہ جس سے پیدا ہوا دوسرا
وہ کہ علم سکھایا تیسرا وہ کہ بیٹی دیا یعنے سسر اس بیان پر کہ جس سے اپنے اصل مرتبۂ انسانی
کو حاصل کرتا ہی معنی لینا انسب ہی کیونکہ جب مرتبۂ کمال کو پہنچے کعبۃ اللہ خود اسکے لئے
آتا ہی جیسا امام محمد غزالی رح کیمیا کے دوسرے رکن کی ساتوین اصل مین لکھتے ہین سفر باطن سے
ایسا فایدہ حاصل ہوتا ہی کہ کعبہ اُسکے نزدیک آتا ہی اور اُسکے اطراف طواف کرتا ہی اور
اپنا بھید اُس سے کہتا ہی جس سے یہہ ہو سکے اپنے کالبد کو لیکر پھرے اور ہر جانے سے
فایدہ لیوے اور اپنے پاؤن سے کعبہ کو جاکر ظاہر کعبے کو دیکھے اسی لئے شیخ ابو سعید کہتے ہین
کہ نامردون کے پاؤن کو چھالے پڑے ہین اور مردون کے چترون کو انتہی خلاصۃ اور
کیمیاے مترجم مطبوعہ مطبع مسلمانی واقع بنگلور کے حاشئے پر دیکھا گیا کہ حضرت غوث الصمدانی
محبوب سبحانی قدس سرہ کے رسالے کے حوالے سے یہہ لکھا ہی قال اللہ تعالی یا غوث الاعظم

من حرم عن سفری فی الباطن ابتلی لسفر الظاہر ولم یزد ومنی الا بعدا فی سفر الظاہر یعنے غوث الاعظم قدس سرہٗ نے اللہ تعالی فرمایا کہ جو سفر باطن سے میرے طرف کے محروم رہا اسکو سفر ظاہر مین مبتلا کرتا ہون کہ میری دوری کے سوائے اسکو کچھ حاصل نہوگا اس تقریر سے معلوم ہوا ہر شخص کو ضرور ہی کہ آدمی بنکر حج کو جاوے اسی لئے اکثر پیرون نے اپنے مریدون کو رخصت اداے حج نہین دئے کہ اسکا معنی منع حج نہین بلکہ اداے حج اکبر ہی چنانچہ خزانۃ الروایۃ کے باب حج مین لکھا ہی فی زاد المعاد قال ابوبکر الوراق رحمہ لان من احفظ قلب مومن فقیر احب الی من الف حجۃ مبرورۃ یعنے زاد المعاد مین ہی کہ کہا ابوبکر وراق نے کہ اکابرین مشائخ سلف سے ہی مومن فقیر کے دلکے حفاظت کرنا میرے نزدیک ہزار حج مبرورہ سے زیادہ دوست ہی اسی لئے ہمارے امام ع کہ امام العارفین سید الاولین والآخرین ہین آپکی اور آپکے اصحاب کی صحبت سے دوسری کونسی افضل عبادت ہی پس امام ع اور اصحاب وغیرہ بنظر عطاء فیض صحبت وحصول کمال انسانی ہوگئے ہین تابعد کمال کے حج بیت اللہ بجا لاوین اور خود جناب امام ع کا حج کو جانا اسپر دلیل ہی اور زمانہ امام ع سے آجتک ہمارے یہان حج کو جاتے رہے ہین اور آج بھی ہمارے یہان سیکڑون حاجی موجود ہین اور بندگمیان شاہ دلاور رح کے حجرے کی چکر سے مراد انسے استفادہ لینا ہی بطریق انکی خوشنودی کے فاما مسود جو زن پارسا بکر کا ذکر کیا محض نادانستگی ہی کہ عورتون کو تین دن کا سفر بھی حج کے واسطے بے ہمراہی محارم یا شوہر کے منع ہی پس اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ اگر تمہارے کے موافق ہی تو ضرور ہوا کہ ابراہیم ع یہہ بھی پکارے ہون کہ یا اس گھر کے حج کو آنا یا باپ کو دیکھتے رہنا یا کسی فقیر کی خوشی مین لگے رہنا

یریدون ان یطفؤا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون رجا خداے عالم کے

بیت اطہر کے طواف مین نظر نہین آتا ہی الخ **ہدایت** اور یہ تمہارے مقتدا کے
اُس مقولے سے جو مثنوی شریف کے ابیات کی شرح مین لکھا ہی اور شاہ شرف الدین
یحییٰ منیری رح کے فرمان سے اپنے جواب کو سمجھ لیوین فاما مسعود کا لکھنا بیجا نہین کیونکہ
اندہے کا مقولہ ہی رأیت الشمس ولا ضؤ لہا یعنے آفتاب کو مین نے دیکھا کہ اسکو روشنی
بالکل نہین اگر مسعود کو بالکل اندہا پیا گیر ہو تو حافظ شیرازی قدس سرہ سے سن لیوے
ـــہ جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو خانہ می بینی و من خانہ خدا می بینم
جو ازلی اندہے ہین یہان بھی اندہے ہین اور وہان بھی اندہے رہینگے **ـــہ** خر عیسی
اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد **مسعود کی بدخلقی نوزدہم** - رجا
یہی میان دلاور الخ **ہدایت** حجرے کی تجلی گاہ ہونیکا جواب مسعود کی بدخلقی
ہجدہم سے اور عرش سے تحت الثری تک روشن ہونیکا باب اول عقیدۂ ہفدہم سے
اور خلاصہ رام وغیرہ کے نار سے معذب ہونیکا جناب بندگی میان شاہ دلاور رض کے
جواب سے ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا انکو عذاب زمہریر کا ہی یعنے خاص انکو پس اس سے
انکار مطلق جنون کے ناری ہونیکا کہان سے ثابت ہوا اور آیۂ مذکورہ مین بھی لفظ
من سے یہی معنی ظاہر ہی وگرنہ سب جن اور سب انس کافر و عاصی معذب بعذاب نار
ہونا متصور ہوگا اور یہہ خلاف جمہور ہی کہ درکات باردہ کا ہونا باطل یا بیکار ہوگا
اور جواب لم یلد ولم یولد کا مسعود کی بدخلقی ششم مین گذرا پس یہہ نکات سمجھنا کام
مومنین عالی منزل کا ہی نہ کفار کوردل کا **مسعود کی بدخلقی بستم** - رجا
پنج فضایل مین لکھا الخ **ہدایت** کشف کی حقیقت اور اسکا جواب باب اول
عقیدہ ہفدہم مسعود مین گذرا اور مقبولیت اور مردودیت لکھنے لکھانیکا جواب ہم اُسکے

مقتدا عبد الوہاب شعرانی صاحب یواقیت کے طرف سے دلوادیتے ہین کہ مبحث

خامس مین لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب السادس والسبعین وثلثمائۃ ان الحق تعالی ان

یوجب علی نفسہ ما شاء ولکن لا یدخل تحت حد الواجب علی عبادہ من المنع من ترک ذلک

الواجب لانہ تعالی یفعل ما یرید فلہ تعالی ان یخلف ما کتبہ ویخذل من شاء من المؤمنین ولا یلحقہ

ذم ولا لوم لان الواحد المختار لا یصح منہ ان یلزم نفسہ ولو الزمہا لا یلزمہا الوفاء بخلاف العبد

اور اُسی مبحث مین دوسری جاے پر لکھا ہی ثم قال فعلم ان الحق تعالی لا یجب علیہ شئی ولو

اوجب ہو علی نفسہ شیأ فلہ الرجوع عنہ من حضرۃ الاطلاق اُسکے بعد لکھا ہی ذکر الشیخ محی الدین

فی الباب الثالث والتسعین ومائتین ایضا ما یؤید اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ من ان الحق تعالی

لا یوجب علیہ شئی اِن تینون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب

نہین اگر وہ اپنے لکھے کا خلاف کرے برا نہین کہ وہ یگانہ مختار ہی اور اسکو سزاوار ہی

جو کہ اپنے پر لازم کرلیوے اُسکو وفا نکرے بلکہ اُس سے رجوع کرے اور اعتقاد سنت

جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی بات واجب نہین یعنی اگر چاہے جیسا فرمایا ویسا

کرے اگر چاہے اُسکا خلاف کرے اور اُسی مبحث مین لکھا ہی فان التوبۃ والاصلاح من

الجود المطلق یعنی قبول توبہ و توفیق اصلاح جود مطلق سے ہی اگرچہ یہ دلایل محققون کے ہین

لاکن اہل کلام بھی اُسکے قایل ہین چنانچہ مسلم الثبوت کے دوسرے باب مین ہی تعریف

الواجب وہو ما استحق العقاب تارکہ استحقاقا عقلیا او عادیا والعفو من الکرم وقیل ما اوعد

بالعقاب علی ترکہ ولا یخرج العفو لان الخلف فی الوعید جایز دون الوعد اور اُسکے اوپر حاشیہ

ملک العلما عبد العلی بحر العلوم کا یہہ ہی لان الخلف فی الوعید جایز فیجوز ان یوعد بالعقاب

ولا یاتی بہ فان اہل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا وہو مروی عن عبد اللہ بن عباس

خلاصہ ان دونون عبارتون کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی وعید سے خلاف کرتا جایز ہی یعنی
گنہگارون کے عذاب جو خبر دیا ہی اُس سے خلاف کرنا جایز ہی اسبات کو اہل حق وا
فضل سمجھتے مین علم الٰہی کا نقصان نہین سمجھتے مگر مسعود سر پیٹے جاہل کہ یہہ بات عبد اللہ
بن عباس نے روایت کیا ہی اور اُسکے حاشیے پر مولوی محمد معین الدین نے لکھا ہی کہ
خلاف کرنا اللہ تعالی کا اپنے قرار سے درست ہی کہ شفاعت اور قبول توبہ جو ثابت ہی
مستحق عفو ہوتا ہی بسبب دفع کدورت عصیان عاصی اور مزین ہونے اسکے اخلاق حسنہ
مرضیہ سے کہ اللہ تعالی غفور رحیم ہی خلاصۃ اور بستان المحدثین کے ایکسو ساتوین صفحہ پر
لکھا ہی کہ ابو الحسن علی حزبہ فضل اہل بیت کی آخر کتاب مین کہتا ہی عبد اللہ رضہ نے روایت
کیا کہ فرماتے بنی اسرائیل مین دو بادشاہ تھے بھائیان ایک نیک دوسرا بد سو اوس وقت
کے نبی کو حکم ہوا نیک کی عمر سے تین برس اور بد کی عمر سے تیس برس باقی ہین سو وہ
نبی اونکے رعیتون سے کہے تو سب رعیت اپنے اہل وعیال سمیت شہر کے باہر جاکر
تین دن بھوکے دعا مانگنے لگے تو اللہ تعالی اونکی دعا مستجاب کرکے عادل کی عمر بدکو
اور ظالم کی عمر عادل کو بدلا دیا پھر ظالم تین سال مین مر گیا اور عادل تیس سال جیا کیا یہ
بھی اللہ تعالی کو معلوم نتھا جو وحی کیا پس یہان یا جھوٹ بولنا یا جہل لازم آئیگا نعوذ
باللہ عما قال الظالمون وہو علو اکبیرا ایسے حکمتونکو فضل وکرم کہتے ہین کہ اوسکو اسکا
بھید معلوم ہی اور اس امر مین ایک حکمت عظیمہ ہی کہ اسکو مومنین جانتے ہین نہ منکر
رجا اس کشف عرشی اور فرشی پر تاریخ دانی الخ ہدایت اکثر اہل حق پر اہل باطل
ایسے ہی اعتراضات کئے ہین جیسا عماد الدین عیسوی ہدایۃ المسلمین کے باب ہفتم
سے فصل سوم کی ابتدا مین قرآن کے واسطے لکھا ہی اول آنکہ رسول وپیغمبرون کے جو

قصے اسمین محمد صاحب نے بیان کئے اکثر بیان خلاف واقع ہی کیونکہ سنے سنائے قصے
اکثر آدمی کو کم یا دو غلط یاد رہا کرتے ہین خصوصًا اس شخص کو جو بے علم ہی اور اسمت عیسوی
نے اپنی کتاب دین حق کی تحقیق سے ❁ دین محمد کی آزمایش کے
چوتھے باب مین لکھا ہی قطع نظر اُس سے بہت سے باتین تاریخ کی بھی ہین جنکو محمد صاحب
نے نہ توریت زبور نبیونکی کتاب اور انجیل سے انتخاب کیا بلکہ یہود و ناصریون کے
قصے کہانیون سے نکالا کیونکہ اگر ان باتون کو اگلی کتابون سے لیا ہوتا تو اتنا اختلاف
نہ پڑتا انتہی بعد اسکے اکثر نبیون کا ذکر لاکر لکھا ہی کہ یہہ سب خدائی کتابونکا خلاف ہی
خصوص سکندر کے واسطے لکھتا ہی کہ بت پرست تھا اور سکندر کے دیوار بنانیکا
بھی انکار کیا ہی الغرض مسود نے بھی اپنے بڑے بھائیون کی اتباع کیا آمدیم بر سر مطلب
مسود جہار سے آدمی کے پیدا ہونے مین جو لکھا ہی عین جہالت ہی غرض آدمی سے
صورت آدم ہی نہ بنی آدم چنانچہ ایک کتاب ۱۲۸۲ ہجری مطبع عیسوی مین اہتمام سے
شیخ عبد العزیز کے مولفات سے میرزا نادر حسین کے مسمی بطلسمات عجایب اور مشہور
باندر جال کہ اثر میرزا بہادر علی کی غرایب الاشکال بھی مندرج ہی چھپی ہی سو اسکے
بتیسوین ۳۲ صفحے پر ہی کہ ایک جزیرے مین پھل بشکل انسان ایک جھاڑ کو لگتے ہین اور
کدو سر کے بھی کہ اسکو انسانی شکل کے پھل لپیٹ کر دودھ پیتے ہین اور اڑتیسوین ۳۸ صفحے
پر ہی ایک درخت کہ نام اُسکا واق واق ہی اسکو انسان سر کے پھل لگتے ہین چالیسوین
صفحے پر ہی کوہ عجیبہ مین بیل کو انسان سر کے پھل لگتے ہین انچاسوین صفحے پر ہی کہ اندر
کے بادشاہ کے باغ مین یک جھاڑ ہی کہ دیو کی صورت کے پھل ہوتے ہین انسٹھوین
صفحے پر ہی کہ درخت عجیبہ کو ہیئت انسان کا پھل لگتا ہی پس عجب نہین کہ وہان صورت

انسان کے پہل ہون اور خروج منی سواے بنی آدم کے دوسری کسی صورت سے شاید انکے نبی کی شرع مین منع ہو فرضاً اگر گناہ بھی ہو سکندر کی پیغمبری قطعی نہین اگر پیغمبر بھی ہون ہماری شرع کی صورت سے بھی یہہ کبیرہ نہین فاما مسود کی عقل سے یہہ عجب ہی کہ یہان بے نکاح دختر ورخی سے جماع کیسا کیا لکھا ہی واہ کیا علم و فہم ہی نکاح تو نوع انسانی مین بشرط ایجاب و قبول ہی نہ کسی جزء بناتی سے مرحبا مسود کے استاد پر کہ اسکو علم فقہ مین بعدیل بنایا یہہ احوال مسود کے فقہ کی تحقیق کا سنے اب قرآن و حدیث اور تاریخ کی توفیق دیکھیے کہ اس سے بڑکر ہی کیونکہ معتبر تفسیرون اور تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس شہر کا احاطہ ہر جانب چالیس کوس اور بعض دس کوس لکھے ہین چارونطرف سے ایکسو ساٹھ یا چالیس کوس ہوئے اور اسکی دیوار پانسو گز اونچی ہی اور اسمین ہزار محل بڑے بڑے ہین اور اسکو شداد تین سو برس مین تیار کیا اور عمر شداد کی چھے سو برس ہوئی اور سفر کی تیاری وغیرہ کو دس بارہ برس لگے پھر اپنے مصاحبون وغیرہ سے کوچ کرکے بعد قطع منازل کے ایک رات دن کے راستے پر ارم مر گیا اور جثے اسکے اہل قوم کے چار سو گز کے تھے جیسا مدارک بیضاوی وغیرہ معتبر کتابون ہی پس اس بیان سے بچند وجہ ظاہر ہی کہ وہ شہر ارم قاف مین ہی ایک یہہ کہ عدن سے اسکا بہت دور رہنا ثابت ہی کہ ہمارے جثے کے موافق ہماری ایک منزل معتدل آٹھ دس کوس یعنی سولہ یا بیس میل ہی پس انکا جثہ ہمارے بہ نسبت سو اتنا تھا بلکہ بڑکر ہمارے سو منزل انکو ایک منزل ہوئی یعنے ہمارے سارے تین مہینونکی راہ انکو ایک روزہ راہ تھی پس اب عدن کا تمام ملک سارے تین مہینونکی راہ نہین اکثر کتب معتبرہ سے کہ جس مین ذکر اقالیم سبعہ وغیرہ مذکور ہی پایا جاتا ہی کہ عدن سے قاف جنوبی اور مغربی قریب

ہی چنانچہ آج کوئی شخص قصد کرے تو خشکی کی راہ سے کہ دومی سید ہا نہین جا سکتا ہی

اطراف منعوبی کو کم و بیش یکسال مین پہنچ سکتا ہی پس انکی تین چار دن کی راہ ہوتی ہی

جب بادشاہ اُس باغ کی تیاری کیا البتہ کوئی سیدہا راستہ بھی تیار کروایا ہوگا کہ کام

تمام ہوئے تب تک کام کرنیوالے آسانی سے جاوین اور لشکر بادشاہی کو جو بادشاہ

کے ہمراہ رہے آرام کا رستہ رہے اس صورت مین اور نزدیک تر ہونا لازم ہی دوسرا

یہہ کہ اتنی وسیع جاے ایسے مکانات اور باغ وغیرہ بنانے قریب آبادی مین ملنا

دشوار اور قاف مین ملنا آسان ہی تیسرا جب ایسا باغ بنانے چاہا تو البتہ اُسکو جاے

بھی لایق ضرور ہوتی ہی اور عدن کے اطراف کوئی ایسا مقام نہین کہ وہان اتنی بڑی

جاے شاداب ملے۔ چوتھا وجہ یہہ کہ اتنا بڑا اسد جب لوگون کے پھرنیکے آرے ہو

بسبب راہ بند ہونے یا اختلاف جہت مسیرہ کے البتہ وہ جاے مشہور ہوتی اگرچہ

آنکھون سے نظر نہ پڑے کیونکہ اُسمین آبادیان مختلف مقامون مین ہوئی ہین اور

آج عدن کا جنگل موجود ہی کہ لوگ وہان سب طرف بلا ممانعت پھرتے ہین اگر کہین کہ آدمی

اُسپر گذر جاتے ہین اور اُنکو نظر نہین آتا ہی یا اوپر کے سب وجہ اللہ تعالی کی قدرت سے

وقوع مین آنا ممکن ہی تو ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو کیا قدرت نہین کہ قلابہ کو قاف

مین پہنچاوے اور وہان سے ایسا لادے کہ انکو مسافت سے خبر نہو بلکہ یہہ بات

موافق عادت اللہ کے ہی اور وہ مخالف کیونکہ ایک آدمی ایسا جانا آنا اکثر حکایتون

وغیرہ سے ظاہر ہی پس اب ثابت ہوا کہ باغ ارم قاف کے پہاڑون مین ہی تیار ہوا

ہی مگر ایک شخص جو بعہد رسول سے اسکے دیکھنے کا موعود تھا دیکھ لیا تاکہ اُس سند سے

بعضے شکی لوگون کا رفع شبہ ہووے نہ یہہ کہ وہ عدن کے قریب بنا تھا اور اُسکے

۲۱۷

قریب الرتبہ مین موجود ہی **مسعود کی بدخلقی نسبت دعلم** رجحا مین کہ وعوی تھا الخ **ہدایت** یہہ بات سچ ہی اور ولیا ہی ہمارے امام عہ سے قولاً اور فعلاً موافق اس حدیث کے کہ رسول اللہ فرماتے یقفون شرعی دونکی کبھی رسول کی مخالفت صادر نہوئی چنانچہ یہان بھی ظاہر ہوگا کہ مسعود اپنی عمیت قلبی کے سبب حقیقت امر نہ سمجھکر بے محابا اعتراض کر بیٹھا یعنے ہمارے امام عہ اپنے منکرین سے جوامت اجابت محمدیہ مین جہاد نکرنے اور ان پر احکام حربیون کے جاری نکرنے کی حقیقت مسعود کی بدخلقی پانزدہم مین بدلایل ساطعہ وحجج قاطعہ لکھی گئی ہی اور مشرکین وغیرہ کفار جو امم سابقین مین انسے بھی جہاد نکرنے کی اسباب مین اصل اصول یہہ کہ رسول آپ ہی اپنے منکرین سے ترک جہاد کئے ہین کہ فرماتے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر یعنے پلٹ گئے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی کی طرف پس لفظ رجعنا سے کہ بعد اسکے لفظ عن ہی یہہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسالت مآب بالکلیہ کفار کے جنگ سے دست بردار ہوگئے ہین کیونکہ معنے رجوع کے ایسا پھرنا ہی کہ پھر چھوٹی چیز طرف متوجہ ہونا جیسا صراح اللغت مین ہی وفلان یومن بالرجعۃ ای بالرجوع الی الدنیا بعد الموت ترجمہ فلانا شخص ایمن پایا رجعت سے یعنے پلٹنے سے دنیا طرف موت کے بعد عن بھی معنی مین تجاوز اور بعد کے ہی یعنے دور ہوجانے کے جیسا رمیت السہم عن القوس یعنی پھینکا مین تیر کو کمان سے اور رسول کو ہمیشہ مرتبہ ادنی سے طرف اعلی کے رجوع تھا اسی لئے اسکو جہاد اکبر فرماتے پس ہدی کہ جنسے کمالیت دین ہونیکی خبر رسول سے وارد ہی اول قدم اس مرتبے پر رکھے کہ یہی اتباع تامہ ہی افسوس صد افسوس مسعود کی جہالت پر کہ مدعی کے مقابلے مین سخن بلحاظ تمام ادا کرنا چاہئے خصوصاً احادیث کے معنے مین ہر شخص کو جو مسلمان کہلاتا ہی

احتیاط کامل لازم ہی سو ہمجا بہ لکھدیا کہ وقت دعا کے ہاتھ اُٹھانا خصوصًا بعد فرض
نمازون کے کہ سنتِ مستمرہ ہی الخ اب ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ مسود کے جھوٹ
پر بغور و تامل نظر کرے کہ اسکی لکھے ہوئے حدیثون مین کسی ایک حدیث سے صراحتًا
تو کجا کنایتًا بھی یہہ معنی پایا جاتا ہی کہ رسولؐ کسی نماز کے پیچھے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہین
سوائے استسقا کے چہ جائے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھائے ہون یا کسی صحابہ سے
مروی ہی فاما حدیث ابوداؤد اور ترمذی سے جو حضرت عمر فاروق رض کی روایت ہی
اور حصن حصین سے بھی یہی پایا جاتا ہی جہان کہین دعا مین ہاتھ اُٹھانا مروی ہی پہنچون
اور بغلونکو خوب کھولکر ہتھیلیان آسمان طرف کر کر دعا مانگے اور بعد فراغت منہہ پر پھیر لیوے
نہ یہہ کہ کسی نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانا رسولؐ سے مروی ہی اور دوسری حدیث ترمذی سے
بھی صاف ظاہر ہی کہ پچھلی رات اور فرض نماز کے بعد یعنے دبر صلوۃ کے دعا مقبول ہی

اور دبر بفتحتین و بضمتین پس آیندہ ہر کار یقال فلان لایصلی الصلوۃ الا دبرا ای فی آخر
وقتہا کذا فی الصراح پس دبر صلوۃ آخر نماز ہی کہ بعد درود اور قبل سلام دعا پڑہنا سنت
بلکہ بعض تابعین واجب جانتے ہین نہ یہہ ثابت ہی کہ اتمام فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر
رسولؐ دعا مانگے یا مانگنے حکم کئے ہین یا اس بات کو پسند فرمائے ہین اور ابراہیمؑ
سے ہرچند یہہ دلیل نہین ملتی کہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پس اسکو نماز کے بعد
کی دعا کے تخصیص کرنا انبیاء پر افترا کرنا ہی اور کسی پر خیالی واہیات سے تہمت
کرنا نمیمہ ہی کہ رسولؐ نام کے درود و دوزخ مین بارہا فرمائے ہین بھلا اسکو کیونکر معلوم
ہوا کہ یہہ حدیث انس رض پر اپنے عمل کو ثابت کرتے ہین بلکہ ہم بسند صحیح ہمارے امامؒ سے
تحقیق کر چکے ہین کہ رسولؐ استسقا کے سوا بھی کئی جائے پر دعا مین ہاتھ اٹھائے ہین

اور حدیث بخاری سے معلوم ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق رضہ عین نماز مین ہاتھ اٹھاکر حمد
خداے پاک بجالاے ہین نہ بعد نماز کہ ہاتھ اٹھاکر دعا مانگی ہین حیرت ہی کہ مسعود
کو ان دلیلون کے پیش کرنے سے شرم نہ آئی اور خیر چار حدیث ہین ناقص
عقب نماز کے رسول اللہ کا ہاتھ اٹھانا مروی ہی نہ بعد نماز کو کہ نفل بھی ہو پس فرض
تو کجا اور ویسی روایت بخاری خیبر پر رسول پہنچنے کے وقت کی بھی ہی الحاصل ان
تمام روایات مذکورہ مسعود سے اتنا بھی ثابت ہوا کہ جب دعا مانگین مستحب ہی کہ
ہاتھ اٹھاوے مگر اتنا ہی ان روایات مین پایا جاتا ہی کہ کبھی کبھی رسول اللہ سواے
عقب کسی نماز کے دوسرے خالی وقتونین ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے ہین اور منہہ پہ پھیرے
ہین اور ہاتھ جہان اٹھانا ہی وہان سیدھے کھلے ہاتون کو اٹھاکر دعا مانگنے اور بعد
اتمام دعا کے منہہ پہ پھیر لینے حکم فرماے ہین مگر نماز استسقا کے بعد ضرور ہاتھ اٹھاکر
دعا مانگے ہین پس انس رضہ سے مسلم نے جو روایت کیا ہی اسکا خلاصہ موافق تاویل نووی
کے یہہ ہی کہ رسول دعایون مین جہان ہاتھ نہین اٹھاے وہی انس رضہ نے دیکھا
مگر اورون نے حضرت کو دعا مین ہاتھ اٹھاتے بھی دیکھا ہی تو صحت دیکھنے والون
طرف ہی یا یہہ کہ رفع بلیغ استسقا مین کیا ہی ان ہر دو تاویل کے سواے اس خادم
الفقرا کے نظر مین ایک معنی آتا ہی کہ اگر یہان مستثنی متصل مانین کلام ابلغ ہوتا ہی کہ
الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ ہی یعنے شی سے مراد عقب صلوۃ لیا جاوے مگر موافق ضابطے
مسعود کے نووی کی دوسری تاویل غلط ہو جاتی ہی یا یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ
انس رضہ نے بجز نماز استسقا رسول اللہ کو کبھی دوسری نماز پڑھتے نہین دیکھا ہی یہہ
جہل بسیط ہی اب انصاف پسندون سے التماس یہہ ہی کہ مسعود جو دلایل کہ نماز کے بعد

ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا سنتِ مستمرہ ہونے پر لایا ہی اُس سے صراحتًا تو کجا کنایتًا بھی کہین
پایا جاتا ہی کہ جہان کہین دعا مانگین ہاتھ اُٹھانا مستحب ہی چہ جاے کہ رسولؐ خصوص
ہاتھ اُٹھانیکے قطع نظر دعا بھی بے ہاتھ اُٹھانے بعد نماز فرض مانگے ہین مگر اتنا کہ کبھی
کبھی رسول اللہ بھی ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگے ہین اب ہم اُسکا بدعت ہونا ثابت کرتے ہین اسپر
غور و ملاحظہ فرماکر بعد نماز ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا ترک کردین احمد بن محمد قسطلانی ارشاد
الساری فی شرح صحیح البخاری کے باب مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام سے ام سلمہؓ
کی روایت کی شرح مین لکھا ہی عن ام سلمۃ رض ان النبی کان اذا سلم من صلوتہ یمکث فی
مکانہ الذی صلی فیہ یسیرا قال ابن شہاب الزہری بالاسناد المذکور فنری بالضم النون ای
فنظن واللہ اعلم ان مکثہ فی مکانہ کان لکی ینفذ بفتح اولہ وضم ثالثہ والذال معجمۃ ای یخرج
من ینصرف من النساء قبل ان یدرکہن من ینصرف من الرجال ومقتضی ہذا ان الماموین
اذا کانوا رجالا فقط انہ لا یستحب ہذا المکث اس تمام حدیث کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسولؐ
بعد سلام نماز کے تھوڑا وقت اُسی جاے پر بیٹھکر بعد وہان سے اُٹھتے تھے اس لئے
کہ جماعت مین عورات بھی حاضر ہوتے تھے سو چلے جانے کے بعد مرد اپنے جاے سے
اُٹھین تا عورت مرد نہ ملین شارح نے لکھا ہی کہ اگر فقط مردون کی جماعت ہو تو بعد
نماز کے تھوڑا وقت بیٹھنا بھی مستحب نہین ہی اور آخر باب مین لکھا ہی قال فی الفتح
واستنبط من مجموع الادلۃ ان للامام احوالا لان الصلوۃ اما ان تکون مما یتنفل
بعدہا اولا فان کان الاول فاختلف ہل یتشاغل قبل التنفل بالذکر الماثور ثم یتنفل وبذلک
اخذ الاکثرون بحدیث معاویہ رض وعند الحنفیۃ یکرہ لہ المکث قاعدا یشتغل بالدعاء والصلوۃ
علی النبیؐ والتسبیح قبل ان یصلی السنۃ لان القیام الی السنۃ بعد اداء الفریضۃ افضل من

الدعاء والتسبیح والصلوۃ لان الصلوۃ مشتقۃ من المواصلۃ وبکثرۃ الصلوۃ یصل العبد الی

مقصودہ انتہی من المحیط والصلوۃ اللتی لا یتنفل بعدہا کالعصر فیشتغل الامام ومن معہ بالذکر

الماثور لا تتعین لہ مکان بل ان شاؤ انصرفوا وان شاؤا مکثوا وذکروا انتہی اس عبارت کا

خلاصہ یہہ ہی کہ جس نماز کے بعد سنت ہو تسمین اختلاف ہی کہ بعد سلام کے امام ذکر ماثورہ

کا شغل کرے یا نکرے پہلی بات بہتون نے قبول کیا معاویہ رضہ کی حدیث پر اور نزدیک

حنفیہ کے امام کو بیٹھنا مکروہ ہی کہ کچھ دعا یا درود وغیرہ پڑہے یا تسبیح آگے سنت ادا کرنے کے

پڑہے کیونکہ بعد فرض ادا کرنے کے ان سب سے یہہ سنت کو کھڑے رہنا افضل ہی

اسواسطے کہ صلوۃ مشتق ہی مواصلہ سے یعنے طلب کو پہنچنا اور بسبب کثرت نماز کے

بندہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہی یعنے نمازون کے ملجانے سے کثرت صلوۃ ثابت ہوتی

ہی اور کسی دوسری شئی کے درمیان آنے سے ہر نماز جدا گانہ ہوجاتی ہی اور جسکے بعد

سنت نہو تو امام اور قوم ذکر ماثور مین شغل کرے مگر اسکو یہہ بات مقرر نہین کہ

جہان نماز پڑہے ہون اُسی جاے پر ذکر کرین انتہی پس حدیث سلمہ رضہ سے اور شارح

کے فتح القدیر اور محیط کے حوالے سے معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد رسول سنت ہو تو

ہرگز بیٹھے نہین ہم سنت ادا کئے ہین مگر معاویہ رضہ کی روایت سے بسبب بیان

ثواب کے لوگون نے کچھ ذکر وغیرہ کا شغل کئے ہین اور حنفیہ کے نزدیک جس فرض

کے بعد سنت ہو سنت نہ پڑہکر نماز کے بعد ذکر و تسبیح وغیرہ مین مشغول ہونا مکروہ ہی

اور عبادات کے مکروہات امام محمد رح کے نزدیک جتنے ہین سب تحریمی ہین اور

اُسی پر فتوی ہی جب فرض نماز کے بعد کچھ پڑہنا مکروہ تحریمی ہی ہاتھ اٹھانا کہ دعا کی

طلب کی صورت ہی اور کہین حدیثون اور محدثون کے کتابون مین بعد نماز کے اسکا

پتا بھی ہاتھ نہ لگے بدعت سیہ ہی اور تسویہ نے جو اسکو سنت مستحرہ کرکے قرار دیا سو

فقط اُسکی جہالت کی دلیل ہی رچبا اور ایک سنت انبیا بھی ہی الخ **ہدایت**

عرب مین بلکہ ہر ملک مین آج بھی بکریان والون یعنے دھنگرون کو دوسرے لوگ

حقیر دیکھتے ہین خصوص گھوڑے اونٹ بیل رکھنے والے کہ وہان عمدگی اسمین ہی

اسلئے رسول اللہ سبب برابری سب اہل اسلام کے انکی تسلی خاطر کے لئے فرماے

چنانچہ یہہ حدیث بخاری کی اُسپر دلیل ہی عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ قال راس

الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی

اہل الغنم ابو ہریرہ رض سے روایت ہی فرماے رسول نے اصل کفر کی مشرق طرف ہی

اور فخر اور تکبر گھوڑے اور اونٹ اور بیل اور گدہے والون مین ہی کہ بلند آواز تکبر

سے اُن کے لئے کرتے ہین کہ موجب قساوت قلبی ہی اور نرمی دلکی بکریان والونمین

ہی اور فرماے رسول اللہ الجفاء والقسوۃ فی الفدادین یعنے جفا اور بد دلی اپنے جنورونکو

بڑے آواز سے پکارنیوالونمین ہی یعنے اونٹ وغیرہ کو اور حدیث مذکور مسود بھی ایسی

مانند ہی چنانچہ باندیونکی اولاد کے لئے رسول اللہ فرماے انجب ولد الجاریۃ انا ولد

الجاریۃ یعنے بہت اشرف ہوتا ہی باندی کا جنا اور مین باندی کا جنا ہون پس اگر

جو بکریان چرایا ہو وہ نبی ہو تو عیسیٰ ع اور یوسف ع اور کئی نبی اللہ بکریان نہین چرایا

کیا وہ نبی نتھے فاما رسول کے عمل دو طور پر ہین ایک رخصت کہ عوام اُسکی اتباع کرین

دوسری عالیت کہ وہ بجالانا خواص کا کام ہی چنانچہ رسول فرماے ہین کہ اللہ تعالی

امور عالیہ کو دوست رکھتا ہی اور سفلی کو دشمن پس رسول سے یہہ بھی وارد ہی کہ

فرماے ہین اللہ تعالی میرے طرف یہہ وحی نہین بھیجا کہ مال جمع کرون اور بیپاری ہوؤن

داخل رہیون مگر یہہ وحی بھیجا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے حمد کی تسبیح کر اور ہو سجدہ کرنیوالو نمین انتہی پس بکریان بھی مال مین داخل ہین کہ یہہ عوام کے لئے منع نہین ہی نہ خواص کو وسی لئے ہمارے امامؑ وہی کام کئے کہ جو عالیہ ہو اور نبیؑ سے بعد نبوت کے اسکا ثبوت ورود ہوا این بکریان چرانا داخل عبادت بھی نہین ہی بحمد اللہ عزیز القوی الباری مسود کے اعتراضات جو آثار اور اخلاق جناب امام الاولین والآخرین وارث ختم ولایت خاتم النبیین مہدی موعود محمد رسول اللہ سید محمد بن سید عبد اللہ صلی اللہ علیہما افضل الصلوٰۃ مین کیا ہی سبکے سب باطل ہوکر کذب اور مفتریات اسکے صاف صاف ظاہر ہو چکے اب رواں اعتراضات واہیہ کا جو مسود نے اصحابؓ اور توابع جناب خاتم الاولیاؑ پر کیا ہی لکھا جاتا ہی **رجا** بناء الفاسد علی الفاسد الخ **ہدایت** بناء الفاسد علی الفاسد کی نسبت مسود کے جانب صحیح ہی باینطور کہ پہلے اُس ہجرت کو جو فرض ہی اور اسکا ثبوت عقیدۂ مقررہ پانزدہم مسود مین معہ رد مسود کی رہبانیت کے گذرا فعل منع یعنے لایق ترک مقرر کیا کہ معنی انکار کا یہی ہی اور فرض کا انکار کفر اور اسپر عاصیون کی مدد کو خدا اور اسکے رسولؐ کی اتباع قرار دیا چنانچہ اسکی تصریح اور توضیح مسود کی بد خلقی بعل مین بیان ہو چکی اسی لئے بندگیمیان سید خوندمیر سید الشہدا امیر کبیر خلافت خاتم الاولیا دلیل واضح رسالت ختم الرسل والانبیا فرمائے اگر اقربا اسکے ہجرت و جہاد کرین تم مین سے ہونگے الخ جیسا ابو بکر الصدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما و ہمارضا عنہ نے تارکان زکوٰۃ وغیرہ کو قتل کئے پس جان کا امن مال سے زیادہ اور اقدم ہی فافہم اور وہ مال الیسا متروکہ تھا کہ آپکو اُسی مرض موت مین آیا تھا کہ اُسکو خرچ کرنے نپایا فاما اگر ایک شخص رکھے نقصان دین نہوا جیسا اصحاب صفہ

کسی نے دو درہم متروکہ چھوڑا تو جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا اُسکے لئے دو داغ ہین۔

رجا بندہ کہتا ہی کہ دعوی میان ولاور الخ **ہدایت** مسود کو علم مناظرے سے بالکلیہ بہرہ نہین کیونکہ مورد اعتراض ایسا امر کیا چاہئے کہ اتفاقی ہو نہ یہہ کہ کسی بک سے کچھ سن پاوے اور خیالی کوے اڑاوے یہہ نقل ہمارے کسی کتب معتبرہ کے قطع نظر غیر معتبر کتب مین بھی مذکور نہین مگر بعض بطریق سمع اُسکو بیان کرتے ہین بہر تقدیر ہر دانشمند سمجھ سکتا ہی کہ مسود باوجود بیان خطایا مین اتنا حارص ہی کہ اُسکو ابن الحارث کہا جاوے الغرض مسود نے جہان کہین کہ سراج الابصار مین بعد دریافت بسیار برس چار یک تک مطالعہ کرکے اپنی جاسے پر بہت ثابت اور استوار اعتراضات اوپر لکھا ہی سو اسکے ردات جو گذرے اُس سے مسود کا کذب اور تعصب اور جہل خوب معلوم ہو چکا اگر اور کچھ اعتراضات ہوتے کیون چھوڑتا یہہ فقط منہہ زوری ہی آب اسمقام مین بھی بدیدۂ انصاف دیکھین کہ کس کی جانب خطا ہی یعنی ترکیب عبارت کی یہہ ہی فالجواب مبتدا بہذا الحدیث تک اُسکی خبر ہی نہ ان الحدیث کیونکہ یہہ اِنّ مکسورہ ہی وگرنہ انما کا لانا کس فایدے پر پس اس صورت مین کلام فصیح و بلیغ ہوتا ہی اسی لئے میان علما باللہ رضؓ نے لکھے ہین کہ یون کہنا بہتر تھا اگرچہ ویسی صورت بھی بتکلف بن سکتی ہی پس دیکھئے کہ شیخ جلی کا رسالہ پورا ایک جزو کا نہین کہ اُسمین دوسرے علوم کے قبایح کثیرہ کے سوائے فقط نحو مین دس جائے میان علما باللہ رضؓ نے اعتراض کئے ہین سو سب چھوڑکر اُن مین سے جنکر مسود نے محل نظر کیا ہی سو اسکا حال دیکھ لئے جب سراج الابصار کو کوئی قابل منصف دیکھیگا تو سمجھیگا کہ گویا یہہ کتاب سراسر دلیل اعجاز ہی گو کہ منکرین متعصبین کا کام ہی کہ قرآن پر اعتراض کرتے ہین اور مخذول اور مخذور ہوتے ہین جیسا حال مسود کا ہی فاما حیرت ہی کہ مسود کو

جھوٹ بولنے مین کیا جرأت ہی اتنا خیال نہین کیا کہ البتہ اہل انصاف فقط اپنے کلام پر
اعتبار نہین کرینگے کیونکہ اکثر مقام مین آپ اپنی تسویدیہ کو کذب اور مفتریات سے مجبر کیا
ہی پس جو سراج الابصار کو دیکھیگا اس جرأت پر کیا کچھ نہ کہیگا کس لئے کہ مشہور ہی **ص**
چون از قومی یکی بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را **رجا** ایضا سید محمود بن
سید خوند میر الخ **ہدایت** جب آدمی کے دلمین کسی کی دشمنی پیدا ہو کر اُسکی
بدنامی کے درپے ہوتا ہی تو اپنی بدنامی کا لحاظ بھی اٹھا دیتا ہی خصوصًا کفار کو بسبب
کور باطنی کے بھلا برا بالکل نظر نہین آتا یعنے پہلے تو اسنے خواب کو مورد اعتراض کیا
دوسرا صاحب رویا سے کوی تعبیر بھی تحقیق نہین کیا تاکہ اسپر اعتراض کیا جاوے
اور آپ بھی اُسکی کوئی تعبیر موافق داب معبرین کے کہ جسمین بہت کتب بنے ہین ٹھہرا لیکے
بعد الزام نہین دیا الغرض ایسے واہیات کا جواب خاموشی ہی اگرچہ اس امر کو صاحب
علم و شعور سمجھتے ہین فاما کم علم والون کے لئے لکھا جاتا ہی تاکہ حقیقت اُسکی فہم کرین
خواب تین قسم پہ ہی ایک رویاے صادق کہ انبیا کا خواب ہی دوسرا رویاے
صالح کہ اولیاء اللہ کا خواب ہی تیسرا اضغاث احلام کہ عوام کا خواب ہی شیخ اکبر رح
فصوص کی فص حکمہ حقیقیہ فی کلمہ اسحاقیہ مین لکھتے ہین فالتجلی الصوری فی حضرت الخیال
محتاج الی علم آخر یدرک بہ ما اراد اللہ تبلک الصورت الا تری کیف قال رسول اللہ
لابی بکر رض فی تعبیر الرویا اصبت بعضا واخطات بعضا ترجمہ پس تجلی صوری حضرت
خیال مین محتاج ہی دوسرے علم طرف کہ پایا جاوے اُس علم سے اس صورت مین
اللہ تعالی کیا ارادہ کیا ہی کیا نہین دیکھا تونے کیا فرماے رسول ابی بکر صدیق رض
کو خواب کی تعبیر مین کہ تھوڑا برابر سمجھا تو اور تھوڑے کے سمجھنے مین خطا کیا تو اور ایسے

بہت خواب ہین کہ دیکھا کچھ ہی اور معنی کچھ ہوتا جیسا رسول اللہ صلعم فرماے کہ مین اپنے رب کو خواب مین دیکھا جوان پریشہ بال ہر کے چھتے اور پاؤن مین سونے کی جوتیان تھے اسکی صحت یواقیت کے باولیسوین مبحث مین طبرانی اور شیخ اکبر اور جلال الدین سیوطی سے کیا ہی یواقیت کی عبارت یہہ ہی ان الاصل فی صحۃ الرویا ما رواہ الطبرانی وغیرہ مرفوعاً رأیتہ لیلۃ ربی فی صورۃ شاب امرد قطط لہ وفرۃ من شعرہ وفی رجلیہ نعلان من ذہب الخ قال الحافظ السیوطی وہو حدیث صحیح قال الشیخ محی الدین فی الباب الحادی والثمانین وثلث مایۃ قد اضطربت عقول العلماء فی معنی ہذا الحدیث وفی صحتہ فنفاہ بعضہم واثبتہ بعضہم وتوقف فی معناہ واولہ ولا یحتاج الامر الی تاویل فانہ صلعم انما راہ فی عالم الخیال الذی ہو النوم وشان الخیال ان النایم یری فیہ تجسد المعنی فی الصور المحسوسۃ وتجسد ما لیس من شانہ ان یکون جسداً لان حضرتہ تعطی ذلک فما ثم اوسع من الخیال قال ومن حضرتہ ایضاً ظہر وجود المحال فانک تری واجب الوجود الذی لا یقبل الصورۃ فی صورۃ ویقول لک المعبر المنام صحیح ما رایت ولکن تاویلہا کذا وکذا اور یوسف اور زلیخا رضہ کا خواب مشہور ہی اگر مسود کو سورۃ یوسف سے معنی نہ سمجھا ہو کیا کتاب زلیخا دیکھنا بھی نصیب نہوا کہ خواب کیا تھا اور تعبیر کیا ہوئی پس خواب مین اعتراض کرنا صاف دلیل تعصب وجہالت ہی کہ جسکا نتیجہ خذلان وخسران ہی اور معراج اولیا کے لئے سب محققین متفق ہین خواجہ شاہ شرف الدین یحیی منیری مکتوب بستم مین ایک ایسی نقل بایزید بسطامی رح کی لکھکر فرماتے ہین این را اہل طریقہ معراج بایزید خوانند الخ اور یواقیت کے سینتالیسوین مبحث مین فتوحات کے تین سو انچاسوین باب کی یہہ عبارت لکھا ہی کہ شیخ نے

فرماے کہ فلما اطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء علمت ان للاولیاء معراجین الخ
اور چھیالیسوین مبحث مین شیخ اکبر رح کے حوالے سے ہی لکھا ہی کہ فرماے وانما یصح
ذلک ان لو کان المعراج باجسامہم مع ارواحہم ان صح ان احادیث رسول اللہ
فی ہذا المعراج ومن عرج بہ بخاطرہ وروحانیتہ بغیر انفصال موت وجسدہ فی بیتہ مثلاً
فقد لا یحفظ من التلبیس الا ان یکون لہ علامۃ فی ذلک الخ ان دونون عبارتون کا
خلاصہ یہہ ہی کہ اولیاء اللہ کو دو معراج ہین ایک مع جسد و روح کے اگر صحت کو
پہنچا کہ کوئی وارث رسول اللہ کا ہی اور جسکو فقط روحی معراج ہی اُسمین علامت
چاہئے یعنے دیکھنے والا اُسکے لایق ہو ورگرنہ تلبیس ہی پس ہمارے یہان کی علی العموم
ریاضت اور تورع اور ترک دنیا کے مخالفین جب قایل ہین جسکو خطاب خاتم
مرشدی کا ہو اُن کا احوال کیا کچھ ہوگا کیا عجب کہ انکو معراج ہوا اور اصحاب مہدی
موعود کے دستگیرین بچانے وغیرہ مین جو اعتراض کیا ہی یہہ بھی عدم علم پر دلیل ہی
کہ اسنے کتب صوفیہ بالکل نہین دیکھا عین القضات ہمدانی قدس سرہ زبدۃ الحقایق
مین کہ تمہید عین القضات سے مشہور ہی لکھے ہین لشنوی کہ مارا در خدمت پیر از خضر
بطریق سمع حاصل شدہ است کہ اور ابطریق مشافہ از خدمت مصطفی حاصل آمدہ بود
چون راوی خضر باشد حدیث چنین جامع وکامل بود کوشد از قال علیہ السلام خلق اللہ
تعالی بنور بہائہ سبعین الف رجل من امتی واقامہم فوق العرش والکرسی فی حضرۃ القدس
ولباسہم الصوف الاخضر وجوہہم کالقمر لیلۃ النصف من الہلال صورہم کصورۃ البدر
المرد والشاب الحسن وعلی رؤسہم شعر کشعر النساء فقاموا متواجدین والہین الی بعد
حدیث طویل بیان کرینگے آخر حدیث مین لکھتے ہین کہ یہہ بھی رسول اللہ فرماے

آہ اشوق الی لقاء اخوانی الخ اور امام ع کے معراج کے واسطے وہی جواب اپنی جا پہ
مسود کو فہم کیا چاہیئے جو منکرین معراج خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر
ہی فافہم ان کنت ذا فہم اب مسود کے واسطے ان آیات پر جواب کی انتہی کرتے ہین

قولہ تعالی ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ترجمہ سچ ہی وہ جو بُری بات
لگانے والے تھے یعنے کفار اُن سے جو ایمان لائے ہین ٹھٹھہ کرنیوالے ہین وقولہ تعالے

وما تاتیہم من نبی الا کانوا بہ یستہزؤن ترجمہ اور نہین آیا اُن کو یعنے کفار کو کوئی نبی مگر
کرتے تھے اُس سے ٹھٹھہ کرتے دوسری مسود کی بدزبانی کا علاج اور بدلہ منتقم حقیقی کے حوالے
کیا گیا اتنا ہی اسکو بس ہی کہ اعتقاد اور آثار اور اخلاق مین اعتراضات کر کے جھوٹا
بنا کہ سب اعتقاد ہمارے موافق سنت جماعت کے اور آثار سب ہمارے امام کے احوال
کے اور اخلاق بھی برابر جناب رسالت مآب ختم الانبیا کے ہو چکے کہ علت تصدیق
مہدی موعود یہی ہی اور مسود کہین اعتقاد معتزلہ بیان کیا اور کہین مشبہ وغیرہ کا پس
اہل علم و انصاف اسکی بداعتقادی اور کذب کو اس کتاب کے یہان تک مطالعہ
خوب سمجھینگے اور آگے بھی چند واہیات و مفتریات لکھا ہی سو اسکا سبب یہہ ہی کہ
سب لوگ ہمارے دشمن ہو جاوین کیونکہ مسود بالکل جاہل محض نہین مگر متعصب بعض
ہی یہہ سمجھا کہ اُن کے اعتقادات وغیرہ اکثر موافق صوفیہ کے ہین کہین ان کے ساتھ
اپنے مشائخین بھی اپنے پر معترض ہون جب نام پر مشائخین کبار کے ہمارے طرف سے
کچھ برائیان لگین تو البتہ وہ بھی ہم سے بدگمان ہو جاوینگے نعوذ باللہ من شرور المفسدین
اللہم ثبتنا علی دینک وعلی اتباع حبیبک ببرکۃ اولیائک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ومن اتبعہ العذیم ــ یہان سے مسود کے باب چہارم کا بیان ہی کہ بنا اس باب کی

فقط لوگون کو ہمارے دشمن کرینگا نشان ہی رجا اب محرراوراق اُن سے
پوچھتا ہی الخ **ہدایت** جانا چاہئے کہ غرض معترض کی اِس تمامی بات سے
ایک ہونے کے سبب بطریق شمول اُسکا جواب لکھا جاتا ہی یعنے مسود اسمین چھ امر
مورد اعتراض فرض کیا - پہلا جناب خواجہ سید محمد گیسودراز قدس سرہ کی قبر شریف
کو مہدی موعودؑ بسبب انکی درخواست کے جوتیون کے پاؤن سے روندنا اور بندگیمیان
شاہ دلاور رضہ کہ خلیفۂ خاص مہدی موعودؑ ہین کسی عاصی کی قبر کو خدا کے حکم سے روندنا
دوسرا مقام فرد مین مہدی موعودؑ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ السامی وغیرہ اولیاء کبار
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تم بھی بڑے نہین ہو بولنا تیسرا مہدی موعود کے جنازہ
کے رسیان کاندہون پر اولیاء اللہ کا اٹھانا چوتھا ایک میان یوسفؒ نامی مہدی
موعودؑ کے تابعی کا چند اولیاء اللہ سے اعلی مرتبہ بندگیمیان شاہ دلاور رضہ خلیفۂ
خاص مہدی موعودؑ بیان کرنا پانچوان ایک تابعی مہدی موعودؑ کے لئے بندگیمیان
شاہ دلاور موصوف رضہ بعد مرے کے باوجود بایزید بسطامی قدس سرہ کا مرتبہ ملنے
اُسپر راضی نہوکر جناب باری مین اپنی ترقی چاہنے کی خبر دینا - چھٹا مہدی موعودؑ
جناب سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اولیاء اللہ
فرمانے سو سنکر اولیاء اللہ کا قدم اپنے کاندہے پر بولنا اچھا تھا فرمانا - اب معلوم
کرین کہ ہم جواب اسکا بطور جامعیت مسود کے قول سے ہی پہنچاتے ہین مگر بعض
دلایل بطور حجت بیان بھی ہونگے نہ بطور انکار بہرکیف فرمان مین خواجہ محبوب سبحانیؒ
کے کسطور کا قید اُن کے وقت کے اولیا ہی مقرر کرنے پایا نہین جاتا اور اکثر اولیا
اُس کلام کے بے قید ہونے پر قایل بھی ہین مگر یہہ مقام اس بحث کا ہونے سے

لکھا ہنین گیا لاکن منع تفاخر مین اتنے احادیث صحیحہ وارد ہین کہ اس امر کو
متواتر المعنی کہا جاوے بعض اُن سے یہہ ہین مشکات کے باب الریا و السمعہ
مین ہی عن ابی تمیمہ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت
من رسول اللہ صلعم شئی قال سمعت رسول صلعم یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیمۃ ومن
شاق شق اللہ علیہ یوم القیمۃ رواہ البخاری ترجمہ ابی تمیمہ نے کہا دیکھا مین نے
صفوان اور اسکے مصاحبون کو کہ جندب رض نے انکو وصی کرتے تھے پس کہے وے
جندب رض کو کیا سنا ہی تم رسول صلعم سے کوئی بات تو کہا جندب رض نے کہ سنا ہون مین کہ
رسول صلعم فرماتے تھے جو اپنی برائی سنایا گیا برائی سناویگا اللہ تعالی اُس کر کے
یعنے جتنا آپ کو بزرگی اور صلاحیت کی مفاخرت سے یہان ظاہر کریگا اتنا قیامت
کے دن سبکی سے مشہور ہوگا اور جو کہ ایذا دیا ایذا دیگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے
دن روایت کیا اسکو بخاری نے عن عبد اللہ بن عمر رض انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول من
سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی سچ ہی کہ سنا انہون نے رسول صلعم سے کہ
فرماتے تھے جو کہ اپنے عمل کی برائی سنایا یعنے اپنی بزرگی جتایا لوگون کو رسوا کریگا
اسکو اللہ تعالی اپنی خلق کو سنانے اور حقیر کریگا اسکو اور ہلکا کریگا اسکو اور اُسی کتاب
کے باب التفاخر مین ہی عن انس رض قال جاء رجل الی رسول اللہ صلعم فقال یا خیر البریہ
فقال رسول اللہ صلعم ذاک ابراہیم رواہ مسلم انس رض نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم
طرف آیا اور کہا ای بہتر زمانے کے تو آپ صلعم نے فرمایا یہہ ابراہیم ہی روایت کیا اسکو
مسلم نے عن عیاض بن حمار المجاشعی رض ان رسول اللہ صلعم قال ان اللہ تعالی اوحی

۲۲۱

الیٰ ان تواضعوا حتیٰ لایفتخر احد علی احد ولا یبغ احد علی احد رواہ مسلم ترجمہ عیاض سے روایت ہی یہہ کہ فرماے رسول اللہ صلعم سچ ہی کہ اللہ تعالی وحی بھیجا مجھے یہہ کہ تواضع کرو یہان تک کہ فخر نہ کرے کوئی تم سے کسی پر اور نہ ستم کرے کوئی کسی پر روایت کیا اسکو مسلم نے اور مدارک مین قولہ تعالی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا کے نیچے لکھا ہی عن علیؓ ان الرجل لیعجبہ ان یکون شراک نعلہ اجود من شراک نعل صاحبہ فیدخل تحتہا یعنے علی رضنے فرمایا کہ سچ ہی آدمی جب البتہ اپنی بزرگی اور بہتری پر نظر کرے یون کہ ہے موزہ بند اپنے موزیکا بہتر اپنے ہمراہی کے موزہ بند نعل سے پس داخل ہوتا ہی اس وعید کے نیچے اور یحیی منیری کے مکتوب نہم مین ہی مادر مومنان عایشہ صدیقہ رضہ سے عرض کئے کہ آدمی کب بد ہوتا ہی فرماے جب اپنے کو نیک دیکھتا ہی اور اجماع اہل طریقت کا ہی جو فرعون سے اپنے کو بہتر جانا وہ فرعون سے بد اور نظر مین اس طایفے کے متکبر خود پرست ہی اللہ تعالی فرمایا فلا تزکوا انفسکم یعنی تعریف مت کر لیو تم اپنی اور فرماے جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہی تو اسکے عیب اسکو دکھاتا ہی اور بھی فرماے اسکو خوشی ہووے جو اسکا عیب اوسکو نظر آیا کہ دوسرون کے عیب سے بچا پس دیکھنا اپنے عیبین کا اللہ تعالی کی دوستی کی نشانی ہی اور دوسرون کے عیب نہ دیکھنا نشانی بہتری اور خوشی کی اسی سبب سے ہی کہ بزرگان آپ کو کتے سے بہتر سے بلکہ کافر فرنگ سے بدتر کہے ہین اور چند درویش دستی کا فرشتون سے لیگئے ہین **ابیات** تواضع کرے ہوشمند گزین ؕ رکھے شاخ پر میوہ سر بر زمین ؕ فرشتون پہ اُس سے شرف تھے رکھے ؕ کتے سے اپنے کو کم جانتے تھے

بعد اُسکے جان کہ کبر یعنی تکبر خُلقِ بد ہی کہ آپکو اُس کے سبب دوسرون سے آگے رکھتا ہی اور
اچھا جانتا اور اسی سبب سے اسمین بار ا اور خوشی پیدا آوے کہ اُسیکو کبر کہین رسولؐ فرماتے
ہین پناہ چاہتا ہون مین تکبر کے بارے سے جب یہہ بار اُسمین ظاہر ہووے دوسرونکو
اپنے سے کم جانے فرماے بہشت مین وہ شخص نہ جاوے کہ دلمین اسکے رائی کے
دانے برابر غرور ہووے اور فرماے ایک شخص ہو جو اپنی بزرگی کا ہمیشہ قبول کرے
یہان تک کہ اسکو جبارونمین لکھتے ہین اور وہی اسکو پہنچے جو انکو پہنچتا ہی اور فرماے
متکبرون کو چیونٹیون سریکے حشر مین کرینگے کہ لوگون کے پاؤن مین پڑے رہین مِن
فصل الخطاب سید شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری فائدہ ۲۶ - اب ہم مسود سے
پوچھتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تم اپنے کو بہتر مت جانو اور رسولؐ فرماے کہ مجھے
اللہ تعالی وحی بھیجا ہی کہ ایک دوسرے پہ فخر نکرے اور اپنے کو نہ بڑہاوے اور
جناب رسالت مآب آپ کثر نفسی سے فرماے کہ مین خلق اللہ سے بہتر نہین ہون
بلکہ ابراہیم ہی اور فرماے جو کہ اپنے کو بڑا یا بزرگ جانتا قیامت مین اللہ تعالی اسکو
حقیر و ذلیل کریگا اور علی کرم اللہ وجہہ فرماے اگر کوئی اپنا موزہ بندوسرے کے
موزہ بند سے بہتر جانا وہ اس وعید مین داخل ہی جو قارون کے لئے نازل ہوئی
ہی با این یہہ کشف جناب قطب الاقطاب غوث الصمدانی خواجہ محبوب سبحانی سید
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کو کیونکر ہوا کہ خلاف شرع شریف ہی اگر کہے
کہ آپ کو خدا کا حکم ہوا تو ہم پوچھتے ہین کہ رسول اللہ کو وحی آئی حکم کرو کہ ایک دوسرے
پر فخر نکرے ویسا ہی جناب رسالتماب فرماے پھر آپکو خلاف وحی اور فرمان رسول اللہ
کیسا حکم ہوگا پس اسکا جو کچھ جواب مسود کے نزدیک ہی وہی جواب ہمارے طرف سے

جواب

۲۲۳

اولیا کا اس مقدمے مین بیان پیش گوئی

تصور کر لیوے بلکہ جو احادیث منع فخر مین ہین سب صحیح ہین اور زیارت کی حدیث
ضعیف احاد کی قسم سے ہی اور یہہ بھی خوب تامل سے جان لیوے کہ ایک غوث
کی مقبولیت سے آدمی ایسے مرتبے کو پہنچتا ہی کہ جس مرتبے کا دعوی انبیا بھی نہین
کرنے اور غضب سے اسکے دنیا دار اور کافر ہو جاتا ہی گو کہ کیسا ہی عالم فاضل متورع
اور حافظ قرآن ہو تو لبشارت اور قبولیت سے مہدی موعودؑ کے صحابی کے کیا کچہ
مرتبہ نہ ملے با این مہدی موعودؑ خاتم الاولیا کہ ذات انکی خاتم الرسل سید الانبیا علیہما
الصلوۃ والسلام کے برابر ہو کر جسکا ثبوت باب ہشتم مین ہوگا اسکے اصحاب و توابع
کا مرتبہ کیسا ہوگا اور ان کے مرتبے کا بیان مسودکے باب اول کے تتمے مین ہوا ہی
کہ جنکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ الآیہ اور خود مسود
دلیل ہنم مین ذکر کیا ہی۔ مسود کے فایدۂ ذلیلہ کا جواب یہہ ہی کہ ایک ولی کے
خطا کرنے اور دہوکا کھانے سے یہہ لازم نہین کہ ہر مدعی مہدویت پہ وہی قیاس
ہو وگرنہ تمیز اور تصدیق مہدی موعودؑ کی محال ہوگی پس مہدویت کے واسطے چہار
امر ضرور ہین اول دعوی موکد کہ وقت وفات تک رہے بعد اخلاق بعد معجزات بعد
آثار یہہ سب ذات کے لئے ہین سواے اسکے کیسا فاسق فاجر بے علم ہو جب صحبت
مین اسکے جاوے مثل اصحاب صفہ کا بلکہ صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کا ہو جاوے اور
مذہب اسکا بعد اسکے قایم اور ترقی پہ رہے چنانچہ یہہ سب امور ہمارے امام ؑ
مین اور گروہ مبارک مین ظاہر اور ثابت ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آیندہ بھی
ہوگا انشاء اللہ تعالی پس عجب نہین کہ مہدی موعودؑ کا تابعی محبوب عالم اور بایزید
قدس سرہا سے بڑہکر مرتبہ پاوے اور وجہ اس تابعی کے مرتبکی یہہ ہی کہ اسوقت کے

فاقے خود مسعود کے بیان سے ظاہر ہین اسپر معلوم نہین کہ اُس بزرگ پر کتنے فاقے
گذرے تھے اور وہ بیل بھی کسی کی ملک تھی جو اُسکو لوگون کا مال کہہ سکین جب
ندی مین بہجاوے اگر یہہ نہو بھی بعد تین دن کے حرام بھی حلال ہوجاتا ہی مضطر
کے لئے اور اختلاف میان عبد الفتح رضہ کا خطاء اجتہادی ہی اور توبہ کے لئے
مسعود جو لکھا ہی یہہ توبہ نہین بلکہ رفع خجلت ہی اگرچہ مقبولیت توبہ بمجرد توبہ حاصل
نہین یہہ محل اُسکے بحث کا نہین ہی فاما مسعود کی بلادت پر افسوس ہی یک ولی
کسیکو بسبب اپنی مقبولیت کے مرتبہ غوثیت کا دلاوے اور کسیکو بسبب غضب کے
کافر بنا دیوے اور ایک ولی بسبب قرب کے یہہ مرتبہ پاوے کہ اُسکا قدم دوسرے تمام
اولیا کی گردنون پر رکھا جاوے خاتم الاولیا کہ سب اولیا بلکہ سب انبیا کا سردار ہی
دوسرے اولیا کو بھلے کہنا اور وہ اُسکے فیض معتقدہ کے خواہان ہونا اور اُسکے
جہاز کے رمیان اپنے کاندہون پر لینا بُرا ہوجاوے اور عجب تر اس سے یہہ ہی
کہ اللہ تعالی سے کچہ مانگنا بد سمجھا چنانچہ اللہ تعالی قرآن مین متعدد جایون دعا کے لئے
فرمایا ہی اور اس باب مین احادیث بیشمار وارد ہین اور معنی دعا کا مانگنا ہی جو اپنی
خواہش ہو اللہ سے کہ شرع اسکے منع طلب پر وارد نہو نہ یہہ کہ اللہ تعالی سے کچھ نہ
مانگے کہ وہ خود سب جانتا ہی اور بدلہ ہر عمل کا دینے والا ہی اور جو آپ مقرر کیا ہی پر
پہنچانے والا ہی یہہ کہنا دعا سے انکار ہی اور اسپر بڑی دلیل شفاعت شافع یوم
الجزا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیونکہ رسولؐ پر بھی یہہ جرأت لازم آتی ہی نعوذ باللہ من
ذلک جب اللہ تعالی جسکا حق اسکو برابر دینے والا ہی تو سفارش کی کیا حاجت اور
منکر دعا اور شفاعت کافر ہی اور عمل کا معنی محنت کا لینا کیونکر ہوسکتا ہی عمل عام ہی

٢٢٥

نیک ہو یا بد جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی جو کہ کام کرے ذرے برابر نیک تو دیکھیگا اسکو اور جو کہ کام کرے

ذرے برابر بد تو دیکھیگا اسکو قولہ تعالی یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالہم ترجمہ وہ روز جو گذرین آدمی جدا جدا یعنے نیک و بد تا دیکھین اپنے اعمال کو یعنے ثواب و عقاب کو کہ عمل پر مرتب ہی مگر مسعود کے ان آیات کو لانے سے انکار شفاعت بھی پایا جاتا ہی اور دوسری آیت بھی منع طلب پر نہین بلکہ اظہار فضل ہی اگر مسعود کا یہی اعتقاد ہی تو دعا نہ مانگے اور شفاعت شافع محشر کے امید نرکھے اگرچہ فی الحقیقت تو محروم ہی **رجا** دوسرے ملا فیظ مشایخ الخ **ہدایت** یہہ کہنا صاف اسبات کی دلیل ہی کہ مشایخین کو من حیث المجموع اُسنے لفاظ یعنی جھوٹے زبان دراز مقرر کیا کہ کہا یہہ بات مشایخون کے دوسرے جھوٹے باتون سریکے نہین ہی یہہ کہنا بھی اسکا منافقانہ ہی کیونکہ ہمارے الزام کے لئے اسکو تسلیم کیا وگرنہ دوسرے امور مشایخین سریکا یہہ بھی ایک امر ہی **رجا** اب باقی رہا کلام مہدیون کے میان سے **ہدایت** اسکا جواب یہہ ہی کہ فرمان امام ع اسپر دال ہی کہ اگر یہہ بات ہوتی مرتبہ جناب محبوب کا اور ترقی پاتا مثلاً رسول ص کے روبرو کسی نے کہا کہ عیسیٰ پانی پہ جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر اسکا یقین اور زیادہ ہوتا ہوا پر جاتا فاما مرتبہ خوف کا مرتبۂ رجا سے افضل ہی جیسا امام محمد غزالی رح کیمیا کے رکن چہارم کے اصل چہارم مین لکھتے ہین جو کہ زیادہ عارف ہی اسکو خوف زیادہ ہی یہان تک کہ حدیثون مین آیا ہی رسول اور جبرئیل ہر دو رونے لگے تو حکم اللہ تعالی کا ہوا ہم تمکو بیفکر کر دیئے ہین پھر کیون روتے ہو عرض کئے خداوندا ہم تیرے مکر سے بیفکر نہین ہین حکم ہوا

ایسا ہی چاہئے راوی بولتے ہین یہہ بسبب کمال معرفت کے کہے تا اسمین کچھ بھید
دوسرا ہو کہ ہم نہ جان سکین بھلا ہم پوچھتے ہین کیا صحابہ کبار وغیرہ رضہ کو اپنے مرتبے
سے خبر نہ تھی کہ اپنے کو بالکل ناچیز محض سمجھے ہین چنانچہ کیمیا کی اصل مذکور ہین ہی کہ
صدیق اکبر رضہ باوجود ایسی بزرگی کے جب کسی جانور کو دیکھتے تھے فرماتے کاش
مین تیرے مانند ہوتا اور ابوذر رضہ فرماتے تھے کاش مین یک جھاڑ ہوتا اور عائشہ رضہ
فرماتے کاش مجھہ سے نام ونشان نہوتا اور عمر رضہ فرماتے کہ کاش عمر ماسے جناجاتا
بہتر ہوتا اگر کوئی کہے کہ جناب محبوب سبحانی قدس سرہ السامی کو حکم ہوا تھا تو جواب اسکا
یہہ ہی کہ رسول اللہ باوجود حکم مغفرت ہونے کے کیون یقین نہین کئے مگر جتنا علم ومعرفت
زیادہ اُتنا خوف زیادہ بلکہ خود مسود باب ہشتم کے مطلب دوم مین دوسو اڑسٹھ
صفحے پر لکھا ہی کہ عارفون نے فرمایا ہی حقیقۃ الطریق ان تکون مفلسا ابدًا وان تکون
طالب الاعلی ومتی ظننت انک وصلت ما وصلت ومتی ظننت انک ظفرت ماظفرت
ومتی ظننت انک حصل لک حال لا حال لک خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جب سالک کو معلوم
ہوا کہ مین بھی کچھہ ہون تو وہ کچھ چیز نہین ہی اور شاہ شرف الدین یحیی منیری رح کے
مکتوب سی و پنجم مین ہی لبساط عزت ربوبیت لبساط لبساطیست کہ ہر کہ بحاشیہ آن رسید ہمہ وجود بیاد
بر بید یعنے نماند اخر رسید و ہمہ سرمائہ باش فروریخت اور مکتوب پنجاہ وچہارم مین
فرماتے ہین ہمہ گفتہ اند فی البدایۃ نطق فی نطق وفی النہایۃ سکوۃ فی سکوۃ مبتدی را
زبان بود وگفت ومنتہی را نہ زبان بود ونہ گفت پس یہی معنی فرمان امام کا ہی اسی لئے
فرمائے کہ شیخ ثنا نے قدم ستورونکا اپنے کاندہے پر لیا یعنے زبان کھولنے والا خوف
ونقصان مین ہی اب مسود سے ہمارا بیان یہہ سوال ہی کہ ہمارے نبی صلعم کی امت کے

۲۳۷

خاصوںکو بھی من جانب اللہ احکام کی تعلیم ہوتی ہی یا نہین اگر تسلیم کرے خاتم الاولیا
مہدی موعودؑ اور اُن کے اصحابؓ اس امر کے حق مین چنانچہ آپ ہی خود قایل ہین
کہ مہدیؑ کو خطا نہین اور برابر رسولؐ کی پیروی کرنیوالے ہین اور اصحاب مہدیؑ کا
شان بھی باب سیوم دلیل نہم اور دوازدہم مین آپ ہی نے کچھ چوری چوری سے
لکھا بھی تو بھی اگر انکار کرین تو آپکی باب چہارم کی بنا غلط ہوجاتی ہی اور ابتدا سے
اِس کتاب کے یہان تک جو لکھا گیا ہی اسی سے بصحت تمام ثابت ہوچکا کہ جناب
سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری مہدی موعود خاتم الاولیا ہین صلی اللہ علیہ وسلم
اور آیندہ بھی اسکی توثیق بحجج ساطعہ و براہین قاطعہ ہوگی انشاء اللہ تعالی قوله بافر

مسود کے باب پنجم کا رد جواب۔ رجا بیان اُن بے ادبیونکا

کہ مہدویون نے الخ ہدایت اس کلام سے مسود کا اندھاپنا صاف دستا ہی
یعنے خود باب سیوم دلیل نہم مین فتوحات کی یہہ عبارت معہ ترجمہ تسلیماً لکھا ہی وہم
علی اقدام رجال من الصحابة صدقوا ما عاهدوا اللہ یعنی وزراے مہدیؑ صحابہ کرام رسولؐ
کے قدم پر ہونگے کہ جنکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ انہون نے سچ کر دکھایا جسپر
قول و عہد کیا تھا اللہ سے انتہی اور اُسی باب کے دلیل دوازدہم مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہہ لکھا ہی کہ فرماے لم یسبقہم الاولون ولا یدرکہم الاخرون یعنے
نہ سبقت لیگئے ان پر اول والے اور نہ اُن کے مقام کو پاوینگے پچھلے لوگ انتہی پس
اب اِن کو اصحاب رسولؐ اللہ کے ساتھ نسبت لگانا بے ادبی ہی کہنا اپنے قول سے
آپ الزام پاتا ہی علاوہ اسکے یہہ ہی کہ بدلیل اپنی اٹکل سے کہدیا کہ ولایت انکے
نزدیک افضل ہی نبوت سے یہہ سب ولایت کے عہدہ دار بھی اصحاب واہل بیت

نبوت سے افضل ہونگے الخ اِس تعصب اور جہل بسیط کو ہر عقلمند سمجھتا ہی واللہ ہم مین
کسی نے یہہ نہین کہا کہ کوئی صحابی مہدیؑ کا کسی نبی کے برابر ہی بلکہ ہمارا اعتقاد یہہ ہی
جو سب نبیون مین کمتر مرتبے کے نبیؑ ہون اُن کے مرتبے کو کوئی امتی نہین پہنچتا ہی گو کہ
صحابۂ خاتم النبیؐ یا صحابۂ خاتم الولی علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ہو اور ہمارا اعتقاد
یہہ بھی ہی کہ اصحاب رسولؐ مین چار صحابی کہ جنکو مرتبۂ خلافت کبریٰ تھا افضل
ہین اُنمین شیخین افضل ہین اُنمین ابو بکر الصدیقؓ افضل ہین رضوان اللہ علیہم
اجمعین جو اُسکے خلاف مین اعتقاد رکھے بدعتی ہی اور گنہگار بلکہ منکرِ خلافتِ شیخین
خوفِ کفر مین ہی پھر تابعین پھر اُن کے تابع اور اصحاب مہدی موعود علیہ السلام
مین پانچ سب صحابون سے افضل اُنمین سید ین صالحین افضل رضوان اللہ علیہم
اجمعین اُن کے بعد تابعین ثم فثم مگر بعضے ہمارے یہان خلیفۂ اول بندگمیان سید
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل جانتے ہین اور یہہ پانچ اصحاب مہدی
موعودؑ کے رسولؐ کے چار اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کے مرتبے کے برابر ہین ثم فثم
باقی اصطلاحات بھی ازان قبیل ہین کہ کچھ بیان اسکا مسودے کے باب اول کے تحتے
مین بھی گذرا اب مسودے کے لکھے ہوئے حدیثون کا خلاصہ اور اُسکے اعتراضات کا
جواب ایسے وجہون سے بیان ہوگا کہ مسود کی چوری اور اندھا پن ہر شخص کو معلوم
ہو جاوے یعنے صواعق محرقہ اور بغوی طبرانی وغیرہ اور دار قطنی اور ابن ماجہ کے
روایتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین حفاظت کرو میری میرے اصحاب
اور اصہار اور انصار مین اور جو کہ حفاظت نکرے اور ایذا دیوے مجھے وہ اللہ کے
عذاب مین گرفتار ہوگا اور وہ میرا نہین اور میرے نزدیک حوضِ کوثر پر نآویگا

اور ایسا ہی اُن کے بعد والون کو طبقۃً بعد طبقۃٍ نہان رسالت پناہ فیہم باقی اصحابی
فرماے یعنے اصحاب اور اہل بیت مین میری نگہہ بانی کرو اس نگاہ بانی سے حفظ
مراتب مراد ہی چنانچہ بعضون نے نبی کو سب انبیا کے برابر کر دیا جیسا مسود باب اول
عقیدۂ دہم مین لکھا ہی اور اسی باب کے ابتدا مین رسول کے لئے صلوٰۃ نہ اصحاب کیلئے
رضوان لکھا اور بعضون نے صحابہ کو رسول کے برابر اعتقاد کئے اور بعضے اپنے بھائی
برادر سر کے کہتے ہین چنانچہ مسود کا بھی اعتقاد یہی ہی باب سیوم سے اپنی بد خلقی تقسیم
کی مثال اول سوال دیگر کے جواب مین لکھا ہی کہ ہمارے رسول سب انسانون کے برابر
ہین نعوذ باللہ یہہ کفر ہی اور بعضے بعض صحابہ کبار کی تکفیر کے قایل ہین اسی لئے رسول
فرماے کہ میری اور میری آل و اصحاب کی حفاظت کرو اور ایذا نہ دو یعنے برا نہ بولو عذب
اللہ لمن اعتقد بذلک نہ یہہ کہ جسکے لئے اللہ تعالی مراتب صدیقیہ مقرر فرماوے انکو
صدیق نہ کہا جاوے - دوسرا جواب یہہ ہی کہ مسود خود لکھا ہی کہ ایک حدیث سے
دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہی پس رسول ابابکر صدیق رض کے لئے بشارات فضیلت
جو فرماے ہین بعد انبیا کے ہی جیسا مسود خود چند احادیث جو تبرکا بیان کرتا ہون
کرکے لکھا ہی اُس سے ظاہر ہی اور مہدی موعود کا نبی ہونا باب اول عقیدۂ شانزدہم
کے جواب مین ثابت ہو چکا اور مہدی کا فرمان عین رسول کا فرمان ہونا بھی اسی جگہہ
مذکور ہوا تیسرا جواب یہہ ہی کہ مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ ہونا اور معصوم ہونا اور مبعوث
من اللہ ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی اور مہدی کا رسول سے ہم مرتبہ ہونا کچھ
اوپر بیان ہوا اور باب ہشتم مین بخوبی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس ہر دو خاتمین کے
خلیفے بھی ہم مرتبہ ہونا لازم ہوا چوتھا جواب یہہ ہی کہ اصحاب سے ہر فرد بذاتہ جزامت ہی

اور مہدی موعودؑ سید امت جیسا رسولؐ فرماے ہین کیونکر ہلاک ہو امت کہ جسکی ابتدا مین
مین ہون اور آخر مین عیسیٰؑ اور وسط مین مہدیؑ بلکہ مسعود کی ابونعیم کی حلیہ سے لائی ہوئی
حدیث بھی مہدی موعودؑ کے اصحابؓ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہی کہ اُس سے برابری
اصحاب رسولؐ اور اصحاب عیسیٰؑ کی ثابت ہی اور دوسرے جن حدیثون مین کہ مہدی کا ذکر
آیا ہی آپ کے اصحاب کی فضیلت کل امت پر ثابت ہوتی ہی جیسا مشکات کے باب ثواب
ہذالامۃ مین رزین کی روایت ہی امام جعفرؓ نے اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت
کرتے ہین کہ فرماے رسولؐ میری امت کی مثل مانند باغ کے ہی کہ اس سے دوسرے
طبقے والون نے کہ جنمین مہدی ہی سب امت سے بہتر فایدہ پایا اور میری امت کے
تین مددگار ہین پہلا مین دوسرا مہدی تیسرا عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام لاکن جو ان سے
منہہ پھیری نہ وہ میری نہ مین انکا ہون یہہ حدیث کا خلاصہ ہی کہ اس حدیث کو یہہ خادم
الفقرا باب سیوم دلیل پنجم مین لکھہ چکا ہی اسپر فرمان جناب مرتضوی بھی شاہد ہی کہ اصحاب
مہدیؑ کے لئے فرماے ہین نہ اُن سے اول والے بڑھتے ہین نہ بعد والے انکو پہنچینگے پس
حاکم کی روایت کا حکم طبقۂ اول کے واسطے تمام ہو چکا کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے ہین اگر
میری امت صلاحیت پہ ہو تو ہزار برس تک پہنچیگی یہ حدیث باب سیوم دلیل دوازدہم
مین مذکور ہی یعنی امت کا وہ طبقہ کہ جسمین رسول اللہؐ آپ مددگار ہین پہلا طبقہ ہی پھر وہ باقی رہا
دوسرا طبقہ ہوا کہ جسمین مہدیؑ ہین اور نعیم کی حدیث مین آخر سے معنی انتہا کا نہین جیسا کہ
مسعود سمجھا ہی بلکہ دوسرے کا ہی اب دونون حدیث موافق ہوگئے وگرنہ مسعود کی سمجھ کے
مطابق حدیث حاکم کا معنی کہ جسمین ثم کا قید ہی حدیث نعیم سے مخالف ہو جاتا ہی اور
اولہا فیہم رسول اللہ واخرہا فیہم عیسیٰ بن مریم جو نعیم کی روایت مین ہی کسی راوی کی

تفسیر اجتہادی صاف معلوم ہوتی ہی نہ لفظ حدیث کیونکہ رسولؐ نبیکم یا رسولکم یا انا
وغیرہ فرماتے اسپر اوپر کی توجیہ تو معلوم ہو چکی پانچواں جواب یہہ ہی کہ احادیث عامۃ
التفضیل جو ابابکر صدیق رض کے لئے وارد ہین ان آیات کے موافق ہین قولہ تعالیٰ
ولقد اخترناہم علی علم علی العالمین ترجمہ اور البتہ سچ ہی کہ چن لئے ہم انکو علم پر یعنی فضیلت
علمیہ کے لئے سب عالم پر کیونکہ عالمین عالم کی جمع ہی اور قولہ تعالیٰ یا بنی اسرائیل اذکروا
نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین ترجمہ ای بنی اسرائیل یاد کرو تم میری وہ
نعمت کہ انعام کیا مین تم پر یہہ دونون آیت موسیٰ ع کی امت کے لئے ہین اور سب مفسرین
اسکو اسیوقت کے لوگون کے واسطے خاص کئے ہین اور امت محمدیہ کو بسبب ورود
دوسرے دلایل کے مستثنیٰ کرتے ہین اور قولہ تعالیٰ یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک
علی نساء العالمین ترجمہ ای مریم سچ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بہتر اور پاکتر کیا ہی تجھے تمام
زمانے کے عورتون پر باوجود ایسے طور سے کہ یہان بالکل شبہ نظر نہین آتا ہی عترت
رسولؐ سے فاطمہ وغیرہا رض کو مریم رض سے افضل جانتا ہی پس ایسا ہی مہدیؑ اور آپکے
اصحابؓ وغیرہ بسبب ورود دوسرے احادیث کے کہ انکی شرف وعلوی منزلت پر
دلالت کرتے ہین اسمین داخل نہین ہین جیسا اوپر بارہا مذکور ہوا اسی لئے شیخ اکبر
بھی بجناب خاتم الاولیا کا شرف بیان کرتے ہین یواقیت کے سینتالیسوین مبحث
مین ہی فان قلت فمن ہو اعظم الورثۃ للانبیاء فالجواب کما قال الشیخ فی الجواب الثالث
عشر من الباب الثالث والسبعین ان اعظم الورثۃ الختمان واحدہما اعظم من الآخر اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ شیخ رح کو تردد تھا کہ ان دونون مین کون افضل ہی یعنی مہدی اور
عیسی ہین علیہما الصلوۃ والسلام چنانچہ خود فرماتے ہین کہ مہدیؑ کے اصحابؓ کا احوال

جناب باری عز اسمہ سے بسبب ادب کے پوچھ نہ سکا جب مہدی کے اصحاب کا احوال ادب سے نہ پوچھے ہون تو خاتم الولی کا حال کہ وہی مہدی ہی دریافت کرنا از بس سوے ادب جانتے ہین اُسکا ذکر دلیل ہشتم مین مفصل ہی اور کچھ عقیدۂ شانزدہم مین بھی گذرا اور باب ہشتم مین مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا جیسا کہ شروع اسباب مین ضمن نقل دوم مین الخ ہدایت خطیب کہ اثقۂ رواۃ ہی طنفسی کی روایت کیا ہی کرکے خود مسود قایل ہی قطع نظر اس کے کہ اور بھی اسکے راوی ہین ہم فقط مسود کے مقولے سے ہی اُسکا رد کرتے ہین ابن کثیر کا قول دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کو بہت سے لوگ متداول کئے ہین پس یہہ کیسی جہالت و بد دیانتی ہی کہ قطب الدین اور ابن العراق کے قول کو مانند نص قطعی کے حجتاً پیش کیا اوپر اکثر جاے مذکور ہوا کہ صحابہ سے لیکر الی یومنا ہذا ہر ہر باب مین کئی طرح کے اختلافات وارد ہین خصوصاً حدیث مین کسی کے ضابطے کو قطعی الثبوت جاننا صاف دلیل کور باطنی ہی مگر کہ معصوم عن الخطا ہو جیسا مہدی موعود پس ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت من کل الوجوہ یہان تک ہو چکا وہی حق ہی جو وہ فرماے کہ فرمان مہدی من جانب اللہ و من روح رسول اللہ قطعی ہی اور مخالف مہدی موعود کا مخطی کہ اپنے قیاس و اجتہاد سے کہتا ہی کہ ظنی ہی پس ظن مقابلے مین قطع کے ساقط الاعتبار ہی مگر حیرت مسود کی بلادت پر یہہ ہی کہ تھوڑی دور مین گو کہ ایک ہی بحث ہونیے رعایت اپنے کلام سابق کے جو جی چاہا لکھ دیتا ہی چنانچہ اسی بحث مین لکھا ہی کہ رسول صلعم خیر القرون قرنی الخ فرماے ہین یعنے بہتر میرے وقت کے لوگ ہین بعد تابعین ایسا ہی مرتبا بعد مرتبۃ پس اشنائی کہ کئی طبقے قطب الدین

۲۴۳

اور ابن عراق سے اعلیٰ مرتبے مین ہی ان سے بہتر اور اثقی ہونا ضرور ہوا سکے واسطے اِتنا ترا مقدمہ ثابت کرو یا جب متقدمین سابقہ کا اعتبار نہو متاخرین بدرجۂ اولی بے اعتبار ہو سکتے ہین خصوصاً اِس مقدمے مین اُتنا نی کو کوئی امر مستاخفی نہین کہ رسولؐ اور ابن عباس رضؓ پر جھوٹ باندہے اور خطیب بھی کہ ترا محدث اور عیوب محدثین کے جاننے مین فرد کامل اور اوپر کا آدمی ہی قطب الدین اور ابن عراق کہ اُس سے کئی درجے کمتر ہین اُن کے ضابطے پر اُسکو مخطی جاننا محض نادانی اور عین تعصب و جہالت ہی کہ مسود جسمین گرفتار و ہلاک ہوا وگرنہ خلاف حدیث مذکور کا لازم آتا ہی یا آین کونسی دلیل قطعی یا ظنی ہی جو قطب الدین اور ابن عراق نے اُس تہمت پر قایم کیا مگر فقط اپنا قیاس کہ از بس وہم باطل ہی رجا **باب ششم**

بیان مین اُن بے ادبیون کے الخ **ہدایت** اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم مسود کی زبان درازی اور تعصب و بددلی ثابت اور ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہی مگر مسود عجب حیا کا آدمی ہی کہ بے محابہ جو جی چاہئے لکھہ دیتا ہی رسولؐ فرماتے ہین الحیاء من الایمان یعنی حیا بھی جزء ایمان ہی الحاصل اسباب مین مسود انیس شبہے جو جمع کیا محض ہماری بدنامی کے قصد سے ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ تتمۂ باب سیوم مین لکھا ہی کہ اگر اس سے زیادہ شوق مطالعہ کا ہووے ابواب اربع مابعد مین شیخ موصوف اور اُن کے خلفا کے مابعی اقوال و افعال ہر باب کے آغاز مین جمع کر دئے گئے ہین کہ اُن سے اُنکی مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہوتی ہی انتہی یہہ مقولہ مسود کا سراسر جھوٹ ہی کیونکہ اِس عبارت سے معلوم ہوا جو کہ اِن ابواب اربع اخیرہ کے آغاز مین شبہات جمع کیا ہی سوائے اُن کے ہون جو ابواب ثلثہ سابقہ مین انکا ذکر ہوا فاما یہان بھی انھین شبہات کو

بعینہٖ بیان کیا جو ابواب ثلثہ سابقہ مین متعدد جاے بیان ہوے ہین اگرچہ عبارات
مختلفہ مین پر معنی متحد ہی مثلاً چھٹا شبہ انبیا کے اسلام کی کم و بیش کا باب اول عقیدۂ
دہم مین لکھا ہی اور اسکا جواب بھی بدلایل واضحہ اسی مقام مین گذرا اور نوان شبہ
باب اول عقیدۂ ہفدہم مین کہ اسکا جواب بھی بحج قویہ اُسی محل مین مذکور ہی اور چودہوان
شبہ باب اول عقیدۂ شانزدہم مین معہ جواب اور مسود کی چوری اور عبارت شواہد
الولایت کے گذرا اور سولہوان شبہ باب اول عقیدۂ یازدہم مین بتفصیل و تحقیق بیان
ہوا اور سترہوان اٹھارہوان انیسوان شبہ مسود کے باب اول کے تتمہ مین ذکر کیا گیا
اور یہ خادم الفقرا ان سبہو کے جوابات بھی بتحقیق تمام لکھ چکا بیان بھی بطور اختصار اسی
باب کی ترتیب پر ذکر کیا جاتا ہی شبہ اول کہ بشارت مقام انبیا کی موافق حدیث رسول
کے ہی کہ جناب رسالت مآب بھی ایسے بشارات اپنے عوام مومنین کے لئے فرماے
ہین چہ جائیکہ خواص اصحاب کے لئے مدارک مین قولہ تعالی فتہاجروا فیہا کی تفسیر مین لکھتے
ہین کہ نبی نے فرمایا جو کہ بھاگا اپنا دین سنبھال کر ایک زمین سے دوسری زمین طرف
اگرچہ ہووے ایک بالشت بھر زمین بھی واجب ہوگئی اسکے لئے جنت اور ہی رفیق
یعنے جنت مین اپنے باپ ابراہیم کا اور اپنے نبی محمد کا صلی اللہ علیہما وسلم اور مشکات کے
باب العلم مین دارمی کی روایت سے ہی کہ فرماے رسول نے جسکو آئی موت اور علم
سیکھتا ہی تاکہ زندہ کرے اُس علم سے اسلام کو پس اُسکے اور انبیا کے درمیان جنت مین
ایک ہی درجہ ہی انتہی پس جب اپنے دین کو بچانیکے لئے ہجرت کرنیوالے کو اور دین
کے زندہ کرنے طالب العلمی کرنیوالے کو یعنی علم فریضہ کہ جسکی تحقیق اور تفصیل مسود کی
بد خلقی دوازدہم کی تحقیق مین گذری انبیا کا مرتبہ ملے تو اغوث و اقطاب و ابدال کا

۲۴۵

مرتبہ کیا کچھ ہوگا فا مااس سے یہہ بات صادق نہین کہ نبی ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہا
اُسکا بیان مفصلاً مع دلایل مسود کے باب اول کے تتمے مین گذرا اور اسی مانند ہی
دوسرا تیسرا شبہ بھی چنانچہ خود مسود نے مصنف شواہد الولایت سے نقل کرتا ہی
کہ انہون نے لکھا ہی البتہ فیضیاب مہدیؑ کو چاہئے کہ عین مقام عیسیٰ مین قُم باذن اللہ
سے احتراز کرے یعنے با وجود قرب مقام عیسیٰ ع کے اپنی کرامت کہ قم باذن اللہ کر کے
مُردے اُٹھانا ہی ظاہر نکرے کیونکہ کرامت ظاہر کرنا دلیل ضعف ایمان ہی اسی لئے تھا
کہ صحابہ رض اور تابعین سے نادر کرامتین منقول ہین بخلاف اولیاء خلف کے کہ اُن سے
بہت سے کرامات سرزد ہوئے اور اکثر مقام مین اس رسالے کے خصوص باب اول کے
تتمے مین یواقیت سے منقول ہی کہ اکثر کاملین امت محمدؐ قدم و قلب پر انبیا کے ہوتے ہین
اور چوتھا شبہ انشاء اللہ تعالیٰ باب ہشتم مین حل ہوگا کیونکہ مسود اُس جگہہ ترا
وہوم وہام کیا ہی یہہ خادم الفقرا بھی اقوی الدلایل اور اوضح الحجج اُس جگہہ بیان کریگا
کہ مہدی موعودؑ مانند رسولؐ کے سب انبیا اور اولیا کے سردار ہین اور کچھ باب ہفتم کے
شبہ دوم کے دفع مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جواب پانچوین شبہے کا بھی مانند جواب
اول کے ہی کہ وہ بھی باب اول کے تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب سے حل ہوچکا
چھٹا شبہ دلیل جہالت مسود ہی کہ اسلام انبیا سے غرض انکی توحید و اخلاص ہی
کہ جسمین ہر ہر کو فرق ہی اُسکا کمال بجز خاتمین کے دوسرے کو نہین اُسکا بیان باب اول
عقیدۂ دہم مین گذرا مع جواب باصواب ساتوان آٹھوان شبہ مسئلہ تسویہ کو متعلق
ہونے کے سبب باب ہشتم مین جو دلایل کہ لکھے جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی دلایل
ہین اور اتفاق اہل سنت کا بلکہ سب اہل اسلام اسپر ہی کہ ہمارے رسولؐ ہمارے جہان کے

سردار ہین چنانچہ رسول اللہؐ فرماتے ہین انا سید ولد آدم یعنے مین سردار سب اولاد
آدم کا ہون اس شبہ کا باقی بحث جو ولایت کے واسطے مسود لکھا ہی باب اول
عقیدۂ ہجدہم مین بھی اسکو ذکر کرنے سے اسکا جواب اسی جگہہ مذکور ہوا اور جواہر نامہ
کس مفتری کا کلام ہی معلوم نہین اور نوین۹ شبہ کو مسود عقیدۂ ہفدہم مین ذکر کر چکا
ہی اسکا جواب بھی وہان گذرا دسوین۱۰ شبہے کے بعض کا جواب عقیدۂ دہم مین گذرا
اور بعض کہ تسویہ ہی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی گیارہوان۱۱ شبہ
مدرج الاسرار سے لکھا ہی اگرچہ اس امر کی سند صاحب کتاب نہ ہمارے امامؑ سے
لکھا ہی نہ کسی اکابرین اہل سلف نے کہ اُسکے جواب کے لئے التفات کیا جاوے فاما
اسمین کونسی قباحت ہی کہ مسود مورد اعتراض کیا کیونکہ معنی نظیر کے یا مانند کے یا منظور
کے ہوتے ہین اور عیسیٰؑ کو جو میرانؑ سے کم لکھا ہی سو باب ہشتم سے اسکی تحقیق ظاہر ہوگی
بارہوان۱۲ شبہ بھی تسویہ سے متعلق ہی انشاء اللہ تعالی اثبات تسویہ باب ہشتم مین
بخوبی ہوگا اور تیرہوین۱۳ شبہے کا جواب خود مسود کی تحریر ہی جو باب سیوم کی دلیل ہشتم
سے اپنی دوسری تحریف مین شیخ اکبر کے حوالے سے مہدی کے لئے لکھا ہی مشابہ ہوگا
رسول خدا کے بیہ خلیفہ صورت و شکل مین انتہی پس ہمارے امامؑ بسبب ہم شکل ہونیکے
یہہ دعوی کئے یعنے جیسا اخلاق مین برابر رسولؐ سے تھی ویسی شکل مین مناسبت تامہ
تھی کہ اسی سبب سے بندگیمیان شاہ دلاورؓ فرماتے چنانچہ رسولؐ بھی فرماتے ہین معراج
کی رات مین ابراہیمؑ کو دیکھا میری ہم شکل ہین چودہوین۱۴ شبہے کا جواب عقیدۂ شانزدہم
مین گذرا پندرہوان۱۵ شبہ متعلق بہ تسویہ ہی باب ہشتم مین اُسکا ثبوت ہوگا انشاء اللہ
تعالی سولہوان۱۶ شبہ مسود باب اول کے گیارہوین عقیدے مین بیان کرنے سے

١٩ ١٨ ١٧

اسکا جواب بدلایل قویہ وہان گذرا سترہوان اٹھارہوان انیسوان یہہ تینون شبہے بعینہ باب اول کے تتمے مین لکھا ہی اُسکا جواب بھی براہین واضحہ قویہ سے اسی مقام مین تحریر کیا گیا۔ ای مسلمانو خدا اور اسکے رسولؐ کے لئے مقامات مذکورہ مین بدیدۂ انصاف نظر فرماکر جھوٹے مفتری پر لعنت ملامت کرو تاکہ اتباع حق نصیب ہو اور مسلمانون پر پھر ایسے جھوٹے تہمتان نہ لگاوے۔ اور قول مسود کا کہ لیکن بعضے انہین سے جو اپنے تئین اہل علم جانتے ہین الخ سراسر افترا محض بہتان کی قسم سے ہی کس لئے کہ اس کو جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہی ورگرنہ نام کیون نہ لکھتا سمجھنے کی بات ہی تھوڑا علم رکھنے والا بھی یہہ بات کیون بولیگا کہ ایسا کہنا صاف اپنے مذہب کو جھوٹا قرار دینا ہی۔ اور یہہ قول مسود کا کہ اور ان کے خلیفون کا اپنے مریدون کو حضرت خاتم الرسالتؐ سے افضل بولنا الی آخر باب سب جھوٹ اور افترا ہی نعوذ باللہ منہا محل غور ہی کہ جسکے مرتبے کو نبی مرسل اولوا العزم نہ پہنچین امتیون کی کیا طاقت وہ صاحب یہہ خدمتگار حضور باش ہین کہ وہان بجز ان خدمتگارون کے نہ کسی نبی کا گذر ہی نہ رسول کا جیسا باب اول کے تتمے وغیرہ مین مذکور ہوا رجا باب ہفتم مین بیان ان لبی اور یوالم ہدایت اب یہان مسود کے لئے کچھ لکھنے دل نہین چاہتا کیونکہ جو شخص سراسر عیب ہی اسکا عیب بیان کرنا عیب ہی مگر یہہ بیت مثنوی شریف کی تا دیا اسکو بس ہی ؎ چشم ابلیسانہ را یکدم بہ بند گو تا بہ بینی صورت آخر چند چند گو اب مسود اور اسکے اخوان کو چاہئے کہ پہلے ان آیات واحادیث کو جو فقیہ علی جہایمی نے مع چند قواعد کے امحاض النصیحہ مین لکھا ہی بغور وتامل دیکھین تا عقل وفہم سلیم سے بہرہ یاب ہون الشیخ الامام الکامل محی الحق والحقیقۃ والدین محمد بن عربی الطائی الاندلسی

نفع به اہل الفہم واکثر اہل التقلید والوہم الکمالات صدرۃ عنہ مثل ما صدرۃ من اللہ تعالی ورسولہ وقدماء الصوفیۃ
من المتشابہات فتکفر عامۃ زماننا للاولیاء کالنسب عامۃ الاولین الی الجنون للانبیاء فلو سمعوا من ابن العربی مثلا
نحو ید اللہ فوق ایدیہم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی الرحمن علی العرش استوی الحجر الاسود یمین اللہ فی
الارض انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن مرضت فلم تعدنی وجعت فلم تطعمنی ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی
احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا رایت ربی
فی احسن صورۃ فقال لی فیما یختصم الملاء الاعلی یا محمد فقلت انت اعلم ای رب فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بردہا
بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض لہبط علی اللہ ولم یسمعوا
ذلک من اللہ ولا من رسولہ لقالوا انا [illegible] الکفر جعل للہ یدا ورجلا وجعل رمیہ رمی اللہ ویدہ ید اللہ وجعل اللہ مریضا
وجائعا اثبت لہ صورۃ ومکانا ولیدہ برودۃ وجعل الحجر جزء منہ وجعل الیمین انف الرحمن وجعل اللہ تحت رجلیہ تعالی
عما یقولون علوا کبیرا وزعموا ان قول الحلاج انا الحق وقول ابی یزید سبحانی ما اعظم شانی کقول فرعون انا ربکم
الاعلی وما علمت لکم من اللہ غیری وان من اقر کلامہما کالامام حجۃ الاسلام وفخر الدین رازی وشیخ شہاب الدین
سہروردی کآل فرعون واعتمدوا فی معرفۃ رایہم وردوا علی اولیائہ فیہا بما احاطوا بدقایق باب الحیض والطلاق
واللعان فکذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولم یطلعوا علی اصطلاحہ فیہم کما قال علیہ السلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا
العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ علی مہایمی نے
اوپر کے چند آیات واحادیث بیان کر کے لکھتے ہین کہ شیخ محی الدین ابن عربی پر جو اعتراض کرتے ہو کیا
اللہ ورسول سے نہین سنے کہ فرماتے ہین اللہ کو ہاتھ ہی اور پاؤن ہی اور مٹی پھینکنے کو رسول اللہ تعالی اپنے
ہاتھ سے پھینکنا فرمائے اور فرمائے رسول کہ اللہ تعالی بیمار ہو کر مجھے کہا کہ تو میری بیماری پرسی کیون نہین
کیا اور بھوکا ہو کر مجھے کہا کہ تو مجھے کیون نہین کھلایا رسول فرمائے کہ اللہ کو صورت ہی اور مکان اور
ہات اسکا ٹھنڈا ہی اور حجر اسود اللہ کا ایک جز ہی اور یمن اللہ تعالی کی ناک ہی اور اللہ تعالی پاؤن کے
نیچے ہی بعضون نے زعم کئے سچ ہی کہ قول منصور حلاج کا ہی جو انا الحق ہی اور قول ابی یزید کا جو سبحانی ما اعظم
شانی ہی مانند قول فرعون کے ہی جو کہا انا ربکم الاعلی وما علمت لکم من اللہ غیری پس جو کہ ان کے کلام کو مانند
کلام فرعون کے کہا آل فرعون سے ہی اور اعتماد کے انکار کرنیوالے اپنی رائے پر اور رد کئے اولیا کے
کلام کو اسپر جو سمجھے ہین حیض اور طلاق اور لعان کے باریکیون کو اور جھٹلائے ایسی چیز پر جو نہین

سمجھے اُسکو آپ رسولؐ فرماتے ہین کہ بعض علم سے مانند چھپے بھید کے ہی کہ نہین جانتے ہین اُسکو مگر علما باللہ
پس جبکہ وہ اُس علم سے بات کرتے ہین انکار کرتے ہین اُسکا اللہ تعالی سے غرور کرنیوالے اللہ تعالی فرماتا
ہی دوزخ ہی واسطے ہر طعنہ کرنیوالے اور عیب چین کے اِسکی تفصیل شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری نے
فصل الخطاب کے چودہوین مقدمے مین بھی لکھے ہین پس ایسا ہی مسعود بھی ہمارے امام عہ اور اصحاب رض کے
کلام پر طعنہ اور عیب چینی کرتا ہی بہر کیف مسعود اسباب مین تیرہ شبہے اور پانچ سوال لکھا ہی شبہہ اول مین
سوال کرنے سے اُسکا جواب سوالات مین دیا جائیگا شبہہ دوم کا جواب یہہ ہی کہ زبدۃ الحقایق مین عین
القضات ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہین قومی از محمدؐ صورتی و تنی و شخصی مید یدند و بشر و بشریتی ما بیندگان ظاہر
مینمودند قل انما انا بشر مثلکم تا ایشان درین مقام گفتند و قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اما جان
او را باہل بصیرۃ بحقیقت نمودند تا بجان و دل حقیقت او بدیدند بعضی اللھم اجعلنا من امۃ محمدؐ و بعضی گفتند
لا تحرمنا من صحبۃ محمدؐ و بعضی گفتند اللھم ارزقنا شفاعۃ محمدؐ اگر درین حالت و درین ولایت او را الشریت جویند
یا او را البشر گویند کافر گردند بر خوان فقالوا البشر یہدوننا فکفروا بہ تا ورای نیز بیان گردانی لست کاحد منکم پس خاتم
ولایت محمدی کہ خاص باطن خاتم النبوۃ ہی آپ کا مرتبہ جسکو کہ خدا نے جتنا کچھ بتایا اتنا ہی پایا جبکہ نادر لوگ
بقدر حوصلہ پہچانے بحکم النادر کالمعدوم اور بفحواے للاکثر حکم الکل کے یعنے نادر کا دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے
ہی اور اکثر کا حکم کل کا ہی فرماے کہ کسی نے جیسا پہچاننا تھا ویسا نہین پہچانا شبہہ سوم کا جواب یہہ کہ مسعود
اس مین چوری اور تحریف کیا ہی یعنی شواہد الولایت کی عبارت کے آخر مین یہہ ترانیا اور اُنہون نے اس کلام
پر کچھ انکار نہ کیا انتہی- بہلا غور کرین کفار کے مقولے مین دخل نہ دینا کچھ عیب کی بات ہوتی ہی مثلاً رسولؐ
کفار کو فرماے کہ لا الہ الا اللہ کہو تو کفار کہے کہ اِتنے الہونکو ایک اللہ بنادیا کہ اُسؐ اتنے عالم کی سربراہی
کیسی ہوگی یہان مفسرین و محدثین بعد اس بیان کے یہہ کسی نے نہین لکھا کہ رسولؐ اس سے انکار کئے اور یہہ
قبل ہجرت واقع ہوا ہی اُسوقت جہاد کا حکم بھی نہین تھا کہ بول سکین اسی پر جہاد شروع ہوا پس صاحب شواہد
الولایت بھی واقع بیان کئے ہین اسپر عدم انکار کا قیاس کر کے ایک عبارت اپنی طرف سے درج کرنا بددیانتی
ہی با این اُسکا کہنا کیا بیجا تھا کہ کہا گاے کے پیدا کرنیوالے نے گاے کو مارا یعنے اللہ تعالی یہہ نہین کہا کہ آپ
خدا ہو کہ محل انکار رہے چوتھا شبہہ سوالات کے جوابات مین حل ہوگا انشاء اللہ تعالی شبہہ پنجم کا جواب
مسعود کے پیشوا کے جانب سے دلواتے ہین علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاء الدین ابری رح کے ذکر مین

۲۵۰

لکھا ہی راقم این حروف گوید کہ بعضی اکابر گفتہ اند کہ پیر در آئینہ مرید خود را بیند اما مرید در آئینہ پیر خدا را می بیند
از ایشان در سمرقند اجتماع افتاد میفرمودند اکنون کہ من در قید حیاتم شما خدا بین نمیشوید کی خواہید شد انتہی
اور زبدۃ الحقایق مین کہ تمہید عین القضات ہمدانی ہی فرماتے ہین ای دوست دلہا منقسم است بر دو قسم قسمی خود
در مقابلۂ قلم اللہ است بروی نوشتہ شدہ است اولئک کتب فی قلوبہم الایمان و یمین اللہ کاتب باشد ہر چہ بداند
با دل خود رجوع کند بدین سبب بداند قسم دوم ہنوز نارسیدہ باشد و خام در مقابلۂ قلم اللہ نبود چون از کسیکہ دلش
آئینہ لوح و قلم اللہ باشد بہ پرسد و معلوم کند و اینجا باشد و بداند کہ خدا را در آئینہ جان پیر دیدن چہ بود پیر در جان
مرید خود را بیند اما مرید خدا را در جان پیر بیند یہہ جواب اسکا ہوا کہ بندگمیان سید خوندمیر رض سے نقل کیا ہی جنہین
وہ آنکھیں کہ مہدی کو دیکھین ہون بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور جواب فرمان امام ع کہ خدا کتین خدا دیکھتا ہی
یہہ ہی کہ اسی علی بن حسین نے اسی رشحات کے اسی مولانا آبری کے انفاس قدسیہ کی دوسری قسم کے چودہوین
رشحہ کے نیچے لکھا ہی راقم این حروف موید این سخن بخط مبارک حضرت ایشان بر ظہر کتابی نوشتہ دیدہ بود
این کلمات قدسیہ را کہ کمال سلطنت و سلطانی آنکہ بتصرف خود تمام رعایا و خواص خود را کسوت خود پوشاند
چنانکہ نظر او بہر کہ افتد جز خود را نبیند کمال بندگان او در آنکہ از خود بتمامی تہی شوند و در خود و غیر خود آنچہ غیر از پادشاہ
در ایشان است نہ بینند و نہ دانند و از نادیدن و نادانستن نیز تہی شوند اذا تم فقرہم فلاہم الا انا اور اسی تمہید
مذکور مین مسطور ہی شیخ بایزید از ان نشان میدہد کہ ان اللہ تعالی صفی الصوفیۃ عن صفاتہم فاذا صفیہم سموا
صوفیۃ مقام تصوف اول زہد باشد و اعراض از جملۂ موجودات پس صفات حق تعالی صوفی را از ہمہ صفات
ذمیمہ و بشریت صفا دہد زاہد و صوفی حقیقی شود آنگہ فقر روی نماید کہ اذا تم الفقر فہو اللہ مگر این از ینجا گفت اورا
پرسیدند کہ صوفی کیست و کدام است گفت الصوفی ہو اللہ تعالی گفت صدق خداے تعالی اذا تم الفقر فہو اللہ
این باشد الفقر فخری پیشہ این صوفی و زاہد فقیر شود و دریغا کہ از وگفتن اما گوشدار کہ وقتی بایزید را پرسیدند من
الزاہد فقال ہو الفقیر و من الفقیر ہو الصوفی من الصوفی ہو اللہ تعالی مرتدی اگر ہمہ عمر در فہم این کلمات تدہی نتوانی
و ندانستن این کلمات غیبی و ضرری عظیم است و این ضرر را ہرگز تدارک نباشد و عوض نباشد انتہی پس ہر شخص کو
ضرور ہی کہ تصدیق مہدی موعود کرے اور اسکی حقیقت کو جانے ورنہ مانند فرمان عین القضات رح کے مرتد
مرجاوے سید شاہ محی الدین صاحب کی فصل الخطاب کے فایدہ بست و ہشتم مین ہی و نیز در اثبات در بیان سلسلہ
صابریہ کہ بوساطت شیخ مجدد رسیدہ است میگارد مطلوب دیگر آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کردہ بعد

ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق ایشان ہست و برای نفی خواطر اثری تام دارد بلکہ حضرت الموحدین و برہان

العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصح قدس سرہ العزیز

چنین میفرماید کہ صورت مرشد کہ ظاہر ادیدہ میشود مشاہدہ حق تعالی ہست در پردۂ آب وگل اما صورت مرشد

کہ در خلوت نمودار میشود آن مشاہدۂ حق تعالی ہست بی پردہ آب وگل کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن

ومن رانی فقد راء الحق در حق او وارد شدہ ہست ع گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین ٭ ذات

حق را آشکارا اندر و خندان بہ بین ٭ شبہ ششم کا جواب بسبب تسویہ کے وہی ہی جو مسود باب اول عقیدۂ

ششم مین لکھا ہی مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭ ساتوین شبہ کو مسود سوالات مین لانے سے

اسکا جواب اُسی جگہہ لایا جائیگا انشاء اللہ تعالی شبہ ہشتم کا جواب شبہ پنجم سے معلوم کرلین یعنی اذا تم الفقر

فہو اللہ اور شبہ نہم بھی شبہ پنجم کے قیاس پر ہی کہ رسول بھی فرماتے ہین انا احمد بلا میم یعنی مین احمد ہون اور

فرماتے انا عرب بلا عین یعنی مین رب ہون شبہ دہم مین مسود سوال کرنے سے اسکا جواب سوالات مین

دیا جائیگا انشاء اللہ تعالی شبہ یازدہم کا جواب وہی شبہ پنجم کا جواب ہی اور حدیث قدسی ہی کہ اللہ تعالی

فرمایا جب بندے کو قرب نوافل کہ صوفیہ کے نزدیک ایک مرتبۂ عروجیہ کا نام ہی حاصل ہوتا ہی تو مین اُسکے آنکھین

کان ہات پاؤن ہو جاتا ہون مختصر الخ اور اسکے بعض کا جواب یعنی دیدار کا باب اول عقیدۂ دوازدہم مین

گذرا شبہ دوازدہم کا جواب یواقیت کے چالیس پہ پانچوین مبحث مین شیخ اکبر کے فتوحات کے حوالے سے

لکھا ہی کہ قطب سے اللہ تعالی عالم کی حفاظت کرواتا ہی ایسا کہ اُسی پر کام سب عالم کا رہتا کہ وہ ہمیشہ حضور الٰہی

مین رہتا ہی ہر حکم اسی کی وساطت سے جاری ہوتا ہی پس وہ مانند حاجب پادشاہ کے ہی چنانچہ اسکی عبارت

بعینہ باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ مین گذری شبہ سیزدہم کا جواب خاموشی

ہی کہ مثل ہی مصرع جواب جاہلان باشد خموشی ٭ کیونکہ خواب پر اعتراض کرنا فقط جہل بسیط ہی اور

خواب کا بیان باب سیوم کے تتمے کے جوابات مین گذرا رجا سلف سے خلف تک آجتک کوئی

مسلمان الخ ہدایت تقریر بالا مذکور سے معلوم ہوا کہ مسود سراسر جھوٹا ہی رجا با این ہمہ خلفان کے

کہتے ہین الخ ہدایت یہہ اعتراض تمہارا ہمپر نہین بلکہ اصحاب رسول اور تابعین اور کبار مشائخین

سلف پر ہی کیونکہ وہ بھی اسیطرح کہہ رہے ہین چنانچہ یواقیت کے تیسرے فصل مین لکھا ہی ذکرہ الشیخ

محی الدین رح فی رسالۃ التی کتبہا الی الشیخ فخر الدین الرازی و ہی نحو ثلثہ کراریس ثم لو قدر ان الانکار لم یقع

۲۵۲

فی الوجود علی اہل اللہ تعالی وکان الناس کلہم اصحاب عقول سلیمۃ لم یفد قول ابی ہریرۃ رض حفظت عن
رسول اللہ وعائین فاما احدہما فبثثتہ واما الاخر فلو بثثتہ لقطع منی ہذا البلعوم یعنی مجری الطعام وکذلک لم یفد قول
ابن عباس رض لو انی ذکرت لکم ما اعلم من تفسیر قولہ تعالی یتنزل الامر بینہن لرجمتمونی او لقلتم انی کافر ونقل الامام
الغزالی فی الاحیاء وغیرہ عن الامام زین العابدین علی بن الحسین رض انہ کان یقول شعر یارب جوہر علم لو ابوح بہ
لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا ؛ ولاستحل رجال المسلمین دمی یرون اقبح ما یاتونہ حسنا ؛ قال الغزالی رح المراد
بہذا العلم الذی یستحلون دمہ ہو العلم اللدنی الذی ہو علم الاسرار لا من یتولی من الخلفاء حاصل اس عبارت کا
یہہ ہی کہ شیخ محی الدین ابن عربی رح امام فخر الدین رازی کو ایک رسالہ بھیجا کہ اسمین یہہ مذکور تھا پس اگر مقرر
یہہ ہوا کہ سب آدمی عقل سلیم رکھنے سے اہل اللہ پر کسی نے صحابہ کے وقت انکار نہین کیا تو کیون فایدہ
ندیا ابوہریرہ رض کا یہہ کہنا اُن کے اہل زمان کو کہ انہون کہا یاد کیا مین نے رسول ؐ سے دو امر اُن سے ایک کو
مین نے شہرت دیا اگر دوسرے کو ویسا ہی مشہور کرون تو البتہ میرا گلا کاٹا جائیگا اور ایسا ہی ابن عباس رض
کا کہنا بھی بے فایدہ ہوا کہ انہون نے کہا قولہ تعالی یتنزل الامر بینہن کی تفسیر جو مین جانتا ہون اگر بیان
کرون تو تم لوگ مجکو پتھر مار کرینگے یا مجھے کافر کہینگے اور امام محمد غزالی رح نے اپنی احیاء العلوم وغیرہ مین امام
زین العابدین علی بن حسین رض سے نقل کیا ہی کہ وہ یہہ اشعار پڑہتے تھے کہ اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ای میرے
رب اگر مین علم کے جوہر کو مباح رکھون تو لوگ مجھے بت پرست کہینگے اور مسلمان میرا قتل مباح رکھینگے کیونکہ
سمجھینگے کہ آپ جس بات کو نیک جانتے ہین مین بری کہتا ہون امام محمد غزالی رح نے اس سخن پر کہا ہی کہ
جس علم پر آپ کا قتل حلال جانتے تھے وہ علم لدنی ہی کہ وہی علم اسرار ہی نہ وہ کہ خلفا سے پہنچا انتہی اور بھی
فصل ہین لکھا ہی وقد کان الحسن البصری وکذلک الجنید والشبلی وغیرہم لا یقرؤن علم التوحید الا فی قعود بیوتہم
بعد غلق ابوابہم وجعل مفاتیحہا تحت ورکہم ویقولون اتحبون ان ترمی الصحابۃ والتابعون الذین اخذنا عنہم ہذا
العلم بالزندقۃ بہتانا وظلما ترجمہ اور تھے حسن بصری اور ایسا ہی جنید اور شبلی رض اور مشائخین اُن کے
سوائے بھی نہین پڑہتے تھے علم توحید کو مگر اپنے گھرونکی بیٹھک کی جاے مین اور دروازے اپنے
بند کر لیتے تھے اور کنجیان اپنے چوتڑون کے نیچے رکھ لیتے تھے اور جو کہ اشکارا کرنا چاہئے اُسکو کہتے
تھے کیا گالیان کھانیکو اصحاب اور تابعین کے دوست رکھتے ہو کہ جنسے ہم نے اس علم کو لئے زندقیت کے
بہتان وظلم کے طور پر عین القضات رح بھی تمہید مین چند اصحاب کے ایسے ہی اقوال لکھے ہین سو باب اول

عقیدهٔ شانزدہم کے جواب مین یہہ خادم الفقرا بعینہ نقل کیا ہی پس اب یہود و نصاری کہین کہ اُن کے ظاہری اعتقاد یہہ ہین کہ خدا آدم سرپکا جوان بے ریشہ لڑکا ہی بلکہ انکا خدا ہات پاؤن بھی ہو جاتا ہی پھر اُن کے بڑے بڑے لوگ کہتے ہین کہ ہمارے رسول اللہ فرماے سو ہم کہین تو ہمارے ساتھی ہمارا گلا کاٹین اور کافر بولین یہہ کیا بُرا اعتقاد ہوا پس اسکا تم جو جواب دوگے وہی ہمارے طرف سے بھی سمجھ لیوین رجا مقبولیت خلایق علامت ہی مقبولیت خالق کی الخ **ہدایت** یہہ بھی کم فہمی اور سراسر مسعود کی جہالت کی دلیل ہی کہ حدیث مشکات شریف کی اس امر مین بیان کیا سو اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یا عمداً تحریف معنوی کیا کیونکہ حدیث مذکور مین مراد اہل زمین سے ان لوگونکی ہی جو صفت ملایکہ رکھتے ہون کہ سننے سے نداے جبرئیل کے یا اس تاثیر سے جو ان کے دل بسبب محبت الہی اور خلوص و یقین کے اللہ تعالی اور ملایکہ کے محبوب انکے بھی محبوب ہو جاتے ہین اُس محبوب الہی کی محبت اور مقبولیت انکے دل مین القا کئے جاتی ہی ورنہ بہت محبوبان الہی کو علی الخصوص پیغمبرونکو خلق اللہ اتنا ایذا دے کہ کوئی مومن اُن کے برابر ایذا نہ پایا ہوگا چنانچہ رسول سے مروی ہی آپ نے فرماے اشد بلا انبیا کے لئے ہی بعد اولیا کے بعد عام مومنین کے اور اللہ تعالی فرماتا ہی ولیبلی المومنین بلاء حسنا اور بلا مین ڈالتا ہی اللہ تعالی مومنین کو بلاء حسنہ کرکے یعنے اُس بلا کے سبب انکو بہتری دیتا ہی بھلا انبیا کے نقول اگرچہ چندان مشہور نہین ہین گو کہ اُن کو منکرین قتل کئے ایذا دئے ہین اور صحابہ اور تابعین و ایمہ مجتہدین اور سلف و خلف کے مشایخین کہ اولیاء اللہ ہین اُن کے حکایات بھی کم کسی جاے لکھے ہین کہ عوام کو اُس سے خبر نہین فاما ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ امام حسین رضہ کو بھی اللہ تعالی دوست رکھتا تھا یا دشمن اگر دوست رکھتا تھا تو مسلمان کہ سب توابعین تھے کس لئے آپ کو معہ علایق و عشایر و رفقا بہزار تصدیع و ایذا قتل کئے بلکہ حق یہہ ہی جو اللہ تعالی کا دوست ہوا اسپر اللہ تعالی بلا نازل کرتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی قولہ ان اللہ یجرب المومنین بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب بالنار یعنے اللہ تعالی مومن کو آزماتا ہی جیسا کہ کوئی تم مین سونے کو آتش مین آزماتا ہی کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے درویشی کی فضیلت مین ہی کہ رسول اللہ فرماے ہین جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکو اقسام کے آفتون مین گرفتار کرتا ہی جب کسی کو زیادہ چاہتا ہی اقتنا کرتا ہی اصحاب عرض کئے یا رسول اللہ اقتنا کیا ہی تو فرماے اقتنا وہ ہی کہ نہ اُسکا مال باقی رکھے نہ اہل و عیال اور ملا حسین کاشفی مصنف تفسیر حسینی روضۃ الشہدا کی ابتدا مین لکھا ہی رسالت پناہ فرماے ہین کہ ان اعظم الجزاء مع عظم البلاء اور فرماے انا و ذریتی مثل بالو ذریت اور لکھا ہی کتب سماویہ سے ظاہری من

٢٥٤

اُحب او اُحبّ نصب علیہ البلاء اور لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اذا احب قوما ابتلاہم پہلی حدیث کا معنی یہہ ہی۔
سچ ہی زیادتی ثواب کی بلا کی زیادتی پر ہی دوسری حدیث کا معنی یہہ ہی کہ کوئی نبی اتنی ایذا ہنین پایا کہ جتنی
مین پایا ہون اور خلاصہ کتب سماوی کا یہہ ہی کہ جو اللہ تعالی کو دوست رکہا یا اللہ تعالی کا دوست ہوا نازل ہوئی اسکے اوپر بلا
اور تیسری حدیث کا معنی یہہ ہی کہ جب اللہ تعالی کسی قوم کو دوست رکھتا ہی اسکو بلا مین گرفتار کرتا ہی۔
اور یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی وقد قال تعالی وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون و قد نقل الجلال الدین
السیوطی فی کتابہ التحدث بالنعمہ ما صورتہ مما انعم اللہ بہ علی ان اقام لی عدوا یوذینی ویمزق فی عرضی لیکون لی
اسوۃ بالانبیاء والاولیاء قال رسول اللہ صلعم اشد الناس بلاء الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون رواہ الحاکم فی
مستدرکہ واوحی اللہ تعالی الی عیسیٰ لا یفقد نبی حرمتہ الا فی بلدہ الخ ترجمہ اس عبارت کا مع اسکے بقیہ کے مقدمہ
کی سبیل پنجم کی ابتدا مین لکھا گیا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالی کا دوست ہوا خلق اُسکو ایذا دینا
شروع کرتے ہین جتنی محبت زیادہ اُتنی ایذا زیادہ ہوتی ہی اور دنیا کا آرام اللہ تعالی کے دشمنون کے لئے
ہی چنانچہ اللہ تعالی سورۂ زخرف مین فرماتا ہی نحن قسمنا بینہم معیشتہم الآیہ اور جلالین وغیرہ مین قولہ تعالی یبسط
الرزق لمن یشاء کی تفسیر مین لکھتے ہین یوسعہ امتحانا یعنے اللہ تعالی کشادہ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے چاہتا ہی
امتحان کرنا کرکے اور قولہ تعالی ویضیقہ لمن یشاء یعنے ابتلاءً تنگ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے کہ چاہتا ہی
مبتلا کرنا کرکے پس کشادگی دنیا کہ جسکا نام آرام دنیا ہی کہ سبب راحت دنیا دہی ہے دشمنون کے امتحان کے
واسطے ہی اور تنگی دنیا کی کہ سبب ایذاء دنیا ہی دوستونکو مبتلا کرنیکے لئے ہی کہ دنیا سے متنافر ہوکر تمام تر
اُسی کی طرف رجوع کرین بشرط سلامتی ایمان کہ علامت اسکی بیزاری دنیا اور اہل دنیا سے اور متوجہ ہونا
ریاضات شاقہ کے لئے کہ جسکے سبب انکے دل روشن ہوکر تاثیر وعظ و بیان قرآن پیدا ہوا اور جو انکی صحبت
بصدق دل کیا دنیا و مافیہا سے بیزار اور اللہ تعالی کی محبت اور عبادت کے نشہ مین سرشار ہو جاتا ہی جیسا
حال مہدویونکا ہی جیسا کہ مروی ہی کسی نے انحضرت صلعم سے عرض کیا کہ مین آپکو بہت دوست رکھتا ہون تو آپ نے
فرمایا ہان کیا کہتا ہی اُسنے عرض کیا مین آپکو بہت دوست رکھتا ہون پھر آپ نے ویسا ہی فرمائے اُس نے
وہی عرض کیا آپ صلعم فرمائے محتاجی اور فقیری کو تیار ہو بعد عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ تعالی کو بہت دوست
رکھتا ہون تو آپ صلعم نے تین بار ویسا ہی فرمائے اُسنے ویسا ہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا بلا کو تیار ہو رجا
سوال اول نقل اول کے کیا معنے ہین الخ **ہدایت** اللہ تعالی فرمایا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے

اللہ تعالی کسیکو اُسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہی اسی لئیے ہی لڑکون پر تکلیف شرعیہ نہین کہ
اُنکو کھیل اور بازی منع ہو بلکہ کبھی علی العموم بھی جواز ہی جیساکہ کیمیاء سعادت مین امام محمد غزالی رح لکھتے ہین سو
اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللہ صلعم عایشہ صدیقہ رضہ کو آپ باعث ہوکر زنگیون کا ناچ کہ مسجد مین ہوتا تھا دکھاے
ہین اور زنگیون کو حکم کئیے ہین کہ ناچو پس منہیات پر حکم کرنا اُس جناب کا کام نہین ہی اور آپ بھی دیکھے ہین
اور عایشہ صدیقہ کو گڑیان کھیلنے سے کہ اُس مین شباہت انسان وغیرہ حیوانات کی صورت پرستی کی تھی
منع کرنے کے قطع نظر مدد فرماے کہ لڑکیون کو جناب عایشہ صدیقہ رضہ کے نزدیک کھیلنے کو بھیجواے ہین اور
امام رح فرماتے ہین کہ جو کام جسکے لایق ہی وہ کرے تو برا نہین انتہی فاما نقل بحفضایل کی یون ہی روزی
درکھانبیل میان سید یحی پیش دایرہ تنہا بازی میکردند میان دولت شاہ دست گرفتہ پیش بندگیمیان رضہ
آوردند وگفتند میانجی ایشان تنہا بر سر راہ بازی میکردند ما آوردیم کہ مبادا کسی بر داشتہ بردمیان درکنار
گرفتند وپرسیدند سید یحی راست بگوئید کہ شما آنجا تنہا بودید و دیگر کدام کس بود گفتند یکی من بودم و دیگر خدا
با من بازی میکرد بود پس میان فرمودند ای برادران بعد امروز بار دیگر کسی سید یحی را آزار نرسانید
کہ خدا با او ہمیشہ در بازی شریک است اس نقل سے کہان ثابت ہی کہ خدا کھیلتا ہی بلکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ
خدا یتعالی آپ کے ساتھہ ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی انی معکم اینما کنتم سچ ہی کہ مین تمھارے ساتھہ ہون
جہان کہ تم ہو یعنے مین تمھارا مددگار ہون پس نقل مین بھی خدا با او ہمیشہ شریک است سے یہی مراد ہی چنانچہ
رسول صلعم ایک وقت ایک باندی سے پوچھے ہین کہ تیرا رب کہان ہی جیسا یواقیت کے آٹھوین مبحث مین

ہی فان قیل فما الحکمۃ فی سوال رسول اللہ صلعم الجاریۃ التی شکوا فی اسلامہا وارادوا عتقہا بالاینیۃ حین قال لہا
این اللہ فاشارۃ الی السماء فقال مومنۃ ورب الکعبۃ مع انہ صلعم یعلم قطعا استحالۃ الاینیۃ علی الباری جل وعلا
فالجواب کما قال الشیخ فی الباب خامس والثمانین وثلثمائۃ انہ صلعم ماسال الجاریۃ بالاینیۃ الا تنزلا لعقلہا والشریعۃ
قد نزلت علی حسب ما وقع علیہ التواطی فی السنۃ العالم قال تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم

ترجمہ پس اگر کہا جاوے کیا حکمت تھی اس باندی سے رسول صلعم کے سوال مین کہ جسکے اسلام مین لوگ شک
رکھتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے اُسکو آزاد کرینگا قید مکان کرکے جبکہ فرماے اُسکو کہان ہی اللہ تعالی تو اشارہ
کری آسمان کیطرف پس فرماے رسول صلعم مومنہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی باوجود اینکہ رسول صلعم جانتے تھے یقینا محال
ہونیکو مکان کے باریتعالی جل علا پر پس جواب یہہ ہی جیساکہ کہے شیخ اکبر رح نے تین سو پچاسی باب مین سچ ہی

کہ رسولؐ سوال نہین کئے باندی کو مکان کے واسطے مگر نزول کرنے اسکی عقل طرف اور شریعت نازل ہوئی ہی برابری پر اسکے جو ترپہ ہے موافقت عالم کی زبان مین فرمایا اللہ تعالی اور نہین بھیجے ہم کوئی رسول مگر انکی قوم کی زبان کی موافقت پر تا بیان کرے انکو انتہی بندگیمیان سید خوندمیر بھی میران سید محمودؓ کو کہ رکے تھے آپکی موافقت پر کہیں کا لفظ بیان فرماے وگرنہ مراد نقل سے یہہ ہی اللہ تعالی انکا مددگار ہی جس حال مین کہ ہون کس کی طاقت ہی جو پکڑ لیجاوے چنانچہ وارد ہی کہ اللہ تعالی فرمایا مین بندے کے آنکھ کان ہاتھ پاؤن ہو جاتا ہون رجا سوال دوم نقل چہارم مین الخ ہدایت اسکا پہلا جواب ہم مسود کے مقتدا کی طرف سے دلاتے ہین سید شاہ محی الدین صاحب قادری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمۂ دہم مین لکھے ہین صاحب احل التائید فی شرح ادلۃ التوحید مبی نگارد انما یقولون افشاء سر الربوبیۃ کفر نظرا الی العامۃ اذ یتصورون بذالک حیث لا یبلغ فہمہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام من حدث علی قوم بحدیث لم یبلغہ افہامہم الا کان فتنۃ علی بعضہم فہو یصیر سببا لانکارہم علی الاولیاء وتکفیرہم ایاہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی اور مسود نے لکھا ہی کہ وہان کی عوام کہان تھے نعوذ باللہ من ذلک الجہل رسولؐ کے حضور مین ناقص کامل تھے مہدیؑ کے نزدیک اس امر محال کو فرض کرنا جہل بسیط ہی دوسرا جواب حقیقی یہہ ہی کہ مسود یا معنی فرمان امامؑ کا نہین جانا یا تحریف کیا کیونکہ شواہد الولایت کی نقل یہہ ہی نقل است یکروز بندگیمیان شیخ بھیکہؓ را جذبۂ حق شدہ بزبان شان ہمین سخن مکرر بود کہ ہمہ حق است بنابر حضرت امیرؓ بر سر ایشان خود تشریف آوردہ فرمودند کہ می بینید یا میگوئید ایشان ہمین جواب دادند ہمہ حق است حضرت امامؑ فرمودند کہ آرے دانستن ایمان گفتن کفر است الخ پس یہہ کہنا مطابق اسکے ہی کہ علی بن الحسین نے رشحات مین مولانا علاؤ الدین آبری کے انفاس سے دوسری قسم کے تیوسیوین رشحہ مین لکھا ہی رشحہ میفرمودند کہ حسین بن منصورؒ کہ انا الحق گفت حقیقت خود را میگفت و فرعون کہ انا ربکم گفت صورت خود را میگفت کہ اگر او نیز حقیقت را بشناختی آن انا گفتن از وی مقبول بودی اگر اسپر مسود کے فہم ناقص مین نہ آوے تو سمجھے کہ جب اپنی حقیقت اپنے پر منکشف ہووے جیسا جانا اور دیکھا ویسا کہنا عین ایمان ہی اور بن دیکھے فقط زبان سے کہنا کفر ہی کہ وہ منطبق حقیقت پر ہی اور یہہ فقط صورت پر چنانچہ امامؑ کے استفسار سے ظاہر ہی کہ فرماے می بینید یا میگوئید رجا سوال سوم اسی نقل چہارم الخ ہدایت ایک ہی تجلی مین محو ہو جانا نقصان مرتبۂ سالک ہی کیونکہ

تجلی الٰہی کو تکرار نہین جیسا یواقیت کے باونسوین مبحث مین لکھا ہی فان قلت فکم ترجع صور التجلی الالٰہی الی

مرتبۃ فی العدد فالجواب کما قالہ الشیخ فی باب الثامن والتسعین ومائۃ انہا ترجع کلہا الی صورتین صورۃ تنکر وصورۃ

تعرف ولا ثالث لہما قال وقد ورد ان اللہ تعالیٰ لما کلم موسیٰ تجلی لہ فی اثنی عشر الف صورۃ وفی کل صورۃ یقول لہ

یا موسیٰ لیتنبہ موسیٰ فیعلم انہ لو کان جمیع التجلی بصورۃ واحدۃ لم یقل لہ فی کل صورۃ وکلمۃ یا موسیٰ انتہی ترجمہ پس

اگر کہے تو کتنے عدد سے رجوع ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی تجلی کی صورت پس جواب یہہ ہی جیسا کہے اسکو شیخ اکبر

ایکسو اٹھیانوین باب مین سچ ہی کہ تجلی الٰہی رجوع کرتی ہی اپنے تمامی افراد سے دو صورت کی طرف ایک

صورت وہ کہ پہچانے نجاوے ایک صورت وہ کہ پہچانے جاوے تیسری نہین ہی اسکے لئے کہے شیخ نے

وارد ہوا حدیث مین تحقیق ہی کہ اللہ تعالیٰ جب کلام کیا موسیٰؑ سے ظاہر ہوا از روے تجلی کے ان پر بارہ ہزار

صورت مین اور ہر صورت مین فرماتا تھا انکو یا موسیٰ تاکہ آگاہ ہون موسیٰؑ پس جانا جاتا ہی سچ شان یہہ ہی کہ اگر

ہوتی سب تجلی ایک ہی صورت پر نفرماتا ہر صورت اور ہر بات مین یا موسیٰ انتہی اسی لئے رسولؐ فرماے ہین

یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی کل یوم مایۃ مرۃ رواہ مسلم ترجمہ ای لوگو توبہ کر و بیچ بیچ اللہ تعالیٰ

کے طرف پس سچ ہی کہ مین ایکدن مین سو بار توبہ کرتا ہون اور فرماے ہین کہ سو بار میرے دل پر پردہ آتا ہی کہ

سو بار استغفار کرتا ہون یہہ روایت مسلم سے ثابت ہی اور بخاری کی روایت سے ہی کہ آنحضرتؐ ستر بار

فرماے اور شارحین وغیرہ اس تعدد سے مراد کثرت کی لیتے ہین جیسا قسطلانی وغیرہ مین لکھے ہین اور امام

محمد غزالی رح فرماتے ہین کہ مراد یہہ ہوگی کہ جناب رسالت مآب کو ہمیشہ ہر قدم مین ترقی تھی جس مقام پر کہ

پہنچتے تھے قدم گذشتہ سے کمال زیادہ پاتے تھے اسلئے قدم گذشتہ سے توبہ استغفار کرتے تھے پس کمال

جناب ختم نبوتؐ قرب الٰہی ہی کہ مراد صوفیہ کے نزدیک رویت سے ہی کہ تازہ تازہ تجلیات ہوا کرتے تھے

اسی لئے جناب ختم ولایت محمدی محمد مہدی موعودؑ فرماے تجلی حاصلہ تجلی آتیہ کے بہ نسبت پرانی ہی مین

اس سے بیزار ہون تم بھی اسپر مقید نہو آگے بڑھو جیسا کہ رسولؐ بھی فرماے اس سے قید خدا دانی کا غرض

کرنا فقط اندہا پنا ہی رجا سوال چہارم نقل ہفتم مین الخ **ہدایت** اسی باب کے شبہ پنجم کے دفع سے

اسکا بھی حل ہو چکا یعنے اذا تم الفقر فہو اللہ فقیر جب اتمام فقر کے مرتبے کو پہنچا اسکو سواے خدا کے نہ آپ نظر آتا ہی

نہ دوسرے کوئی شی یہہ مرتبہ صوفیہ کے نزدیک ادنیٰ ہی مگر مرتبۂ اعلیٰ وہ ہی کہ اس قرب مین اپنا بندہ پنا

نچھوڑے یہہ مرتبۂ کمال ہی کہ جتنا قرب زیادہ تر ہوا اتنا اپنی بندگی مین بڑہتا جاوے جیسا رسولؐ فرماے

نہین پہچانا مین تجھے جیسا کہ پہچانت کا حق تھا اور نہین عبادت کیا مین تیری جیسا کہ حق عبادت کا تھا اہی لئے
صوفیہ کے نزدیک قطب المدار کو کہ فرد وقت ہوتا ہی عبداللہ کہتے ہین جیسا یواقیت کے چالیس پر پانچوین
مبحث مین لکھا ہی قال فی الفتوحات فی باب السبعین ومائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبداللہ وعبدالجامع
المنعوت بالتخلق والتحقق بمعانی جمیع الاسماء الالہیۃ بحکم الخلافۃ ترجمہ کہا فتوحات مین دوسو ستر باب مین سچ ہی
یہہ کہ نام قطب کا ہر زمانے مین عبداللہ اور عبدالجامع ہی کہ سراہا گیا ہی تعریفون سے لسبب اخلاق اور
تحقیق تمامی اسمائے الہی کی معانیون کے جو لسبب حکم خلافت کے ہی اور قطب وقت مالک الملک ہی اسکی تحقیق
باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب مین مفصل لکھے گئی ہی جب کہ ہر قطب وقت
مالک الملک خلافۃً اور نیابتہً ہو سکتا ہی تو مہدی موعود کہ جسکا خلیفۃ اللہ اور امام العالمین اور معصوم خطا سے
ہونا نصی ہی کہ رسول سے اسکا ثبوت بحد تواتر پہنچا مالک الملک ہونا اور خلیفہ مہدی اُس بشارت سے
مبشر ہونا بطریق اولی ثابت ہوا اور آیہ قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء
بیدک الخیر اسی معنی پر دلیل ہی کہ اسکا ترجمہ یہہ ہی بول ای محمد ای باریتعالی مالک ملک کا ہی تو دیتا ہی تو ملک
جسکو کہ چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تیرے ہی ہات مین سب
نیکیان ہین مسود اس آیت مین تحریف معنوی کرنے فقط قل اللہم مالک الملک ہی لکھا ہی بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ بول ای محمد اللہ تعالی جسکو چاہتا ہی اپنے ملک کا خلیفہ بناتا ہی کہ وہ بھی مالک الملک بطریق مجاز کہلا سکتا
جیسا کہ مختار الملک خطاب وزیر دکہن ہی اور دوسری آیت کہ دلالت شرکت پر کرتی ہی خلیفہ کے مالک الملک
ہونے پر متعارض نہین کیونکہ شریک وہ ہی کہ حکومت مین برابری کا دعوی کرے نہ اتباع کا پس مسود کو
جب صاف محکم آیات مین تحریف کرنیکا اندیشہ نہ مالک الملک علام الغیوب سے ہی نہ اسکے مخلوقات سے
شرم پھر ہمارے اور دوسرے کتب کے عبارات ومعنی مین تحریف اور تبدیل کرنے اسکو کیا خوف الحرد لیس
علی نفسہ چنانچہ ہر جگہہ اس کتاب مین ایسا ہی کیا ہی یہہ پیروی اور مطابقت ہی یہود ونصاری کے علماکی کہ
جنکے لئے اللہ تعالی فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی اہل کتاب بدلاتے ہین باتونکو انکی جگہون سے رجا
سوال پنجم نقل دہم مین الخ ہدایت افسوس اس مسود کی چوری اور جرأت پر کہ بے محابہ تبدیل
و تحریف کرتا ہی کہان کا معاملہ کدہر لگایا جواب یلد ویولد کا مسود کی بدخلقی ششم تحریف چہارم مین گذرا
وہ بیان ذات باریتعالی نہین بلکہ مراد کثرت در وحدت بیان کرنیکی تھی اسلئے ولایت کے مرتبے کو یلد و

یولد فرماتے ہین گوکہ محرومان فیض ولایت کو یہہ نکتہ نہ سمجھا جاوے اور جواب فرمان امام عم کا یہہ ہی اللہ تعالی

رسول صم کو ما کان محمد ابا احد الآیہ فرمایا یعنے محمد کسیکے باپ نہین خاتم النبیئین ہین اور رسول فرماے کہ انبیا

نہ کسی کے وارث ہین نہ انکا کوئی وارث کہ جس حدیث پر باغ فدک تحت حکومت خلافت رہا پس ہمارے امام

کہ خاتم ولایت محمدی ہین یہہ بھی نہ کسیکے وارث ہین نہ کوئی انکا وارث نہ یہہ کہ بے ماباپ کے ہون یریدو

ان یطفؤا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون **مسود کے باب ہشتم کا جواب**

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب

علیہم ولا الضالین آمین اب جاننے کہ مسود او پر ابواب ہفتگانہ مین قرآن وحدیث وآثار وغیرہ کے جو جو

تحریفات کیا اور جھوٹے افترے کرکے ہمارے مذہب حقہ کو کہ عین پیروی رسول رہنے سے اسکی مدد پہ

آپ مالک الملک احکم الحاکمین جل جلالہ وعظم برہانہ وسلطانہ یعنی اسے حسبک اللہ ومن اتبعک الآیہ ہی باطل

کرنے چاہا سواسی مالک الملک ناصر المومنین کی مدد وقوت سے سب چوریان ودغابازیان اور ابلہ فریبیان

مسود کے ظاہر کرکے یقین کو پہنچایا کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ المعروف بہ سید خان جونپوری مہدی موعود

ہین اور تصدیق اس ذات کی عین تصدیق محمد مصطفی ہی اور انکار اس ذات کا عین انکار اس ذات کا

صلی اللہ علیہما وآلہما وسلم پس بمجرد ثبوت اس امر کے کل مطلب باب ہشتم مسود کہ فرع اسی اصل کا ہی باطل

ہوچکا یعنے جو مہدی موعود فرماوین اور آپکے یار واصحاب نجبات پر اتفاق کرین وہی حق ہی اور مخالف

اونکا جو کچھ ہے باطل فاما جب کوئی معترض پیش آوے تو علما کو واجب ہی کہ اسکا دفع اعتراض کرکے طالب

حق کو راہ صواب کہ صراط المستقیم ہی بتاوین اس لئے مسود کے ان اعتراضات واہیہ ظاہر البطلان کی

حقیقت لکھی جاتی ہی رجا بلکہ اسواسطے کہ وہ دونون امر بھی الخ **ہدایت** مسود کی پہلی جہالت اس

امر مین یہہ ہی کہ مہدی سے شیخین افضل ہونے کے دلایل پر صحت واثقہ کا اعتقاد کرتے ہوئے رسول سے

ابطال تسویہ کے دلایل کے بیان مین طول کلامی کیا اور ہمکو بھی شیخین رض پر مہدی موعود کی تفضیل ثابت کرنا

ہرچند ضرورت نہین کیونکہ ہم برابری اس جناب کی رسول سے بدلایل قویہ ثابت کرتے ہین کہ یہی اصل

مذہب اولیاء کبار امت ہی اور وہی خاص پیروان سنت وجماعت ہین مگر مسود کے مطلب اول مقدمہ

ثانیہ سے بعض اقوال کے ابطال سے فقط مسود کا اندھاپنا اور اسکی چوری ظاہر کرنا مطلوب ہی واللہ ولی

الذین امنوا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ رجا مخفی نرہے کہ

۲۶۰

کہ مہدوی اپنے مہدی ع کی الخ ہدایت سچ ہی یہہ تقریر خلیفۃ اللہ کی ہی
اسکی غرابت واعجاب کو سمجھنا کام مومنان صفا منزل کا ہی نہ منکران کوردل کا کہ بیچارے
ایسی ضلالت کی اندہیری مین ہین انکو آفتاب بھی روبرو آوے نظر نہین آتا الغرض
مسود اپنے برادرونکی غرض کو ہی پایا مثل ہی کہ ولی را ولی شناسد ولی را ولی مگر امام
کے جواب کو ہرچند فہم نکیا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اسی لیے
مسود کو گمراہی نصیب ہوئی یہہ بھی فہم نکیا کہ خود لکھا ہی علما نے کہا کہ تم اس امت مین
داخل ہو الخ تو اسکا جواب امام نے فرمایا کہ مین داخل ہون جیسا نبی اس امت مین
داخل ہین کیونکہ رسول فرماے ہین کیف تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسی فی آخرہا والمہدی
من اہل بیتی فی وسطہا ترجمہ کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ مین اسکے اول مین ہون اور
عیسی اسکے آخر مین اور مہدی میری اہل بیت سے اسکے بیچ مین ہی یہہ حدیث مدارک
مین قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی الآیہ کے نیچے ہی یعنے علما جب دخول
امام کو جزئیت امت پر حمل کئے تو امام انکے دفع شبہ کے لئے فرماے کہ میرا داخل ہونا
مانند رسول کے ہی کہ سید امت ہون نہ جز امت اور ان کا یہی جواب شافی تھا
الجواب معاد للسوال مگر بلادت پر مسود کی افسوس ہی کہ خود کہتا ہی آیت مین ظرفیت
کا بیان ہی پھر کہتا ہی کہ انبیا انمین داخل ہونا محال ہی شاید دخول سے معنی اتحاد حقیقت
کا سمجھا بلکہ داخل ہونا انبیا کا امت دعوت مین قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی الی عاد
اخاہم ہود الآیہ قولہ تعالی الی ثمود اخاہم صالحا یعنے بھیجے ہم انکیطرف انکے بھائی ہود ع
اور صالح کو ان دونون قومون کی سرکشی وخرابی مشہور ہی اور قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم الآیہ ترجمہ سچ ہی آیا تمکو رسول یعنے محمد تمہاری جنس سے یعنے عربی

قریشی سب مفسرین اسمین متفق ہین اور ایسا ہی ہمارے امام کا داخل ہونا بھی ہی پھر کیف
ضمیر فیہم کی کفار طرف پھرتی ہی کرکے مسود لکھا اور اکثر معتبر تفسیر و نمین لکھتے ہین کہ کفار
قابل استغفار نہین اسلئے ضمیر مومنونکی طرف راجع ہی مدارک مین اسکے نیچے لکھا ہی معنا

وما کان اللہ معذبہم وفیہم من یستغفر وہم المسلمون اور حسینی مین ہی حالانکہ ایشان استغفا
میکنند یعنی در میان ایشان مستغفر اند از مومنان پس ببرکت ایشان بلائی رسد ایسا ہی
بیضاوی جلالین کبیر وغیرہ مین ہی پس مسود مرجع فیہم کی ضمیر کا کفار ہی ٹھرایا سوا اسی کا
نام تفسیر بالرای ہی اب معلوم ہوا کہ مرجع فیہم کا امت ہی کہ جسمین کفار مومن سب تھے مگر
عذاب کے مستحق کفار اور مغفرت کے مستحق مومن کہ نبی بھی انہین مین تھے ایسا ہی امام
کے وقت بھی پس قول مسود کا ان کے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین الخ جھوٹا
دلیل تعصب وجہالت ہی سرجا سوال اسکے کیا معنے ہین کہ ایمان اس بندے کا
ہدایت اگرچہ اسکا بیان اسی باب کے مطلب دوم مین بوضوح تمام ہوگا انشاء اللہ
تعالی لاکن یہان تھوڑا اجمالا لکھا جاتا ہی کہ خاتم الاولیا کو کہ حقیقت و باطن خاتم الانبیا
ہونے سے نام و اخلاق و شکل و شباہت امت کی مددگاری وافتتاح اور استکمال دین اور انہدام
اختلافات ماقبل اور حکم مین رسول اللہ سے جب برابری ہی دلیل ہی ایمان کی عینیت
پر یعنے ہر دو خاتم کی حقیقت یک ہی ہی جیسا حیوان وناطق زید و عمر کے لئے فافہم
پس ایمان بھی ویسا ہی کہ اسی سے متعلق ہی یا این مسود کو یہ حدیث بھی یاد نہ آئی کہ
رسول نے علی کرم اللہ وجہہ کے لئے لحمک لحمی جسمک جسمی روحک روحی فرمایے یہ نکات
عالیہ کور باطنون کو کب معلوم ہوتے ہین اور مسود کا قیاس وخیال شیخین سے کم ہونیکا
باطل وکذب ہوگیا اور دوسرے احتمالات واہیہ ہباءً منثورا ہین اور قول صاحب مرقات کا

مسود کے نزدیک اگر منظور بھی ہو ہمارے نزدیک مردود ہی **مصرع** باطل است

آنچہ مدعی گوید ہو اور اِس مقدمے کی تقریر باقی کہ اُس سے غرض مسود کی یہی ہی

بعد انبیاء کے ابا بکر صدیق رضہ افضل امت ہین اور مہدی بسبب جزامت ہونیکے

مفضول ہین سب صریح البطلان ہی کہ اُسکا بیان باب اول عقیدۂ شانزدہم اور

باب سوم و پنجم اور کچھ اسی باب مین ہوچکا کہ مہدی موعود نبی متبع اور معصوم عن الخطا

اور خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ سید امت ہین اور امامت مہدی موعود کی نفی

ہی نہ ابا بکر صدیق رضہ کی الی غیر ذلک کہ بسبب اندیشہ طوالت کے اِس محل مین مشروحاً

لکھا نہین گیا پس تمام باب کا یہی جواب بس ہی اور مسود عالم میان صاحب میان

دام برکاتہ کے چھٹے قول کے نیچے لکھا ہی کہ کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے الخ

جواب غرض ضعف سے بری ہونیکی فقط اسی حدیث مین ہی جو ابن سیرین سے

روایت کیا کیونکہ یہ حدیث دوسری طریق صحیحہ سے بھی مروی ہی نہ یہہ کہ بالکلیہ ضعف سے

بری ہوجاوے اور ابن عراق کی عبارت کا نتیجہ نکالا کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی وہ

حدیث ابوہریرہ رضہ سے مروی نہین بلکہ قول ابن سیرین کا ہی یہہ محض بددیانتی

ہی کیونکہ ابن عراق اوپر من حدیث ابی ہریرۃ کلھا ہی اور مراد فقد ورد بسند صحیح اخرجہ

ابن ابی شیبہ فی المنصف عن ابن سیرین قولہ سے یہہ ہی کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین

سے دوسری طریق سے روایت کیا ہی نہ یہہ کہ ابن سیرین کا قول ہی اور ساتوین

قول کے نیچے اُسکے جواب مین مسود عجب چوری اور حیلہ سازی کیا کنز الدلایل کی

عبارت سے یک این کا لفظ نکال دیا یعنے صاحب کنز الدلایل رح فرماتے ہین نزدیک

ابن سیرین این مہدی غیر بنی فاطمہ ست یعنے مہدی موعود جو بنی فاطمہ مین وہ نہین

اسی لئے بعد اتمام حدیث فرماتے ہین لہٰذا ابن سیرین ذکر کردہ المہدی من ہذہ الامۃ یوم عیسی ابن مریم بلا قید از بنی فاطمہ انتہی بلکہ اس مہدی کے ذکر مین رجل صالح اور مہدی موعود کے ذکر مین خلیفے کا لفظ ہی پس یہ مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہی یعنے ابو الیمن مہدی موعود نہین اور جواب شیخ محی الدین ابن عربی رہ کے قول کا قریب مطلب دوم کے رد مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا بلکہ ابن عدی کی حدیث الخ **ہدایت** مراد آخر زمانے سے نہایت زمان نہین بلکہ اختتام دور ولایت ہی جیسا ہمارے رسول صلعم کو پیغمبر آخر زمان کہتے ہین بسبب اختتام دور نبوت کے فافہم اور مسود کے باقی دوسرے واہیات کا جواب اوپر ہوچکا **مسود کے مطلب دوم کا جواب ورد** رجا والد و ولد کا ایک ہونا الخ **ہدایت** افسوس ہی مسود کی اس بلادت اور جہالت پر کہ ہندی عبارات سے مطلب کو فہم نہین کرسکتا کسینے کہا ایک ہین لفظ برابری اور لفظ دو محمد سے ظاہر ہی کہ دو مظہر ہین دو شخص کو دو چیز کو روا نہین کہنے سے مراد یہہ ہی کہ دوسرے دو شخص کو اور دوسرے دو چیز کو مانند خاتمین کے برابری روا نہین نہ یہہ کہ مہدی اور رسالت پناہ مین بھی روا نہین کیونکہ لکھے ہین اتنی برابری دو محمد کی پاے ہم یعنے جیسی برابری نام مین پائی گئی ویسی برابری من کل الوجوہ ہی سوائے اُن دونون ذات کے زمانے مین کسی دوسرے دو مین ایسی برابری روا نہین اسکا خلاصہ آگے قریب محل پہ ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا ہمارے حضرت کی کونسی بات پر الخ **ہدایت** یہہ خصیصہ سب انبیا کے منکرین کا ہی کہ ہر ایک بات مین انبیاء کے تعجب کرنا اور اسکو اعتبار نکرنا اور مسخری کرنا چنانچہ اللہ تعالی فرمایا یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن بڑی افسوس ہی اُن بندون پر

کہ نہین آیا ان پر کوئی رسول مگر کہ تھے وہ اسکی مسخری کرنیوالے اور رسولؐ کے مومنین کو کہے ان تتبعون الا رجلا مسحورا یعنے اتباع نہین کرتے ہو تم مگر جادو مارکی یعنے دیوانیکی پس مسود کو بھی اپنے اکابرین سابقین کی سنت موروثہ کی اتباع واجب ہی فاما اس اعتراض کا جواب مسود کے باب ہفتم کے تیسرے چوتھے سوال کے جواب مین مفصل بدلایل قویہ گذرا یہان حاجت اعادہ نہین رہا معلوم ہوا کہ مہدویت واسطے مساوات کے الخ **ہدایت** یہہ بھی وہی موروثی اندہے پنے کی تقریر ہی قریب اوپر مسود کے باب ہفتم سے سوال سوم کے جواب مین چند احادیث بخاری اور مسلم کی روایت سے گذرے کہ رسولؐ فرماتے تھے مین دن مین سو بار توبہ کرتا ہون اور مسود بھی اسی باب کے مطلب اول مین دو سو چوالیسوین صفحے پر ہمارے امامؑ اور رسولؐ کا ایمان ایک ہونے کے رد کے طور پر لکھا ہی کہ روح مقدس جیسا حیات مین باعلی صفات و کمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی انھین صفات سے بلکہ یوماً فیوماً زیادہ اُس سے موصوف ہی الخ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب بعد وفات کے ترقی مراتب ہو تو حیات مین اُس جناب کو یقین ہی کہ زیادتی مراتب کی ہوگی جیسا احادیث سے بھی پایا جاتا ہی اُسی سبب سے بلحاظ زیادتی مراتب ریاضات شاقہ کیا کرتے تھے جب بسبب ریاضات کے خاتم الانبیا کو زیادتی مراتب ہو فہدی کہ فی الحقیقت باطن خاتم الانبیا ہین بطریق اولی لازم آیا کہ مترتب بریاضات ہین حین الحیات جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضہ روایت کرتے ہین رسولؐ ہرگز پیٹ بھر نکہاتے تھے ایسا ہوتا کہ مجھے آنحضرتؐ پر رحم آتا بھوک کے سبب سے اور آپ کے شکم مبارک مین ہاتھ رکھتی ہین اور کہتی ہین کہ میرا تن آپ پر فدا ہووے کیا ہوگا کہ اگر آپ اتنا کھاوین

کہ بھوکے رہین فرمایے یا عائشہ رضؓ اولوالعزم پیغمبرون سے میرے بھائی آگے گئے ہین اور اللہ تعالی سے بڑے مرتبے پاے ہین ڈرتا ہون مین اگر تنعم کرون درجہ میرا انسے کمتر ہو تھورے روز صبر کرون مین کہ بہت دوست رکھتا ہون اُس سے جو مرتبہ میرا آخرت مین ناقص ہو اور کوئی چیز مجھے اتنی دوست نہین جو اپنے بھائیون کے مرتبے کو پہنچون مین کیمیاء سعادت کے رکن سوم سے اصل دوم مین ہی اگر کوئی یہود یا نصرانی کہے کہ کیا آپکی نبوت اور رسالت دوسرے انبیاء و رسل کی برابر ہی کو کافی نہتی پھر ترقیاں و اتو کدہر اسکا جو جواب مسعود کے نزدیک ہو وہی جواب ہمارے طرف سے تصور کر لیوے پس اس تقریر سے یہی ثابت ہوا کہ یہہ ترقی مراتب قرب ہی کہ صوفیہ جسکو روئیت کہتے ہین اور جناب امامؑ کا ہر دم یہہ حال تھا کہ تجلی تازہ تجلی ماضیہ سے اعلی تر تھی نہ کہ نبوت اور مہدویت کی زیادتی و کمی سے مراد ہی کیونکہ یہان ہر دو مظہر کی ولایت و نبوت ذاتیات سے ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آیندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی پس اعتقاد ہمارا موافق فرمان ہمارے امامؑ کے مطابق سنت و جماعت ہی البتہ اہل انصاف کو مطالعہ سے اس کتاب کے ظاہر ہوگا فاما مسعود کہ متعصب مفتری ہی بجز کذب و بہتان کے اپنی کتاب مین کہین سچی بات نہ لکھا چنانچہ تاویل کے لئے لکھا ہی کہ ہمارے نزدیک حرام ہی اور یہہ سراسر بہتان ہی اُسکی تحقیق باب اول عقیدہ نہم کے جواب مین گذری رجا شاید کہ اصحاب نے دیکھا الخ **ہدایت** ذات بمعنی تشخص فہم کرنا جہل مرکب ہی بلکہ جہل بسیط ذات یہان معنی مین حقیقت کے ہی اور حقیقت خاتم النبوۃ اور خاتم الولایت کی مظہر وحدت ذاتیہ الٰہیہ ہی کہ جسکے لئے رسولؐ اول ما خلق اللہ نوری فرمایے اور اصطلاح صوفیہ مین اُسکو جوہر اول اور حقیقت محمدی

وغیرہ بہت نام ہین چنانچہ عزیز ابن النسفی مقصد الاقصی ہین سعد الدین حموی قدس سرہما سے

نقل کئے ہین کہ جوہر اول کو دو مظہر ہین ایک خاتم الانبیا دوسرا خاتم الاولیا اور گلشن راز

ہین محمود تبریزی رح لکھتے ہین **نظم** ولایت بود باقی تا سفر کرد ؛ چو نقطہ در جہان دور دگر

کرد ؛ ظہور کل او باشد بخاتم ؛ بدو یابد تمامی دور عالم ؛ وجود اولیا او را چو عضو اند ؛

کہ او کلست و ایشان ہمچو جزو اند ؛ چو او با خواجہ دارد نسبت تام ؛ ازو با ظاہر آمد رحمت عام ؛

شود او مقتدا ہر دو عالم ؛ خلیفہ گردد از اولاد آدم ؛ اور اسکی شرح مفاتیح الاعجاز مین

بیت اول کی شرح یہہ ہی و بعد از ختم نبوت ظہور ولایت زیرا کہ از ظاہر بباطن

رسید فلہذا فرمود ولایت بود باقی الخ **بیت** دوم کے نیچے لکھے ہین یعنے ظہور

تمامی ولایت و کمالش بخاتم اولیا خواہد بود چہ کمال حقیقت دایرہ در نقطہ اخیرہ در ظہور

میرسد و خاتم الاولیا عبارت از محمد مہدی رض ست کہ موعود حضرت رسالت ست علیہما السلام

حیث قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجل منی او من

اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً

و قال ایضا المہدی من عترتی من اولاد فاطمہ رض بدو یابد تمامی دور عالم یعنی بخاتم الاولیا

کہ عبارت از مہدیست دور عالم تمام یعنے کمال تمام یابد و حقایق و اسرار الہی در زمان آنحضرت

تمام ظاہر شود زیرا کہ چنانچہ در دور نبوت کمال احکام شریعت و اوضاع ملت در زمان

حضرت خاتم انبیا بظہور پیوست ختم نبوت شد و در دور ولایت نیز اسرار الہی و حقایق

و معارف یقینی در دور خاتم اولیا بکمال رسیدہ بآنحضرت مختتم میشود فلہذا در صفت

حضرت مہدی حضرت رسالت فرمود کہ یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تدع السماء

من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا و لا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی

الاحیاء الاموات یعنے زندگان تمنی کنند که کاشکی مردگان زنده شدندی تا فایده وغرض حیات حاصل کردندی و عارف حقیقی گشتندی الخ بیت سیوم کے نیچے لکھتے ہیں یعنی در دایرهٔ ولایت که خاتم الاولیا مظهر آنست نقاط وجودات اولیا همه مثال اجزاء اعضاء خاتم الاولیا اند چه حقیقت ولایت در هر فردی از افراد اولیا بصفتی از صفات کمال ظاهر گشته است و بجمیع صفت کمال در نقطهٔ اخیره که محمد جهدیست ظهور یافته وکمال بالقوهٔ دایرهٔ ولایت درین نقطهٔ آخرین بظهور رسیده و بفعل آمده الخ بیت چهارم کے نیچے لکھے ہیں بدانکه نسبت فرزندی بسه نوع متحقق میشود یکی نسبت صلبی که متعارف و مشهور است و دوم نسبت قلبی که بحسن ارشاد و متابعت دل تابع در صفا مثل دل مطبوع گردد سیوم نسبت حقی حقیقی که تابع ببرکت حسن متابعت متبوع به نهایت مرتبهٔ کمال که جمع و فرق بعد الجمع است رسد و تابع مطبوع یکی گردد چون خاتم الاولیا البته از آل محمد است نسبت صلبی ثابتست و چون دل مبارکش بسبب حسن متابعت خاتم انبیا مرآت تجلیات نامتناهی الهی شده است ونسبت قلبی واقعست و چون وارث مقام لی مع الله وقت گشته است نسبت حقی حقیقی که فوق جمیع نسبتهاست تحقق یافته است پس هرآینه میان خاتم الولایت و خاتم نبوت علیهما السلام نسبت تام که نسب ثلاثه است واقع باشد و بحقیقت خاتم الاولیا همان حقیقت و باطن نبوت خاتم انبیا که در نشاط دوی بطریق بروزنه بطریق تناسخ ظاهر گشته و ختم کمالات ولایت صورتاً ومعناً فرموده فلهذا فرموداز و باظاهر آمد رحمت عام یعنے چون بین الختمین این نسبت تام محقق شد چنانچه بمظهریت اسم الرحمن خاتم الانبیا رحمة للعالمین گشت و جامع مخالفات دایرهٔ طرق نبوت شد خاتم الاولیا نیز بحکم الولد سر لابیه مظهر رحمت عام که رحمت رحمانی

مراد است کشته مخالفات دایرهٔ طرق ولایت و ہدایت را جامع گردد و سعادت دو جہان

در متابعت آنحضرت منحصر شود و اصول دین بر یکسا اساس قرار گیرد و اختلاف کثرت

بحکم ظهور احکام وحدة از میان برخیزد و شیخ سعد الدین حمویہ رح فرمود کہ لن یخرج

المہدی حتی لیسمع من شرک لغلیہ اسرار التوحید بر منصهٔ ظهور جلوه گری کند چون حقیقت

انسان کامل مظہر اسم جامع الہیت و نسبت با جمیع موجودات ربوبیتی دارد و فرمود

بیت پنجم اسکے نیچے لکھتے ہین یعنے خاتم الاولیا کہ باطن نبوت خاتم الانبیاست و

حسنہ از حسنات آنحضرت است بعد از انکہ بمقتضای لی مع اللہ وقت از خودی خود فنا یافتہ

بلقاء حق باقی گردد و بحکم اتحاد مظہر و ظاہر کمالات بالقوه در وی بفعل آید و مطلع بر حقیقت و

کمال نشاء انسانی شود مقدم و مقتدا و واسطہ فیض ہر دو عالم کہ ملک و ملکوت گردد و باسما

الہیہ تصرف در جمیع عوالم نماید و خلافت در وی بظہور پیوندد و بدانکہ جمیع اقطاب را

اگرچہ خلافت حاصل گشتہ اما چون خلافت تام باصالت حقیقت محمدی است ختم الولایت

بحقیقت باطن نبوت آنحضرت است کہ در نشات با کمال خاتم الاولیا ظہور یافتہ است

پس کانہ کہ خلافت بحقیقت از میان اولاد آدم مخصوص اوست دیگر آنکہ نشا طاقطاب

در ہر دور زمان علی تفاوت استعداداتہم مظاہر خلافت خاتم الاولیا اند و در جمیع نشا طا

خلافت و قطبیت بغیر آنحضرت رانیست زیراکہ چنانچہ ذکر یافت باطن نبوت ختم محمدی خاتم

ولایتست کہ جمیع کمل از حیثیت ولایت اقتباس نور کمال از مشکوة آنحضرت مینمایند و

خلافت باصالت اور است و دیگر انرا بواسطہ مظہریت و تابعیت است پس ابیات بالا

مذکور اور اسکے شرح کا خلاصہ یہہ ہی کہ حقیقت محمدی پہلا مخلوق ہی یعنے آئینہ اور مظہر

وحدت ذاتیہ الہیہ کہ صوفیہ کے اصطلاح مین جوہر اول اسکو کہتے ہین مانند ایک نقطے کے

ہی کہ ابتدا اور انتہا دایرۂ وجود عالم کا وہی ہی جس جہت سے کہ ابتدا، دایرہ اُس سے
متصور ہی ظہور نبوت ہی کہ اُسکا ختم محمد مصطفیٰ صلعم پر ہوچکا اور جس جہت سے کہ انتہا دایرہ
اُسپر متصور ہی ظہور ولایت ہی کہ اسکا ختم محمد مہدی موعودؑ پر ہی اِس سے ثابت ہوا
کہ خاتمین یعنی محمد نبی و محمد مہدی علیہما الصلوۃ والسلام من حیث الحقیقت ایک ہی ہین
اِسی لئے نام اور نبوت اور حلیہ اور اخلاق وغیرہ مین ہر دو کو ایسی برابری ہی کہ پھر عالم
مین اتنی برابری من کل الوجوہ کسی کے لئے متصور نہین چنانچہ ابیات مذکورہ سے چند
بیتون کے بعد یہہ بیت فرماے ہین ع ولایت شد بخاتم جملہ ظاہر٭ باول نقطہ ہم
ختم آمد آخر٭ شارح اسکے نیچے لکھے ہین و این ولایت بسبیل اتمیت و اکملیت در نشاء
کاملہ خاتم الاولیا ظہور می یابد زیرا کہ مظہر ولایت مطلقہ اوست و باقی اولیا علی تفاوت
مراتبہم اقتباس نور ولایت از مشکات خاتم الاولیا مینمایند والبتہ مطلق شامل مقید است
و این ولایت مطلقہ باطن نبوت حضرت رسالت کہ در نشاء نبوت وصف رسالت مانع
اظہار کمال آن بود چون باطن آنحضرت در صورت خاتم الاولیا بروز و ظہور یابد اظہار
آن کمال کہ بروجہ اتم و اکمل باشد بفرماید فلہذا فرمود کہ بر اول نقطہ ہم ختم آمد آخر یعنی در دایرہ
کمال ظہور و اظہار بر اول نقطہ کہ حقیقت محمدی مراد است کہ اول ما خلق اللہ نوری است ولایت
ختم شود چنانچہ دران نشاء ختم نبوت نمود درین نشاء ختم ولایت کند و خاتم الاولیا ہمان
خاتم الانبیا و باطن نبوت آنحضرت است الخ اب ہم مسود سے پوچھتے ہین اتفاق اصحاب
کا خاتمین کی حقیقت کے ایک ہونے مین ہی آپ جو اسکو ایک شخص ہونا فہم گئے ہو
اسکی کیا دلیل بتاتے ہو اگر آپ کو اس عبارت سے معنے معلوم ہنو اور ہمارے سخن کو
صحیح نجانین تو کسی اپنے برادر سے تحقیق کرین کہ اس عبارت سے مراد شخصیت ہی

یا حقیقت مہربان من علم نام ورق گردانی کا نہین افسوس تمکو شرم نہین آتی کہ ہندی
صاف عبارت سمجھ نہین سکتے ہو ایسے تربے زبردست مناظر بین کیون دخل دے بیٹھے
خیر پھر آگے ایسی جرأت نکرنا کیا تمکو تمھارا اُستاد نہین کہا کہ یہہ عبارت صدرہ کی جواہر کی
حقیقت ایک ہونے کے منع مین نہین بلکہ دو یا اکثر جوہر کلاً یا بعضاً مل جانیکے منع مین
ہی تمکو اور تمھارے اُستاد کو مرحبا اور اسپر یہہ بھی خوب سمجھین کہ اصطلاح صوفیہ کچھ اور ہی
اور اصطلاح حکما کچھ اور جبتک کسی کی اصطلاح سے خبر نہو اون پر اعتراض کرنا داب
مناظرے سے بعید ہی یہہ بھی ہم سے یاد رکھین اور شکریہ بجا لاوین کہ جبتک رسول اللہ
اپنا مرتبہ نہین بیان کئے صحابہؓ کیا جانتے تھے کہ انکا رتبہ کیا ہی پس ہنبیۃ اللہ کو واجب ہی
کہ اپنا رتبہ بیان کرے تاکہ اپنے مومنین کا ایمان صحیح ہووے چنانچہ رسولؐ فرماے کہ
مین تمامی بنی آدم کا سردار ہون اور یہہ بات فخریہ نہین یعنے فی الحقیقت ایسا ہی ہی
پس مہدیؑ کو بھی واجب تھا کہ اپنا مرتبہ بیان فرماوین بلکہ خود رسولؐ سے ثابت ہوچکا
ہی کہ فرماے مہدی خُلق بالضم اور خلقت مین میرے سریکا ہی جیسا باب سوم کی دلیل
ہشتم سے مسودے کی دوسری تحریف مین اسکا اثبات ہوا اور فرمائے دین کی کمالیت
اُسی سے ہوگی کہ ہمین سے فتنون سے مومنین امت چھٹینگے اور ہمین سے باہم دوست ہونگے
بعد عداوت فتنے کے اور فرماے کہ میرا نام سوا اسکا میرے باب کا نام سوا اُسکے باب کا
نام ہوگا کہ یہہ سب اشارات اتحاد حقیقت پہ ہین کہ وہی جوہر اول ولایت محمدی حقیقت
محمدی ہی کہ جسکے مظہر اکمل اور خاتم محمد مہدی ہین علیہما السلام جب ولایت حقیقت خاتمین
ہونے پر ہمارے یہان کے اکابرین کا اتفاق ہوا اور نبوت خاتم النبی اُسیکا ظاہر مطابق
حقیقۃ الشئ ما علیہ الشئ کے ٹھہرا ہمارا اعتقاد رتبہ جناب ختم رسالت کسبی ہونے پر رہے سریکا

اہتمام کرنا محض تعصب اور بددیانتی ہی قس علی ہذا الباقی **رجا** اصل سخن یہہ ہی کہ خبر خروج مہدیؑ کی الخ **ہدایت** ہم یہہ سخن یعنے فقط مہدی کے خروج کا انکار کفر ہی نہ مہدیؑ کا بعض عوام بازاری سے سنتے تھے انھین کی سنت پر مسود کا بھی اعتقاد پایا گیا افسوس ہے اس جہل بسیط پر جسکے خروج کا انکار کفر ہو اسکے خروج کے بعد اسکا انکار عین انکار خروج ہی کیونکہ وہ بسبب ایک شخص ہونے کے خروج اسکا ایک ہی بار موعود ہوگا بعد خروج پھر انتظار کرنا انکار متواتر ہی وگرنہ ہر بعثۃ اللہ کے منکر مخصوص جناب رسالتماب کے منکر کتابی بھی یہی بول سکتے ہین موافق قول مسود کے انکو بھی کافر کہنا درست ہوا **رجا** بلکہ بخبر واحد بھی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ منکرین رسول اللہ کا ہی علی الخصوص یہود کا کہ کہتے تم بشر اور مستحق اس رتبے کے نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح داؤد ہی کہ بادشاہ بر و بحر ہوگا اور ندیان اسکے ہمراہ رہینگے اور دولت پھر ہمکو آویگی تب اللہ تعالی فرمایا۔

ان الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتٰہم ان فی صدورہم الا کبر ما ہم ببالغیہ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع البصیر حسینی کشاف ارواح ثلثہ اگرچہ اس اعتراض جہل کے جوابات باب سیوم مین بدلایل ساطعہ گذرے تاہم مسود جہان سلطنت کا پتا بھی نہین وہان فقط بادشاہت دنیوی مراد بے بنیاد نکالا اور لفظ سلطان جہان کہ آیہ یا حدیث مین دیکھا بفحوائے الدنیا جیفۃ و طلابہا کلاب کے بے اختیار بہکا اگرچہ معنی وہان دلیل و حجت کا ہی جیسا ابھی آیت سے معلوم ہوا علاوہ یہہ کہ آپ خبر خروج مہدیؑ متواتر نہین جانتے ہین چنانچہ لکھے ہین علماء محققین کے نزدیک خبر واحد ہی الخ اگرچہ یہہ بات مجہول ہی کیونکہ خبر خروج بطریق متعددہ اسطور سے مروی ہی کہ احتمال کذب باقی نہین بہر کیف علامات کہ متعارض واقع ہین مسود کے قرارداد کے موافق کیونکہ متواتر ہوسکتی ہین بلکہ جن کے نزدیک خبر

273

خروج متواتر ہی اُن کے نزدیک بھی سواے فاطمیت اور شرط البعث اسمی اور خروج فی آخر زمان اور بیعت رکن و مقام اور نصرت دین محمدی کے کوئی علامت بصحت تام متحقق ہنین مگر اعتقاد کے لئے مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونا بھی بیشک متواتر ہی اس محل مین اہل انصاف سے ہمکو یہہ التماس ہی کہ بقیاس مسعود ہمارے امام درویش متوکل مظلوم ظاہر امجبور سلاطین انام بیکس اور بے بس نہ مالک ملک و لوانہ صاحب جہاد و غزا تھے اور سب لوگ جانتے ہین کہ بسبب اغواے علماے متعصبین اکثر بادشاہان ہماری امام کو اپنے اپنے ملکون سے اخراج کئے اور بعد امام کے اکثر اصحاب و تابعین وغیرہ کو اکثر بھایون مین قید و قتل و طرح طرح کے ظلم کئے تا کہ اس مذہب حقہ سے باز آوین جیسا انبیا اور ان کے توابع و نذیرونکو کئے لاکن مدد سے ناصر المومنین مالک آسمان و زمین کے یہہ مذہب ترقی پر رہا اور ہمارے لوگ جہان رہے آشکارا رہے اور جس جگہہ مقابلہ ہوا باوجود اس درویشی اور بے اسبابی اور تھوڑے لوگ رہنے کے غالب رہے اور ہمارے امام کے قطع نظر صحابہ کو بھی بسبب فیض صحبت اور خلوص و یقین کے وعظ و بیان قرآن مین تاثیر کیا کچھ ہوتی تھی کہ اکثر لوگ متاثر ہو جاتے تھے گو کہ مخالفین بھی ہون بلکہ یہہ اثر یہہ تدور پہنچا کہ جسکے لئے مسعود سرکا متعصب قایل ہی کہ باب دوم مین میان شیخ علائی قدس اللہ اسرارہ کے احوال مین لکھا ہی پس اس سے زیادہ دلایل اُنکی تصدیق کے اور کیا ہین کہ تم مہدویت کا انکار کرتے ہو اور خروج سفیانی کی خبر بالکل اضعف ہی بلکہ مہدی موعودؑ کے خروج کے لئے خروج سفیانی کو علامت ٹھہرانا خطاء فاحش ہی کہ خروج سفیانی عیسیٰؑ کے زمانے مین ہوگا اور مہدی موعودؑ کا عدیٔ سے ملنا ممنوع ہی جو کہ یہہ بات لکھا پھر اس سے رجوع کیا جیسا ملا سعد الدین تفتازانی رح شرح عقاید نسفی مین لکھ کر پھر شرح مقاصد مین

اس سے رجوع کئے ہین کیونکہ رسول فرماے کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ جسکے اول مین مین
ہون اور وسط مین مہدی اور آخر مین عیسی ہی بلکہ جو مہدی کہ حدیث سفیانی مین مذکور
ہی وہ بمعنی ہدایت یافتہ کوئی اور مومن ہی کہ بادشاہ ہوگا اور جنگ عظیم کریگا بخلاف
مہدی موعود کے کہ جسکے لئے بہت اخبار و آثار سے ثابت ہی کہ مہدی کے طرف سے
فتنے مت جائینگے اور مہدی کے ہمراہ قوم گریان کہ یہہ حال فقراکا ہی بقدر اصحاب بدر
ہوگی بااین خبر سفیانی کا ثبوت کتب معتبرۂ صحاح وغیرہ سے کہین نہین جبکہ صحت مین اسکی
توقف ہی لایق حجت و اعتقاد نہوئی چنانچہ مسود کا مقتدا شیخ علی لکھا ہی فالجواب علی
التنزل من ان الحدیث احاد ضعیف و علی تقدیر صحتہ فلا یفید الا الظن خلاصہ اسکا یہہ ہی
حدیث احاد ضعیف ہی اسکا حکم گمانی ہوا پس ایسی گمانی ضعیف خبر کو قریب بتواتر کہنا
عوام فریبی اور بددیانتی ہی با این حدیث کی صحت و سند مجتہد کو سزاوار ہی اسکا
بیان باب سویم کے ابتدا مین گذرا الغرض جن علامتون کو مسود متواتر سمجھے جانا انکا
حال بخوبی سن لئے کہ انکو صحیح کہنا بھی خلاف عقیدۂ اہل سنت ہی چہ جائیکہ متواتر کہین
اور ابواب سبعہ ماسبق مین تحقیق تاریخ خروج مہدی موعود اور مہدویت جناب سید محمد
بن سید عبد اللہ جونپوری علیہ و علی آبائہ الصلوۃ والسلام اور مساوات اصحاب مہدی
و اصحاب خاتم النبی بدلایل قویہ گذری پس انکار مہدویت و حکم و امر اتفاقی اجماع اصحاب
جناب موصوف علیہ السلام عین انکار فرمان رسالت مآب علیہ التحیات ہی یعنے انتظار
بعد خروج موعود اشد الانکار خبر خروج اور انحراف فرمان موعود سے حقیقتا انحراف فرمان
مخبر سے ہوا رجا تمام اہل سنت و جماعت الخ **ہدایت** اگرچہ جواب اسکا اوپر کے
ابواب مین بہ بسط تمام بیان ہوا علی الخصوص شیخ اکبر کا اعتقاد باب اول عقیدۂ شانزدہم

مین اورنا احادیث وآثار وغیرہ باب سویم اور اسی باب کی ابتدا مین گذرا مگر یہان بھی
مسود کی جو رہی مع اشارات چند دلایل لکھی جاتی ہی یعنے خلاصہ شیخ اکبرؒ کے تصانیف
اور شرح مقاصد و مواقف بلکہ تمامی کتب صوفیہ و کلامیہ وغیرہ کا یہہ ہی کہ ولی نبی کے
درجے کو نہین پہنچنے کا سبب یہہ ہی کہ نبی خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونے سے اسکو
بواسطہ ملک یا بیواسطہ تنزیل احکام دینی و تعلیم اسرار ذات وصفات الٰہی خاصۃً ہوتی ہی
کہ عصمت اسکے علم و عمل مین لازم ہی بخلاف ولی کے کہ اسکو بغیر وساطت نبی کے کوئی بات
حاصل نہین اور علم و عمل اسکا ظنی مگر انسے یہہ کسینے نہین لکھا کہ مہدی موعودؑ بھی عموماً اولیا
مین داخل رہنے سے کسی نبی کے مرتبے کو نہین پہنچتے ہین بلکہ مہدی موعود خلیفۃ اللہ مبعوث
من اللہ معصوم عن الخطا سید امت محمدیہ ہونے پر سیکرون احادیث صحیحہ صریحہ وارد ہونے سے
اصحاب واہل بیت و تابعین و اولیاء کبار وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جناب کو
ہمارے امام کے ظہور و دعوے تک انبیا کے طور سے ذکر کئے ہین نہ صرف اولیا کے چنانچہ
جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ فرماے کہ مہدیؑ کے اصحاب پر نہ اول والے
سبقت کرینگے نہ اگے آنے والے انکو پہنچینگے جب اصحاب مہدیؑ اگلون کے برابر اور
پچھلون سے بہتر ہون تو مہدی کہ جنکے سبب سے انکو وہ مرتبہ ملا ہو کیا رتبہ رکھینگے اور یہہ کلام
مرتضوی تفسیر اس حدیث کی ہی جو رسولؐ فرماے میری امت کے تین طبقے ہین انمین
دوسرے طبقے والے کہ جن کا مہدیؑ مددگار ہی سب سے زیادہ ثواب و مرتبہ حاصل کرینگے
اور یہہ حدیث اس آیت کا بیان ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمایا فسوف یاتی اللہ بقوم الآیہ اور
سوف استقبال بعید پر دلالت کرتا ہی اور بیان اس آیت کا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا و
آخرین منہم لما یلحقوا بہم اسکا بیان باب سیوم دلیل یازدہم مین ہوا اور کعب الاحبار نے

فرمایا مین کتب انبیا مین بھی دیکھتا ہون مہدی کا ذکر یون ہی کہ اپکا حکم بے عیب ہی

یعنے قطعی چنانچہ رسول اللہ بھی یون ہی فرماے ہین اور امام باقر رض فرماتے ہین کہ

مہدی اپنے آگے کے بدعات اور مجتہدون کے اختلافات یون اٹھا دینگے جیسا رسول

اللہ اپنے اگے کے اختلافات کو رفع کئے گویا مہدی موعود اسلام تازہ بنا دینگے یہہ

اس حدیث کی تفسیر ہی کہ رسول فرماے مہدی آخر زمانے مین دین کی درستگی کے لئے

قایم ہوگا جیسا مین اول زمانے مین قایم ہوا ہون اور یہہ حدیث بھی کہ فرماے مہدی سے

دین کمال کو پہنچیگا اور انکے سوا بہت احادیث و آثار باب سویم مین مذکور ہین پس روایت

ابن سیرین بھی اسی قبیل سے ہی کہ اسکو بہت احادیث شاہد ہین یعنے رسول اللہ مہدی کو

نام اور شکل اور اخلاق اور دین کی مدد و درستگی وغیرہ مین اپنے برابر فرماے اسی لئے

اکثر اکابرین علماء حدیث انکی روایت کو بصحت و اعتبار بلا تعرض و انکار نقل کئے وگرنہ

مانند ابن حبان کے انکو بھی بن نقل کئے نچھوڑتے اور انکے کلام کو صاف وضع ابن سیرین

لکھدیتے کیونکہ یہہ امر ابن حبان کے مقولے سے سخت تر ہی اسی لحاظ سے مسود لکھا ہی

کہ عدم تعرض مستلزم صحت کو نہین الخ اسی سے مسود کی چوری ظاہر ہی با این یک مصنف

عرف مردودی کے لکھے کو کالوحی فرض کرلیا چہ نسبت خاک را بعالم پاک لکن معلوم رہے

کہ منکرین مہدی کا قول مانند قول منکرین رسول کے اس امر مین غیر معتبر ہی فاما مجتہدون

اور اماموں وغیرہ نے اس اعتقاد پاک کی تحقیق و تشدید کے طرف اس لئے متوجہ ہوے

کہ ہر خلیفۃ اللہ کے رتبے کا اعتقاد اسکی ذات کی تصدیق کے مانند اسکے ظہور و دعوے

و بیان کے بعد واجب ہوتا ہی نہ قبل اسکے جیسا ہمارے رسول کی ذات و مراتب کی

تصدیق امم سابقہ پر فرض نہی اسی لئے کتب سالفہ مین تصریحاً مذکور نہین بلکہ حقیقت

یہہ ہی کہ بلند مرتبے والے کا حال نیچے والون پر بجز اُسکے بیان کیے صاف نہین کھلتا اور مسود
بھی تعرف وشرح تعرف سے ہی لکھا ہی اُسپر شیخ کا یہہ فرمان بھی دلالت کرتا ہی کہ لکھے ہین
مہدی کے اصحاب کا حال مین اللہ تعالی سے ادب کے سبب پوچھ نہ سکا اب باقی رہا
یہہ شبہ کہ بعض احادیث وآثار وغیرہ مین لفظ خلیفہ فقط مذکور ہی اس سے عیسیٰ مراد ہین یا
مہدی موعود علیہما الصلوۃ والسلام اسکا حل آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مسود ہمارے
رسول اللہ خاتم الانبیاء کی فضیلت کے دلایل بیان کیا سو بھی اُسکی کور باطنی پر دال ہین کیونکہ
اللہ تعالی جسکی شان مین فرمایا قد جاءکم من اللہ نور اور رسول فرمائے اول ما خلق اللہ
نوری اور فرمائے انا من نور اللہ کل شئی من نوری پس مظہر وحدت ذاتیہ باری عزاسمہ
آپکی حقیقت ہی اور سب عالم علوی وسفلی آپ کے مظاہر اسی لئے فرمائے انا احمد بلا میم
ایسا ہی خاتم الاولیا بھی چنانچہ اسکا کچھ بیان باب اول عقیدہ دہم ویازدہم اور اسی
باب کے اسی مطلب کی ابتدا مین لکھا گیا پس معلوم رہے کہ جو شرف ذاتی خاتم الانبیاء کے لئے
ثابت ہی خاتم الاولیا کو اُس مین شرکت ہی چنانچہ فصوص مین شیخ اکبر رح فرماتے ہین
کہ خاتم ولایت محمدی کو خاتم الرسل کے ساتھہ اتحاد حقیقی ہی اور اُسکے شارحین بھی اسی
امر کے قایل ہین اور فصوص فتوحات کے کئی مدت بعد اس دعوے سے لکھے ہین کہ
یہہ کتاب بجنسہ رسول اللہ کی عطا کئی گئی ہی فص شیثیہ مین فرماتے ہین ولیس ہذا العلم جامی رح
لکھے ہین الذی یعطی صاحبہ السکوۃ بالاصالۃ شیخ فرماتے ہین الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیاء
وما یراہ جامی رح فرماتے ہین ای ما یری ہذا العلم والشہود دوما یاخذ اور شیخ محب اللہ
الہ بادی نے لکھا ہی نسبت این علم ومعرفت باصالت واستقلال بکر مر خاتم رسولان
وپیغامبران را چہ غیر آن از انبیاء دیگر مشاہد حق ومراتب آن نباشند مگر از مشکوۃ خاتم

الرسل کہ ممد ایشانست بباطن خود واسم ایشان دون اسم خاتم الرسل باشد کہ اسم اعظم باشد
وہمچنین حال خاتم الاولیا چنانکہ گفت وخاتم الاولیا یعنی دیگر خاتم الاولیا را بیشتر انشاء اللہ
تعالی معلوم خواہی نمود چہ غیر او از اولیا مشاہد حق نیست مگر از انعام خاتم الاولیا چہ رب او
نیز اسم اعظم وجامع باشد بخلاف اولیاء دیگر بلکہ رسل نیز نمی بینند مگر از مشکوۃ خاتم الاولیا
واز مقام او چنانکہ خواہی شنید واگر دل وجان داری خواہی دریافت **بیت** تو نامی کردہ
ولا او جانرا تو ز دل نگذشتہ جانرا چہ دانی کہ شیخ رح فرماتے ہیں احد من الانبیاء والرسل
جامی رح لکھتے ہیں من حیث انہم اولیاء لا من حیث انہم انبیاء ورسل فان ہذا العلم لیس
من حقایق النبوۃ شیخ رح فرماتے ہیں الا من مشکوۃ الرسول الخاتم جامی رح من حیث ولایتہ
شیخ رح ولا یراہ احد من الاولیاء الا من مشکوۃ الولی الخاتم جامی رح التی ہی جہتہ باطنیۃ الرسول
الخاتم شیخ رح حتی ان الرسل ایضا جامی رح من حیث انہم اولیاء شیخ رح لا یرونہ متی
راوہ الا من مشکوۃ خاتم الاولیاء جامی رح التی ہی مشکوۃ ولایۃ الرسول الخاتم والالم یصح کلا
الحصرین معا حصر رویۃ المرسلین اولا فی مشکوۃ خاتم الانبیاء وحصرہا ثانیا فی مشکوۃ خاتم الاولیاء
فمشکوۃ خاتم الانبیاء ہی الولایۃ الخاصۃ المحمدیۃ وہی بعینہا مشکوۃ خاتم الاولیاء لانہ قایم
بمظہریتہا خلاصہ اس عبارت کا یہہ ہی کہ کل اولیا انبیا رسولان خاتم الولی کے استصواب
سے اللہ تعالی جل شانہ کی معرفت ودیدار کا علم حاصل کرتے ہیں کہ یہہ علم باصالت و
استقلال سوائے خاتمین کے دوسرے کو نہیں اور فی الحقیقت ہر دو خاتم ایک ہیں کیونکہ یہہ
خاتم الولی ولایت خاصۂ محمدیہ کا خاتم ہونے سے مشکوۃ اس خاتم الولی کا عین مشکوۃ خاتم
النبی ہی اگر کوئی کہے کہ خاتم الولی خاتم النبی کے خزانچی ہیں یا ظل جواب یہہ خلاف قرار داد
شیخ ہی کیونکہ شیخ رح فرماتے ہیں فالرسلون من کونہم اولیاء لا یرون ما ذکرناہ جامی رح

من العلم الذی یعطی صاحبہ السکوۃ شیخ رح الا من مشکوۃ خاتم الاولیاء فکیف من دونہم

من الاولیاء وان کان خاتم الاولیاء جامی رح بحسب نشاۃ العنصریۃ شیخ رح تابعا فی الحکم جامی رح

الالٰہی شیخ رح لما جاء بہ خاتم الرسل من التشریع فذلک جامی رح ای کونہ تابعا بحسب نشاۃ

العنصریۃ شیخ رح لا یقدح فی مقامہ جامی رح الذی یقتضی المتبوعیۃ بحسب حقیقتہ شیخ رح ولا

یناقض ما ذہبنا الیہ جامی رح من ان المرسلین لا یرون ہذا العلم الا من مشکوۃ خاتم الولایۃ

شیخ رح فانہ من وجہ جامی رح ہو کونہ ولیا تابعا بحسب نشاۃ العنصریۃ شیخ یکون انزل

جامی رح مرتبۃ من الرسول الخاتم من حیث رسالتہ شیخ رح کما انہ من وجہ جامی رح وہو کونہ

جہتہ باطنیۃ الرسول الخاتم باعتبار حقیقتہ شیخ رح یکون اعلی جامی رح مقاما منہ بحسب نبوتہ

وظاہریتہ شیخ رح وقد ظہر فی ظاہر شرعنا ما یؤید ما ذہبنا الیہ جامی رح من ان الفاضل یجوز

ان یکون مفضولا من وجہ شیخ رح فی فضل عمر جامی رح علی ابی بکر رضی اللہ عنہما خلاصہ اسکا

یہہ ہی تمامی مرسل بسبب ولی ہونیکے اس فیض کو خاتم الولی سے لیتے ہین تو اولیا جو ان سے

کم درجے والے ہین کیونکر نہ لین اگرچہ خاتم الاولیا اپنے ظاہری وجود کی صورت سے

حکم الٰہی مین خاتم الرسل کا تابع ہی مگر ویسا ہی خاتم الرسل بھی ظاہری وجود کی صورت سے

خاتم الولی کا تابع ہی پس یہہ بات موجب ضرر و نقصان نہین کیونکہ ہر دو مظہر تابع مین

اپنی حقیقت کے کہ وہ ولایت ہی جیسا کہ ظاہر شرع مین بھی ایسا ہی ہوا کہ بدر کے قیدیون

کے باب مین عمر رض کو ابی بکر صدیق رض پر فضیلت ہوئی اگرچہ حقیقۃً ہر دو بزرگوار رسول

کی شرع کے تابع ہین مگر یہان فضیلت علم معرفت ذات و صفات و رویت الٰہی مراد ہی

نہ علم شرایع چنانچہ شیخ رح فرماتے ہین وانما نظر الرجال الی التقدم فی رتب العلم باللہ سبحانہ

جامی رح لا فیما عداہ فانہ شیخ رح ہنالک جامی رح ای فی رتب العلم باللہ یتحقق شیخ رح مطلبہم

٢٧٩

جامی رح الذی به یعرف تقدمهم وتاخرهم شیخ رح واما حوادث الاکوان جامی رح ککتابی المخل

وامثاله شیخ رح فلا تعلق لخواطرهم جامی رح بها لدناءتها بالنسبة الی همهم العالیة فلو کانوا فیها

انزل درجة ممن عداهم لا یقدح ذلک فی کمالهم شیخ رح فتحقق ما قلناه جامی رح من علو مرتبة

خاتم الاولیاء فی العلم بالله بحسب حقیقته وانه لا یقدح فیه نزول مرتبته عن الرسول الخاتم بحسب

نشاته العنصریة حیث یکون تابعا له من حیث نبوته فان قیل متبوعیة خاتم الاولیاء لخاتم

الانبیاء فی حقایق الولایة تقدم فی رتب العلم بالله لا فی العلم بحوادث الاکوان فکیف

یصح ما ادعاه الشیخ رح من متبوعیة خاتم الولایة لخاتم الانبیاء فان خاتم الانبیاء مقدم الکل

فی رتب العلم بالله قلنا هی فی الحقیقة عبارة عن متبوعیة حقیقة ولایته المطلقة لولایته المشخصة

بعد نشاته العنصریة وان شئت تحقیق ذلک فاستمع لما نتلو علیک اعلم ان الحقیقة المحمدیة

مشتملة علی حقایق النبوة والولایة کلها فاحدیة جمیع حقایق النبوة ظاهرها واحدیة جمیع حقایق

الولایة باطنها فالانبیاء من حیث انهم انبیاء مستمدون من مشکوة نبوته الظاهرة ومن حیث

انهم اولیاء مستمدون من مشکوة ولایته الباطنة وکذا الاولیاء التابعون یستمدون من

مشکوة ولایته فالاولیاء والانبیاء کلهم مظاهر لحقیقته الانبیاء لظاهر نبوته والاولیاء

لباطن ولایته وخاتم الاولیاء مظهر احدیة جمیع لحقایق ولایته الباطنة والاستمداد من

مشکوة خاتم الاولیاء بالحقیقة هو استمداد من مشکوة خاتم الانبیاء فان مشکوته بعض

من مشکواته فلا استمداد بالحقیقة الا من مشکوة خاتم الانبیاء وانما اضیف الاستمداد

الی خاتم الاولیاء باعتبار حقیقته التی هی بعض من حقیقة خاتم الانبیاء ومعنی استمداد

خاتم الانبیاء منه بحسب ولایته استمداده بحسب النشاة العنصریة من حقیقته هی بعض من

حقیقته وذلک الولی الخاتم مظهره وهذا بالحقیقة استمداد من نفسه لا من غیره والله اعلم

بالحقایق خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اوپر جو شیخ رح فرماے ہین خاتم الرسل بہی خاتم الاولیا سے
اخذ علم کرتے ہین اس سے مراد علم معرفت صفات وذات ورویت الہی عز اسمہ ہی نہ علم
ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح مین محب اللہ الہ بادی نے لکہا ہی یعنے نیست نظر درولیشان
وہمت دل ایشان مگر بسوی تقدم در مراتب علم بخدا یتعالی واسما وصفات او ودر انجاست
مطلب ومقصد عرفا کرام چہ ہمگی ہمت کاملان برانست کہ معرفت ذات وصفات ومراتب
تنزلات وامتیاز میان مراتب جمال وجلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشد نہ
عبادت چہ جاء تعلق بحوادث اکوان ازینجاست پس اس صورت مین مرتبے کی بلندی حقیقتا
خاتم الولی کو ثابت ہوئی اگرچہ بحسب التشخص ونشات عنصری اخذ علم شرایع مین خاتم الولی نبوت
خاتم النبی کے تابع ہین یعنے حقیقۃ محمدی کے کہ جسکو برزخ جامع جوہر اول تعین اول عقل اول
روح الارواح وغیرہ نام ہین کہ شان مین اسکی رسول اول ما خلق اللہ روحی اور اول
ما خلق اللہ نوری فرماے اور وہ حقیقۃ تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث التشخص عنصریہ اسکے خاتم ہین اور ولایت
اسکا باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیا ہین من حیث وجود عنصری اور افضل ومفضول
ہونا اور تابع ومتبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس مین من حیث التشخص ونشات عنصریہ
ہی وگرنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استمداد خاتم الولی کے مشکوۃ سے
عین استمداد خاتم النبی کے مشکوۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الولی اور خاتم النبی ہر یک من حیث
التشخص اپنی حقیقت کے بعض ہین جیسا ہر یک عمرو وبکر سے من حیث التشخص حقیقت
انسانیہ کا بعض ہی نہ یہہ کہ عمرو تشخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر تشخص عمرو کا پس عمر انسان
حقیقت انسانیہ سے استمداد کیا تو گویا عمرو سے ہی کیا اگر بکر بہی اپنی حقیقت سے فیض پاے

ہو تو باعتبار حقیقت عین عمر سے فیض لینا ہی جبکہ عمر اپنی حقیقت سے منسوب ہو کس لئے

کہ کل کا شمول اپنے سب اجزا کو بالتساوی ہی اسی لئے جامی رح فرماے کہ استمداد

خاتم النبی کا بحسب نشات عنصریہ ہی خاتم الاولیا کی حقیقت سے کہ وہ بعض ہی خاتم

النبی کی حقیقت کا بہ نسبت اپنے مظہریت یعنے اپنی نشات عنصریہ کے اور اس حقیقت

کا خاص مظہر اکمل وہی ہی مثلا عمر و کہ انسان کا بعض ہی جبکہ بکر پر انسان کا اطلاق

حقیقۃ کریں تو عمر و کو اسکے تحت مین بطور بعضیت ذکر کرنا واجب ہی ایسا ہی شیخ رح

فرماے وہو حسنۃ من حسنات سید المرسلین مگر یہان خاتم النبی کے لئے کثرت اور خاتم الولی

کے لئے وحدت بیان کرنیکا سبب یہہ ہی کہ نبوت عالم طرف کی جہت ہونے سے مظہر

کثرت اور ولایت خاص اللہ تعالی طرف کی جہت ہونے سے مظہر وحدت ذاتیہ باری

عز اسمہ ہی پس یہہ دونون جہت حقیقت محمدیہ کے ہین جسکا ذکر اوپر مقصد الاقصی وغیرہ

سے بھی ہوا اسی لئے شیخ رح فرماتے ہین فان فہمت ما اشرت بہ فقد حصل لک العلم النافع

محب اللہ الہ بادی اسکے نیچے لکھتے ہین یعنے پس اگر فہمیدی ای طالب اسرار چیزی کہ

اشارت نمودم وقبول کردی کہ انبیا ازین راہ کہ اولیاء اللہ باشند نمی بینند حق تعالی

را مگر از مشکوۃ خاتم الولایۃ پس بتحقیق حاصل شد مر ترا علم نافع در دنیا و آخرت یا بگوی

کہ فہمیدی چیزیکہ اشارت کردم بسوی آن کہ خاتم الولایت عین خاتم النبوت باشد کہ ظاہر

میشود ثانیا برای بیان اسرار و معارف چنانچہ ظاہر شد اولا برای بیان احکام و شرایع

پس بتحقیق حاصل شد مر ترا علم نافع در ہر دو سرا پس اب خاتم النبی کا خاتم الولی سے استمداد

فی الحقیقت اپنی ذات سے ہوا نہ غیر سے کیونکہ دوسرے انبیا و اولیا کی نبوت و ولایت

عوارضات سے ہی نہ ذاتیات سے بخلاف خاتمین کے علیہم الصلوۃ والسلام اور ادم ع

۲۸۲

عیسیٰؑ تک کہ بہ نہایت زمان پر پھر آپکا بعث ہوگا سب انبیاؑ کو حقیقت محمدیہؐ سے ہی فیض ہی

چنانچہ شیخؒ فرماتے ہین فکل نبی من لدن آدم الی آخر نبی مامنہم احد یاخذ النبوۃ الا

من مشکوۃ خاتم النبیین وان تاخر وجود طینتہ فانہ بحقیقتہ موجود وہو قولہ کنت نبیا

وآدم بین الماء والطین وغیرہ من الانبیاء ما کان نبیا الاحین بعث وکذلک خاتم

الاولیاء کان ولیا وآدم بین الماء والطین اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ سب نبیونکو آدمؑ سے

عیسیٰؑ تک کہ پھر تشریف لائینگے سب طرح کا فیض بجز مشکوۃ حقیقت محمدیہ کے نہین

قبل وجودِ عنصریٔ خاتمینؐ باطنا اور بعد ظہور نشات عنصریہ ظاہرا وباطنا کیونکہ جناب

سید کائنات حقیقۃً قبل خلقت آدمؑ اپنی نبوت سے موجود تھے اور اب بھی موجود

ہین ایسا ہی قیامت تک بھی رہینگے بخلاف دوسرے انبیاؑ کے کہ وہ سب بعد وجود

عنصری وحصول شرایط نبوت وولایت متصف ومامور ولایت ونبوت سے

ہوئی ہین اور ویسا ہی خاتم الاولیاؐ بھی ولی تھے کہ آدمؑ پانی مٹی مین تھے کس لئے کہ

اُس حقیقت کے ظاہر کے مظہر خاتم النبیؐ اور باطن کے مظہر خاتم الولیؐ ہین محب اللہ

الہ بادی نے لکھا ہی یعنے مثل رسول خاتم خاتم الاولیا باشد چہ بودہ است خاتم الاولیا

ولی وحال آنکہ آدم صفی ابو البشر میان آب بود وخاک بخلاف غیر خاتم الاولیا چنانچہ

مثنوی دراین قول مومی ست بسوی اتحاد ہر دو خاتم یعنے از روے حقیقت کے اور

آخذ فیض من جانب اللہ بلاواسطہ خاتم الاولیاؐ ہی جیسا اوپر معلوم ہوا اور شیخ کے

اس قول کے نیچے جو اوپر فرماے ہین لما مثل النبی النبوۃ بالحایط الخ محب اللہ الہ بادی

یون لکھتے ہین درین قول تا آخر اشارتست بسوی فرق میان نبوت وولایت و

تساوی خاتم النبوتؐ وخاتم الولایتؐ در اخذ اسرار ومعارف از سر وباطن وغیب الغیب الخ

اور شیخ رح فرماتے ہین من کون اللہ سبحانہ لیسمی بالولی الحمید جامی رح اسکے نیچے لکھتے
ہین ولما ذکر ان المرسلین من حیث کونہم اولیا، لا یرون ما یرون الا من مشکوٰۃ
خاتم الاولیا، وکان للمتوہم ان یتوہم ان ہذا المعنی انما یصح بالنسبۃ الی من عدا خاتم الرسل
دفعہ بقولہ شیخ رح فخاتم الرسل من حیث ولایتہ جامی رح المقیدۃ الشخصیۃ شیخ رح نسبتہ
مع الخاتم للولایۃ جامی رح من حیث انہ مظہر لحقیقۃ ولایۃ الخاصۃ او المطلقۃ شیخ رح
نسبتہ الانبیا والرسل معہ جامی رح ای مع خاتم الولایت فکما ان الرسل یرون ما یرون
من مشکوتہ کذلک خاتم الرسل یری ما یری من مشکوتہ التی ہی مشکوتہ فی الحقیقۃ وانما
یصح ان یری خاتم الرسل ما یری من خاتم الولایۃ شیخ رح فانہ جامی رح ای خاتم الرسل
شیخ رح الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الرسول جامی رح باعتبار تبلیغ الاحکام
والشرایع شیخ رح النبی جامی رح باعتبار الانبا، عن الغیوب والتعریفات الالہیۃ
ولکن بوساطۃ الملک شیخ رح وخاتم الاولیاء الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الوارث
جامی رح خاتم الرسل فی شرایعہ واحکامہ فالوراثۃ فیہ بمنزلۃ الرسالۃ شیخ رح الآخذ عن
الاصل جامی رح بلا واسطۃ فیصح ان یاخذ منہ من یاخذ بواسطۃ شیخ رح المشاہد للمراتب
جامی رح العارف باستحقاق اصحابہا لیعطی کل ذی حق حقہ شیخ رح وہو جامی رح
ای خاتم الولایۃ مع رفعۃ شانہ کما ذکرناہ شیخ رح حسنۃ من حسنات سید المرسلین محمد مقدم
الجماعۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جیسا خاتم الانبیا کے مشکوٰۃ سے سب انبیا اولیا وغیرہ علم
اسرار دیکھتے ہین ایسا ہی خاتم الانبیا خاتم الاولیا کے مشکوٰۃ سے دیکھتے ہین کس لئے
کہ خاتم الانبیا کو فیض واسطے سے پہنچتا ہی اور خاتم الولی کو بلا واسطہ پس ضرور ہی
کہ جسکو واسطے سے فیضان علمیہ ہو بلا واسطہ فیض لینے والے سے اسکو حاصل کرے

اس لئے وراثت خاتم الولی کی بمنزلۂ رسالت ہی کیونکہ خاص ذات باری سے اس علم
کو حاصل کرکے برابر جسکا حق اُسکو پہنچانے والا ہی باین مرتبۂ اعلی خاتم الاولیا ایک حسنہ
ہی حسنات سید المرسلین سے یعنے بحسب نشات عنصریہ خاتم الاولیا بعض ہین حقیقۂ محمدی کے
جیسا خاتم الانبیا من حیث وجود عنصری اپنی حقیقت کے بعض ہین انتہی اب جنکو عقل
سلیم ہی بغور ملاحظہ کرین کہ شیخ اکبر اور جامی رح وغیرہ کیا فرماتے ہین یعنے اس تمامی
عبارت کا حاصل یہہ ہی علماء ربانی کے نزدیک شرف وفضل مترتب ہی اللہ تعالی
کی ذات وصفات کے علم پر سو وہ خاتم الاولیا کو بلے واسطہ غیر بالمشافہ جناب باری
عز اسمہ سے حاصل ہوتے پر حقیقت محمدیہ کا بعض ہی نہ شخص محمد مصطفی کا علیہما الصلوۃ
والسلام فاما اس حقیقت کے ظہور کا پہلا تعلق مظہر نبوت سے کہ اس حقیقت کا ظاہر
ہی ہوکر اسی سے مسمی اور مشار رہا جب دوسرا تعلق مظہر باطن سے کہ ولایت ہی ہوا تو
واجب ہوا کہ اول کو بہ نہج کلیت ذکر کرکے ثانی کو اسکی بعضیت کے طور پر ذکر کرین
مثلا ہم کسی حیوان کو مشخص کرکے تعریفات حیوانیہ اس سے معلوم کرین تو انسان کو
اسکے بہ نسبت بطور جزئیت یاد کرنا واجب ہوگا اگرچہ انسان بہ نسبت اُسکے اشرف

وافضل ہی چنانچہ عبد الرزاق کاشی رح تاویلات مین ام حسبت ان اصحاب الکہف
والرقیم الآیہ کے نیچے لکھتے ہین اذ المتاخر بالزمان والظہور ای الوجود الحسی ہو الحایز
لصفات الکل وکمالاتہم کالانسان بالنسبۃ الی سایر الحیوانات ولہذا قال کان
بنیان النبوۃ قد تم وبقی منہ موضع لبنۃ واحدۃ فکنت انا تلک اللبنۃ وقد اتفق الحکما
المتالہۃ من قدماء الفرس ان مراتب العقول والارواح علی مذہبہم فی التنازل
تتضاعف اشراقاتہا فکل ما تاخر فی الرتبۃ کان حظہ من اشراقات الحق وانوارہ

وسبحات اشعتہ اوجہ ومن اشراقات انوار الوسایط او فروانید فھکذا فی الزمان

فھو الجامع الحاصر لصفات الکل وکمالاتھم الحاوی لخواصھم ومعانیھم مع کمالہ الخاص

بہ الازم للھیئۃ الاجتماعیۃ کما قال بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ومن ھٰھنا ظہر تقدمہ علیھم

بالشرف والفضیلۃ اور اسکے بعد ایک بحث طویل بیان کرکے آخر مین لکھتے ہین

وباعتبار علو مرتبتہ ومکانتہ وسبقہ فی القدم وارتفاع درجۃ کمالہ وفضیلتہ کان اقدمھم

واولیھم وافضلھم کما قال اول ما خلق اللہ نوری وکنت نبیا وآدم بین الماء والطین

فھو متقدم علیھم بالرتبۃ والعلیۃ والشرف والفضیلۃ ومتاخر عنھم بالزمان بعینھم بانبیا

السر والوحدۃ الذاتیۃ الحاصل فاما خاتمین کو بحسب نشات عنصریہ اگرچہ السبیین فضل و

نزول ہی لاکن من حیث الحقیقۃ اتحاد ہونے سے تساوی فی الخاتمین کا اعتقاد

واجب ہوا جیسا لاریب فیہ کے اور ان ربکم الذی خلق السموات والارض الآیہ

کے اور عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے نیچے عبد الرزاق کاشی اور محمود

تبریزی گلشن راز مین اور شارح اسکے مفاتیح الاعجاز مین اور صاحب مقصد الاقصیٰ

سعد الدین حموی سے اور شیخ اکبر رح فصوص مین اور مولانا جامی رح نصوص مین اور

محب اللہ الہ بادی فصوص کی شرح مین لکھے ہین خلاصہ اس تمام تقریر کا یہہ ہی اگرچہ

ہمارے رسول اللہ گو کہ بہ نسبت فرزندی آدم کے جزء بلکہ جزء الجزء اور فرع الفرع مین

جیسا انسان بہ نسبت جوہر و حیوان کے مگر کوئی یہہ بول سکتا ہی کہ آنحضرت آدم ع

سے اور انسان جوہر و حیوان سے مرتبے مین کمتر ہین کیونکہ کل جزء سے اور اصل

فرع سے اعظم ہی پس ایسا ہی خاتم الاولیا بھی اگر کوئی کہے کہ شیخ اکبر رح خاتم الاولیاء

کو خاتم الانبیا کے خزانچی مقرر کئے ہین تو ہم کہتے ہین شیخ اکبر رح فرماتے ہین جیسی نسبت

سب انبیا کو خاتم الانبیا کے ساتھ ہی ویسی نسبت خاتم الانبیا کو خاتم الاولیا کے
ساتھ ہی پس اگر موافق قرارداد شیخ اکبر رح کے خاتم الاولیا خاتم الانبیا کے خزانچی ٹھہر
تو خاتم الانبیا سب نبیوں کے خزانچی مقرر ہوے علیہم الصلوۃ والسلام یہہ مطلب کبھی
خواب مین بھی شیخ اکبر رح کو نہ سوجھا ہو شیخ تو فرماتے ہین من حیث التشخص ہر ایک کو فضل و
ونزول ہی اور من حیث الحقیقت اتحاد مگر مثال بتانے مانعت ہین **تنبیہ** اس
بیان مین کہ خاتم الاولیا کا ذکر قرآن وحدیث مین ہی اور وہ خاتم الولی جو خاتم النبی
سے مشارکت حقیقی رکھتے ہین مہدی موعود ہین نہ عیسی علیہما السلام اس مین دو حکمت
ہین **حکمت اول** خاتم ختم ولایت کا ذکر قرآن وحدیث مین کنایۃ رہنے کے
اسباب مین اول ولایت مانند مادہ کے ہی اور نبوت مانند صورت کے ثانی ولایت
متعلق ہی حقیقت محمدی سے اور نبوت تشریعی وجود عنصری محمدی سے علیہ الصلوۃ
والسلام ثالث ولایت مظہر وحدت ہی اور نبوت مظہر کثرت پس کثرت کے ظہور کے
وقت واجب ہی کہ وحدت پوشیدہ رہے اگرچہ کثرت کو بغیر وحدۃ وجود نہین رابع
ولایت امر باطنی ہی اور اللہ تعالی کی جانب کا جہت اور نبوت امر ظاہری ہی اور
عالم طرف کا جہت پس جب تک ظہور دور نبوت تھا اسکا اخفا واجب رہا کیونکہ ایک
شی ایک وقت مین دو جہت مخالف سے مامور وموصوف ہونا ممنوع ہی چنانچہ فصوص
مین جامی رح فص شیثیہ سے ہوستہ من حسناۃ سید المرسلین کی شرح مین فرماتے ہین

لانہ حین کان ظاہرا بالشریعۃ فی مقام الرسالۃ لم تظہر ولایتہ بالاحدیۃ الذاتیۃ الجامعۃ
للاسماء کلہا الیوم فی اسم الہادی حقہ فبقیۃ ہذہ الحسنۃ یعنی ولایتہ باطنۃ حتی تظہر فی مظہر
الخاتم للولایۃ الخ اسکا خلاصہ یہہ ہی جناب رسالت جبکہ مقام رسالت مین احکام شرائع

۲۸۷

پہچانیکے لئے مامور تھے اپنی خاص ولایت کو ظاہر نہیں کئے بسبب مظہر جامع رہنے
تا اسم ہادی کا اصل ظہور بکمال ولایت کے خاتم مین ہو خاصہ ولایت موجب علم
شہود و رویت الٰہی ہونے سے ابدی ہی اور نبوت تشریعی بیان احکام و شرایع
رہنے سے منقطع پس حاکم اجراء احکام کے لئے جب دربار عام کرے اخفاء اسرار
واجب ہی چنانچہ فصوص کے فص شیثیہ سے فان الرسالۃ والنبوۃ الخ کی شرح مین جامی
لکھتے ہین تنقطعان بانقطاع موطن التکلیف بل بانقطاع الرسول الخاتم عن ہذہ
الموطن تکلیف یستند الیہ مالا ینقطع والولایۃ لا تنقطع ابدا فانہا من الجہۃ التی تلی
الحق سبحانہ وہی باقیۃ دائمۃ ابدا سرمدا واکمل مظہرہا خاتم الاولیاء فلہذا استندت
الرویۃ المشار الیہا الیہ الخ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ نبوت تشریعی و رسالت حکم پہنچانا ہی
کہ متعلق ہی حوادث اکوان یعنی دنیا سے کہ محل تکلیف ہی منقطع ہین اور ولایت
شہود و رویت حق سبحانہ کا جہت ہونے سے ہمیشہ باقی ہی اور مظہر اکمل اسکا خاتم
اولیا ہونے سے یہہ رویت خاص اُسیکے طرف نسبت کئی گئی سا دوس نبوت باوجودیکہ
امر ظاہری ہی اسکے ختم و خاتم کو اللہ تعالی کتب سالفہ مین کنایتا ذکر فرمایا و لیسن انبیاء
سابقہ بھی پس ولایت کہ امر باطنی ہی قبل ظہور کیونکر صاف بیان ہوگی اور جبکہ وقت
ظہور ختم نبوت قریب پہنچا رہبون پر یہہ بات بطریق مکاشفہ کھلی تھی ایسی ختم ولایت
کے ظہور کے قریب اولیاء اللہ پر اس امر کا کشف ہوا جیسا آفتاب کے طلوع کے
قریب شفق پھوٹنے سے اہل بصیرت آفتاب کے باہر آنے کو سمجھ لیتے ہین اندہے
تو بچارے رأیت الشمس لا ضوء لہا کے خیال مین رہتے ہین چنانچہ عبدالرزاق
کاشی وغیرہ اولیاء اللہ سے اور معلوم ہوا اب چند آیات و حدیث اس قبیل کے

لکھے جاتے ہین **حدیث** یقیم امر ہذہ الامۃ کما فتح ہذا الامر بنا ارجوان یختمہ اللّٰہ بنا **حدیث** یختم اللّٰہ بہ الدین کما فتح بنا الخ **حدیث** یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان ان تینون کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللّٰہؐ فرماتے ہین مہدی میرے سرکا دین کو قایم کریگا کہ اسی سے دین ختم ہوگا پس یہہ اشارہ ختم ولایت پر ہی یعنے نبوت آپ سے جیسی ختم ہوئی ویسی مہدیؑ سے کہ اپنے آل مین ہی ولایت ختم ہوگی کس لئے کمالیت دین وہی ہی کہ نبوت اور ولایت دونو ختم ہوجاوین چنانچہ عبدالرزاق کاشی قدس سرہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے نیچے لکھتے ہین ای فی مقام یجب علی الکل حمدہ وہو مقام ختم الولایۃ لظہور المہدی فان خاتم النبوۃ فی مقام محمود من وجہ بوجہۃ کونہ خاتم النبوۃ وغیر محمود من وجہ بوجہۃ ختم الولایۃ فہو من ہذا الوجہ فی مقام الحامدیۃ فاذا ختم الولایۃ یکون فی مقام محمود من کل وجہ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مقام محمود تمام وجہ سے مقام ختم ولایت ہی کہ وہ مہدی سے ہوگا اور چند آیات مسود خود باب سیوم دلیل یازدہم مین ذکر کیا ہی ان سے بعض لکھے جاتے ہین **قولہ تعالی** قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللّٰہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے بتعیت عطف مین واجب ہی کہ تابع ومتبوع کے لئے ایک ہی نسبت مقصود رہے پس چاہئے کہ تابع ومتبوع کی دعوت من جانب اللّٰہ یقینی ہو کیونکہ من اتبعنی کا ادعوا پر ہی مدارک مین لکھے ہین من اتبعنی عطف علیہ ای ادعوا الی اللّٰہ انا ویدعوا الیہ من اتبعنی او انا مبتداء وعلی بصیرۃ خبر مقدم ومن اتبعنی عطف بیان علی انا یخبر ابتداء بانہ ومن اتبعہ علی حجۃ وبرہان لا علی ہوی یعنے متبوع اور تابع کی دعوت اللّٰہ تعالی کے حکم سے ہی نہ اپنے قیاس واجتہاد سے پس اس امت مرحومہ مین سوا

مہدی اور عیسی علیہما السلام کے ایسا کوئی نہیں اسکا ذکر آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور **قولہ تعالی** فان حاجوک فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن یہان بھی وہی صورت ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھے ہین ومن اتبعن عطف علی التاء وحسن للفصل الخ

اور **قولہ تعالی** اوحی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ اس آیت مین عطف یا یای متکلم پر ہی یا انذر کی ضمیر مستکن پر صورت اولی مین حسب تقریر بالا مذکور مرجع بلغ کی ضمیر کا غیر خاتم الاولیا ہونا ممکن نہین کہ وہی مہدی موعود اور مبشر خاص ثم ان علیبا بیانہ ہین جیسا اوپر متعدد مقامون مین معلوم ہوا خصوص دلیل یازدہم مین اور مسود کے اسی مطلب مین اور صورت ثانی مین بھی ویسا ہی چنانچہ آیہ اول کے نیچے مدارک سے لکھا گیا اگر عطف ضمیر منفصل مخاطبین پر ٹھہراوین اور مرجع بلغ کی ضمیر کا کہ صیغہ ماضی ہی قرآن تو مَن سے مراد آیندگان کیون ہو سکتے ہین مگر خاتم الاولیا کہ آپکا وجود حقیقی قبل ظہور آدم ہی یہی افصح وابلغ ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا اگر مرجع بلغ کی ضمیر کا خاتم الاولیا ہو اوجہ واحسن ہی بسبب اتحاد حقیقت خاتمین کہ یہہ کنایہ آپ کے تشریف لانیکا ہوا اگر کہین اس خطاب کے مستحق خاص صحابہ ہین ہم کہتے ہین یہہ کہنا قرآن وحدیث کے محاورے کے خلاف ہی یعنے خطاب مطلق مین کل امت داخل ہوتی ہی مثلا قولہ تعالی لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم قولہ ان لاید عو علیکم منکم فیتلکم بلکہ مسود خود اس بات کا قایل ہی کہ باب ہشتم مطلب اول کے اخیر مین یہہ تقریر لکھا ہی پس ہی معنے محاورہ قرآنی کو بہت مناسبت رکھتا ہی کہ کنایہ اور استعارہ کلام مین موجب فصاحت و بلاغت ہی چنانچہ کتب سالفہ مین خاتم الانبیا کی خبر بھی کنایتا ہی توریت مقدس کے سفر باریم مین ہی ایک نبی قایم کرونگا مین اونکے بھائیون مین سے تیرے مانند مگر ہمارا اعتقاد تو یہہ ہی کہ ہمارے

بنی خاتم الانبیا سب عالم کے سردار ہین اور دوسرے انبیا آپ کے نایب جیسا اسکا ثبوت

فرمان خاتم النبیؐ سے ہی ویسا ہی فرمان خاتم الولی بھی مرتبہ خاتم الولی کے ثبوت مین ہی

حکمت دوم اُس خاتم ولایت کی تخصیص کے دلایل مین جو خاتم نبوتؐ سے

مشارکت و مماثلت حقیقی رکھتے ہین اول حقیقت محمدیہ سے کل عالم کو فیضان وجودی

و علمی وغیرہ ہوتے اور جو ولایت کہ باطن حقیقت محمدیہ ہی اسکا خاتم غیر عیسیٰ ہونے پر

اتفاق جمہور ہی دوم عیسیٰ اس ولایت مطلقہ کے خاتم ہین کہ جسمین سب اولیا انبیا

بقدر استعداد اپنے بذاتہ شریک ہین اور یہہ ولایت وجود عنصری سے ہر یک کے متعلق

ہی وصفا اسی ولایت کے بہ نسبت ہمارے امامؑ فرماے کہ مین نبی پہ فضل نہین رکھتا ہون

جیسا مسود کی بدخلقی ہفتم مین مذکور ہی سوم ولایت جو باطن حقیقت محمدیہ ہی خاصہ خاتم

الانبیا ہی فاتاً اسکو بہ نسبت ولایت عامہ بالا مذکور مقیدہ اور بہ نسبت ولایت مشخصہ

وصفیہ خاتمین مطلقہ بھی کہتے ہین کہ تمام اولیا انبیا کی ولایت اسیکا پرتو ہی اسی سبب سے

ہمارے امامؑ فرماے کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان رسول اللہؐ ہی چنانچہ اسی باب

کے مطلب اول مین اسکا اشارہ ہوا چہارم جناب خاتم الانبیاؐ اپنی ولایت مشخصہ کے

بہ نسبت ولایت خاصہ مذکورہ سے فیض لیتے ہین نہ اُس ولایت مطلقہ سے کہ جسکے خاتم

عیسیٰ ہین اگر ایسا ہو دو قباحت ہین ایک یہہ کہ آپ محتاج غیر کے ہوئے دوسری

یہہ کہ آپؐ سے فقط فیض نبوت دوسرے انبیا کو پہنچنا لازم آتا ہی نہ فیض ولایت

پنجم عیسیٰ کو خاتم الانبیا سے مغایرت تامہ ظاہری ہی کہ دلیل ہی مغایرت باطنی پر ششم

خاتم ولایت خاصہ محمدیہؐ جامع جمیع اخلاق محمدیہ ہو کر ہمنام خاتم الانبیا ہونا ضرور ہی

ہفتم رسول اللہؐ مہدیؑ کو امور ظاہری و باطنی مین اپنے برابر فرماے نہ عیسیٰ کو جیسا

قولہ

جواب

ابتدائے کتاب سے یہان تک مذکور ہوا ہشتم تخصیص اسم مہدیؑ سے ظاہر ہی کہ مظہر اسم ہادی
خاصتاً و استقلالاً وہی ہی اور دوسرے اولیا انبیا وغیرہ اسکے مظاہر بخلاف خاتم
النبیؐ اسی لئے اولیاء کبار کا قرار داد ہی کہ خاتم ولایت خاصۂ محمدیہؐ موصوفہ محمد مہدیؑ ہین
علیہما الصلوۃ والسلام نہم بعضے عیسیٰؑ کو اور بعضے شیخ اکبرؒ یا کوئی عرب معاصر شیخ کو
خاتم اس ولایت کے جانتے سو وہم باطلہ ہی کیونکہ ماخذ ان امور کا عبارت فتوحات
ہی سو ایسے نقایض واختلافات ظاہرہ کے باعث قابل اعتبار نہین یعنے شیخ اکبرؒ سے
عالم ربانی ایک کتاب مین ایک امر کو تین طور مخالف سے کیون بیان کرینگے دہم
فرمان مدعی امر متنازع فیہ بعد اثبات دعوی بدلایل اخلاق وآثار ومعجزات وغیرہ حکم
قطعی ہی یازدہم اتفاق اجماع اصحاب مدعی موصوف بھی دلیل قطعی ہوگا کہ وہی۔
لب اللباب امت مقبولہ محمدیہ ہین پس اب معلوم رہے کہ قرآن وحدیث مین ذکر خاتم
الاولیاؐ کا ایسا ہی جیسا آیات کتب سالفہ اور اقوال انبیاء ماضیہ مین خاتم النبیؐ کا ذکر ہی
علیہما الصلوۃ والسلام مگر جناب ختم الانبیاؐ کے مومنین کو منکرین کہتے ہین لاء لفضا اون اور
جناب پاک مین کہے ساحر او مجنون بلکہ اب بھی کہتے ہین چنانچہ تفتیش الاسلام ہدایۃ المسلمین
وغیرہ مین عیسویون نے لکھا ہی کہ جناب ختم الانبیاؐ کو صرع کی یعنی مرگی کی بیماری تھی پس
معراج کا بیان کرنا اور وحی آنی کی خبر دینا اُسیکے شاخین ہین کہ اوس وقت سر کے چلاتے تھے انتہی
خلاصتاً اور آیات قرآنی پر بھی کئی اعتراض واہیہ کئے ہین کہ مسود بھی اُنہین کی پیروی
کرکے فرمان جناب امامؑ پر فضل رسول اللہؐ کے دلایل سے چھٹی دلیل مین اعتراض واہیہ
کرکے کہتا ہی کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہی یعنے عبارت اور لکھا ہی رجاء اب سنئے
مہدی متنازع فیہ کے قرآن کا حال الخ **ہدایت** اگرچہ یہہ خادم الفقرا باب اول عقیدہ

سشانزدہم مین اسکا بیان بدلایل واضح کرچکا ہی کہ یہہ نہ قرآن ہی نہ وحی بلکہ مانند حدیث
کے ہی اور تعلیم الہی جیسا آدمؑ کے لئے اللہ تعالی فرمایا علّم آدم الاسماء کلہا یعنے تعلیم
کیا آدمؑ کو نام تمام کے اور خضرؑ کے لئے فرمایا تعالی شانہ علمناہ من لدنا علما یعنے
تعلیم کئے ہم نے اُسے اپنے پاس سے علم پا این اسمین یہہ عبارت قال الامام المہدی
صلی اللہ علیہ وسلم بندگمیانؒ صاحب عقیدۂ شریفہ کی ہی کہ ایک طفل مکتب نشین بھی
سمجھ سکیگا اور وہان سے فرمان امامؑ کا تابع محمد رسول اللہ تک پھر وہان سے عبارت
صاحب عقیدۂ شریفہ کی آخر تک رضی اللہ عنہ اور یہہ فرمان امامؑ مانند اس حدیث
کے ہی جو مشکات مین مسلم کی روایت سے باب فضایل رسول اللہ مین ہی اور
یہہ خادم الفقرا اسکو عقیدۂ شانزدہم مین ذکر کیا بلکہ ایسے بہت احادیث ہین اور اقوال
اولیاء اللہ بھی فاما تصحیح اسکی یہہ ہی جدید علمت کا مفعول ہوکر منصوب ہی اگر
موافق تیری ہی سمجھ مسود کے واسطہ کی صفت ہو تو اسمین بھی تاے تانیث واجب تھا
اور وہان الف ہونیکا سبب یہہ ہی کہ الف اول کا ماقبل اور الف ثانی مفتوح ہونے سے
نکالا گیا اسکے نکالنے کی تحقیق اگر منظور ہو تو اتقان کے تیتیسوین نوع مین دیکھ لیوے
اور عالم علم الکتاب مین علم سے مراد نکتہ ہی کیا مسود ابتک العلم نکتۃ بھی کہین نہین سنا
یعنے عالم نکتۃ الکتاب اب عطف ایمان کا بھی کتاب پر زیباتر ہی ویسا ہی مبین الشریعۃ
دار رضوان بھی فاما رضوان کی حقیقت مومنونکو منکشف ہوتی ہی کہ وہ اُسکے مستحق
ہین نہ منکرین کیونکہ یہہ حق دار غضب و نیران کے ہین پس ہر کس آنداند کہ برای آنست
اب یہان سمجھنے کی بات ہی کہ ایسی عبارت فصیح و بلیغ کو کہ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ
یعنے مشبہ ذہنی کو مخفی کرکے مشبہ بہ کو ظاہر کرنا بہت مناسب مقام صراحت سے ہوتا ہی

کہ یہی داب اہل بلاغت ہی اسکو پر تکلف و سخافت اور بے موقع محض قرار دینا
ہجاجت و رعونت ہی مثل مشہور ہی کہ دیوانہ ہر ایک کو دیوانہ سمجھے مگر افسوس مسود
کی اس جرات پر کہ باوجود اس بے علمی و کج فہمی کے کیا زور و شور سے مقابلے کو موجود
ہین شاید دوسرے علما نے اسی حوصلے پر اس امر کا حوالہ آپ پر بتایا کہ اسکا نتیجہ
پیش آیا چنانچہ اس ماجرے کو اپنی سواد کے جو سواد الوجہ فی الدارین جسکا مال ہی باب
دوم مین تحریر یہ انچالیسوین صفحے پر لکھا ہی اور اس حمق پر آپ دروغ گوئی مین بھی
بکے ہین اگرچہ بہت مقام آپ کی جھوٹ کے اوپر بیان ہوے علی ہذا القیاس یہان
بھی دلیل ہفتم مین تخفضایل کے حوالے سے کیسا بڑا جھوٹا بہتان کیا تخفضایل کی عبارت
یہہ ہی ایک روز در اجماع خود بعد نماز ظہر نشستہ بودند کہ پیش شاہ نظام میان عزیز
محمد بدخشانی عرض کردند کہ میان جی این نقل چو نست کہ در روز حشر خدا تعالی بی بی مریم
و آسیہ را بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم جفت کردہ دہد صحیح است فرمودند آری درست است در
روز قیامت حضرت رسول اللہ و مہدی مراد اللہ علیہما السلام ہر دو بر یکی مرکب
نوری کہ صورت او چون فیل باشد و نامش محمودہ بود آب یہان بغور ملاحظے کی
جاے ہی کہ نکاح اُن بی بیون کا محمد مصطفی کے ساتھ تخفضایل مین بیان ہوتے
پر مہدی کے ساتھ لگا دیا اور یہہ واقعہ قبل فیصلے حشر و نشر و میزان کے ہی نہ قیام
اسکے از ان قبیل بیان ہاتی بھی یعنے مرکب نوری کہ اُسکی شباہت ہاتھی سے بتاے
ہین بناے ہین جیسا رسول معراج کی رات کے احوال مین سدرۃ المنتہی کے پتو کی
شباہت ہاتی کے کان سے فرماے ہین چنانچہ جلالین مین بھی شیخین کی روایت
سے انہ ہو السمیع البصیر کی تفسیر مین لکھا ہی اور مقام محمود کے حصول کا استکمال موقوف

ختم ولایت پر ہی جیسا کہ تحقیق صاحب تمام ولایات سے سوا اسکا ذکر قریب اوپر ہوا
اور شیخ اکبر رح بھی یون ہی اس آیت کی تفسیر مین لکھے ہین اور اوپر بھی اسی مطلب
دوم کے اعتراضات کے جوابات مین گلشن راز اور مفاتیح الاعجاز اور فصوص و
نصوص وغیرہ سے اور باب اول عقیدہ مجددیہ کے جواب مین عزیز النسفی قدس سرہ
کی مقصد اقصی سے ثابت ہوچکا کہ یہہ خاتم الاولیا حقیقۃً باطن خاتم الانبیا اور مہدی
ہین پس ہر شرف ذاتی مین اتحاد لازم آیا اور قیام مقام محمود کا شرف بھی ازان قبیل
ہی جیسا اوپر معلوم ہوا مگر مسود ہمارے رسول اللہ کی نبوت سب نبیون کے برابر
اور آپ کو اپنا مرتبہ مدت تک معلوم نتھا کر کے دلایل فضل رسول اللہ سے دلیل
ششم مین جو لکھا ہی سراسر بداعتقادی اور خلاف عقیدۂ اہل سنت وجماعت
ہی چنانچہ نصوص مین جامی رح لکھتے ہین فمعنی قولہ کنت نبیا انہ کان بالفعل عالما
بنبوتہ یعنی رسول اللہ کو عالم ارواح مین اپنی نبوت معلوم تھی ایسا ہی خاتم الاولیا
بھی انتہی خلاصۃً اور شواہد النبوہ کے مقدمے مین حدیث کنت نبیا وادم بین الماء
والطین کے نیچے لکھے ہین کہ سب انبیا آنحضرت کے نایب ہین بلکہ اپنے عقیدے
مین جو مشہور عقاید جامی سے ہی یون ہی لکھے ہین اور مسود کے دوسرے واہیات
جو دلایل فضل رسول اللہ مین لکھا ہی صاف امت عیسوی کی پیروی ہی کہ لتتبعن الخ
رسول اللہ فرماے یعنے دین حق کی تحقیق کے چالیسوین صفحہ پر لکھا ہی جب بہشت
کا حال بجانا تو عرب کی خواہش کے موافق عورتین باغچہ شراب اونٹ گھوڑے
نوکر چاکر کا وعدہ بتایا انتہی خلاصے کا بیت چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر یہان تک شیخ اکبر اور دوسرے اکابرین اولیا کی تحقیق

اب ان تئیس فرضون اور مسود کے دوسرے واہیات کا رد وجواب لکھا

وغیرہ کا بیان ہی جو ہمارے امامؑ سے مروی ہین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم معلوم کرین کہ احکام ظاہر شرع مین علما و مجتہدین کے خلاف کا حصر محال ہی چہ جائیکہ عرفاء کرام کہ اہل باطن ہین اُنسے علماء رسوم کو مخالفت ہنو اسکی تحقیق اوپر مقامات کثیرہ مین ہوئی خصوصًا باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب دوم کی ابتدا مین مثلا امام اعظم رح مقتدی کو قرأت قرآن مکروہ فرماے اور امام شافعی فرض چہ جائیکہ سنت و مستحب فرض ہوجاوے یا بالعکس بلکہ آپس مین ایک طبقے کے قیاس مین جو مومن ہی دوسرے کے نزدیک کافر ہی لیس بیان شریعت تازہ نہین بلکہ شریعت محمدیہ کی تحقیق و تکمیل و توضیح ہی یعنے قرآن وحدیث کا بیان رجا اب سنئے کہ فرقہ مہدویہ الخ **ہدایت** یہہ نماز رسول اللہؐ بھی بسبب ولایت سے متعلق ہونیکے چھپا کرتے ہین مشکوۃ کے باب قیام اللیل فی شہر رمضان مین ہی عن ابی ذر رض قال صمنا مع رسول اللہ فلم یقم بنا شیئا من شہر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت الخامسۃ قام حتی ذہب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام ہذا اللیل فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حُسِبَ لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثۃ جمع اہلہ ونساءہ والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ نحوہ الا ان الترمذی لم یذکر ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہؐ تیئیسوین۲۳ پچیسوین۲۵ ستائیسوین۲۷ رات

رمضان مین نماز پڑہے مگر ستاوئیسوین کو اپنے لڑکے بالے عورت مرد سب
مومنون کو جمع کرکے استنے وقت تک نماز ادا کئے کہ راوی فرماتے ہین ہمکو
سحری کے چھوٹ جانیکا گمان ہوا چنانچہ اللہ تعالی بھی فرماتا ہی حتی مطلع الفجر
یعنے قدر کی رات کا شرف صبح صادق تک ہی اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ روایت کئے ہین کہ انکے کتب صحاح مین داخل ہین اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ رسولؐ رمضان کی ستاوئیسوین شب اپنے سب علایق
اور مومنین کو مع عورات بکوشش طلب کرکے یہہ نماز ادا کئے مگر چھپانے کا حکم
ہونے سے نہین ظاہر کئے جیسا مشکوۃ کے باب لیلۃ القدر مین ہی عن ابی سعید الخدری
ان رسولؐ اللہ اعتکف العشر الاول من رمضان ثم العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم
اطلع راسہ فقال انی اعتکفت الاول والتمست ہذا اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط
ثم اوتیت فقیل لی انہا فی العشرۃ الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف الاواخر
فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا
فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عرش
فوکف المسجد فبصرت عینای رسولؐ اللہ علی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احد وعشرین
متفق علیہ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسولؐ اللہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرکے
فرمائے کہ مین لیلۃ القدر کی تلاش کیا تو مجھے بتائے اور بھلا دئے اور دیکھتا ہون
مین کہ اس رات مین نماز پڑہا ہون اور زید بن ثابت رضہ نے روایت کیا کہ رسولؐ
اللہ سے رمضان کی ایک رات اصحابؓ نے باتفاق نماز شب پڑہنے عرض کیا تو
فرمائے ڈرتا ہون مین کہ تمپر فرض ہو جاوے اور تم پڑھ نسکو دونون حدیث مین

بخاری اور مسلم کو اتفاق ہی ان حدیثون سے چند امر ثابت ہوئے ایک یہہ کہ خاص ستائیسوین رات کی نماز کو بھی بتکلیف عورت مرد کو جمع کرنا دوسرا فرمانا کہ ڈرتا ہون کہ تم پر فرض ہو تیسرا تلاش کے بعد اُسکا حصول اور اپکا اس رات نماز پڑھنا یہہ امر دلالت کرتے ہین حقیقت وجوب پر چوتھا کشف اسکا بتلاش بیان کرنا پانچوان فرمانا کہ پھر بھلا دئے چھٹا بے تعین طاق راتون کا اشارہ کرنا یہہ امور دلیل اخفی ہین ورگرنہ کونسی عبادت ہی کہ اُس جناب سے باقی رہی یہہ ہزار مہینونکا ثواب رکھتی ہی

تیس فرضون کا اثبات

قرآن وحدیث سے فرض اول تصدیق مہدویت جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری علیہ الصلوۃ والسلام اسکی دلیل یہہ ساری کتاب ہی خصوص باب سوم کا جواب دوم جناب موصوف کے منکر کو کافر جاننا اول کے دلایل مین اسکے دلایل ہین سیوم تسویہ ہمارے امام کا جناب رسالتمآب سے علیہما الصلوۃ اکملہا اگرچہ اسکے دلایل بھی ابواب سبعہ ماسبق مین کئی جاے بیان ہو فاما باب ہشتم کا جواب اسکا اثبات ہی چہارم جناب ممدوح کو بیواسطہ جناب باری جل جلالہ سے تعلیم ہونا باب اول عقیدہ شانزدہم کے جواب وغیرہ مقامون مین اوپر ثابت ہونیکے قطع نظر باب ہشتم کا جواب اسکی دلیل ہی پنجم اور ششم مین چہارم ہین ہفتم کا ثبوت بھی باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب سویم دلیل ہفدہم کے جواب کی ابتدا مین ہوا بلکہ اوپر اکثر مقامون مین یعنے مہدی کی عصمت نصی ہی اور دوسرے سب کو خطا جایز ہی ہشتم کے ثبوت کو الست بربکم قالوا بلی بس ہی نہم دلیل اسکی فرمان مہدی موعود ہی کہ اس گروہ مبارک کو بطفیل ہمارے امام کے سب میسر ہین چنانچہ اللہ تعالی نے

فرمایا فالذین ہاجروا واخرجوا الآیہ دہم اسکا ثبوت باب اول عقیدہ پانزدہم کے جواب سے
ہوچکا یازدہم باب اول عقیدہ یازدہم کا جواب اسکا ثبوت ہی دوازدہم ہفتم سے
متعلق ہی سیزدہم چہارم سے ثابت ہوچکا چہاردہم چہار اماموں سے کسی ایک کی
اتباع خاص کرنا چہارم وہفتم سے متعلق ہی پانزدہم کا ثبوت باب سوم دلیل یازدہم
سے ہوچکا شانزدہم عین پانزدہم ہی کہ یہہ متعلق ہین فرمان مہدئی سے ہفدہم باب
اول عقیدہ دوازدہم اور باب سوم دلیل شانزدہم کے جواب سے ثابت ہوچکا ہجدہم کا
جواب باب ہفتم سے فافہم نوزدہم اسکے دلایل بہت ہین ایک انسے قولہ تعالی من قتل
مومنا متعمدا فجزاوہ جہنم خالدا فیہا الآیہ ہی اس آیت مین خصوصیت مسلمان کی ہی
کیونکہ کافر تو مومن کو قتل کرے یا نکرے ہمیشہ دوزخ مین رہیگا چنانچہ اسکے اوپر سے
بھی قاتل مقتول دونون مسلمان رہنا مذکور ہی اسکی تفسیر ابن عباسؓ یون فرماے
ہین لاتقبل توبۃ قاتل المومن عمدا پس توبہ کا قبول وعدم قبول مسلم گناہ گار کے لئے
ہی نہ کافر کے ایساہی بیضاوی مین ہی رسول اللہ فرماے ہین لزوال الدنیا اہون
علی اللہ من قتل امرء مسلم یون ہی مدارک مین ہی بستم اسپر بھی بہت دلایل ہین ان
بہہ بھی ہی قولہ تعالی من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا
لایبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وبطل ما کانوا
یعملون بست ویکم بھی متعلق بستم ہی کہ رسول فرماے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ
بست ودوم وبست وسوم کے دلایل باب اول عقیدہ پانزدہم مین گذرے
بست وچہارم کی دلیل قولہ تعالی قل اللہ ثم ذرہم چھوڑنا دو طور پہ ہی ظاہری
جیسا رسول اللہ غار حرہ مین تشریف رکھے تھے باطنی وہ کہ فرماے اکرمین

کسی سے دوستی رکھتا ابی بکر رضہ سے رکھتا مگر اللہ تعالی کی محبت دوسرے کی جا
نہین چھوڑی ہی کیمیا کے اصل عزلت مین ہی بیست وپنجم کے بہت دلایل ہین
ایک قولہ تعالی واذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم اسکا بیان مسودکی بدخلقی
دوازدہم اورشانزدہم مین بھی ہوا ہی بیست وششم بعدہم سے متعلق ہی بیست وہفتم
کا ثبوت متعلق ہی باب سوم دلیل شانزدہم سے اشکال نہم کے جواب کو فتامل

بیست وہشتم کی دلیل قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و
جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ہی حسینی مین اس کے پیچے بحر الحقایق سے نقل کیا ہی
کہ اللہ تعالی فلاح چار امر مین بند کردیا اول نور ایمان ثانی تقوی کہ منبع اعمال
صالح واخلاق حسنہ ہی ثالث وسیلہ ڈھونڈھنا وہ افنا ناسوت ہی لبقا لاہوت
مین رابع جہاد یعنے اسکو ایسا نابود کرنا کہ بجز خدا کے کچھ موجود نرہے انتہی حلاصتا
بیست ونہم توبہ قبل یاس یعنے مرنیکی بیہوشی کے آگے اسکی دلیل یہہ ہی قولہ تعالی
وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون سی ام کی دلیل خود مسود کتاب
مردودہ مین مصنف رسالہ سید میرانجی کے جانب سے نقل کیا ہی اور عشر کی

فرضیت اس آیت سے ثابت ہی قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات
ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان
تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ
یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم جاننے کہ یہہ خرچ زکوۃ سے زیادہ رہنے کے
سبب بطور تاکید حکم ہوا کہ شیطان اس خرچ کے روکنے کو فقیری سے تمکو ڈراتا ہی
اور کئی جاے مذکور ہوا کہ امر عبادت مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی پس یہہ فرایض

مذکورہ قرآن وحدیث کا بیان ہی نہ تشریع تازہ کا نشان رجا پچھلا فقرہ دعا کا الخ
ہدایت سب اللہ تعالی کے خلیفون نے یون ہی دعا مانگے اور منکرین اسیطور
کہے مگر اللہ تعالی امر حق کا ثبوت دشمنون سے کرواتا ہی یعنے مسود سرکا متعصب
آدہی دعا کی مقبولیت کا مقر ہوا حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جب دعا کا بعض مقبول
ہونے کے آثار ظاہر ہون تو بعض باقی بھی مقبول ہی کتاب الفوائد کے اٹھاونوین ۵۸
فایدے مین سرخسی نے لکھا ہی روی الاحمد بن حنبلؒ فی مسندہ عن انس بن مالکؓ
انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال
ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من الغد فقال یارسول اللہ ای الدعاء
افضل فقال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من بعد فقال
یارسول اللہ ای الدعاء افضل فقال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ
ثم اتاہ فی الرابع فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ
فی الدنیا والاخرۃ فانک اذا اعطیتہا فی الدنیا ثم اعطیتہا فی الاخرۃ فقد افلحت یہہ
عجب ہی اللہ بعض دعا کو قبول کرے اور بعض رد اسکے دلایل بہت سے ہین مگر
یہان اسی پر اقتصار ہوا رجا مانند روز روشن کے الخ ہدایت
اندہون کو روز روشن کب نظر آتا ہی سچ ہی ہمارے امامؑ کی مہدویت مانند
روز روشن کے ہی کہ خاص مبین مراد اللہ و مراد رسول اللہ آپ ہی ہین اور
آپ کا دعوی یہی تھا کہ مین تابع تام رسول اللہ ہون اور قرآن سے احکام ولایت
مراد اللہ اور احادیث سے مراد رسول اللہ بیان کرنا میرا کام ہی اور ویسا ہی ہوا
کہ آپ کا فرمان بیان کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ہی پھر شریعت تازہ کہان کہ

ناسخ شریعت محمدیہ ہوا اسکا ثبوت اوپر اکثر مقامون مین ہوا خصوصاً باب اول عقیدۂ
شانزدہم باب سوم دلیل یازدہم مین **مسعود کے خاتمے کی برائی**
رجا معنی ختم ولایت الخ **ہدایت** لغت عرب مین ختم معنے مین بند
اور پورا ہونے وغیرہ اور اصطلاح مین کمالیت دین کی ہی سو کمال نزول احکام و
بیان ظاہر شرع کہ نبوت اور رسالت سے متعلق ہی خاتم النبیؐ سے اور پورا ہونا ظہور
و تعلیم باطن نبوت و شرع کا کہ حقیقت ولایت ہی خاتم ولایت محمدیہ سے ہوا کہ خاص
باطن خاتم الانبیا ہی علیہما الصلوۃ والسلام پس یہی کمالیت امامت بنی آدم وا تمام حقیقت
خلافت دایرۂ عالم ہی یعنے ابتدا اور انتہا دایرے کا ایکہی نقطے پہ ہوتا ہی جیسا باب ہشتم
مطلب دوم مین گلشن راز و مفاتیح الاعجاز اور تاویلات وغیرہ سے معلوم ہوا کہ یہی
خلاصہ شیخ اکبرؒ کے کلام کا بھی ہی چنانچہ فصوص اور اسکے بعض شرحون سے اوپر ذکر ہوا
اور منزلت و تخصیص خاتم الاولیا بھی قریب اوپر بیان ہو چکی اب جو کچھ اسکے خلاف
ہی وہ شیخ رح پر افترا ہی اور فتوحات کی بگڑ آت بھی باب سیوم دلیل ہشتم وغیرہ
مقامون مین مذکور ہوئی کہ فتوحات قابل استدلال نرہے — حمد بے پایان اور شکر
فراوان یا ناصر المومنین تیری جناب کبریائی کو سزاوار ہی کہ بحمایت لم یزلی رد جواب
ہدیۂ مہدویہ مولفہ ابو رجا حسب استرجا اسکے از ابتدا تا انتہا لفظاً لفظاً جیسا اس
ہیچمدان بہ نسبت علما گروہ مہدی موعود آخر الزمان علیہ الصلوۃ فی کل الحین والاوان سے
لکھوایا ویسا ہی اس رسالے کے ناظرین کو توفیق تصدیق خاتم الاولیا نصیب
اگر منکر ہین اور تحقیق تعلیم اسرار عطا کر اگر مقبل ہین خصوصاً ابو رجا کو کہ سبب اس
رسالے کے تالیف کا وہی ہی کیف یہدی اللّٰہ قوما کفروا بعد ایمانہم اور اس بندہ گناہ گار

۳۰۲

شرمسار کا بہ سلامتی ایمان و حصول دیدار خاتمہ کر آمین ثم آمین ثم آمین اب سوال
ہمارے امامؑ کے منکرین سے یہہ ہی کہ مہدی موعودؑ کے آثار و علامات مین جو احادیث
و اقوال علماء سلف وغیرہ وارد ہین مشاہد و موافق ہین یا معارض و مخالف اگر صورت
اولی ہو پیش کرین وگرنہ صورت ثانی مین ہمارے امامؑ کی تصدیق مانند خاتم الانبیاء
کے ہوئی اگر کہین خاتم الانبیاء کی سچائی کے معجزات باہرہ شاہد ہین خصوص کلام اللہ
ہم کہتے ہین اگرچہ اسکا جواب اس رسالے کے باب دوم کی ابتدا وغیرہ مقامون مین
مفصلا گذرا یہان بہی اتنا معلوم کرلین کہ منکرین کہتے ہین بعد رسالتمآبؐ کے آپکے
معتقدون نے بنالیا ہی جیسا تم ہمکو کہتے ہین اور قرآن کی فصاحت و بلاغت پر تمہارے
کتابون کے حوالے سے سیکڑون اعتراضات کئے ہین کہ انسے ایک عماد الدین عیسوی

بہی ہدایت المسلمین وغیرہ مین لکہا ہی اور آپ بہی کہتے ہو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
یعنے جب آیا احتمال تو باطل ہوا دلیل لینا اگر کہوگے انکے احتمالات کے روات ہو چکے
تو ہم کہتے ہین کہ تمہارے احتمالات کیا مردود ہین ہوئے اگر کہوگے کہ تمہارے
امام سریکے اور بہی متعدد لوگ مہدویت کا دعوی کئے ہین اور انکے معتقدین
تم سریکے دلایل پیش کرتے ہین ہم کہتے ہین نبوت و رسالت کا دعوی بہی بہت
آدمی کئے ہین جیسا مسیلمہ کذاب وغیرہ بلکہ ایک عورت نصرانیہ بہی نبوت کا دعوی کرچکی
ہی اور آج انکے معتقدین بہی موجود ہین جیسا آتش پرست کہ زردہشت کو اپنا پیغمبر جانتے
ہین اسکا جو تم جواب دوگے ہمارے طرف سے اپنے واسطے خیال کرین اگر کہوگے
تمہارے امامؑ باوجود تسلیم ختم نبوت و رسالت خلاف شرع محمدی چند احکام اختراع کئے
ہین اور اخلاق بہی انکے خلاف شرع ہین ہم کہتے ہین اگرچہ اسکا جواب بہی اسی رسالے کے

باب اول عقیدۂ شانزدہم و باب سوم ولیل ہفدہم و غیرہ مقاموں مین مشرح لکھا گیا
ہی پھر بھی اتنا معلوم کرلین کہ امر دین مین اختلافات ظاہری و باطنی بے حصر و حساب ہوتے ہیں
ہمارے امام سے کوئی ایک امر ایسا بتا دین کہ خلاف شرع واقع ہی مگر ان سمجھی کا علاج نہین کیونکہ
منکرین قرآن سرایسے نزول اور محمد مصطفیٰ سرایسے رسول کو کہے پرانے کہانیان اور
شعر محمدی ہی بلکہ رسول اللہ کو بعضے مصروع اور بعضے ساحر و بعضے جنونی کہے پس اسکا جواب
دین یا ہمارے امام کی تصدیق کرین۔ ذلک من ایات اللہ من یہد اللہ
فہو المہتد و من یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا

تمام شد

م

سنہ ۱۲۹۱

قوی ہی کہ جیسا کہ دوست کی ... مین کمال کو پونچی اور امید
کی توفیق اور تکمیل مین تایید فرمائی
ہی بموجب اپنی رحمت بے پایان
اور فضل فراوان کے قبول فرماکر نافع
ناچار و امیدوار کو مع اہل و احباب
کے اسکی صلے اور ذریعے سے
اس عالم مین ہدایت اور عافیت
اور اس عالم مین رحمت و مغفرت
سے سرفراز فرماوے

۳۰۴

آمین یا رب العالمین
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
واہدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم وتب علینا انک انت
التواب الرحیم وصلی اللہ وسلم علی
خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

تمام شد کتاب
۱۲۹۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۴	ناویل	تاویل	۶۹	۲۳	الیسا	ویساہی	۱۰۳	۱۶						
۹	۲	تولہ	یک تولہ	۷۱	۴	تعالی تعالی	تعالی	″	۱۹						
۱۴	۱	ور اللہ	اور اللہ	۷۵	۱۸	پنجفضایل	شواہد الولایت	۱۰۳	۹						
″	۱۸	سمع	سمعہ	۷۹	۱۴	عین تفضات	عین القضات	″	۱۶						
۱۶	۵	فی الدنیا	فی الدنیا	۸۰	۲	ہنوئی	ہنوا	۱۰۴							
۱۹	۱۰	برائی	برائی	۸۱	۲۲	سمجھنے	سمجھے	[illegible]	۱۳	صحبت	صحت	۱۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۰	۱	القادین	القاعدین	۸۳	۱۵	آدنی	ادنیٰ	۱۰۷	۱۴	العالیۃ	العالۃ	۱۲۹	۱۶	بررے کو چمکتے	جب چمکتے نور
۲۵	۱۱	خلاصا	خلاصتا	۸۴	۱۵	ہونے	ہوتے	۱۱۱	۳	اسفار	اسفار	۱۳۰	۵	روحانیوں	روحانی
″	۱۷	ماذال	مازال	۸۵	۱۴	استبرون	التصبرون	″	۱۲	آنا	انا	۱۳۳	۱۸	غیر محال	تمیز محال
۲۸	۱۴	ہوالظہر	ہوالظہر	۸۵	۱۹	فقیر	فقیری	″	۱۵	کنے	کہنے	۱۳۴	۵	جانب	اجانب
۳۱	۱۳	حقیقت ذات مصطفیٰ	حقیقت ذات مصطفےٰ ست	۸۶	۱۲	بیہ شکل	بد شکل	۱۱۳	۱	چاہئے	معلوم رہے	۱۳۷	۷	ہوگا	ہوگی
″	۱۳	مظہرات	مظہر ست	″	″	ستری	ستری	۱۱۴	۱۹	بالکفر	بی الکفر	۱۴۲	۹	دل	دال
۳۶	۴	اس	اپنے	۸۹	۶	یہ نسبت	بہ نسبت	۱۱۵	۱۹	منافقص	مناقض	۱۴۳	۱۵	آمنا	آمنّا
″	۲۰	اعوذ	واعوذ	″	۱۴	مختار	مختال	۱۱۶	۲۲	ہوگئی	ہوگی	۱۴۴	۱۴	یعنے	پس
″	۱۷	یہہ کتاب	اس کتاب	″	۱۹	ہی ہی الماوی	ہی الماوی	۱۱۷	۳	خذف	حذف	۱۴۹	۱۹	کے	کئے
۳۷	۱۲	انا	وانا	۹۰	۵	لاتے پر	لاتے پر بھی	۱۱۷	۴	سامل	شامل	۱۵۰	۹	دیکھنے	دیکھئے
۳۹	۸	حصوت اور تحریف	بیان ہی پہلا ہی در تحریف کا	″	۲۰	نسی	لیسئی	″	″	قام	تمام	۱۵۳	۱	ادرک	ادراک
۴۵	۲۲	ہواصحاب	ہواصحاب	۹۳	۲	نماید	نماند	″	۱۱	ضع	صنع	۱۶۰	۹	اسیکے	اسکے
۴۶	۱۹	بدیہ البطلان	بدیہی البطلان	″	۱۵	آبادً	باد	″	″	ایان	ایمان	۱۶۴	۵	یقین	تعین
۵۱	۳	علیہا	علیہم	″	۲۰	صحابہ	صحابہ را	″	۱۶	بدانۃ	بذایہ	۱۷۰	۴	نتھا	تھا
۶۰	۲	عود چنانچہ	عود جمع سوداء کی سمجھا چنانچہ	۹۴	۱	نہ حمت	زحمت	″	۱۷	حکم بی	حکم بینی	۱۷۱	۳	کامل پر	پیرکامل
″	۵	جائیکہ	جائیکہ	۹۷	۱	سال	سائل	۱۱۸	۴	فصوص ششۃ	فصوص کی فص شیشہ	″	۱۹	گرادانے	گردانے
۶۱	۳	یہہ روایات مسلمہ	یہی روایات مذکورہ مسلمہ	″	۱۰	کے لئے	تابوں کے لئے	″	۹	ولایۃ	ولایتہ	۱۷۷	۱۱	فضیلت کو	فضیلت پر
۶۳	۲۲	اور کہنا عین انکا	اور کہنا انکا عین	″	۲۲	لوک	یہہ لوک	۱۲۰	۵	ابنیابعث	ابنیاکابعث	۱۸۱	۱۹	وسایل	رسایل
۶۵	۲۰	النظر حاصم	النظر معہم	۹۹	۹	آپ نے	آپ کے	۱۲۲	۶	آپ جوکہ	آپ کو	۱۸۲	۱۱	ہدایت راہم	ہدایت راہم
۶۷	۱۲	ہبوط	ہبوط	″	۲۰	بیٹنے	بیٹھے	۱۲۳	۱۵	بریدن وارت	بریدنت	۱۸۸	۱۱	ذات	ذرہ
″	″	فنا	فناء	۱۰۳	۶	کسی	کس	۱۲۴	۵	الاعمی	اعمیٰ	۱۸۹	۲	ترو سیکھے	تڑپے سیکھے

محمد بخش

صحیح
الاان
حال
ببرکۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۰	۱۰	متردد	[illegible]
۲۰۳	۱۶	آیت	[illegible]
۲۰۸	۱۸	کشم	[illegible]
۲۱۰	۳	ہوتا	ہوتا
۲۱۱	۶	باب الجج	باب الحج
۲۱۲	۱۳	انہونیکا	ہونیکا
۲۱۹	۵	صحابہ	صحابی
۲۲۵	۶	الحارث	الحارص
۲۲۷	۵	رایۃ	رایۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			[illegible]
۲۳۸	۸	بجج	بحج
۲۴۴	۱۳	چاہئے	چاہیے
۲۴۵	۲	مختلفہ میں ہے	مختلفہ میں ہے
۲۴۷	۸	سلف نے	سلف سے
۲۴۹	۱	الکنالات	الکمالات
〃	۱۶	کو رسول اللہ	کو رسول اللہ کے
〃	۱۷	فرمائے	فرمایا
〃	۲۰	کا ہے	کا بھی
۲۵۰	۷	نابینیدگان	با بینندگان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۰	۱۹	اسوفت	اسوقت
۲۵۳	۲	فبشستہ	فبشثتہ
〃	〃	لبشثتہ	بشثتہ
〃	۹	انہوکہا	انہونے کہا
۲۵۴	۷	سننے	سنے
۲۵۸	۳	للا	لہ
	۴	يفل	يقل
۲۵۹	۴	فتوحات مين	فتوحات کے
〃	۱۲	پاہتاہی	چاہتاہی
۲۶۰	۱۶	اعزاضات	اعتراضات
۲۶۱	۲	منزل	منزل
۲۶۴	۱۰	کيسنے	کنے
۲۶۸	۶	بظور	بظہور
〃	۱۱	صلبی	صلبی
〃	۱۶	کن	کما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۹	۳	حمویہ	حموی
۲۷۰	۵	بنویت	بنوت
〃	۱۸	ہاسں	اس
۲۷۱	۴	ہوکے	ہونے
〃	۱۷	ولایت	ولایت
〃	۱۹	تہرا	تہری
۲۷۳	۱۷	خوبج	خروج
۲۸۰	۱۰	حسلی	علی
۲۸۳	۳	بجقیقیۃ	بحقیقتہ
〃	۱۰	عمری	عنصری
۲۸۵	۲	باس	باین
〃	۱۹	حصہ	خط
۲۹۰	۱۵	قولہ	قولہ علیہ السلام
۲۹۱	۵	ہوتے	ہونے
۳۰۱	۶	سرخسی	شرحی

تمت سنہ ۱۲۹۱